حیاتِ طیبہ

مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روشنی میں

مولانا محمد ابراہیم فیضی

دار العلم والتحقیق
برائے اعلیٰ تعلیم و ٹیکنالوجی

Research Academy For Higher Education & Technology
RAHET
دار العلم والتحقیق
راحت

Marfat.com

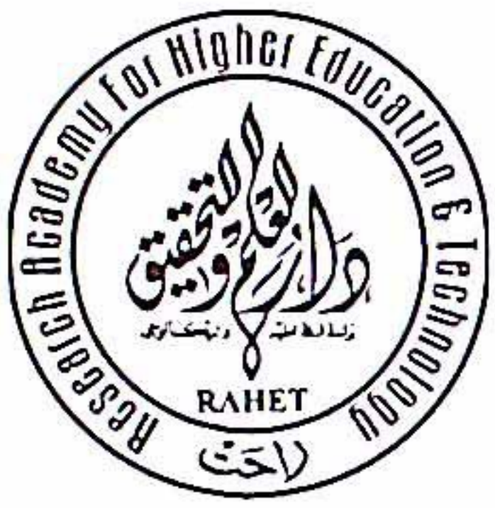

دار العلم والتحقيق

برائے اعلیٰ تعلیم و ٹیکنالوجی

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

Marfat.com

حیات طیبہ

مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں

☆

مولانا محمد ابراہیم فیضی

Marfat.com

جملہ حقوقِ بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: حیات طیبہ۔ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں
مؤلف: مولانا محمد ابراہیم فیضی
طبع اول: جون ۲۰۱۳ء
تعداد: ایک ہزار
صفحات: ۷۲۸
قیمت: ۴۵۰ روپے

297-9921
ر 28 ر
١٢٧١١٨
ر ١

اہتمام

دار العلم والتحقیق برائے اعلیٰ تعلیم وٹیکنالوجی

www.rahet.org

E-mail: info@rahet.org

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی

فون: ۰۲۱_۳۶۶۸۴۷۹۰

Marfat.com

فہرست مضامین

- عرض حال ۲۹
- پیش گفتار ۳۰
- کتاب اور صاحبِ کتاب رحمہ اللہ ۳۲
- نبوت سے سرفرازی ۳۵
- میثاق اَلَسْتُ میں ۳۶
- نسب ۳۸
- ولادت باسعادت، بچپن، جوانی ۳۹
- بنوسعد میں رضاعت اور شقِ صدر ۳۹
- دوسری بار شقِ صدر ۴۱
- بکریاں چَرانا ۴۱
- حلف مطیبین میں شرکت ۴۲
- کاہنہ کی خبر ۴۳
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد ۴۳
- شریک تجارت اور دوست ۴۴
- زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ۴۶
- تعمیر کعبہ میں شرکت ۴۷
- حجرِ اسود کی تنصیب ۴۸
- قبل از بعثت حج ۴۸
- لات وعزّٰی کی پوجا نہ کرنا ۴۹
- قبل از بعثت پتھر کا سلام ۴۹
- خیر القرون ۴۹
- بعثت ۵۱

Marfat.com

- بعثت کے وقت عمر مبارک ۵۱
- بعثت کا دن ۵۱
- بعثت کی غرض وغایت ۵۱
- انتخابِ خداوندی ۵۲
- اسود واحمر (کالے گورے) سب کے نبی ﷺ ۵۲
- خاتم الانبیاء ﷺ ۵۳
- ابتدائے وحی سے پہلے ۵۴
- وحی کی ابتدا (پہلی وحی) ۵۴
- ورقہ بن نوفل ۵۷
- پہلی وحی، وضو اور نماز کی تعلیم ۵۸
- نزولِ وحی کی کیفیت ۵۸
- فترتِ وحی ۵۸
- وحی کا تسلسل اور آغاز رسالت ۵۹
- بعثت نبوی کی خبریں ۶۲
- پہلا مسلمان ۶۳
- پہلا نمازی ۶۴
- نماز اور مشرکین مکہ کی بدزبانی ۶۵
- دورانِ نماز ایذا دینے والوں کا انجام ۶۶
- ابوجہل کی بدتمیزی ۶۷
- دورانِ نماز گلا گھونٹنے کی کوشش ۶۹
- جبریل امین تسلی دینے کو آتے ہیں ۷۱
- قتل کی پہلی سازش ۷۱
- مکہ مکرمہ میں نماز کا قبلہ ۷۲
- انگلی کے اشارے سے جادو ۷۲

Marfat.com

- تبلیغ ۷۴
- کوہِ صفا کی تبلیغ ۷۴
- جناب ابوطالب کو اسلام کی دعوت ۷۵
- بنوعبدالمطلب کو تبلیغ ۷۶
- قریش کے تمام بطون کو تبلیغ ۷۷
- قریش مکہ کا مطالبہ ۷۸
- مشرکوں کے سوالات ۷۹
- مشرکینِ قریش کا تقدیر کے بارے میں جھگڑا ۸۰
- اللہ تعالیٰ کون سی باتیں سنتا ہے؟ ۸۱
- اور بت ریزہ ریزہ ہوگیا ۸۱
- ستم رانیاں ۸۲
- قریشی سرداروں کا طنز ۸۳
- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام ۸۴
- حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ اسلام کے دامن میں ۸۶
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اسلام ۸۶
- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام ۸۷
- حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی آزمائش ۹۰
- صحابہ کرام کی درخواست کا جواب ۹۱
- حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا اسلام ۹۱
- ایام حج میں تبلیغ اور ابولہب ۹۲
- عکاظ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں تبلیغ ۹۴
- ہجرتِ حبشہ ۹۵
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے لئے کی دعا ۱۰۲
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کی آب یاری ۱۰۳

Marfat.com

- سورۃ النجم کی تلاوت اور قریش کا سجدہ ۱۰۴
- معجزہ شق القمر ۱۰۴
- بطحائے مکہ سونے کا کر دینے کی پیش کش ۱۰۶
- جناب ابوطالب کے پاس قریش کا وفد ۱۰۶
- تبلیغ میں مشکلات اور مصائب ۱۰۸
- معاشی مقاطعہ ۱۱۰
- مصائب کا اندازہ ۱۱۰
- درختوں کے پتے کھانا ۱۱۱
- ابوطالب کی وفات اور تدفین ۱۱۲
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور حضرت سودہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے عقد ۱۱۳
- بعد از بعثت حج ۱۱۵
- الجزیرہ کے جن ۱۱۵
- نصیبین کے جن بارگاہِ رسالت میں ۱۱۶
- اسرا اور معراج ۱۲۰
- مشاہدات ۱۳۱
- حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھتے ہوئے ۱۳۱
- جبریل علیہ السلام اپنی اصل شکل میں ۱۳۲
- مسجد اقصیٰ میں نماز ۱۳۲
- آپ نے فطرت کو پالیا ۱۳۳
- جنت اور دوزخ کے مناظر ۱۳۳
- جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل ۱۳۷
- حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۱۳۸
- حضرت رمیصاء رضی اللہ عنہا کی آواز ۱۳۹

Marfat.com

- بے عمل خطیب ۱۳۹
- غیبت کرنے والے ۱۳۹
- فرعون کی بیٹی کا بناؤ سنگھار کرنے والی خاتون ۱۴۰
- نہر کوثر ۱۴۱
- سود خور ۱۴۲
- سدرۃ المنتہیٰ ۱۴۲
- تین عطائیں ۱۴۳
- نمازوں کی رکعات ۱۴۳
- نمازوں کے اوقات کی تعیین ۱۴۴
- قریشِ مکہ کا سوال ۱۴۵
- رویت باری تعالیٰ ۱۴۷
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نظریہ ۱۴۷
- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام ۱۴۸
- حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام ۱۵۲
- حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا اسلام ۱۵۳
- قبائل عرب کے ٹھکانوں میں ۱۵۳
- مکہ مکرمہ میں انصار کی آمد ۱۵۴
- پہلی بیعت عقبہ ۱۵۵
- بیعت عقبہ ثانی ۱۵۶
- ہجرت کا حکم ۱۶۶
- سب سے پہلے مہاجر ۱۶۶
- رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کا اذن ۱۶۷
- غار ثور تک مشرکوں کا کھوج ۱۶۹
- ابوقحافہ کا اطمینان ۱۷۰

Marfat.com

- سرزمینِ مکہ الوداع ۱۷۱
- غارِ ثور میں ۱۷۱
- مدینے کا سفر اور سراقہ بن مالک کا تعاقب ۱۷۲
- رہزن سے رہبر تک ۱۷۵
- دورانِ سفر ۱۷۶
- انصار کا استقبال ۱۷۶
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی آمد، سوالات اور اسلام ۱۸۱
- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ۱۸۳
- مسجد نبوی کی تعمیر ۱۸۷
- مسجد نبوی کی فضیلت ۱۸۹
- مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت ۱۹۱
- اصحابِ صفہ ۱۹۲
- اصحابِ صفہ کے معلّم ۱۹۵
- حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی ہجرت اور عُسرت کا دور ۱۹۵
- منبر کی تیاری ۱۹۹
- منبر کا شرف وفضیلت اور ریاض الجنہ ۲۰۲
- اذان کی ابتدا ۲۰۲
- خواتین سے بیعت ۲۰۶
- انصار اور مہاجرین میں مؤاخات و میثاقِ مدینہ ۲۱۰
- یہودیوں کا روح کے بارے میں سوال ۲۱۰
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی، شوال ۱ھ ۲۱۳
- اے اللہ! وباؤں والی اس سرزمین کو برکتوں کا گہوارہ بنادے ۲۱۵
- حرمِ مدینہ کی حدود ۲۱۹
- مدینہ طیبہ میں تنگ دستی اور تکالیف پر صبر کا اجر ۲۲۰

Marfat.com

- تحویل قبلہ اور کعبے کی طرف پہلی نماز ۲۲۱
- تحویل قبلہ سے قبل فوت ہونے والے صحابہ کی نمازیں ۲۲۳
- پہلی مسلم شماری ۲۲۴
- رات کے وقت مسلمانوں کے امور میں مشورے ۲۲۴
- کاش میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میری نگہبانی کرتا ۲۲۵
- روزوں کی فرضیت۔ رمضان ۲ھ ۲۲۵
- رمضان کی فضیلت ۲۲۷
- روزوں کی فضیلت ۲۲۸
- صومِ وصال کی ممانعت ۲۲۹
- افطار میں تعجیل ۲۳۰
- رویت ہلال کا اعتبار ۲۳۰
- صدقہ فطر ۲۳۱
- عیدین ۲۳۲
- عیدین کے معمولات ۲۳۳
- صدقہ کرنے کی ترغیب ۲۳۳
- خوشی کا اظہار ۲۳۸
- قربانی ۲۴۰
- قربانی کرنے کا وقت ۲۴۰
- رسول اللہ ﷺ کی اپنی، اپنے اہل بیت اور امت کی طرف سے قربانی ۲۴۳
- صحابہ کرام میں قربانی کے جانوروں کی تقسیم ۲۴۵
- قربانی کا گوشت ۲۴۶
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام ۲۴۷
- غزوات وسرایا ۲۵۶

Marfat.com

- سریۂ سعد بن ابی وقاص ۲۵۶
- پہلا غزوہ، ذات العشیرہ ۲۵۷
- یہود کے سوالات ۲۵۷
- رسول اللہ ﷺ کا اذیتوں پر صبر ۲۶۱
- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ابوجہل سے تلخ کلامی ۲۶۳
- غزوۂ بدر (۲ ہجری) ۲۶۵
- غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کی تعداد ۲۶۵
- غزوۂ بدر رمضان میں ہوا ۲۶۵
- بچوں کو واپس فرمانا ۲۶۵
- ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی غزوۂ بدر میں شرکت کی خواہش ۲۶۵
- قریش کے قافلے کی جاسوسی ۲۶۶
- بدر کی جانب سفر ۲۶۷
- مشرک کی امداد مسترد فرمانا ۲۶۷
- اونٹوں کی گردنوں میں موجود گھنٹیاں ۲۶۸
- دشمن سے بھی وعدے کا ایفاء ۲۶۸
- صحابہ کرام سے مشاورت ۲۶۸
- رب کے حضور دعا و مناجات ۲۷۳
- مجاہدین کی صف بندی اور دعا ۲۷۵
- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی پریشانی ۲۷۵
- مجاہدین کو ہدایات ۲۷۶
- عتبہ بن ربیعہ کی طرف سے جنگ کو ٹالنے کی کوشش ۲۷۷
- ابوجہل کی دعا ۲۷۸
- گھمسان کی جنگ اور رسول اللہ ﷺ ۲۷۹
- فرشتوں کی امداد کی صورت ۲۷۹

Marfat.com

- ابوجہل کا قتل ۲۷۹
- مالِ غنیمت ۲۸۱
- تجارتی قافلے پر حملے کی تجویز ۲۸۴
- فاتحِ بدر ﷺ کا مقتول قریشی سرداروں سے خطاب ۲۸۵
- قیدیوں کے بارے میں مشورہ ۲۸۹
- اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا ۲۹۴
- بدر کے قیدیوں کے فدیے کا معاملہ اور جبیر بن معطم کی آمد ۲۹۴
- فدیے کی ادائیگی اور قیدیوں کی رہائی ۲۹۵
- حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار ۲۹۶
- فدیے کے بدلے انصار کے بچوں کو لکھنا سکھانا ۲۹۷
- غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام کی فضیلت ۲۹۷
- غزوۂ بدر کے ایک شہید کا مقام ۲۹۹
- شہداء بدر کے محاسن ۳۰۱
- غزوۂ بدر کے بعد ذی الجوشن رضی اللہ عنہ کی آمد ۳۰۲
- حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۳۰۴
- حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا نکاح، جہیز اور ولیمہ ۳۰۵
- غزوہ اُحد (۳ ہجری) ۳۰۷
- رسول اللہ ﷺ کا خواب ۳۰۷
- کم سن لڑکوں کو واپس کرنا ۳۰۷
- منافقوں کی واپسی اور مسلمانوں کی رائے ۳۰۷
- اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟ ۳۰۸
- ایک مجاہد کا سوال ۳۰۸
- فرشتوں کا قتال ۳۰۹
- مشرکوں کی پسپائی اور رسول اللہ ﷺ کی دعا ۳۰۹

Marfat.com

- رسول اللہ ﷺ کا زخمی ہونا ۳۱۰
- گھمسان کا رن اور انصاری جوان ۳۱۲
- آزمائش کی گھڑی ۳۱۲
- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل ہونا ۳۱۷
- حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی تیر اندازی اور جاں بازی ۳۱۸
- حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری ۳۱۸
- بنو سلمہ کا شہید سُلَیم رضی اللہ عنہ ۳۲۱
- طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنت واجب کر لی ۳۲۱
- میرے ماں باپ تم پر قربان، زبیر ۳۲۲
- سعد! میرے والدین تم پر قربان ۳۲۲
- رافع رضی اللہ عنہ کی چھاتی میں تیر ۳۲۲
- حضرت یمان رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہونا ۳۲۳
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۳۲۳
- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھائی کی لاش پر ۳۲۵
- غزوۂ اُحد کے شہدا کی تعداد ۳۲۶
- شہدائے اُحد کی تکفین وتدفین ۳۲۷
- حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کا بخت یاوری پر ۳۳۰
- شہیدوں کو ان کے لباس میں دفن کر دو ۳۳۰
- شہیدوں کو ان کے مقتل میں دفن کرنے کا حکم ۳۳۱
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن ۳۳۲
- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا کفن ۳۳۳
- بغیر کوئی نماز پڑھے جنت کا حق دار ۳۳۳
- شہدا کا مقام اور خواہش ۳۳۴
- میں دوبارہ شہادت کا خواہش مند ہوں ۳۳۵

Marfat.com

- حمزہ پر رونے والیاں نہیں ۳۳۵
- اُحد کے ایک زخمی کا علاج ۳۳۶
- اُحد کے شہید کی بچیاں اور آیت میراث کا نزول ۳۳۶
- شہید کے قرض کی ادائیگی ۳۳۷
- شہدائے اُحد پر نماز اور خطبہ ۳۴۰
- اُحد کے شہید کی قبر کھلنا ۳۴۰
- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۳۴۱
- **اہم واقعات** ۳۴۳
- قبیلہ عکل وعرینہ کے ڈاکو ۳۴۳
- دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کا واقعہ ۳۴۴
- بیر معونہ کا المیہ ۳۴۶
- بنوالنضیر کو بدعہدی پر سزا ۳۴۹
- مدینہ طیبہ میں تجارت کا مشغلہ ۳۵۰
- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۳۵۰
- شراب کی حرمت ۳۵۴
- شراب کی حرمت سے پہلے فوت ہونے والے صحابہ ۳۵۶
- شراب کی تجارت حرام کردی گئی ۳۵۶
- شراب کے مشکیزے پھاڑ دیے گئے ۳۵۷
- غزوۂ خندق (۵ ہجری) ۳۵۸
- خندق کی کھدائی ۳۵۸
- سید کائنات ﷺ خندق کی کھدائی کے دوران ۳۵۹
- شکم اطہر پر پتھر باندھا ۳۶۰
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت ۳۶۱
- چٹان کا ریزہ ریزہ ہونا ۳۶۲

Marfat.com

- شام، فارس اور یمن کی کنجیاں عطا ہونا ۳۶۲
- نمازیں قضا ہونا ۳۶۳
- ہجرت پر بیعت ۳۶۷
- ایک انصاری نوجوان کی گھر جانے کی خواہش ۳۶۷
- بنوقریظہ کی عہد شکنی کی خبر کون لائے گا؟ ۳۶۸
- لاش کے بدلے مال نہیں ۳۶۸
- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخمی ہونا ۳۶۹
- مشرکوں کے خلاف دعا ۳۷۰
- مشرکوں کا فرار ۳۷۰
- بنوقریظہ کا انجام ۳۷۲
- نابالغ لڑکوں کو قتل نہ کرنا ۳۷۷
- حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا مقام ۳۷۷
- مجاہدین کو ہدایات ۳۷۸
- دن کے ابتدائی حصے میں لشکر روانہ فرمانا ۳۷۹
- زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح، آیت حجاب کا نزول، نکاح کا پیغام ۳۷۹
- حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا تحفہ ۳۸۰
- ازواجِ مطہرات اور بناتِ طاہرات رضی اللہ عنہن کا مہر ۳۸۲
- غزوۂ بنوالمصطلق (۵ ہجری) ۳۸۳
- بنوالمصطلق کی طرف سفر کے دوران ۳۸۴
- جمع بین الصلاتین ۳۸۴
- مہاجر اور انصاری میں جھگڑا اور عبداللہ بن اُبی کا کردار ۳۸۴
- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۳۸۵
- حدیث افک ۳۸۶

Marfat.com

- افک میں حصہ لینے والوں پر حد ۳۹۹
- مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی گزر بسر ۴۰۰
- غزوات میں خواتین کی شرکت ۴۰۱
- غزوات میں عورتوں اور بچوں کے قتل کے ممانعت ۴۰۲
- مال غنیمت میں سے عورتوں اور غلاموں کا حصہ ۴۰۲
- صلح حدیبیہ (۶ ہجری) ۴۰۳
- حدیبیہ میں شریک صحابہ کرام کی تعداد ۴۰۳
- دورانِ سفر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا شکار ۴۰۴
- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سر میں جوئیں ۴۰۴
- احتیاطی تدبیر ۴۰۶
- اسّی حملہ آوروں کی گرفتاری اور رہائی ۴۰۶
- حدیبیہ میں نماز فجر ۴۰۷
- صلح حدیبیہ ۴۰۷
- صلح نامے میں اعتراض اور صلح کی بعض شرائط ۴۲۵
- بیعت کہاں ہوئی؟ اور کس بات پر ہوئی؟ ۴۲۸
- رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا..... ۴۲۹
- وہ درخت جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی ۴۳۰
- حدیبیہ کا تذکرہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی زبانی ۴۳۰
- قربانیاں ۴۳۳
- حلق اور قصر کرنے والوں کے لئے دعا ۴۳۴
- حدیبیہ سے واپسی کا سفر ۴۳۴
- واپسی کا سفر اور سورۃ الفتح کا نزول ۴۳۷
- بدر و حدیبیہ کے شرکا کا مرتبہ ۴۳۹
- عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری کا ڈاکہ ۴۴۰

Marfat.com

- بادشاہوں کو دعوتِ اسلام ۴۴۵
- شاہوں کی طرف سے تحائف ۴۴۹
- غزوۂ خیبر (۶/۷ ہجری) ۴۵۱
- خواتین کی شرکت ۴۵۱
- دورانِ سفر نماز ۴۵۲
- عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کو حدی خوانی کا حکم ۴۵۲
- رسول اللہ ﷺ کی خیبر میں آمد ۴۵۳
- خیبر کا محاصرہ اور حملہ ۴۵۴
- رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی برکت ۴۵۸
- حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کی شہادت ۴۵۸
- متعہ، خچروں اور پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت ۴۶۲
- باندیوں سے وضع حمل سے قبل قربت حرام ہونا ۴۶۵
- مجاہدین کے لئے کھانے کا انتظام ۴۶۵
- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا زخم ۴۶۶
- مالِ غنیمت کی تقسیم ۴۶۶
- حضرت ابوموسیٰ اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو بھی حصہ مرحمت فرمایا..... ۴۶۸
- غلام کو بھی عطا فرمانا ۴۶۸
- چربی کا تھیلا ۴۶۹
- جنت میں صرف مؤمن جائیں گے ۴۶۹
- فتح خیبر کے بعد یہودیوں کی سازش ۴۷۰
- دفینے میں خُمس ۴۷۲
- سونے کے بدلے سونا برابر تول کر فروخت کرنا ۴۷۲
- خیبر کی اراضی اور پیداوار ۴۷۲
- خیبر کی کھجوروں کے پھلوں کی مقدار ۴۷۴

Marfat.com

- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے عقد، ان کا مہر اور ولیمہ ۴۷۲
- جبلِ اُحد کی فضیلت ۴۷۷
- خیبر سے لائے ہوئے دو غلام ۴۷۸
- حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کا قصہ ۴۷۸
- غزوہ ذات الرقاع ۴۸۱
- صلوٰۃ الخوف ۴۸۱
- غورث بن الحارث کا واقعہ ۴۸۳
- عدیم النظیر پہرہ داری ۴۸۵
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ ۴۸۶
- عمرۃ القضاء، (ذی قعدہ ۷ ہجری) ۴۸۹
- صرف تین دن مکہ میں گزارنا ۴۸۹
- قوت کا مظاہرہ ۴۸۹
- صحابہ کرام حضور ﷺ کی حفاظت کرتے رہے ۴۹۱
- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد ۴۹۲
- شہر سے چلے جانے کا مطالبہ ۴۹۲
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ۴۹۳
- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۴۹۴
- جنگ موتہ ۴۹۵
- لشکر کے ساتھ روانگی کا اجر ۴۹۵
- یکے بعد دیگرے تینوں سالارانِ لشکر کی شہادت کی خبر ۴۹۵
- آل جعفر رضی اللہ عنہ کا گریہ ۴۹۸
- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا بنانے کا حکم ۴۹۹
- تین دن کے بعد سوگ نہیں ۴۹۹
- جنگ موتہ میں شریک ایک حمیری مجاہد کا واقعہ ۵۰۰

Marfat.com

- گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کے مقابلے اور انعام ۵۰۲
- سرکاری چراگاہ ۵۰۲
- حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ۵۰۳
- فتح مکہ، (رمضان ۸ ہجری) ۵۰۴
- مجاہدین اسلام کی تعداد ۵۰۴
- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا اہل مکہ کو خط ۵۰۵
- دورانِ سفر روزہ اور افطار ۵۰۸
- والدہ ماجدہ کی قبر پر ۵۱۱
- سورۃ الفتح کی تلاوت ۵۱۲
- صبر سے کام لینے کی ترغیب ۵۱۲
- شہر میں داخلہ ۵۱۳
- مکہ میں جائے قیام ۵۱۵
- فتح مکہ کی تاریخ ۵۱۵
- کعبہ کے اردگرد بت اور تصاویر ۵۱۶
- ابن خطل کے قتل کا حکم ۵۱۷
- کعبے کی چابی طلب فرمائی ۵۱۷
- کعبے کے اندر نماز ۵۱۸
- کعبے میں مینڈھے کے سینگ ۵۱۹
- لوگوں سے خطاب ۵۱۹
- خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لئے عطیہ لینا ۵۲۳
- عورت کا اس کی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے ۵۲۳
- انگلیوں کی دیت ۵۲۳
- نماز عصر اور فجر کے بعد نوافل کی ممانعت ۵۲۴
- ایک خزاعی کے ہاتھوں بنو بکر کے ایک شخص کا قتل اور آپ کا خطبہ..... ۵۲۴

Marfat.com

- شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کا حرام ہونا ۵۲۵
- مکہ مکرمہ کی دائمی حرمت ۵۲۵
- ابوشاہ کے لئے خطبہ لکھ دینے کا حکم ۵۲۷
- مقتول کی دیت ادا کرنا ۵۲۷
- فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے ۵۳۰
- حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا اسلام ۵۳۱
- ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے بال رنگنے کا حکم ۵۳۲
- ام ہانی رضی اللہ عنہ کی پناہ ۵۳۳
- چاشت کی آٹھ رکعات پڑھنا ۵۳۳
- ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمانا ۵۳۴
- موزوں پر مسح فرمانا ۵۳۴
- نمازوں میں قصر ۵۳۵
- متعہ کی ممانعت ۵۳۶
- عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت ۵۳۶
- کھانسی آنے پر نماز مختصر فرمانا ۵۳۶
- بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی منت ۵۳۷
- شریک تجارت دوست کی آمد ۵۳۸
- خوش بو کی وجہ سے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا ۵۳۸
- صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تحائف ۵۳۹
- اہل کتاب مؤمن کے لئے دوگنا اجر ۵۳۹
- حوضِ کوثر ۵۳۹
- حضرت سعد اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا تنازعہ ۵۴۰
- ہند رضی اللہ عنہا بارگاہِ رسالت میں ۵۴۱
- لوگ فتح مکہ کے منتظر تھے ۵۴۱

Marfat.com

- اہل مکہ کی مالی مدد ۵۴۲
- غزوۂ حنین (رمضان ۸ ہجری) ۵۴۴
- عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے قرض ۵۴۴
- صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے عاریتاً زرہیں لینا ۵۴۴
- حنین کے لئے روانگی کی تاریخ ۵۴۴
- لشکر کی تعداد ۵۴۵
- ذات انواط کا قصہ ۵۴۵
- کافروں کا جاسوس ۵۴۵
- معرکۂ کارزار ۵۴۶
- انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب ۵۵۱
- امّ سلیم رضی اللہ عنہا میدان کارزار میں ۵۵۱
- مقتول کا سامان قاتل کے لئے ۵۵۲
- میرے ہر عمل کا مدار تیری ذات پر ہے ۵۵۲
- ابن درید بن الصمہ کا قتل اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی شہادت ۵۵۴
- حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ٹھکانے کی تلاش ۵۵۴
- حنین کے بعد طائف کا محاصرہ ۵۵۵
- غلاموں کے لئے آزادی کا پروانہ ۵۵۵
- راہِ خدا میں تیر اندازی اور غلام آزاد کرنے کی فضیلت ۵۵۷
- طائف کا محاصرہ اٹھانے کا حکم ۵۵۷
- قیدی خواتین کے متعلق ہدایت ۵۵۷
- جعرانہ میں حنین کے غنائم کی تقسیم ۵۵۸
- صفوان بن امیہ کو عطا ۵۵۹
- ذوالخویصرہ تمیمی کا اعتراض ۵۵۹
- اموال غنیمت کی تقسیم اور انصار کا حُزن واضطراب ۵۶۰

Marfat.com

- خمس سے عطئے کا سوال ۵۶۷
- وفد ہوازن کی آمد اور قیدیوں کی رہائی ۵۶۸
- جعرانہ سے رسول اللہ ﷺ کا عمرہ ۵۷۲
- بارش کی وجہ سے اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھنے کا حکم ۵۷۳
- **متفرقات** ۵۷۵
- مالِ غنیمت کے حصول کے لئے بدویوں کا ہجوم ۵۷۵
- مالِ غنیمت کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے ۵۷۵
- جنت میں صرف مؤمن جائے گا ۵۷۵
- پیغمبر کے لئے خفیہ اشارہ کرنا مناسب نہیں ۵۷۶
- حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان کی تعلیم ۵۷۶
- حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت اور وصیت میں اعتدال کی تلقین ۵۷۸
- حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۷۹
- مجاہدین کو ہدایات ۵۷۹
- مجاہدین کے گھروں کی دیکھ بھال ۵۸۱
- حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت، ذی الحجہ ۸ھ ۵۸۲
- **غزوۂ تبوک** (۹ ہجری) ۵۸۳
- باضابطہ اعلان ۵۸۳
- مالی تعاون کی ترغیب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیاضانہ انفاق ۵۸۳
- اشعریوں کی سواریوں کے لئے درخواست ۵۸۴
- غزوۂ تبوک کے لئے روانگی ۵۸۵
- تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون ۵۸۶
- مقامِ حجر سے گزر اور صحابہ کو ہدایت ۵۸۷
- اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا ۵۸۹
- موزوں پر مسح کرنے کا حکم ۵۸۹

Marfat.com

- دورانِ سفر جمع بین الصلاتین ۵۸۹
- زادِ راہ کا خاتمہ اور برکت کی دعا ۵۹۰
- عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ۵۹۱
- تبوک کے چشمے کا پانی استعمال نہ کرنے کا حکم ۵۹۴
- رات کو سخت آندھی آنے کی خبر اور احتیاطی تدابیر کا حکم ۵۹۵
- تبوک میں قیام کی مدت اور نمازوں میں قصر ۵۹۵
- فارس و روم کے خزانے ۵۹۶
- پانچ فضیلتیں ۵۹۶
- تبوک میں خطبہ ۵۹۷
- طاعون کے متعلق ہدایت ۵۹۷
- ایک مقدمے کا فیصلہ ۵۹۸
- شاہ ایلہ کی آمد اور ہدیہ ۵۹۸
- ہرقل کے نام رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ اور اس کا جواب ۵۹۸
- کیا میں پورا خیمے میں آجاؤں؟ ۶۰۳
- جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ ۶۰۴
- معاذ رضی اللہ عنہ کا سوال ۶۰۴
- وضو کے بعد کلمۂ شہادت کہنے کا اجر عظیم ۶۰۷
- منافقوں کی دسیسہ کاری ۶۰۸
- رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت ۶۰۹
- خلوص نیت کا اجر ۶۰۹
- انصار کے خاندانوں کی فضیلت ۶۱۰
- بچوں کا استقبال ۶۱۰
- سفر سے واپسی کا معمول ۶۱۰
- متخلفین کی معذرتیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا معاملہ ۶۱۱

۱۲۷۱۱۸

Marfat.com

- نفقے میں اضافے کا مطالبہ، واقعہ ایلا ۶۱۹
- آیت خیار کا نزول اور ازواج مطہرات کا جواب ۶۲۱
- نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ۶۲۳
- **حج کی فرضیت**، (۹ ہجری) ۶۲۵
- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج اور اعلان برأت ۶۲۵
- رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ۶۲۷
- **حجۃ الوداع** (۱۰ ہجری) ۶۲۹
- حج کے لئے روانگی ۶۲۹
- محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ۶۲۹
- احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوش بو لگانا ۶۲۹
- ذوالحلیفہ سے حج کا احرام ۶۳۰
- تلبیہ ۶۳۲
- حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کو مشروط احرام کا حکم ۶۳۳
- صرف حج کا احرام باندھنا ۶۳۵
- محرم کا لباس کیسا ہو؟ ۶۳۵
- حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے اونٹ مرحمت فرمانا ۶۳۶
- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کی منت ۶۳۶
- پیدل حج کی نیت کرنے والے کو سوار ہونے کا حکم ۶۳۶
- رسی کاٹنا ۶۳۷
- قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا حکم ۶۳۷
- بچے کا حج ۶۳۸
- وادیٔ عسفان میں ۶۳۸
- مقام عرج میں زادِ راہ والے اونٹ کا گم ہونا ۶۳۹
- مکہ مکرمہ میں پہنچنے کی تاریخ ۶۳۹

Marfat.com

- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا طواف ۶۳۹
- طواف میں رَمل سنت ہے ۶۴۰
- طواف کے دوران رسی کا ٹنا ۶۴۱
- قربانی کا جانور نہ لانے والوں کو عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم ۶۴۲
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تمتع کا حکم ۶۴۵
- یوم الترویہ کو منیٰ روانگی ۶۴۶
- آٹھ ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو نماز ظہر کی منیٰ میں ادائیگی ۶۴۷
- منیٰ سے عرفات کو روانگی ۶۴۷
- میدانِ عرفات میں ۶۴۸
- نو ذی الحج کو آپ ﷺ کا روزہ نہ رکھنا ۶۴۹
- میدان عرفات میں یوم عرفہ کے روزے کی ممانعت ۶۵۰
- لوگوں کو خاموش کرانا ۶۵۰
- خطبۂ حجۃ الوداع ۶۵۰
- یوم عرفہ کی دعا ۶۵۵
- اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا ۶۵۶
- تکمیل دین کی بشارت ۶۵۶
- پورا میدان عرفات وقوف کی جگہ ۶۵۷
- حالتِ احرام میں موت ۶۵۷
- حضرت مغیرہ بن سعد کے والد یا چچا کا سوال ۶۵۸
- حج یوم عرفہ ہے ۶۵۸
- عرفات سے واپسی اور لوگوں کو سکون واطمینان سے چلنے کی تلقین ۶۵۹
- نماز مغرب اور عشا مزدلفہ میں ۶۶۰
- حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کا سوال ۶۶۲
- کم زوروں کو مزدلفہ سے پہلے بھیجنا ۶۶۳

Marfat.com

- مزدلفہ سے واپسی کا سفر ۶۶۳
- جمرہ تک تلبیہ ۶۶۵
- وادی محسر میں ۶۶۵
- حج بدل کا حکم ۶۶۵
- رمی کی کنکریاں ۶۶۷
- جمرۂ عقبہ کی رمی اور رمی جمار ۶۶۷
- رمی کا وقت ۶۷۰
- عورتوں اور بچوں کی طرف سے رمی ۶۷۰
- دو دن کی اکٹھے رمی کرنے کی رخصت ۶۷۱
- ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ۶۷۱
- منیٰ پورا قربان گاہ ۶۷۳
- رسول اللہ ﷺ کی قربانی ۶۷۳
- ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی ۶۷۴
- قربانی کے جانوروں کا گوشت، کھال اور جھول صدقہ کرنے کا حکم ۶۷۴
- قربانی کے بعد سر منڈوانا ۶۷۴
- حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کا حجام ۶۷۵
- سر منڈوانے والوں کے لئے دعا ۶۷۶
- منیٰ میں خطبہ ۶۷۶
- لاحرج (اب کرلو کوئی حرج نہیں) ۶۸۱
- مجھ سے مناسک حج سیکھ لو ۶۸۳
- رمی جمرہ کے بعد عورتوں سے قربت کے علاوہ سب کچھ حلال ۶۸۳
- حضرت عباس کو ایام منیٰ میں مکے میں رات گزارنے کی اجازت ۶۸۳
- رسول اللہ ﷺ نے طوافِ اضافہ رات میں آ کر کیا ۶۸۴
- سواری پر طواف اور صفا و مروہ کی سعی ۶۸۴

Marfat.com

- حجر اسود پر رش نہ کرنا ۶۸۴
- حجر اسود جنتی پتھر ۶۸۵
- قیامت میں حجر اسود کی گواہی ۶۸۵
- کھڑے ہو کر زم زم نوش فرمانا ۶۸۵
- آبِ زمزم رسول اللہ ﷺ کا جھوٹا پانی ۶۸۶
- ایام منیٰ میں بچیوں کا دَف بجانا ۶۸۶
- حج کے بعد عمرہ ۶۸۶
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تنعیم سے عمرہ ۶۸۶
- کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ایام آنا ۶۸۹
- حجۃ الوداع سے واپسی ۶۸۹
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی حجۃ الوداع کا تذکرہ ۶۸۹
- ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حج ۶۹۲
- حج کا اجر ۴۹۲
- حج میں تاخیر نہ کرنے حکم ۶۹۲
- حطیم میں نماز کعبے کے اندر نماز ہے ۶۹۳
- حج سے پہلے عمرہ ۶۹۳
- حاجی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے دعا ۶۹۳
- محرم کے لئے مباح کام ۶۹۳
- بار بار حج اور عمرہ ۶۹۴
- رمضان میں عمرے کا ثواب ۶۹۵
- رمضان میں عمرہ حج کے برابر ۶۹۵
- وصال (۱۱ ہجری) ۶۹۷
- وصال سے کچھ عرصے پہلے خطبہ ۶۹۷
- میرا اسی سال میں انتقال ہوگا ۶۹۸

Marfat.com

- وصال سے پہلے رمضان میں دو مرتبہ قرآن کا دور ۶۹۸
- وصال کے قریب تسبیح، تحمید اور استغفار کی کثرت ۶۹۹
- آخری اعتکاف ۶۹۹
- وصال سے ایک ماہ پہلے ۶۹۹
- مرضِ وصال کی ابتدا ۷۰۰
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیماری کے ایام ۷۰۱
- انصار سے حسنِ سلوک کی وصیت ۷۰۲
- بیماری کی حالت میں گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھانا ۷۰۲
- مسجد میں کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھانا ۷۰۳
- بیماری کی شدت ۷۰۳
- وصال سے تین دن پہلے ۷۰۳
- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم ۷۰۳
- دینار صدقہ کرنے کا حکم ۷۰۷
- بیماری میں معوذات سے دَم ۷۰۷
- سات مشکیزوں کے پانی سے غسل ۷۰۸
- مسجد نبوی میں صحابہ کے ساتھ آخری نماز ۷۰۸
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی ۷۰۸
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تخلیے میں گفت گو ۷۰۹
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رازدارانہ باتیں ۷۰۹
- نماز، زکوٰۃ اور غلاموں سے حُسنِ سلوک کی وصیت ۷۱۰
- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھنے کا ارادہ ۷۱۰
- میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا ۷۱۰
- بہ وقتِ وصال زہر کا اثر ۷۱۱
- حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا ۷۱۱

Marfat.com

- صحابہ کرام کو نماز ادا کرتے ملاحظہ فرمانا ۷۱۲
- رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام اور آخری وصیت ۷۱۲
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ ۷۱۳
- مسواک کرنے کی خواہش ۷۱۴
- ہر نبی کو دنیا اور آخرت میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار ملتا ہے..... ۷۱۵
- اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۷۱۶
- اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۷۱۶
- حضرت عائشہ کی گود میں ۷۱۷
- روح اقدس کی بے مثال خوش بو ۷۱۷
- وصال کے وقت لباس ۷۱۷
- وصال کے وقت عمر مبارک ۷۱۸
- بہ وقتِ وصال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ ۷۱۸
- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اظہار غم ۷۱۹
- رسول اللہ ﷺ کے وصال کا دن اور صحابہ کا حزن وملال..... ۷۱۹
- غسل ۷۲۱
- تجہیز و تکفین ۷۲۲
- رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ ۷۲۳
- لحد کی تیاری اور تدفین کی رات ۷۲۳
- وصال کا دن اور تدفین کی رات ۷۲۴
- قبر انور میں قطیفۂ حمراء ۷۲۵
- رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا سوال..... ۷۲۵
- رسول اللہ ﷺ کے مرض اور وصال کا تذکرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی ۷۲۵

Marfat.com

عرض حال

الحمد لله رب العالمين، و الصلاة و السلام على رحمة للعٰلمين و على اٰله و اصحابه اجمعين

امابعد! لامحدود حمد ہے اس ارحم الراحمین جل جلالہ کی جس کی رحمت ہر پل کائنات کے ہر فرد کو اپنی پناہ میں لئے ہوئے ہے اور جس کی عنایت ہر آن کائنات کے ذرے ذرے پر ضوفشانی فرمارہی ہے۔ جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، خلافتِ ارضی سے نوازا اور اس کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری کا سلسلہ جاری فرمایا، جنہوں نے بھولے بھٹکے انسانوں کو رب تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا پیغام سنایا، انہیں صراط مستقیم کا راہی بنایا۔

اور لامحدود درود وسلام ہوں رحمۃ للعالمین ﷺ پر جن کی آمد سے سلسلۂ نبوت اختتام کو پہنچا، دین متین کی تکمیل ہوئی اور جن کی سیرت مطہرہ قیامت تک ہر انسان کے لئے اسوۂ حسنہ قرار پائی۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی حیات طیبہ سے رہنمائی نہ ملتی ہو۔ اس سیرت مطہرہ کی روشنی میں زندگی کا سفر طے کر کے ہم مدارج علیا پا سکتے ہیں، یہی اسوۂ حسنہ صراطِ مستقیم ہے، سواء سبیل ہے، قرب خداوندی اور مغفرت ربی کی روشن دلیل ہے۔

زیر مطالعہ کتاب ''حیات طیبہ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں'' اسی سیرت مکرمہ کا روشن عکس ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ کی مسند کی تیس ہزار کے قریب احادیث سے تیار کیا گیا ہے۔ دعا ہے رب رحیم وکریم اسے میرے لئے مغفرت ذنوب کا سبب بنادے۔

اس کتاب کی تیاری میں جن احباب نے پرخلوص مشوروں اور دعاؤں سے نوازا سب کا شکر گزار ہوں، خصوصاً جواں ہمت، جواں سال، ممتاز سیرت نگار سید عزیز الرحمٰن، مدیر دار العلم والتحقیق، نگران ریجنل دعوہ سینٹر، دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کہ اس سیرت طیبہ کی ترتیب وتدوین میں از اول تا آخر ان کی مشاورت ومعاونت حاصل رہی۔ مولانا ڈاکٹر بشیر احمد القادری صاحب جنہوں نے اپنے ذاتی کتب خانہ سے مسند امام احمد بن حنبل مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بطور تحفہ عطا فرمائی اور حافظ محمد عرفان خان المانی جنہوں نے کمپوزنگ کی خدمات سرانجام دیں، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ/۳ جون ۲۰۱۳ محمد ابراہیم فیضی

نوٹ: کتاب میں درج احادیث کے نمبر دار احیاء التراث العربی، بیروت سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

پیش گفتار

سید عزیز الرحمٰن

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور سیرت طیبہ بیان کرنے، دروس کی شکل میں پیش کرنے اور تحریر کرنے کا آغاز اوائل اسلام میں ہی ہو گیا تھا، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ محترمہ ہیں اور انہیں سب سے پہلے اسلام لانے کا شرف بھی حاصل ہے۔ پہلی وحی کے بعد انہوں نے جو کلمات آپ ﷺ کے بارے میں فرمائے تھے انہیں سیرت نگاری کا نقطۂ آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ خلوت وجلوت کی ساتھی اور ہم سفر حیات کی گواہی بھی تھی، آپ ﷺ پر اعتماد بھی تھا اور سیرت نگاری کا نقش اولین بھی، انہوں نے فرمایا تھا:

كَلَّا، وَ اللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ، وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَ تَقْرِى الضَّيْفَ وَ تَعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ (بخاری، رقم الحدیث:۳)

عہد صحابہ میں ہی سیر ومغازی کے لئے علیحدہ حلقے قائم ہونا شروع ہو گئے تھے، اور صحابۂ کرام میں سیرت ومغازی کے حوالے سے خاص ذوق رکھنے والے حضرات اپنے علم اور مشاہدات سے اپنے حاضرین کو مستفید کرتے تھے، اس سلسلے نے مزید پختہ روایت کی صورت اختیار کی اور اس موضوع پر کتب تحریر کی جانے لگیں، جن میں سے کچھ حصہ کسی نہ کسی صورت میں آج ہمارے سامنے بھی موجود ہے۔ اس زمانے میں سیرت نگاری کا اسلوب یہ تھا کہ واقعات سیرت اور متعلقات سیرت کے حوالے سے روایات کو سند اور رواۃ کی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا جاتا تھا، یوں کسی ایک واقعے کی تمام تفاصیل روایات میں منقسم ہوتی تھیں، مفصل بیانیہ شکل میں موجود نہیں ہوتی تھیں۔ یہ طریق کار ہمیں امام سیرت محمد بن اسحاق اور امام محمد بن عمر الواقدی سے تبدیل ہوتا نظر آتا ہے۔ ان حضرات نے مورخانہ اسلوب کو پہلی بار سیرت نگاری میں ایک مضبوط روایت کی شکل دی، اور شاید یہی بات ان ائمہ کرام پر تنقید کا باعث بھی بنی۔ یہیں سے اسالیب سیرت پر گفتگو کا در بھی وا ہوا اور گزشتہ صدی سے پھر ایک رائے یہ سامنے آنا شروع ہوئی کہ سیرت نگاری میں محدثانہ

Marfat.com

اسلوب ہی کو اختیار کرنا اقرب الی الصواب بھی ہے اور خطرات سے محفوظ راہ بھی یہی ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ محدثانہ اسلوب کیا ہے؟ اس کے تقاضوں کو کس طرح سامنے رکھا جا سکتا ہے؟ اور کیا ہر صورت میں اہل سیرت کی روایات پر حضرات محدثین کی روایات کو ترجیح ہوگی، ان سوالات پر گفتگو کا یہ موقع نہیں ہے، البتہ زیر نظر کتاب محدثانہ اسلوب پر علمی کاوش وتحقیق کی نمائندہ، مستند اور مضبوط روایت کے طور پر سامنے آئی ہے۔

''حیات طیبہ مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روشنی میں'' جہاں دیدہ ریزی، بلند ہمتی، جفاکشی اور نکتہ رسی کی عمدہ مثال ہے، وہیں اس کتاب کے مندرجات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محدثانہ منہج سیرت نگاری ہو یا اہل سیرت کا مروج اسلوب، یہ مباحث زیادہ تر نظری ہیں عملاً دونوں صورتوں ہی میں مباحث و بیانات سیرت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ جو کچھ اہل سیر اپنی روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کم وبیش وہی سب کچھ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں مخدوم مکرم بزرگوار من حضرت مولانا محمد ابراہیم فیضی مدظلہ نے بیان کر دیا ہے، اور اس عمدگی کے ساتھ کہ کہیں ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی اپنی جانب سے شامل نہیں کیا۔

مجھے یقین یہ ہے کہ اہل فن اس کاوش کو بہ نظر استحسان دیکھیں گے اور قارئین سیرت اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیرت نگاری کی کوئی تاریخ اس خدمت کے تذکرے کے بغیر اعتبار نہیں پا سکتی۔ بلکہ آئندہ آنے والے خادمین سیرت بھی اس سے ایک راہ نما کتاب کے طور پر استفادہ کریں گے۔

راقم ان سطور کو بھی سعادت تصور کرتا ہے کہ بارگاہِ نبوت میں حاضری کی ہر صورت کامرانی کا استعارہ اور فوز وفلاح کی بشارت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو فاضل محقق کے لئے اس نوع کی مزید سعادتوں کا دیباچہ اور دنیاوی واخروی کامرانیوں کا استعارہ بنائے اور قبول فرما کر مقبول عام فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین

Marfat.com

کتاب اور صاحبِ کتاب رحمہ اللہ تعالیٰ

نام ونسب: امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حبان بن عبداللہ بن انس الشیبانی الذھلی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: آپ ربیع الاول ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے حصول حدیث کی طرف توجہ کی، پندرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے امام ابو یوسف سے حدیث کی تعلیم حاصل کی، پھر محدث بغداد ہشیم بن بشیر متوفی ۱۸۳ھ سے تین ہزار سے زائد احادیث لکھیں۔ بیس سال کی عمر میں پیدل بغداد سے کوفہ گئے۔ وہاں محدث ابومعاویہ الضریر متوفی ۱۹۴ھ اور وکیع متوفی ۱۹۷ھ سے احادیث کی سماعت کی۔ ۱۸۶ھ میں پہلی مرتبہ بصرہ کا سفر کیا وہاں محدث معتمر بن سلیمان اور بشر بن الفضل سے احادیث کی سماعت کی۔

احمد بن منیع کہتے ہیں امام احمد نے محدث بہز بن اسد، عفان اور روح بن عبادہ سے، تین لاکھ احادیث لکھیں، ۱۸۷ھ میں حجاز کا سفر کیا مکہ مکرمہ میں محدث سفیان بن عیینہ سے، احادیث سماعت کیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ ۱۹۱ھ میں دوسری بار حجاز گئے اور ۱۹۶ھ میں تیسری بار مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور کچھ عرصہ وہیں مقیم رہے۔

۱۹۹ھ میں بغداد سے یحییٰ بن معین کے ساتھ پیدل سفر کر کے یمن گئے اور امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی سے احادیث کا سماع کیا اور تقریباً دس ماہ وہاں مقیم رہے، اسی طرح ۲۰۹ھ تک مسلسل حصول حدیث کے سلسلہ میں مختلف شہروں کی طرف زیادہ تر پیدل مصروف سفر رہے۔ حصول علم کے لئے مکہ، مدینہ، شام، کوفہ، بصرہ، یمن، اور الجزیرہ کا سفر کیا اور کثیر محدثین سے احادیث روایت کیں، آپ نے دو سو تراسی (۲۸۳) مشائخ سے احادیث سماعت کیں۔ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد جیسے ائمہ حدیث آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

مسند کی تدوین: ۲۰۰ھ میں تقریباً چھتیس سال کی عمر میں آپ نے ساڑھے سات لاکھ اور بقول محدث ابوزرعہ دس لاکھ احادیث سے مسند کی تدوین شروع کی اور تیس ہزار کے

Marfat.com

قریب احادیث کا ایک جامع ذخیرہ مرتب کیا اور فرمایا: میں نے اس کتاب کو امام بنایا ہے جب بھی لوگ رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت میں اختلاف کریں تو اس کتاب کی طرف رجوع کریں۔

امام ابن الجزری کے بقول روئے زمین پر حدیث میں اس سے اعلیٰ کتاب نہیں روایت کی گئی۔

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں: جو کچھ مسند میں موجود ہے وہ مقبول ہے کیونکہ مسند کی ضعیف روایات بھی حسن کے قریب ہیں۔

امام صاحب کے بارے میں محدثین کے تاثرات: میں نے احمد بن حنبل سے زیادہ کسی کو فقیہ اور پرہیز گار نہیں دیکھا۔ (امام عبدالرزاق صنعانی)

اگر امام احمد بن حنبل، امام ثوری، اوزاعی اور لیث کے ہم عصر ہوتے تو ان سے مقدم ہوتے۔ (امام قتیبہ بن سعید)

میں نے بغداد میں اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے افضل، اعلم، افقہ، اعقل اور اتقیٰ کسی کو نہیں چھوڑا۔ (امام شافعی)

احمد بن حنبل زمین میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان حجت ہیں۔ (اسحاق بن راہویہ)

احمد بن حنبل میں ایسی کئی خوبیاں ہیں جو کسی دوسرے میں نہیں دیکھیں وہ محدث، حافظ حدیث، عالم، متقی، زاہد اور عاقل تھے۔ (یحییٰ بن معین)

میں نے احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (ابو خیثمہ)

احمد بن حنبل ہر صاحبِ علم سے مقدم تھے۔ (ابو بکر بن داؤد)

میں نے مشائخ میں سے کسی کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر حافظ نہیں دیکھا۔ (ابو زرعہ)

آپ کو دس لاکھ احادیث حفظ تھیں۔

وفات: یکم ربیع الاول ۲۴۱ھ بدھ کی شب بیمار ہوئے اور جمعہ ۱۲ ربیع الاول کو بغداد ہی میں انتقال ہوا، نماز جنازہ میں لاکھوں کا ہجوم تھا۔ موت کے وقت بھی آپ کی پشت پر ان کوڑوں کے نشان موجود تھے جو عقیدہ خلق قرآن کے مسئلہ پر عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے حکم پر آپ کو لگائے گئے تھے، جب کہ آپ کی عمر ۵۶ سال ہو چکی تھی۔ آپ کی وفات کے روز بیس ہزار یہودی، عیسائی اور مجوسی مسلمان ہوئے۔

Marfat.com

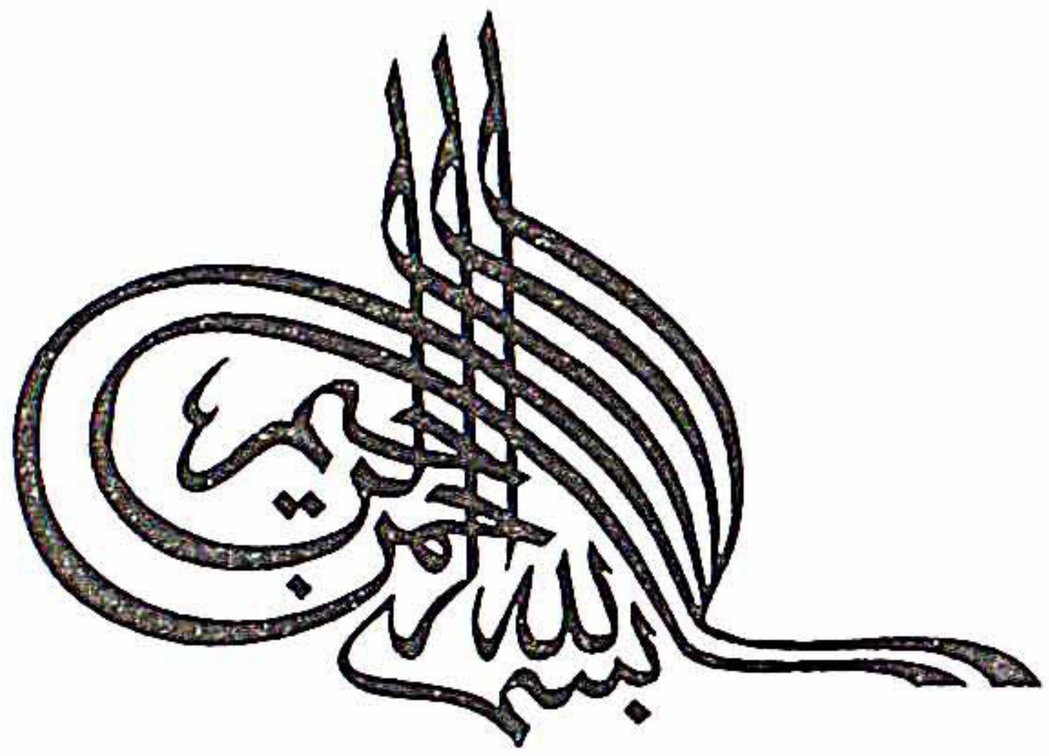

حیات طیبہ

مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں

Marfat.com

نبوت سے سرفرازی .

حضرت میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کب نبی لکھے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب کہ ابھی آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔(۱)

عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان تھے۔(۲)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی اپنے روح اور جسم کے درمیان تھے، میں تمہیں پہلے کی بات بتاتا ہوں، میں اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا ہوں (۳) عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں (۴) اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا (خواب کا تذکرہ آگے آئے گا) اسی طرح انبیاء کرام (علیہم السلام) کی مائیں خواب دیکھتی رہیں ہیں۔(۵)

۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۷۳، حدیث میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ

۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۸۷، ۲۲۷۰۱، حدیث بعض اصحاب النبی ﷺ

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحب زادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ کعبہ شریف کی تعمیر سے فراغت کے بعد یہ دعا کی تھی ''اے ہمارے پروردگار! ان میں ایک عظیم المرتبت رسول مبعوث فرما''۔(البقرہ:۱۲۹)

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا ''میں تمہارے پاس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں اور تمہیں اپنے بعد تشریف لانے والے رسول گرامی کی آمد کی خوش خبری دیتا ہوں جن کا نام احمد ہو گا۔(الصف:۶)

۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۰۰، ۱۶۷۰۱، حدیث العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث میں یہ اضافہ مذکور ہے: رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ایسا نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(۶)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: میں اللہ کا بندہ ام الکتاب (لوحِ محفوظ) میں خاتم النبیین (مکتوب) تھا اور آدم (علیہ السلام) ابھی اپنے جسم اور روح کے درمیان تھے، میں تمہیں اس کی تفصیل بتاتا ہوں میں اپنے والد ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا کا ثمرہ ہوں، عیسیٰ (علیہ السلام) کی اپنی قوم کو بشارت کا نتیجہ ہوں۔(۷) اور اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں، میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے، اسی طرح انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم کی مائیں خواب دیکھتی رہیں ہیں۔(۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنی ابتدا کے بارے میں ارشاد فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے والد ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا کا ثمرہ، عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے دیکھا ان سے نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(۹)

میثاق اَلَسْتُ میں

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ آیت کریمہ:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ (۱۰)

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان ہی کو ان پر گواہ بنایا۔

۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۰۶، حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

۷۔ انجیل یوحنا، باب ۱۴، آیت ۲۵، ۲۶، ۳۱۔ انجیل متی، باب ۴، آیت ۱۷

۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۱۲، حدیث العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۵۸، حدیث ابی امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ

۱۰۔ الاعراف: ۱۷۲

Marfat.com

کے متعلق بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی ارواح کو جمع فرمایا ان کو صورت اور قوت گویائی بخشی، پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ کیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ارشاد فرمایا: میں تم پر سات آسمانوں اور سات زمینوں کو گواہ بناتا ہوں اور تم پر تمہارے باپ آدم (علیہ السلام) کو گواہ بناتا ہوں کہ تم قیامت کے روز یہ کہو کہ ہمیں اس کا علم نہیں، جان لو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے علاوہ کوئی رب نہیں، سو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، میں تمہارے پاس اپنے رسول بھیجوں گا جو تمہیں میرا عہد و پیمان یاد دلائیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔ سب ارواح نے کہا کہ ہم نے گواہی دی کہ بے شک تو ہمارا ربّ اور ہمارا معبود ہے، تیرے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں ہے۔ سب نے اس بات کا اقرار کیا اور آدم (علیہ السلام) نے بلندی سے سب کو دیکھا، ان میں غنی بھی تھے، فقیر بھی، خوب صورت بھی تھے اور بدصورت بھی، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: پروردگار تو نے ان کو یک ساں کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس چیز کو پسند فرمایا کہ میرا شکر ادا کیا جائے، انہوں نے انبیائے کرام کو ارواح کے درمیان چراغوں کی طرح روشن دیکھا، جنہیں رسالت اور نبوت کے ایک اور میثاق سے خاص کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ (۱۱)

اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ (ﷺ) سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ارواح میں موجود تھے، انہیں حضرت مریم کی طرف بھیجا گیا۔ (۱۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام زمین سے لی گئی مٹھی بھر مٹی سے پیدا فرمایا، اسی لئے آدم

۱۱۔ الاحزاب: ۷

۱۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۶، حدیث ابی العالیۃ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(علیہ السلام) کی اولاد مختلف رنگتیں اور مختلف طبیعتیں رکھتی ہے، بعض سفید، بعض سرخ، بعض سیاہ اور بعض ملی جلی رنگت رکھتے ہیں، بعض خبیث، بعض پاکیزہ، بعض نرم، بعض سخت اور بعض ملی جلی طبیعتوں کے مالک ہیں۔(۱۳)

نسب

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (نوح علیہ السلام کا بیٹا) سام عربوں کا باپ، حام اہل حبش کا باپ اور یافث رومیوں کا باپ ہے۔(۱۴)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمالیا۔(۱۵)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا ہم آپ کی قوم سے عجیب قسم کی باتیں سنتے ہیں، ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ آپ کی مثال کوڑی سے اُگی ہوئی کھجور جیسی ہے (آپ کے خاندان کا شمار اشراف میں سے نہیں ہے) رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: لوگو! میں کون ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں (راوی کہتے ہیں ہم نے اس سے پہلے آپ کو اپنا شرف بیان فرماتے نہیں سنا تھا) سنو! اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں بنایا، پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہترین قبیلے میں بنایا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے ان سب سے بہترین گھرانے میں رکھا، سو میں گھرانے کے اعتبار سے اور شخصی اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔(۱۶)

۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۸۵، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۹۴، حدیث سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۳۸، ۱۶۵۳۹، حدیث واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۶۳، حدیث عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ولادت باسعادت، بچپن، جوانی

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری اور رسول اللہ ﷺ کی عام الفیل میں ایک ہی دن میں ولادت ہوئی۔(۱۷)

بنوسعد میں رضاعت اور شقِ صدر

حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی ابتدائی کیفیات کے متعلق دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: میری رضاعی ماں بنوسعد بن بکر کی تھیں، ایک دن میں اور اس کا بیٹا اپنی بکریوں کی طرف چلے گئے، ہم اپنے ساتھ کھانے پینے کی کوئی چیز لے کر نہیں گئے، میں نے اپنے (رضاعی) بھائی سے کہا جاؤ امی سے توشہ لے آؤ، میرا بھائی چلا گیا اور میں بکریوں کے پاس رک گیا، اتنے میں میرے پاس بڑے بڑے دو سفید پرندے آ گئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا وہ یہی ہیں؟ دوسرے نے کہا: ہاں، پھر وہ دونوں میری طرف بڑھے اور مجھے پکڑ کر گدی کے بل لٹا دیا، پھر میرا دل نکال کر چیرا اور اس میں سے دو سیاہ خون کی پھٹکیاں نکالیں، اور ایک نے دوسرے سے کہا مجھے برف کا پانی دو اس سے انہوں نے میرا شکم دھویا، پھر کہا مجھے ٹھنڈا پانی دو، اس سے انہوں نے میرا دل دھویا، پھر کہا چھری لاؤ، پھر وہ چھری میرے دل میں داخل کر دی، تب ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس (شگاف) کو سی دو، اس نے سی دیا اور اس پر مہر نبوت لگا دی، پھر ایک نے دوسرے سے کہا انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں اور ان کی امت کے ہزار کو دوسرے پلڑے میں رکھو، میں ان ہزار کو اپنے اوپر دیکھتا رہا اور ڈرتا رہا کہ ان میں سے کچھ میرے اوپر نہ گریں، پھر اس نے کہا اگر انہیں ان کی ساری امت کے بالمقابل بھی وزن کرو گے پھر بھی یہ جھک جائیں گے (آپ کا پلڑا بھاری رہے گا)، وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور میں خوف زدہ ہو کر اپنی والدہ کے پاس چلا گیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا، وہ میرے بارے میں خوف زدہ ہو گئیں اور بولیں میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتی

۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۳۴، حدیث قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، انہوں نے اپنا اونٹ تیار کیا، مجھے اونٹ پر سوار کیا اور خود میرے پیچھے سوار ہوئیں یہاں تک کہ ہم اپنی امی (سیدہ آمنہ) کے ہاں پہنچے۔

میری رضاعی ماں نے ان سے کہا میں نے اپنی امانت اور ذمے داری پوری کر دی ہے اور انہیں سارا واقعہ سنایا، میری والدہ ماجدہ نے اس کا کوئی خیال نہ کیا اور فرمایا میں نے (ان کی ولادت کے وقت) دیکھا مجھ سے نور خارج ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(۱۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ایک آنے والا آیا اس نے آپ کو پکڑا، آپ کا شکم اطہر چیرا اس میں سے خون کا لوتھڑا نکال کر اسے پھینک دیا اور کہا: یہ آپ میں شیطان کا حصہ تھا، پھر آپ کے سینۂ مبارک کو آبِ زمزم سے سونے کے تھال میں دھویا پھر اسے سی دیا، بچے آپ ﷺ کی رضاعی ماں کی طرف گئے اور اسے بتایا: محمد (ﷺ) قتل کر دیئے گئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ کا رنگ فق تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم آپ کے سینے پر سلائی کا نشان دیکھتے تھے۔(۱۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، جبریل نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کے سینے کو چیرا، اس میں سے دل کو نکالا، پھر دل کو چیر کر اس میں سے جمے ہوئے خون کا ٹکڑا نکالا اور کہا یہ آپ میں شیطان کا حصہ تھا، پھر آپ کے قلب انور کو سونے کے تھال میں آبِ زمزم سے دھویا، پھر اسے اپنی جگہ رکھ کر سینۂ مبارک سی دیا، لڑکے بھاگتے ہوئے آپ کی رضاعی ماں کے پاس گئے اور بتایا کہ محمد (ﷺ) قتل کر دیئے گئے، وہ لوگ آپ کے پاس آئے، دیکھا کہ آپ کا رنگ فق ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ ﷺ کے سینے پر سلائی کا نشان دیکھتا تھا۔(۲۰)

۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۱۹۶، حدیث عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ

۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۱۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۹۷، ۱۳۶۵۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دوسری بار شقِ صدر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے میں نہیں جھجکتے تھے، وہ آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کرتے تھے جن کے بارے میں دوسرے صحابہ سوال نہیں کرتے تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے نبوت کے بارے میں سب سے پہلے کیا ملاحظہ فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! میں دس سال چند ماہ کی عمر میں صحرا میں تھا، میں نے اپنے سر کے اوپر گفتگو سنی، ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا کیا وہ یہی ہے؟ اس نے کہا ہاں، پھر وہ دونوں میرے سامنے آ گئے، میں نے ان جیسے چہرے کبھی نہیں دیکھے، نہ ان جیسی خوش بو کسی مخلوق سے پائی، نہ ہی ان کے کپڑوں جیسے کپڑے کسی اور پر دیکھے، وہ میری طرف چلتے ہوئے آئے، انہوں نے میرا ایک ایک شانہ پکڑا مجھے ان کے ہاتھوں کا لمس محسوس نہیں ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: انہیں لٹا دیں، انہوں نے مجھے بغیر تنگی سختی کے لٹا دیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان کا سینہ پھاڑ دیں، اس نے میرا سینہ پھاڑ دیا، خون نکلا نہ مجھے تکلیف ہوئی، پہلے نے کہا: کینہ اور حسد نکال دو، دوسرے نے جمے ہوئے خون جیسی کوئی چیز نکال کر پھینک دی، پھر کہا اس میں شفقت اور رحمت داخل کر دو، اس نے چاندی جیسی کوئی چیز بھر دی۔ پھر اس نے میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلا کر کہا: سلامتی کے ساتھ جاؤ، میں اسی وجہ سے چھوٹوں پر شفقت و نرمی اور بڑوں کے ساتھ رحمت کے ساتھ آیا ہوں۔ (۲۱)

بکریاں چَرانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کہ برابر بھی ایمان ہوگا اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا، پھر انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا، وہ وہاں سے ایسے

۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۵۲، حدیث محمد بن ابی بن کعب عن ابیہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

برآمد ہوں گے جیسے دانا سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں اگتا ہے، تم دیکھتے نہیں ہو اس پودے کا وہ حصہ جو سورج کی سمت ہوتا ہے وہ ہرا اور جو سایے کی طرف ہو وہ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں میں نے بکریاں چرائی ہیں۔(۲۲)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس اونٹوں اور بکریوں والوں نے فخر ومباہات کا اظہار کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فخر اور تکبر اونٹوں والوں میں اور سنجیدگی اور وقار بکریوں والوں میں ہوتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسالت سے سرفراز فرمایا گیا، حال آں کہ وہ اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے، اور مجھے مبعوث فرمایا گیا اور میں جیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔(۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیلو توڑ رہے تھے، آپ نے فرمایا کالے کالے توڑو وہ سب سے اچھے ہوتے ہیں، ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور کوئی نبی (علیہ السلام) ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔(۲۴)

حلف مطیبین میں شرکت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے لڑکپن میں چچاؤں کے ساتھ حلفِ مطیبین (۲۵) میں شرکت کی تھی، میں اسے سرخ اونٹوں کے بدلے بھی توڑنا پسند نہیں کروں گا۔

زہری کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام نے جس حلف (عہد و پیمان) کو پایا

۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۴۳، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۰۸، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۸۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۵۔ اس معاہدے کے شرکا نے کعبہ کے پاس سے عطر سے بھرے ہوئے کٹورے میں ہاتھ ڈبو کر ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی قسمیں کھائی تھیں۔(سیرت ابن ہشام: ج۱، ص۱۳۲)

Marfat.com

ہے اس کی پابندی میں اضافہ کیا ہے۔ (اس کو سختی سے برقرار رکھا ہے) اسلام میں حلف نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے قریش (مہاجرین) اور انصار میں مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (۲۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے لڑکپن میں اپنے چچاؤں کے ساتھ حلف مطیبین میں شرکت کی تھی، میں سرخ اونٹوں کے بدلے بھی اسے توڑنا پسند نہیں کروں گا۔ (۲۷)

کاہنہ کی خبر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں قریش ایک کاہنہ کے پاس آئے اور اس سے کہا ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اس مقام (ابراہیم علیہ السلام) والے سے قریب ترین مشابہت رکھتا ہے؟ اس نے جواب دیا اگر تم اس ریتیلی زمین پر کمبل بچھا کر اس پر چلو تو میں تمہیں بتادوں گی، انہوں نے کمبل بچھا دیا اور اس پر چلے، کاہنہ نے حضرت محمد ﷺ کے نقش پا دیکھ کر کہا یہ صاحبِ مقام (ابراہیم علیہ السلام) سے قریب ترین مشابہت رکھتے ہیں۔ اس واقعے کے بیس سال یا کم وبیش مدت میں آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ (۲۸)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عقد میں دل چسپی رکھتے تھے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کھانا اور مشروب تیار کیا، اپنے والد کو بلایا اور قریش کی ایک جماعت کی دعوت کی، سب نے پیٹ بھر کر کھایا پیا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے کہا: محمد بن عبداللہ (ﷺ) نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے، آپ میرا ان سے عقد کر دیں، آپ کے والد نے نکاح کر دیا، نکاح کے بعد

۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۸، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
۲۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۹، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
۲۸۔ رقم الحدیث: ۳۰۶۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے قریش کے معمول کے مطابق اپنے والد کو حلّہ پہنایا، جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نشہ ختم ہوا، اس نے اپنے جسم پر خوش ہوا اور حلّہ دیکھ کر پوچھا: یہ کیا قصہ ہے؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے میرا محمد بن عبداللہ (ﷺ) سے نکاح کر دیا ہے، وہ کہنے لگا میں ابو طالب کے یتیم سے تیرا عقد کروں، میری زندگی کی قسم! ایسا نہیں ہوگا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ کو شرم نہیں آتی، آپ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے آپ کو قریش کی نظروں میں بے وقوف قرار دیں؟ آپ لوگوں کو بتائیں گے کہ آپ نشے کی حالت میں تھے، آپ والد کو برابر سمجھاتی رہیں یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے۔(۲۹)

شریک تجارت اور دوست

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں حضرت سائب بن سائب (عبداللہ) العابدی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل تجارت میں آپ کے شریک کار تھے، فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دھوکہ دیتے تھے نہ جھگڑا اور کٹ حجتی کرتے تھے۔(۳۰)

حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا: آپ تجارت میں میرے شراکت دار تھے، آپ بہترین شراکت دار تھے، آپ دھوکہ دہی کرتے تھے نہ جھگڑا اور کٹ حجتی کرتے تھے۔(۳۱)

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے فتح مکہ کے روز حضرت عثمان بن عفان اور زبیر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے (۳۲) وہ آپ کے سامنے میری تعریف کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مت بتاؤ، سائب قبل از بعثت میرے دوست تھے، سائب بولے ہاں یا رسول اللہ! آپ بہت اچھے دوست تھے،

۲۹۔ رقم الحدیث: ۲۸۴۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۷، حدیث سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۶، حدیث سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۲۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے حضرت سائب رضی اللہ عنہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے، رقم الحدیث: ۱۵۰۷۶

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سائب! دورِ جاہلیت والی اپنی اچھی عادات کو اسلام میں برقرار رکھنا، مہمان نوازی کرنا، یتیم کی عزت کرنا اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرنا۔ (۳۳)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ قبل از اسلام سائب بن ابی السائب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے شریکِ تجارت تھے، فتح مکہ کے روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بھائی اور شریکِ تجارت کو خوش آمدید، تم دھوکہ کرتے تھے نہ جھگڑا اور نہ کٹ حجتی سے کام لیتے تھے۔ سائب! تم دورِ جاہلیت میں جو اچھے کام کرتے تھے وہ نا قابل قبول ہیں، آج (اسلام قبول کرنے کے بعد) وہ تم سے قبول ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں حضرت سائب رضی اللہ عنہ صلہ رحمی کرتے تھے اور لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے۔ (۳۴)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ (۳۵) بیان کرتے ہیں دورِ جاہلیت میں محمد (ﷺ) میرے محبوب ترین شخص تھے، جب آپ نے اعلانِ نبوت کیا اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے موسم حج میں ذی یزن (۳۶) کا فروخت کرنے کے لئے لایا گیا حلّہ پچاس اشرفیوں میں خریدا اور رسول اللہ ﷺ کو بہ طور تحفہ پیش کرنے کے لئے مدینہ طیبہ میں آئے، رسول اللہ ﷺ نے یہ فرما کر ان کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا کہ ہم مشرکوں کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے، ہاں اگر تم چاہو تو ہم اسے قیمتاً لے لیں گے، حکیم کہتے ہیں پھر میں نے یہ حلّہ آپ کو قیمتاً دے دیا۔ (۳۷)

حضرت عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے قبل میری نبی اکرم ﷺ سے جان پہچان تھی۔ آپ کی بعثت کے بعد میں اونٹ تحفے کے طور پر لے کر آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے میرا تحفہ قبول نہ کیا اور فرمایا: ہم مشرکوں کے تحفے قبول

۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۴، حدیث سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۹، حدیث سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۵۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں، عام الفیل سے تین سال پہلے کعبے کے اندر ولادت ہوئی، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ۵۴ھ میں ایک سو بیس سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ (الاستیعاب، ج ۱ ص ۴۱۷، رقم: ۵۵۳)

۳۶۔ شاہانِ یمن حِمیر کے شاہی خاندان کا یک فرد، سیف کا والد

۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۹۹، مسند حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نہیں کرتے۔(۳۸)

زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وادی بلدح (۳۹) کی ترائی میں زید بن عمرو (۴۰) سے ملے، یہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے دسترخوان رکھا جس میں گوشت تھا، زید نے یہ کہہ کر اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ میں بتوں کے تھانوں پر ذبح کردہ جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا، میں تو صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر بہ وقتِ ذبح اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔(۴۱)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (قبل از بعثت) مکہ میں کسی جگہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، زید بن عمرو بن نفیل کا وہاں سے گزر ہوا، انہوں نے زید کو کھانے میں شرکت کی دعوت دی، زید نے جواب دیا: بھتیجے! میں ایسا کھانا نہیں کھاتا جس میں ایسا گوشت ہو جو بتوں کے تھانوں پر ذبح کئے گئے ہوں۔ راوی کہتے ہیں اس واقعے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود بھی کبھی ایسا گوشت نہیں کھایا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کا حال آپ کو معلوم ہے آپ نے خود بھی انہیں دیکھا ہے اگر وہ آپ کی بعثت کا زمانہ پاتے تو آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی اتباع کرتے، آپ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں، رسول اللہ

۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۲۸، حدیث عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ

۳۹۔ بلدح مکہ مکرمہ کے قریب مغربی سمت پر ایک وادی ہے۔

۴۰۔ زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا اور عشرۂ مبشرہ میں مذکور صحابی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ دین ابراہیم علیہ السلام پر تھے بتوں کی عبادت سے، اظہار برأت کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے، سیرۃ ابن ہشام، ج ۱ ص ۲۲۴ تا ۲۳۲ پر ان کا تفصیلی تذکرہ ہے اور اس سوال کا علامہ سہیلی کے حوالے سے تفصیلی جواب بھی موجود ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ قبل از بعثت بتوں کے نام پر ذبح کردہ جانوروں کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے۔

۴۱۔ رقم الحدیث: ۵۳۴۶، ۵۵۹۹، ۶۰۷۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: ہاں، اوران کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور فرمایا وہ قیامت کے دن بہ طور ایک امت اٹھیں گے۔(۴۲)

تعمیر کعبہ میں شرکت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب کعبہ کی تعمیر ہورہی تھی، نبی اکرم ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پتھر لا رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اپنی ازار پتھر کے نیچے شانے پر رکھ لیں، آپ نے ایسا کیا تو آپ ﷺ زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف چڑھ گئیں، پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا میری ازار، میری ازار، تو آپ کی ازار باندھ دی گئی۔(۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ قریش مکہ کے ساتھ کعبے کی تعمیر کے لئے پتھر لا رہے تھے، آپ پر ازار تھی، آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بھتیجے! اپنی ازار اتار کر اپنے شانے پر پتھر کے نیچے رکھ دو، آپ نے ایسا کیا تو آپ بے ہوش ہوکر گر پڑے، اس دن کے بعد آپ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔(۴۴)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کعبہ تعمیر کیا گیا لوگوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ بھی پتھر لا رہے تھے، آپ نے کپڑا (ازار) اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لیا، تو آواز آئی اپنا ستر مت کھولیں، آپ ﷺ نے پتھر پھینک دیا اور کپڑا پہن لیا۔(۴۵)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت میں کعبے کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ قریش نے کعبے کی عمارت کو ڈھا دیا اور اسے وادی کے پتھروں سے تعمیر کرنے لگے، قریش نے اسے بیس ہاتھ بلند بنایا، قریش وادی سے پتھر لاتے تھے، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بھی اجیاد سے پتھر لا رہے تھے آپ پر دھاری دار چادر تھی، چادر تنگ ہورہی تھی، آپ

۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۱، مسند سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۴۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۲۷، ۱۴۶۵۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۲۲، ۱۴۱۶۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۸۲، حدیث ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اسے شانے پر رکھنے لگے، چادر چوں کہ چھوٹی تھی، اس لئے آپ کا ستر کھل رہا تھا، آواز آئی: اے محمد! اپنا ستر ڈھانپ دیں، اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔(۴۶)

حجر اسود کی تنصیب

حضرت سائب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے دورِ جاہلیت میں کعبے کی تعمیر میں حصہ لیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں میرے پاس ایک پتھر تھا جسے میں اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا تھا، میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کی پوجا کرتا تھا، اس کے لے عمدہ دودھ لاتا اور اس پر ڈال دیتا، ایک کتا آتا دودھ چاٹتا پھر ٹانگ اٹھا کر بت پر پیشاب کر دیتا، ہم نے کعبے کی تعمیر کو جب حجر اسود کی جگہ تک پہنچایا، حجر اسود کسی کو نظر نہ آیا، اچانک وہ ہمیں اپنے پتھروں کے درمیان آدمی کے سر کی طرح نظر آیا کہ آدمی اس میں اپنا چہرہ دیکھ لے۔

قریش کے مختلف بطون (شاخوں) میں حجر اسود کی تنصیب پر اختلاف ہو گیا، قبیلے کی ہر شاخ کا مطالبہ تھا کہ اسے ہم نصب کریں گے، پھر بات اس پر ٹھہری کہ کسی کو حَکَم (فیصل) بنالو، اور یہ طے پایا کہ جو شخص سب سے پہلے اس راستہ سے آئے گا (وہ فیصلہ کرے گا) سب سے پہلے نبی کریم ﷺ تشریف لائے، لوگوں نے کہا: تمہارے پاس امین آ گئے، انہوں نے اپنا معاملہ بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کو کپڑے پر رکھا، قریش کے سرداروں کو بلایا انہوں نے کپڑے کے کونے پکڑ کر حجر اسود کو اٹھایا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کو اس کے مقام پر نصب فرما دیا۔(۴۷)

قبل از بعثت حج

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بعثت سے پہلے لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لوگوں کے ساتھ عرفات سے واپس پلٹے تھے (واضح رہے کہ قریش خود کو حُمس کہلاتے

۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۸۸، حدیث ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۸، حدیث السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تھے اور عرفات میں نہیں جاتے تھے بلکہ مزدلفہ ہی سے پلٹ آتے تھے)۔(۴۸)

لات وعزّٰی کی پوجا نہ کرنا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پڑوسن نے بیان کیا کہ اس نے سنا نبی اکرم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمارہے تھے اے خدیجہ! بہ خدا میں لات وعزی کی پوجا نہیں کروں گا، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کی عبادت نہیں کروں گا، حضرت خدیجہ کہتی تھیں: چھوڑیں، لات وعزی کو چھوڑ دیں۔ راوی کہتے ہیں یہ حضرت خدیجہ کے اہل خانہ کے بت تھے وہ ان کی پوجا کر کے سوتے تھے۔(۴۹)

قبل از بعثت پتھر کا سلام

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کرتا تھا، میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔(۵۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کرتا تھا، جب میں اس کے پاس سے گزرتا ہوں اسے پہچان لیتا ہوں۔(۵۱)

خیر القرون

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم پر گزرنے والی صدیوں میں سے بہترین صدی (قرن) میں مبعوث کیا گیا ہوں۔(۵۲)

۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۱۶، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۸۷، ۲۲۵۵۸، حدیث جار لخدیجۃ رضی اللہ عنہا

۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۳۱۷، ۲۰۳۸۷، حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۰۰، حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۵۲۔ رقم الحدیث: ۸۶۴۰، ۹۱۲۶، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر جوان سے متصل قرن (صدی) میں ہوں گے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں آپ نے آخری جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا تھا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور بغیر طلب کئے گواہی دیں گے۔(۵۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر جوان کے متصل بعد ہوں گے پھر جوان کے متصل بعد ہوں گے، ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو موٹاپے کو پسند کرے گی، وہ طلب کئے بغیر گواہی دیں گے۔(۵۴)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا بہترین قرن (صدی، دور) میری بعثت کا قرن ہے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے، بعد میں ایسی قوم ہوگی جو نذر مانیں گے پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے، امانت دار نہیں ہوں گے، گواہی دیں گے ان سے گواہی دینے کو نہیں کہا جائے گا، ان میں موٹاپا ہوگا۔(۵۵)

۵۳۔ رقم الحدیث: ۹۸۵۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۱۹، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۲۲، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بعثت

بعثت کے وقت عمر مبارک

علاء بن زیاد العدوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عمر کیا تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ چالیس برس کے تھے۔(۵۶)

ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیے گئے۔(۵۷)

بعثت کا دن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی، آپ کی بعثت پیر کے دن ہوئی، پیر ہی کے دن آپ کا وصال ہوا، پیر کے دن آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے، پیر کے دن آپ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے اور پیر ہی کے دن (قبل از بعثت) آپ ﷺ نے حجر اسود کو نصب فرمایا تھا۔(۵۸)

بعثت کی غرض وغایت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے، اور اللہ تعالیٰ نے میرا رزق میرے نیزے کے زیر سایہ رکھا ہے، میرے پیغام کی مخالفت کرنے والے کے لئے ذلت وخواری ہے اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں شمار ہوگا۔(۵۹)

۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۱۲۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۰۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۹۔ رقم الحدیث: ۵۶۳۴، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

انتخابِ خداوندی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کی طرف نظر فرمائی تو محمد ﷺ کے قلب کو بندوں میں سے سب سے بہتر پایا، سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے لئے منتخب فرمالیا اور اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا، پھر قلب محمد ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کی طرف نظر فرمائی تو آپ ﷺ کے اصحاب کے قلوب کو سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا، سو اللہ نے انہیں اپنے نبی کے وزرا بنایا جو اس کے دین کے لئے جہاد و قتال کرتے ہیں، جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی ہے اور جسے وہ برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بری ہے۔(۶۰)

اسود و احمر (کالے گورے) سب کے نبی ﷺ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئیں، میں گورے کالے سب کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں، میرے لئے زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنایا گیا ہے، میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا مجھ سے پہلوں پر حلال نہ تھا، ایک ماہ کی مسافت تک میری رعب سے مدد کی گئی ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، ہر نبی نے (دنیا ہی میں) شفاعت کا سوال کرلیا اور میں نے اپنی شفاعت چھپا رکھی ہے میں نے شفاعت اپنی امت کے ہر اس شخص کے لئے رکھی ہے جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔(۶۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عنایت فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، میں ہر گورے کالے کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہوں، میرے لئے تمام زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنایا گیا ہے، میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا، میری رعب سے مدد کی گئی ہے، دشمن پر ایک ماہ کی مسافت سے میرا رعب طاری ہو جاتا ہے، اور

۶۰۔ رقم الحدیث: ۳۵۸۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۳۶، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مجھے کہا گیا: مانگو، عطا ہوگا۔ میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپائی ہے، ان شاء اللہ یہ تم میں سے ہر اس شخص کو ملے گی جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا۔ (۶۲)

خاتم الانبیاء ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے حسین وجمیل عمارت بنائی لیکن عمارت کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگاتے ہیں اسے پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (۶۳)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے آنے والی انبیائے کرام (علیہم السلام) کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے عمارت تعمیر کی اسے مکمل کر دیا لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی، میں آیا ہوں اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کر دیا ہے۔ (۶۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت اور رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا، میرے بعد کوئی رسول آئے گا نہ نبی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ پر یہ بات شاق گزری، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات کا سلسلہ چلتا رہے گا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مرد مسلم کا خواب، یہ اجزائے نبوت کا ایک جز ہے۔ (۶۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور انبیاء کرام (علیہم السلام) کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے بہت خوب

۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۸۰۷، حدیث ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ

۶۳۔ رقم الحدیث: ۸۹۱۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۸۳، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۱۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

صورت گھر بنایا، اسے مکمل کر دیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی، لوگ اس گھر میں جانے لگے، اسے پسند کرنے لگے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کی اینٹ میں نے آ کر سلسلۂ نبوت اختتام کو پہنچا دیا۔ (٦٦)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں میری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے گھر بنایا، اسے خوب صورت اور مکمل بنایا، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، وہاں اینٹ نہیں رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگاتے ہیں، اسے پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر یہ اینٹ کی جگہ مکمل ہو جائے (تو کیا کہنے) سو میں انبیائے کرام (علیہم السلام) میں اس اینٹ کی جگہ ہوں (میری بعثت سے نبوت کی عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی)۔ (٦٧)

ابتدائے وحی سے پہلے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں روشنی دیکھتا ہوں اور آواز سنتا ہوں، مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں مجھے کچھ ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے ابن عبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے ایسا معاملہ نہیں کرے گا، پھر وہ ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں اور اسے ماجرا سنایا، ورقہ نے کہا اگر وہ سچے ہیں تو یہ موسیٰ علیہ السلام پر آنے والا ناموس (وحی لانے والا فرشتہ جبریل امین علیہ السلام) ہے، اگر میری حیات میں آپ کی بعثت ہوئی تو میں آپ کی اعانت و نصرت کروں گا اور آپ پر ایمان لاؤں گا۔ (٦٨)

وحی کی ابتدا (پہلی وحی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے

٦٦۔ رقم الحدیث: ١٤٤٧٢، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

٦٧۔ رقم الحدیث: ٢٠٧٣٧، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ

٦٨۔ رقم الحدیث: ٢٨٤١، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

خوابوں سے ہوئی، آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہوتا۔(۶۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (غار حرا سے) خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹے، آپ کا دل کانپ رہا تھا، آپ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، آپ کو چادر اوڑھا دی گئی، پھر جب آپ کا خوف کم ہوا، آپ نے فرمایا: خدیجہ! مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کو خوش خبری ہو، بہ خدا! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں فرمائے گا، آپ سچ بولتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر مدد کرتے ہیں، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) پھر خدیجہ مجھے ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس لے گئیں، انہوں نے نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا، بوڑھے اور نابینا تھے، انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے، خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اس سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورقہ نے کہا: بھتیجے آپ نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا اس کے بارے میں بتایا تو ورقہ نے آپ سے کہا: یہ وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا، اے کاش! میں اس وقت طاقت ور ہوتا، اے کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے (مکہ مکرمہ سے) نکال دیں گے، ورقہ نے کہا: ہاں، جو بھی اس جیسی چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں اس سے دشمنی کی گئی، اگر میں نے وہ دن پا لیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔(۷۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی، آپ جو خواب دیکھتے، اس کی تعبیر صبح کی سفیدی کی طرح سامنے آ جاتی، پھر آپ کو خلوت گزینی سے محبت ہو گئی، آپ (غار) حرا میں تشریف لے جاتے وہاں کئی راتیں عبادت میں گزارتے، کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور کھانے، پینے کا سامان ساتھ لے کر چلے جاتے تا آں

۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۸۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۳۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کہ غارِ حرا کے اندر آپ کے پاس حق آ گیا، غار میں فرشتہ آ گیا، اس نے کہا: پڑھیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نے مجھے پکڑ کر خوب بھینچا جس سے مجھے تکلیف پہنچی، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھو، میں نے پھر کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، اس نے مجھے پھر دوسری مرتبہ پکڑ کر بہت زور سے بھینچا جس سے مجھے تکلیف پہنچی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو، میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، اس فرشتے نے تیسری مرتبہ مجھے پکڑ کر خوب خوب بھینچا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ O اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ O الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ O عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ O (۷۱)

پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ خونِ بستہ سے انسان کو بنایا۔ آپ پڑھیں اور آپ کا رب ہی سب سے زیادہ کریم ہے۔ جس نے قلم سے (لکھنا) سکھایا۔ انسان کو سکھایا جو (وہ) نہ جانتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ اس اولین وحی کے ساتھ اس حال میں واپس لوٹے کہ آپ کا دل دھک دھک کر رہا تھا، آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی یہاں تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا، پھر آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا ہے؟ ان کو پوری بات بتائی اور فرمایا: مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قطعاً نہیں بہ خدا! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر مدد کرتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں، ورقہ دورِ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے، عربی لکھا کرتے تھے اور حسبِ توفیق الٰہی عربی میں انجیل لکھا کرتے تھے، نابینا اور بہت بوڑھے تھے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابن عم! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے کہا: بھتیجے

۷۱۔ العلق: ۱۔۵

Marfat.com

آپ نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا بیان فرمایا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جسے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا، اے کاش! میں اس وقت توانا اور طاقت ور ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے (یہاں سے) نکال دیں گے، ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی ایسا پیغام لایا جیسا تم لائے ہو تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی، اگر میں نے آپ کا زمانہ پالیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا، اس کے بعد جلد ہی ورقہ فوت ہو گئے اور وحی کا سلسلہ رک گیا۔ (۷۲)

ورقہ بن نوفل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے (جنتی یا جہنمی ہونے کے) بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں اسے سفید کپڑوں میں دیکھا ہے، میرا خیال ہے اگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا تو اس پر سفید کپڑے نہ ہوتے۔ (۷۳)

پہلی وحی، وضو اور نماز کی تعلیم

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام) نے پہلی وحی میں آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم دی، جبریل جب وضو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلو بھر پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر چھڑکا (تاکہ وسوسے کا خاتمہ ہو جائے)۔ (۷۴)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب جبریل (علیہ السلام) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے آپ کو وضو کی تعلیم دی، جب وہ وضو سے فارغ ہوئے تو چلو بھر پانی لے کر اپنی شرم گاہ کی طرف چھڑکا، نبی اکرم ﷺ بھی وضو کے بعد اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (۷۵)

۷۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۴۲۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۴۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۲۶، حدیث زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۷۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۶۴، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نزولِ وحی کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو نزول وحی کا احساس ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں آواز کی گونج سنتا ہوں، اس وقت میں خاموش ہو جاتا ہوں، کئی مرتبہ نزولِ وحی کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ میں سمجھتا ہوں میری روح پرواز کر جائے گی۔ (۷۶)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ کے چہرۂ انور پر کرب کے آثار ظاہر ہوتے اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے چہرے کا رنگ بدل جاتا، جب وحی مکمل ہو جاتی، یہ کیفیت ختم ہو جاتی، تو آپ تین مرتبہ فرماتے مجھ سے لے لو۔ (۷۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر ٹھنڈی صبح میں وحی نازل ہوتی تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی جبینِ مبارک پر پسینہ آجاتا تھا۔ (۷۸)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کبھی گھنٹی کی گونج دار آواز کی طرح آتی ہے اور یہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے، پھر وحی منقطع ہو جاتی ہے اور میں اسے محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، اور کبھی فرشتہ انسانی صورت میں میرے پاس آتا ہے، وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا سخت سردی کے دنوں میں نزول وحی کے بعد آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا تھا۔ (۷۹)

فترتِ وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلی وحی کے نزول کے بعد وحی کا سلسلہ

۷۶۔ رقم الحدیث: ۷۰۳۱، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۷۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۹۵، ۲۲۲۰۸، ۲۲۲۲۸، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۷۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۸۸، ۲۵۱۲۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۲۴، ۲۴۷۷۵، ۲۵۶۶۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

منقطع ہو گیا، ہمیں پہنچنے والی خبروں کے مطابق رسول اللہ ﷺ اس سے سخت غم گین ہوئے، کئی مرتبہ آپ کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر خود کو گرانے کا خیال آیا، لیکن آپ جب بھی اس خیال سے کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے جبریل (علیہ السلام) آجاتے اور آپ سے کہتے اے محمد! (ﷺ) آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ پُرسکون ہو جاتے اور واپس تشریف لے آتے، پھر جب دوبارہ فترت وحی کی وجہ سے آپ ﷺ پر یہ کیفیت طاری ہوتی، پھر حسب سابق جبریل تسلی کو آجاتے تھے۔(۸۰)

حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (فترتِ وحی کے عرصے میں) ایک (مشرکہ) عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میرے خیال میں تیرے ساتھی نے تیرے پاس آنے میں دیر لگا دی ہے، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰیO (۸۱)

آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ وہ (آپ سے) بے زار ہوا۔(۸۲)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے، دو یا تین راتیں قیام نہ کر سکے ایک (مشرکہ) عورت نے آکر کہا: اے محمد! (ﷺ) میرا خیال ہے تیرے شیطان نے تجھے دو یا تین راتوں سے چھوڑ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَ الضُّحٰیO وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰیO مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰیO (۸۳)

قسم ہے روشن دن کی۔ اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ نہ تو آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔(۸۴)

وحی کا تسلسل اور آغاز رسالت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۵۴۲۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۱۔ الضحیٰ: ۳

۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۱۹، حدیث جندب البجلی رضی اللہ عنہ

۸۳۔ الضحیٰ: ۱ تا ۳

۸۴۔ رقم روایت: ۱۸۳۲۴، ۱۸۳۲۷، ۱۸۳۲۹، حدیث جندب البجلی رضی اللہ علیہ

Marfat.com

فترتِ وحی کے متعلق یہ ارشاد فرماتے سنا کہ میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے آواز سنی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا، زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا، رعب کی وجہ سے میں زمین کی طرف جھک گیا، پھر میں واپس پلٹ آیا اور (گھر والوں سے) کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، تب اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائیں:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ O وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ O وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ O (٨٥)

اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ اُٹھئے اور ڈرایئے۔ اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھئے۔ اور گندگی سے دور رہئے۔ (٨٦)

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے قرآن مجید کی کون سی آیات نازل ہوئیں؟ انہوں نے کہا: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: یا اِقْرَأْ (سب سے پہلے نازل ہوئی) ابو سلمہ نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا کہ سب سے پہلے قرآن مجید کی کون سی آیات نازل ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا یا اِقْرَأْ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمائی تھی، آپ نے فرمایا: میں ایک ماہ (غار) حرا میں گوشہ نشین رہا، مدت پوری کرنے کے بعد میں پہاڑ سے نیچے اترا، جب میں وادی کے درمیان پہنچا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا، مجھے پھر آواز دی گئی، میں نے پھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا، مجھے پھر آواز دی گئی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ آواز دینے والا فضا میں تخت پر تھا، مجھ پر سخت کپکپی طاری ہوگئی، پھر میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی اور میرے اوپر پانی ڈالا، اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائیں:

٨٥۔ المدثر: ١ تا ٥

٨٦۔ رقم الحدیث: ١٤٦١٧، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ O وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْ O (۸۷)

یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون سا قرآن نازل ہوا، انہوں نے کہا: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا: مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ سورت نازل ہوئی، (ابو سلمہ نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہی کہا تو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو وہی بتا رہا ہوں جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا: میں نے حرا میں خلوت نشینی اختیار کی، میں خلوت نشینی مکمل کرنے کے بعد نیچے اترا، جب میں وادی کے درمیان میں پہنچا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھا مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، مجھے پھر آواز دی گئی میں نے پھر آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھا مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، پھر میں نے اوپر دیکھا تو وہ (آواز دینے والا فرشتہ جبریل علیہ السلام) آسمان اور زمین کے درمیان تخت پر بیٹھا تھا، میں اس سے خوف زدہ ہو گیا، میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر میں آیا اور کہا مجھے چادر اوڑھا دو، اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈال دو، اس وقت مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ O (۸۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: پھر (پہلی وحی کے نزول کے بعد) مجھ پر وحی کا نزول منقطع ہو گیا، اسی دوران میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز سنی، میں نے اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا، میں خوف کی وجہ سے زمین کی طرف جھک گیا، پھر میں نے اپنے گھر والوں کے پاس آ کر کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، تو انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ O وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْ O وَ

۸۷۔ المدثر: ۱ تا ۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۷۵، ۱۳۸۷۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۸۔ المدثر: ۱ تا ۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۷۹۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

الرُّجْزَ فَاهْجُرْ O (۸۹)

ان آیات کے نزول کے بعد وحی تسلسل سے نازل ہونے لگی۔(۹۰)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کے بعد رسول اللہ ﷺ پر وحی کی آمد بند ہوگئی، اور آپ کو خلوت گزینی سے محبت ہوگئی، آپ غارِ حرا میں تنہائی اختیار کر لیتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حرا سے آرہا تھا میں نے اوپر سے آہٹ سنی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر کے اوپر وہی فرشتہ کرسی پر بیٹھا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا، میں اسے دیکھ کر خوف سے زمین پر جھک گیا، خوف کم ہوا تو میں جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور کہا: مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ، تب میرے پاس جبریل آئے اور کہا:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ O وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ O وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ O (۹۱)

بعثت نبوی کی خبریں

بدری صحابی حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بنو عبدالاشہل میں ہمارا ایک یہودی پڑوسی تھا، رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے وہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں آیا، میں اس مجلس میں سب سے کم عمر تھا اور گھر کے صحن میں چادر اوڑھے لیٹا تھا، اس نے مرنے کے بعد زندہ ہونے، قیامت، حساب، میزان، جنت اور جہنم کا تذکرہ کیا، یہ لوگ بتوں کے پجاری تھے، موت کے بعد پھر زندہ ہونے کو نہیں مانتے تھے، انہوں نے کہا: اے فلاں تم پر افسوس ہے، تمہارا خیال ہے ایسا ہوگا لوگ مرنے کے بعد زندہ ہوکر ایسی جگہ جائیں گے جہاں جنت اور جہنم ہوں گے اور ان کو وہاں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟ اس نے کہا: ہاں، وہاں کی آگ اس قدر سخت ہوگی کہ آدمی تمنا کرے گا کہ وہ اس

۸۹۔ المدثر: ۱ تا ۵

۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۷۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۱۔ المدثر: ۱ تا ۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۱۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آگ کے بدلے دنیا کے سب سے بڑے تنور میں ڈالا جاتا اور اسے اوپر سے بند کر دیا جاتا تاکہ کل اس آگ سے بچ جاتا۔ لوگوں نے کہا: تجھ پر افسوس ہے اس کی کیا نشانی ہے؟ (کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے اور قیامت، حساب وغیرہ ہوگا) اس نے مکہ اور یمن کی طرف اشارہ کر کے کہا ان علاقوں سے ایک نبی مبعوث ہوگا، لوگوں نے کہا: تمہارے خیال میں ایسا کب ہوگا؟ اس نے میری طرف دیکھا میں سب سے کم سن تھا اور کہا اگر اس لڑکے کی عمر نے وفا کی تو یہ اسے پالے گا، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے اس یہودی کی زندگی میں اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرما دیا، ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے اور وہ بغض وحسد کی وجہ آپ کا منکر رہا، ہم نے کہا: اے فلاں! تجھ پر افسوس ہے کیا تو وہ نہیں جس نے آپ کے متعلق ایسی ایسی بات کہی تھی؟ اس نے کہا: ہاں، لیکن یہ وہ شخص نہیں ہیں۔ (۹۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کی گائے کو ہانک رہا تھا کہ میں نے اس کے پیٹ سے یہ آواز سنی: اے آل ذریح! فصیح زبان میں ایک شخص بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ راوی کہتے ہیں ہم مکہ مکرمہ میں آئے تو نبی کریم ﷺ مبعوث ہو چکے تھے۔ (۹۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی پہلی خبر ایک عورت کے ذریعے پہنچی، ایک جن اس کے تابع تھا وہ ایک پرندے کی صورت میں آیا اور ان کے کھجور کے درخت کے تنے پر بیٹھ گیا، اس عورت نے کہا: تم نیچے نہیں اترو گے کہ ہم تمہیں اپنی اور تم ہمیں اپنی خبریں سناؤ، اس نے کہا: مکہ میں ایک صاحب تشریف لائے ہیں جنہوں نے ہم پر زنا کو حرام کر دیا ہے اور فرار سے منع کر دیا ہے۔ (۹۴)

پہلا مسلمان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے حضرت خدیجہ رضی

۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۱۴، حدیث سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ
۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۳۶، ۱۶۲۵۴، حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ
۹۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۲۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔(۹۵)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد) سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے۔(۹۶)

پہلا نمازی

حضرت حبّہ العرنی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں پہلا مرد ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔(۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ایک روایت میں ہے اسلام قبول کیا۔(۹۸)

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحمزہ سے سنا کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم (نخعی) سے یہ حدیث بیان تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔(۹۹)

حضرت عفیف کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تاجر تھا میں حج کرنے آیا تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس سامانِ تجارت لینے آیا، حضرت عباس تاجر تھے، بہ خدا میں ان کے پاس منیٰ میں تھا کہ قریب کے خیمے میں ایک صاحب باہر آئے، نظر اٹھا کر سورج کو دیکھا، سورج کا زوال دیکھ کر نماز پڑھنے لگے، اُسی خیمے سے ایک خاتون باہر آئیں وہ ان کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، پھر اسی خیمے سے قریب البلوغ لڑکا نکلا وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عباس! یہ صاحب

۹۵۔ رقم الحدیث: ۳۰۵۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۹۵، حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۹۸۔ رقم الحدیث: ۳۵۳۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۹۸، حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کون ہیں؟ کہا یہ میرا بھتیجا محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے، میں نے پوچھا: یہ خاتون کون ہے؟ کہا یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) ہے، میں نے پوچھا: یہ لڑکا کون ہے؟ کہا یہ اس کا چچازاد علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہے، میں نے کہا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ وہ نبی ہیں، ان کی اس بات کو صرف ان کی بیوی اور اس کے چچازاد نوجوان نے تسلیم کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ عن قریب ان کے لئے کسریٰ اور قیصر کے خزانے مفتوح ہوں گے۔ حدیث کے راوی حضرت عفیف رضی اللہ عنہ کے پوتے بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا عفیف رضی اللہ عنہ بعد میں بہت اچھے مسلمان ہو گئے تھے وہ کہا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس روز اسلام عطا فرما دیتا تو میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیسرا مسلمان ہوتا۔ (۱۰۰)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے تبلیغ دین کا حکم نازل ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو رکن (اسود) کی طرف نماز پڑھتے دیکھا، آپ آیت کریمہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھ رہے تھے اور مشرکین توجہ سے سن رہے تھے۔ (۱۰۱)

نماز اور مشرکین مکہ کی بدزبانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی بلند آواز سے تلاوت کرتے، مشرک جب آپ کی قرأت سنتے قرآن مجید کو، اس کے نازل کرنے والے کو اور قرآن لے کر آنے والے کو گالیاں بکتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے فرمایا: **لا تجهر بصلاتک** اپنی قرأت میں آواز بلند نہ کریں تاکہ مشرکین قرآن کو گالیاں نہ دیں اور نہ آواز اتنی کم رکھیں کہ آپ کے صحابہ قرآن سن کر اسے یاد نہ کر سکیں۔

وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا (۱۰۲)

۱۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۷۹۰، حدیث العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۱۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۱۵، حدیث اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۱۰۲۔ الاسراء: ۱۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ان دونوں کے درمیان اوسط درجے سے تلاوت کریں۔

دورانِ نماز ایذا دینے والوں کا انجام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے اردگرد قریش کے لوگ موجود تھے، اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دی، رسول اللہ ﷺ بہ دستور سجدہ ہی میں رہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پشت سے اوجھڑی ہٹائی اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی: اے اللہ! قریش کے سرداروں ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (حدیث کے راوی شعبہ کو شک ہے) کی گرفت فرما۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں غزوۂ بدر میں مقتول دیکھا، ان کی لاشوں کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا سوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کے جوڑ الگ الگ ہو گئے تھے، اسے کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا تھا۔ (۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کعبے میں آئے اور آپ نے قریش کے سات سرغنوں جن میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ اور عقبہ بن ابی معیط شامل تھے کے خلاف دعا کی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے بدر کے دن ان سب کو مقتول دیکھا، گرمی کا دن تھا، سورج نے ان کی لاشیں بگاڑ دی تھیں۔ (۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صرف ایک دن رسول اللہ ﷺ کو قریش کے خلاف دعا کرتے دیکھا ہے، آپ نماز ادا کر رہے تھے، قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی قریب ہی اونٹ کی اوجھڑی پڑی تھی، انہوں نے کہا: اس اوجھڑی کو آپ کی پشت پر کون ڈالے گا؟ عقبہ بن ابی معیط نے کہا: میں، اس نے اوجھڑی اٹھا

۱۰۳۔ رقم الحدیث: ۳۷۱۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۴۔ رقم الحدیث: ۳۷۶۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دی، آپ برابر سجدے میں رہے، یہاں تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے اوجھڑی آپ کی پشت مبارک سے ہٹا دی، رسول اللہ ﷺ نے کہا: یا اللہ! قریش کے سرداروں کی گرفت فرما، یا اللہ! عتبہ بن ربیعہ کی گرفت فرما، یا اللہ! شیبہ بن ربیعہ کی گرفت فرمایا، یا اللہ! ابوجہل بن ہشام کی گرفت فرما، یا اللہ! عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، یا اللہ! ابی بن خلف کی گرفت فرما، یا امیہ بن خلف کی گرفت فرما (راوی شعبہ کو شک ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کس کا نام لیا تھا) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ان سب کو بدر کے دن مقتول دیکھا پھر ان کو گھسیٹ کر کنوئیں میں ڈال دیا گیا، سوائے ابی یا امیہ کے، کیوں کہ وہ موٹا آدمی تھا (لاش پھولنے کی وجہ سے) اس کے جوڑ الگ الگ ہو گئے تھے۔ (۱۰۵)

ابوجہل کی بدتمیزی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل آپ کے پاس آیا اور آپ کو نماز پڑھنے سے منع کیا، نبی کریم ﷺ نے ابوجہل کو ڈانٹ دیا، ابوجہل بولا: تم مجھے ڈانٹ رہے ہو، بہ خدا تم جانتے ہو میرے بلاوے پر اس وادی میں سب سے زیادہ مددگار جمع ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰیO عَبْدًا اِذَا صَلّٰیO اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْهُدٰیO
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰیO اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰیO (۱۰۶)

کیا تو نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے، بھلا دیکھو تو! اگر وہ ہدایت پر ہوتا، یا پرہیزگاری کا حکم کرتا، بھلا دیکھو تو! اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ اپنے حامیوں کو بلاتا اسے عذاب کے فرشتے پکڑ لیتے۔ (۱۰۷)

۱۰۵۔ رقم الحدیث: ۳۹۵۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۶۔ العلق: ۹ تا ۱۳

۱۰۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۷، ۳۰۳۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے کعبے کے پاس محمد (ﷺ) کو نماز پڑھتے دیکھا تو میں ان کی گردن کچل دوں گا، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اس کو کھلم کھلا پکڑ لیں گے۔(۱۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ کیا محمد (ﷺ) تمہارے سامنے سجدہ کرتے ہیں (نماز پڑھتے ہیں) انہوں نے کہا: ہاں، کہنے لگا مجھے لات وعزیٰ کی قسم اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو اس کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا یا اس کا چہرہ خاک آلود کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو حالتِ نماز میں دیکھ کر آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کے ارادے سے آگے بڑھا، اچانک وہ الٹے قدم پیچھے ہٹا اور ہاتھ آگے کر کے کسی چیز سے بچنے کی کوشش کرنے لگا، لوگوں نے اسے کہا تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگا میرے اور اس کے درمیان آگ کی خندق تھی اور (فرشتوں کے) پر تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ میرے قریب آتا فرشتے اس کا جوڑ جوڑ الگ کر دیتے۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں:

اَرَءَ یْتَ الَّذِیْ یَنْھٰیO عَبْدًا اِذَا صَلّٰیO اَرَءَ یْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیٓO اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰیO اَرَءَ یْتَ اِنْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰیO اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰیO کَلَّا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ لا لَنَسْفَعًا م بِالنَّاصِیَۃِO نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍO فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗO سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَO کَلَّا ط لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَ اقْتَرِبْO (۱۰۹)

کیا تو نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے، ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے، بھلا دیکھو تو! اگر وہ ہدایت پر ہوتا، یا پرہیز گاری کا حکم کرتا، بھلا دیکھو تو! اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا، کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے، خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، ایسی پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے، سو یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے، ہم بھی دوزخ کے فرشتے بلاتے

۱۰۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۶، ۳۴۷۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۹۔ العلق: ۹ تا ۱۹۔ رقم الحدیث: ۸۶۱۳، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہیں، خبردار! آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور سجدہ کیجئے قریب ہو جایئے۔

دورانِ نماز گلا گھونٹنے کی کوشش

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے مشرکین مکہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت کارروائی کے متعلق بتائیں، انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کے شانے کو پکڑا، اپنا کپڑا نبی کریم ﷺ کے گلے میں ڈالا اور آپ کا گلا گھونٹنے لگا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں عقبہ کا کندھا پکڑا اسے پیچھے دھکیلا اور فرمایا:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ (۱۱۰)

کیا تم ایک شخص کو صرف اس بناء پر قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے آیا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قریش کی عداوت کا زیادہ سے زیادہ مظاہرہ کب دیکھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن میں گیا قریش کے سردار حطیم میں جمع تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھیڑا اور کہا ہم نے اس شخص کی باتوں پر اتنا صبر کیا کہ ایسا صبر ہم نے کبھی نہیں کیا، اس نے ہمارے عقل مندوں کو بے وقوف بتایا، ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں، ہمارے دین میں عیب نکالے، ہماری جماعت کو منتشر کر دیا اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہا، ہم نے اس کی بڑی باتوں پر صبر کیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور چلتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے، انہوں نے آپ کو دیکھ کر طنز کے طور پر آپ کو کچھ باتیں کہیں، میں نے اس کا اثر آپ کے رخِ انور پر محسوس کیا، پھر آپ چلے گئے جب آپ دوسری مرتبہ ان

۱۱۰۔ رقم الحدیث: ۶۸۶۹، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کے پاس سے گزرے انہوں نے اسی طرح طعنہ زنی کی، میں نے اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک پر محسوس کیا، اور آپ آگے بڑھ گئے، جب آپ تیسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے انہوں نے حسب سابق طعنہ زنی کی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! سنو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں تمہارے پاس ایک پاک صاف چیز لایا ہوں، آپ کے ان الفاظ نے ان لوگوں کو اپنے قابو میں لے لیا یہاں تک کہ ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ گویا اس کے سر پر کوئی پرندہ بیٹھا ہے، ان کے وہ افراد جو قبل ازیں آپ کے بارے میں سخت ترین باتیں کرتے تھے وہ بھی اپنے بہترین الفاظ میں آپ دل جوئی کرنے لگے، اور بولے ابوالقاسم! آپ جایئے بہ خدا آپ نے کبھی نادانی کی باتیں نہیں کیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے، دوسرے دن پھر یہ لوگ حطیم میں جمع ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا، ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: تمہیں یاد ہے کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا اور اس نے تمہیں کیا پیغام دیا تھا، جب انہوں نے تمہاری ناپسندیدہ باتیں کہیں تو تم نے انہیں چھوڑ دیا، وہ انہیں باتوں میں مصروف تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے وہ سب ایک دم آپ پر حملہ آور ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آپ کا گھیراؤ کر لیا کہ تو وہی ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتا ہے، اپنے معبودوں اور دین کے متعلق وہ عیب دہرانے لگے جو آپ بیان فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ہاں میں وہی ہوں جو ایسی باتیں کہا کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا اس نے آپ کی چادر کے ملنے والے دونوں پلّو پکڑ لئے (آپ ﷺ کا گلا دبانے لگا) اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی مدافعت کے لئے اٹھے وہ روتے جاتے اور کہتے جاتے تھے: ''کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے''۔ پھر وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے، یہ وہ بدترین سلوک تھا جو میں نے قریش کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے خلاف دیکھا۔(۱۱۱)

۱۱۱۔ رقم الحدیث: ۶۹۹۶، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

جبریل امین تسلی دینے کو آتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جبریل (علیہ السلام) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، آپ مغموم اور اداس بیٹھے تھے، اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کو زدوکوب کیا تھا، آپ کے جسم اطہر پر خون لگا ہوا تھا، جبریل نے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا آپ (اپنے سچے ہونے کی) نشانی دیکھنا پسند کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں، جبریل نے وادی کے پیچھے ایک درخت کو دیکھ کر کہا اس درخت کو بلائیں، آپ نے درخت کو بلایا وہ چلتا ہوا آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا، جبریل نے کہا: آپ اسے واپس چلے جانے کا حکم فرمائیں، آپ ﷺ نے درخت کو واپس چلے جانے کا حکم فرمایا تو وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کافی ہے''۔(۱۱۲)

قتل کی پہلی سازش

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں قریش کے سردار حطیم میں جمع ہوئے اور باہم لات، عزیٰ، منات، نائلہ اور اساف کے نام پر عہد کیا کہ اگر ہم نے محمد (ﷺ) کو دیکھ لیا تو شخص واحد کی طرح سب اٹھیں گے اور اسے قتل کر کے چھوڑیں گے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس روتی ہوئی آئیں، اور آپ کو بتایا کہ قریش نے آپ کے خلاف عہد و پیمان کیا ہے کہ اگر وہ آپ کو دیکھیں گے تو آپ کو قتل کر دیں گے اور سب مل کر اپنے حصے کا خون بہا ادا کر دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹی مجھے وضو کا پانی دو، آپ نے وضو کیا پھر مسجد حرام میں تشریف لائے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا لو وہ آ گئے ہیں، ان کی آنکھیں جھک گئیں، ٹھوڑیاں سینوں پر لگ گئیں اور اپنی مجلس سے ہل بھی نہ سکے، کسی نے آپ ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا نہ کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا، رسول اللہ ﷺ ان کے قریب آ کر کھڑے ہوئے، مٹھی بھر مٹی لی، فرمایا: چہرے بگڑ گئے اور ان پر مٹی مار دی۔ راوی کہتے ہیں ان میں سے جس جس پر وہ مٹی پڑی وہ غزوۂ بدر کے دن

۱۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۰۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حالتِ کفر میں قتل ہوا۔ (۱۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں قریش کے بعض سردار حطیم میں جمع ہوئے انہوں نے لات، عزیٰ اور منات کے نام پر باہم عہد و پیمان کیا کہ اگر ہم نے محمد (ﷺ) کو دیکھا تو ہم شخص واحد کی طرح کھڑے ہو کر اس کو قتل کر کے چھوڑیں گے۔ راوی کہتے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی گئیں اور اپنے والد ماجد سے کہا: آپ کی قوم کے ان سرداروں نے حطیم میں باہم عہد و پیمان کیا ہے کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں گے تو آپ کو قتل کر دیں گے اور اپنے اپنے حصے کا خون بہا دے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کے لئے پانی دو، آپ نے وضو کیا اور مسجد میں ان لوگوں کے پاس تشریف لائے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو بولے وہ یہ ہیں، ان کی نگاہیں جھک گئیں، وہ اپنی اپنی جگہ سے ہل نہ سکے، آپ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا نہ ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھا، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس جا کر کھڑے ہوئے، مٹھی میں مٹی لی اور ان پر مار دی اور فرمایا: ''چہرے بگڑ گئے''۔ راوی کہتے ہیں ان میں سے جس کو وہ مٹی لگی وہ بدر کے دن حالتِ کفر میں قتل ہوا۔ (۱۱۴)

مکہ مکرمہ میں نماز کا قبلہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا (رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان نماز ادا کرتے تھے) مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے سولہ ماہ بعد قبلہ کعبہ کی سمت بدلا۔ (۱۱۵)

انگلی کے اشارے سے جادو

حضرت خفاء بن ایماء الغفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد

۱۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۷۵۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۴۔ رقم الحدیث: ۳۴۷۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۵۔ رقم الحدیث: ۲۹۸۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

میں شہادت کی انگلی اوپر اٹھاتے، مشرک کہتے کہ محمد (ﷺ) اس انگلی سے جادو کرتے ہیں اور وہ آپ کی تکذیب کرتے، حال آں کہ رسول اللہ ﷺ انگلی اٹھانے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ارادہ فرماتے تھے۔(۱۱۶)

۱۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۳۶، حدیث خفاء بن ایماء رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تبلیغ

کوہِ صفا کی تبلیغ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دن کوہِ صفا پر چڑھے اور کہا: یا صباحاہ، یا صباحاہ (ہائے صبح کی آفت، ہائے صبح کی آفت، عرب میں یہ صدا وہ شخص لگاتا تھا جو صبح کے جُھٹ پُٹے کسی دشمن کو اپنے قبیلے پر حملہ آور ہونے کے لئے آتے ہوئے دیکھتا تھا) قریش جمع ہو گئے، آپ سے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے، انہوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہوں (انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید) ابولہب نے کہا: تیرا ستیاناس ہو کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللھب نازل فرمائی:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ O مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ O سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ O وَّ امْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ O فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ O (۱۱۷)

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی، وہ عنقریب شعلے والی آگ میں داخل ہو گا، اور اس کی بیوی (بھی) جو لکڑیاں اٹھا کر لانے والی ہے (یعنی چغل خور ہے)، اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہو گی۔ (۱۱۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب آیت کریمہ:

وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ O

اور اپنے قرابت داروں کو ڈرایئے۔

۱۱۷۔ اللہب: ۱ تا ۵

۱۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۴۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کوہِ صفا پر چڑھے اور پکارا: ''یا صباحاہ'' لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے جو خود نہ آسکا اس نے اپنی طرف سے کسی اور کو بھیج دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب! اے بنو فہر! اے بنو لویٔ! یہ بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک گھڑ سوار دستہ تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: میں سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہوں، تو ابولہب نے کہا: تیرے لئے پورا دن ہلاکت ہو کیا تو نے ہمیں اسی لئے بلایا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے ''تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ'' نازل فرمائی۔(۱۱۹)

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ پر آیت کریمہ:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ O (۱۲۰)

اور اپنے قرابت داروں کو ڈرایئے۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کی بڑی چٹان پر چڑھ کر آواز دی: اے آل عبد مناف! میں خبردار کرنے والا ہوں، میری اور تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے دشمن کو دیکھا اور وہ اپنے گھر والوں کو خبر دینے کے لئے ''یا صباحاہ'' پکارتا ہوا چلا کہ کہیں دشمن اس کے پہنچنے سے پہلے نہ پہنچ جائے۔(۱۲۱)

جناب ابو طالب کو اسلام کی دعوت

حضرت حبہ العرنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا، میں نے آپ کو اس سے پہلے کبھی اس قدر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر خود بتایا کہ مجھے (اپنے والد) ابو طالب کی بات یاد آ گئی، میں اور رسول اللہ ﷺ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابو طالب آ گئے اور کہا: بھتیجے! آپ دونوں کیا کر رہے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے کہا: تم جو کچھ کر رہے ہو اس میں کوئی حرج نہیں یا جو کچھ کہہ رہے ہو اس میں

۱۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۷۹۸، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۲۰۔ الشعراء: ۲۱۴
۱۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۸۲، حدیث قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اللہ کی قسم میں کبھی (سجدہ کر کے) اپنی سرین اونچی نہیں کروں گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے اس جملے کو یاد کر کے ہنسے تھے۔(۱۲۲)

بنوعبدالمطلب کو تبلیغ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (اپنے دادا) جناب عبد المطلب کی اولاد کو دعوت دی، ان میں خاصے خوش خوراک لوگ موجود تھے، آپ نے ان کے لئے ایک مد (تقریباً آٹھ سو گرام) کھانا تیار کیا، سب نے سیر ہو کر کھایا اور کھانا اسی طرح باقی رہا جیسے کسی نے اسے چھوا ہی نہ ہو، پھر آپ نے مشروب کا پیالہ منگوایا، سب نے سیر ہو کر پیا اور مشروب اسی طرح باقی رہا جیسے پیالے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! میں تمہاری طرف خاص طور پر اور دیگر لوگوں کی طرف عام طور پر مبعوث ہوا ہوں، تم نے ابھی کھانے پینے میں (میرے صدق کی) نشانی دیکھی ہے، تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرے گا کہ وہ (اس معاملے میں) میرا بھائی اور ساتھی بنے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں اٹھا، میں سب سے چھوٹا تھا میں آپ کی طرف بڑھا، آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، آپ نے ان سے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا، ہر مرتبہ میں ہی کھڑا ہوتا رہا اور آپ مجھے بیٹھنے کا فرماتے رہے، یہاں تک کہ تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا (مجھے بیعت فرمالیا)۔(۱۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ O (۱۲۴) نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ)! اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے بنوعبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کسی شئے کا مالک نہیں ہوں، میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔(۱۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو

۱۲۲۔ رقم الحدیث: ۷۷۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۲۴۔ الشعراء: ۲۱۴

۱۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۲۳، ۲۵۰۰۸، مسند السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

عبدالمطلب ! (اسلام قبول کر کے) اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، اے زبیر کی والدہ رسول اللہ کی پھوپھی ! اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) ! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، مجھ سے جو چاہو مانگ لو، اے بنو عبد مناف ! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ (۱۲۶)

قریش کے تمام بطون کو تبلیغ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ: وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ O (۱۲۷) نازل ہوئی، آپ ﷺ قریش کے تمام بطون کا نام لے لے کر بلاتے اور فرماتے: اے بنو فلاں ! اپنی جانوں کو (اسلام قبول کر کے) جہنم کی آگ سے بچاؤ، یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) ! اپنی جان کو آگ سے بچا، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں، سوائے اس کے کہ میں اپنے رشتے کے سبب تمہیں (رحمت وشفقت کی) تری مہیا کروں گا۔ (۱۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب ! اے بنو ہاشم ! اللہ عزوجل سے اپنی جانوں کو (اسلام کے عوض) خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، اے زبیر کی ماں نبی (ﷺ) کی پھوپھی ! اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) ! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔ (۱۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ O (۱۳۰)

۱۲۶۔ رقم الحدیث: ۸۳۸۵، ۹۵۰۱، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۔ الشعراء: ۲۱۴

۱۲۸۔ رقم الحدیث: ۸۱۹۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۔ رقم الحدیث: ۸۹۲۶، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۔ الشعراء: ۲۱۴

Marfat.com

نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنو کعب بن لوی! اے بنو ہاشم! اپنی جانوں کو عذاب سے بچاؤ، اے بنو عبد مناف! اپنی جانوں کو عذاب سے بچاؤ! اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اپنی جان کو عذاب سے بچا، کیوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ میں رشتے کی وجہ سے تمہیں اس کی تری مہیا کروں۔ (۱۳۱)

قریش مکہ کا مطالبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اپنے رب سے دعا مانگیں وہ ہمارے لئے کوہِ صفا کو سونے کا بنا دے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے، آپ نے فرمایا: تم ایسا کرو گے؟ وہ بولے: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی تو جبریل (علیہ السلام) نے آ کر کہا: آپ کا رب آپ پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے کوہِ صفا کو سونے کا بنا دوں لیکن اس کے بعد ان میں سے جو بھی کفر کرے گا اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب جہان والوں میں سے کسی اور کو نہیں دوں گا، اور اگر آپ چاہیں تو ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیں۔ (۱۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کریں وہ ہمارے لئے کوہِ صفا کو سونے کا بنا دے، اگر یہ سونے کا ہو جائے تو ہم آپ کی اتباع کر لیں گے اور جان لیں گے کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے، آپ نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی، جبریل (علیہ السلام) آپ کے پاس آئے اور کہا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر آپ چاہیں میں ان کے لئے کوہِ صفا کو سونا بنا دوں، اس کے بعد ان میں سے اگر کسی نے کفر کیا اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب عالمین میں سے کسی اور کو نہیں دوں گا، اور اگر آپ چاہیں تو ہم ان کے لئے توبہ کے دروازے کھول دیں، نبی کریم

۱۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۳۴۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ﷺ نے کہا: اے پروردگار! انہیں بلکہ تو ان لوگوں کے لئے توبہ کے دروازے کھول دے۔ (۱۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے کوہِ صفا کو سونے کا بنا دیا جائے، اور یہاں کے پہاڑوں کو پیچھے ہٹا دیا جائے، تاکہ وہ کھیتی باڑی کر سکیں، آپ ﷺ سے فرمایا گیا اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں آپ سے مانوس کر دیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم ان کو وہ عطا کر دیں جس کا انہوں نے سوال کیا ہے، پھر اگر انہوں نے کفر کیا تو انہیں بھی گزشتہ لوگوں کی طرح ہلاک کر دیا جائے گا، آپ نے جواب دیا: نہیں بلکہ انہیں مجھ سے مانوس فرما دے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَ مَامنَعَنَآ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ کَذَّبَ بِهَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ○ (۱۳۴)

اور ہم نے معجزے بھیجنا اس لئے موقوف کر دیا کہ پہلے لوگ ان کی تکذیب کر چکے ہیں اور ہم نے ثمود کو اونٹنی دی تھی جو بصیرت کا ذریعہ تھی۔ سو انہوں نے اس کے ساتھ ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے ہی کے لئے بھیجتے ہیں۔

مشرکوں کے سوالات

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اے محمد (ﷺ) آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کا نسب نامہ بتائیں، ان کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوئی:

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ (۱۳۵)

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ کوئی اس سے پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے، اور کوئی اس کا ہم سر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش نے یہود سے کہا:

۱۳۳۔ رقم الحدیث: ۳۲۱۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۴۔ بنی اسرائیل: ۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۔ الاخلاص: ۱ تا ۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۱۴، حدیث ابوالعالیہ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم محمد (ﷺ) سے اس کے متعلق سوال کریں، یہودیوں نے کہا: آپ ان سے روح کے بارے میں سوال کریں، انہوں نے یہ سوال کیا، تو آیت کریمہ:

وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًاO (۱۳۶)

اور وہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

نازل ہوئی۔ (۱۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی پوجا کی گئی اس میں کوئی خیر نہیں، قریش کو علم تھا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں اور وہ محمد (ﷺ) کے متعلق کیا کچھ کہتے ہیں، قریش نے آپ سے سوال کیا: اے محمد! (ﷺ) کیا تم یہ نہیں کہتے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نبی اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندے تھے؟ اگر تم سچے ہو تو عیسائیوں کے معبود (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بھی ویسے ہی ہوں گے (خیر سے محروم اور جہنم کا ایندھن) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُکَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ (۱۳۸)

جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم کے لوگ (اہل مکہ) چلا اُٹھے۔

مشرکینِ قریش کا تقدیر کے بارے میں جھگڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکینِ قریش نبی کریم ﷺ سے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے تو یہ آیات نازل ہوئیں:

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَO اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ

۱۳۶۔ بنی اسرائیل: ۸۵

۱۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۸۔ الزخرف: ۵۷۔ رقم الحدیث: ۲۹۱۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ O (۱۳۹)

جس دن وہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (کہا جائے گا کہ) آگ میں جلنے کا مزہ چکھو، بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے بنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کون سی باتیں سنتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں کعبے کے پردوں میں چھپا ہوا تھا، اتنے میں موٹے پیٹوں اور کم سمجھ والے بنوثقیف سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور اس کے دو قریشی داماد یا ایک قریشی اور اس کے دو ثقفی داماد آئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے، ان میں سے ایک بولا تمہارا کیا خیال ہے اللہ عزوجل وہ سب سنتا ہے جو ہم بولتے ہیں؟ دوسرے نے کہا: میرا خیال ہے وہ ہماری بلند آواز سے کی گئی باتیں سنتا ہے اور ہماری آہستہ باتیں نہیں سنتا، دوسرے نے کہا: وہ سب باتیں سنتا ہے زور سے بولیں یا آہستہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان کی گفتگو رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ O وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ O (۱۴۰)

اور تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی لیکن تم تو یہ سمجھتے رہے کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر ہی نہیں، اور تمہاری اسی بدگمانی نے تمہیں ہلاک کر دیا جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کر رکھی تھی پھر تم خسارے میں پڑ گئے۔

اور بت ریزہ ریزہ ہو گیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اور نبی اکرم ﷺ کعبے میں گئے، رسول

۱۳۹۔ القمر: ۴۸، ۴۹۔ رقم الحدیث: ۹۴۴۳، ۹۸۰۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۔ حٰمٓ السجدہ: ۲۲، ۲۳۔ رقم الحدیث: ۳۸۶۵، ۳۰۳۷، ۴۲۰۴، ۴۲۲۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھو اور آپ میرے کندھے پر چڑھے، میں اٹھنے لگا تو آپ نے میری کم زوری ملاحظہ فرمائی، آپ اتر گئے، پھر رسول اللہ ﷺ میرے لئے بیٹھ گئے، اور فرمایا: میرے کندھے پر چڑھو، میں آپ کے شانوں پر چڑھا تو آپ اٹھے مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو چھولوں، میں بیت اللہ پر چڑھا، وہاں پیتل یا تانبے کا بت تھا، میں اسے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے سے ہلانے لگا جب میں نے اسے اکھیڑ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پھینک دو، میں نے اسے پھینک دیا وہ ایسے ٹوٹ گیا جیسے شیشہ ٹوٹتا ہے، میں نیچے اترا، پھر میں اور رسول اللہ ﷺ بھاگ کر گھروں کی آڑ میں آ گئے تا کہ کوئی شخص ہمیں دیکھ نہ لے۔ (۱۴۱)

ستم رانیاں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سب سے پہلے سات افراد نے اپنے اسلام کا اظہار کیا، رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، عمار، ان کی والدہ سمیّہ، صہیب، بلال اور مقداد (رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا ابوطالب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تحفظ فراہم فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تحفظ فراہم فرمایا، باقی سب کو مشرکوں نے پکڑ لیا ان کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں جلنے کے لئے ڈال دیا، ہم میں سے سب نے وہی کہا جو مشرکوں نے چاہا سوائے بلال کے، انہوں نے راہِ خدا میں اپنی جان کو معمولی سمجھا، قوم کی فرمائش کو بے وقعت جانا، مشرکوں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو لڑکوں کے حوالے کر دیا وہ انہیں مکہ کی وادیوں میں گھسیٹتے پھرتے اور بلال اَحَد اَحَد کہتے رہتے۔ (۱۴۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں تھا ہم بطحاء مکہ میں آئے، حضرت عمار، ان کے والد اور والدہ کو اذیتیں دی جا رہی تھیں، عمار رضی اللہ عنہ کے والد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے ساتھ ہمیشہ یہی سلوک ہوتا رہے گا،

۱۴۱۔ رقم الحدیث: ۶۴۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۲۔ رقم الحدیث: ۳۸۴۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، پھر فرمایا: اے اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما۔ (۱۴۳)

قریشی سرداروں کا طنز

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے بعض سردار رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے، اس وقت آپ کے پاس خباب، صہیب، بلال اور عمار رضی اللہ عنہم موجود تھے، انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ) کیا تم ان ہی سے راضی ہو؟ ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا:

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ O وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَاعَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ O وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ O وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ O قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ O قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَاعِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ O قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَاتَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ O (۱۴۴)

اور آپ اس (قرآن) کے ذریعے ایسے لوگوں کو خبردار کیجئے جن کو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع ہوں گے کہ اللہ کے

۱۴۳۔ رقم الحدیث: ۴۴۱، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ المائدہ: ۵۱، ۵۸۔ رقم الحدیث: ۳۹۷۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا، شاید وہ پرہیز گار بن جائیں، اور ایسے لوگوں کو دور مت کیجئے، جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں، ان کا حساب ذرا بھی آپ کے ذمے نہیں اور نہ آپ کا حساب ان کے ذمے ہے کہ آپ ان کو دور کرنے لگیں تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے، اور ہم نے اسی طرح ایک کو دوسرے کے ذریعے آزمایا تا کہ وہ یہ کہیں کہ کیا ہم میں سے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان فرمایا، کیا اللہ شکر گزاروں کو نہیں جانتا، اور جب آپ کے پاس ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے لوگ آئیں تو ان سے کہئے کہ تم پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے مہربانی کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ تم میں سے جو شخص ناسمجھی میں گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ بخشنے والا، مہربان ہے، اور ہم اسی طرح تفصیل کے ساتھ آیتیں بیان کرتے ہیں، تا کہ مجرموں کا طریقہ ظاہر ہو جائے، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے ان چیزوں کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، اس صورت میں تو میں گم راہ ہو جاؤں گا، اور ہدایت پانے والوں میں نہ رہوں گا، آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے رب کی ایک روشن دلیل پر ہوں، حال آں کہ تم اس کو جھٹلا چکے ہو، جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں، بے شک اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، وہی حق بیان فرماتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے پاس ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں دورِ جاہلیت میں لوگوں کو گم راہی

Marfat.com

میں مبتلا دیکھتا تھا اور میں بتوں کو کچھ نہیں سمجھتا تھا، پھر میں نے ایک شخص سے مکے کے متعلق باتیں سنیں، میں اپنی سواری پر مکے پہنچا، رسول اللہ ﷺ چھپ کر رہتے تھے اور آپ کی قوم آپ پر دلیر تھی، میں نے آپ کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں اللہ کا نبی ہوں، میں نے پوچھا: اللہ کے نبی کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، میں نے کہا: کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ فرمایا: اللہ کو ایک مانا جائے، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا جائے، بت توڑے جائیں اور صلہ رحمی کی جائے۔ میں نے عرض کیا: اس معاملے میں آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آزاد اور غلام، آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ اور بلال رضی اللہ عنہما تھے، میں نے کہا: میں آپ کی اتباع کروں گا، فرمایا: آج تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تم واپس اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، جب میرے غلبے کا سنو تو میرے پاس آ جانا، میں واپس گھر والوں کے ہاں چلا گیا، میں نے اسلام قبول کر لیا تھا، میں چوتھا مسلمان تھا۔ (۱۴۵)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ اور کون مسلمان ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: آزاد اور غلام، یعنی ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ باتیں تعلیم فرمائیں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں ان سے ناواقف ہوں، کیا کوئی ایسی ساعت ہے جو دوسری ساعتوں سے افضل ہو؟ فرمایا: رات کا آخری حصہ افضل ساعت ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میں چوتھا مسلمان ہوں۔ (۱۴۶)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اس کام میں کس نے آپ کی اتباع کی ہے؟ آپ نے فرمایا: آزاد اور غلام نے، میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پاکیزہ کلام

۱۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۷۱، حدیث عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۷۰، ۱۶۵۷۸، ۱۸۹۴۱، حدیث عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اور کھانا کھلانا، میں نے پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر اور فراخ دلی، فیاضی۔ میں نے دریافت کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا: جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں، میں نے سوال کیا: کون سا ایمان افضل ہے، ارشاد فرمایا: بہترین خُلق، میں عرض گزار ہوا کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: طویل قیام، میں نے پوچھا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب کے تمام ناپسندیدہ کاموں کو ترک کر دینا، میں نے عرض کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور اس نے اپنی جان قربان کر دی، میں نے پوچھا: کون سی ساعت افضل ہے؟ فرمایا: آدھی رات کے بعد۔ (۱۴۷)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ اسلام کے دامن میں

خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں مسلمان تھا، ہمارے پاس کھانا نہیں ہوتا تھا ہم درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ (۱۴۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: لڑکے! دودھ ہے؟ میں نے کہا: لیکن میں امین ہوں (مالک کی اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسی بکری ہے جس پر نر نہ کودا ہو؟ میں ایسی ایک بکری لایا، رسول اللہ ﷺ نے تھنوں کو چھوا تو ان میں دودھ اتر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں دودھ دوہا اور نوش فرمایا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی دودھ پیا، پھر آپ نے تھنوں کے فرمایا: سکڑ جاؤ تھن سکڑ گئے، بعد ازاں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یہ پیغام تعلیم فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے تم باخبر

۱۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۴۲، حدیث عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۸۶، ۲۰۰۸۷، حدیث عتبہ بن غزوان عن النبی ﷺ

Marfat.com

تعلیم یافتہ ہو۔(۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھدا ہوا پتھر لائے، رسول اللہ ﷺ نے اس میں بکری کا دودھ نکالا، پھر آپ ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور میں نے دودھ پیا، بعد ازاں میں نے آپ کی خدمت میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے قرآن کی تعلیم دیں، آپ نے فرمایا: تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو اور میں نے آپ ﷺ کی زبانی ستر سورتیں یاد کیں۔(۱۵۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نو جوان لڑکا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا، نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ مشرکوں سے بھاگ کر میرے پاس آئے اور فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لئے دودھ ہے؟ میں نے کہا: میں امانت دار ہوں میں تمہیں دودھ نہیں پلا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایسی بکری ہے جس پر نر نہ چڑھا ہو؟ میں نے کہا ہاں، میں ایسی بکری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا، آپ نے اسے پکڑا اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، تھن میں دودھ اتر آیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھدا ہوا پتھر لائے، آپ نے اس میں دودھ نکالا اور نوش فرمایا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور پھر میں نے پیا، پھر آپ نے تھن سے فرمایا: سکڑ جا، تھن سکڑ گیا، بعد میں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض گزار ہوا، مجھے قرآن سکھایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ستر سورتیں نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے لی ہیں، جن میں کوئی دوسرا میرا شریک نہیں۔(۱۵۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات میں ساتواں (مسلمان) پایا، ہمارا کھانا درختوں کے پتے ہوتے اور ہم میں سے ہر ایک بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتا تھا، اب بنو اسد مجھے اسلام کے احکام

۱۴۹۔ رقم الحدیث: ۳۵۸۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۵۰۔ رقم الحدیث: ۳۵۸۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۵۱۔ رقم الحدیث: ۴۳۹۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سکھاتے ہیں (بنو اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز صحیح نہیں پڑھاتے ہیں) اگر ایسا ہے تو پھر میں ناکام رہا اور اسلام کے لئے میری کوشش ضائع ہوئی۔ (۱۵۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں راہِ خدا میں تیر چلانے والا پہلا عرب ہوں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے اور ہمارا کھانا ببول اور انگور کی بیل کے پتے ہوتے تھے، یہاں تک کہ ہم میں ایک بکری جیسی مینگنیاں کرتا، اب بنو اسد مجھے دین سکھاتے ہیں (اگر مجھے دین کے احکام معلوم نہیں) تب تو میں خسارے میں رہا اور میرا عمل بے کار گیا۔ (۱۵۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت مصعب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں، میرے والد نے بیان کیا (غزوۂ بدر میں) مجھے ایک تلوار ملی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں، آپ نے فرمایا: اسے رکھ دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے جہاں سے لی ہے۔ وہیں رکھ دو، اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (۱۵۴)

وہ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مالِ غنیمت تو اللہ اور رسول کا ہے۔

اور میری ماں نے کہا: کیا اللہ تمہیں صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم نہیں دیتا، اللہ کی قسم! میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تم محمد (ﷺ) کے ساتھ کفر نہیں کرو گے، اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا یہاں تک کہ ماں کے منہ کو لکڑی سے کھول کر پانی ڈالا گیا اور کھانا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

۱۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۱، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۵۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۰، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۵۴۔ الانفال: ۱

Marfat.com

وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ ۚ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ وَہۡنًا عَلٰی وَہۡنٍ وَّ فِصٰلُہٗ فِیۡ عَامَیۡنِ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ ؕ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ O وَاِنۡ جَاہَدٰکَ عَلٰۤی اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَالَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡہُمَا وَصَاحِبۡہُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا ۫ وَّ اتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ O (۱۵۵)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق وصیت کی۔ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے کہ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اور اگر وہ دونوں تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا اور اس کی راہ پر چل جو میری طرف متوجہ ہوا۔ اور تم سب کو لوٹ کر میری ہی طرف آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔

اور نبی کریم ﷺ (حجۃ الوداع کے موقع پر) میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا، میں نے کہا: آدھا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: ایک تہائی، آپ خاموش رہے، اسی سے لوگوں نے ایک تہائی مال میں وصیت کا جواز لے لیا۔

اسی طرح شراب کی حرمت سے پہلے ایک انصاری نے کھانا تیار کیا، لوگوں نے کھایا، پیا اور شراب نوشی کی، پھر لگے باہم فخر و مباہات کرنے، انصار نے کہا: انصار بہتر ہیں، مہاجرین نے کہا: مہاجرین بہتر ہیں، ایک آدمی نے اونٹ کی ہڈی اٹھا کر اسی سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک توڑ دی، تب یہ آیت نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ O اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ

۱۵۵۔ لقمان: ۱۴، ۱۵

Marfat.com

يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ (۱۵۶)

اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے محض گندے اور شیطانی کام ہیں، پس تم ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ، بے شک شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ کیا تم باز آتے ہو؟

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی آزمائش

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکے میں لوہار تھا، عاص بن وائل کا کام کرتا تھا، میرے کچھ درہم اس کے ذمے باقی تھے، میں نے اس سے تقاضا کیا، اس نے کہا میں یہ درہم اس صورت میں دوں گا کہ تم محمد (ﷺ) سے کفر کرو، میں نے کہا بہ خدا میں محمد ﷺ سے کفر نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تم مر کے پھر زندہ کئے جاؤ، عاص بولا: جب میں مرنے کے بعد زندہ ہوں گا تم میرے پاس آنا میرے پاس مال اور اولاد ہوں گے، تب تمہیں رقم ادا کر دوں گا۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کی یہ بات بتائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ○ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ○ وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ○ (۱۵۷)

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیتوں کا منکر ہو گیا اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد مل کر رہے گا، کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا یا اس نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے، ہرگز نہیں جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اسے لکھتے جاتے ہیں اور اس کے

۱۵۶۔ المائدہ: ۹۰، ۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۱، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۵۷۔ مریم: ۷۷ تا ۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۶۳، ۱۰۵۷۰، ۲۰۵۷۱، حدیث خباب الارت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لئے عذاب بڑھاتے جاتے ہیں، اور جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اس کے وارث ہو جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا۔

صحابہ کرام کی درخواست کا جواب

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ کعبے کے سایے میں اپنی چادر کا سہارا لئے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، اللہ تعالیٰ ہمیں نصرت عطا فرمائے، حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں (دین کی خاطر) جن کو پکڑ کر گڑھے میں کھڑا کر کے ان کے سر پر آری رکھ کر انہیں دو ٹکڑے کر دیا گیا، لیکن یہ چیز انہیں اپنے دین سے برگشتہ نہ کر سکی، ان کا گوشت اور پٹھے لوہے کی کنگھیوں کی مدد سے ان کی ہڈیوں سے اتارے گئے گیا لیکن یہ چیز ان کو ان کے دین سے برگشتہ نہ کر سکی، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کام کو ضرور تکمیل تک پہنچائے گا، یہاں تک کہ کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا لیکن تم جلدی کر رہے ہو (بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہو)۔ (۱۵۸)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور آپ کو دیکھ کر مسکرائے، رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا بیٹھو گے نہیں، انہوں نے کہا ہاں، وہ بیٹھ گئے اور آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے لگے، ابھی آپ ان سے باتوں میں مصروف تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اچانک آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا، لمحے بھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا پھر آہستہ آہستہ نگاہیں نیچی کر کے اپنے دائیں جانب زمین کی طرف دیکھنے لگے اور اپنا رخ عثمان سے پھیر کر دائیں جانب کر لیا اور اپنا سر اس طرح ہلانے لگے جیسے کسی سے کچھ سمجھ رہے ہوں، ابن مظعون دیکھتے رہے، جب

۱۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۵۳، ۲۶۶۷۵، حدیث خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ضرورت پوری ہوگئی اور جو کچھ آپ سے کہا جا رہا تھا، آپ نے سمجھ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ کی طرح آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف پہلے کی طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے، عثمان بولے اے محمد (ﷺ) مجھے کئی بار آپ کے پاس آنے اور بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن آج جیسا منظر نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے مجھ سے ایسی کیا بات دیکھی ہے؟ وہ بولے آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی پھر نیچی کر لی اور اپنی دائیں طرف دیکھنے لگے آپ اسی طرف گھوم گئے اور مجھے چھوڑ دیا، پھر آپ اسی طرح سر ہلانے لگے گویا کوئی آپ سے کچھ کہہ رہا ہے اور آپ اسے سمجھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: تم نے یہ جان لیا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا قاصد آ گیا، عثمان نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کا قاصد؟ فرمایا: ہاں، عثمان نے پوچھا: اس نے آپ سے کیا کہا؟ آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآىِٕ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (۱۵۹)

بے شک اللہ تمہیں عدل و احسان کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسی وقت میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑ لیا اور میں محمد (ﷺ) سے محبت کرنے لگا۔ (۱۶۰)

ایامِ حج میں تبلیغ اور ابولہب

حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے قبل از ہجرت مدینے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں لوگوں کے ٹھکانوں پر جا کر تبلیغ کرتے دیکھا، آپ فرماتے تھے: لوگو! اللہ عزوجل تمہیں حکم فرماتا ہے کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو

۱۵۹۔ النحل: ۹۰

۱۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۹۱۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

شریک نہ کرو۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پیچھے پیچھے ایک آدمی کہہ رہا تھا: یہ تمہیں اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے کا کہتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ ابولہب ہے۔(۱۶۱)

حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نوجوان تھا اپنے والد کے ساتھ منیٰ میں آیا ہوا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مختلف قبائل کے ٹھکانوں پر گھومتے ہوئے دیکھا، آپ کے پیچھے پیچھے لمبی زلفوں، حسین چہرے والا بھینگا آدمی لگا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ کسی قبیلے کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے بنوفلاں! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، میں تمہیں کہتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، میری تصدیق کرو تا کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دوں جس کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے، جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے آپ کا پیچھا کرنے والا شخص کہتا: اے بنوفلاں! یہ آدمی چاہتا ہے کہ تم لات وعزیٰ کو چھوڑ دو، اور اس کی بدعت و ضلالت کی پیروی کرتے ہوئے بنو مالک بن اقیس کے قبیلے کے اپنے حلیفوں سے ترک تعلق کرلو، اس کی باتوں پر دھیان دو نہ اس کی پیروی کرو، میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا: یہ اس کا چچا ابولہب ہے۔(۱۶۲)

حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ مجھے منظر مجھے یاد ہے، میں اپنے والد کے ساتھ نوجوانی میں منیٰ میں تھا، رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کے ٹھکانوں میں گھوم رہے تھے، اور آپ کے پیچھے بالوں کے دو جوڑوں والا، حسین چہرے والا بھینگا آدمی تھا، رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے پاس فرماتے: میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ تو آپ کے پیچھے آنے والا کہتا: یہ تمہیں اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑنے کو کہتا ہے، لات وعزیٰ کی عبادت سے دست بردار ہونے کا کہتا ہے اور اپنی لائی ہوئی بدعت اور ضلالت کے بدلے بنو مالک بن اقیس کے حلیفوں سے الگ ہونے کا کہتا ہے۔

۱۶۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹۴، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹۵، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ آپ کا چچا ابولہب عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہے۔(۱۶۳)

عکاظ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں تبلیغ

حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عکاظ کے بازار میں ابولہب کو دیکھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے کہہ رہا تھا: لوگو! یہ گمراہ ہو چکا ہے یہ تمہیں تمہارے معبودوں سے برگشتہ نہ کردے، رسول اللہ ﷺ ابولہب سے دور ہو رہے تھے اور وہ آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا، ہم ابولہب کے پیچھے پیچھے تھے ہم لڑکے تھے، گویا میں دیکھ رہا ہوں وہ گورا چٹا بھینگا آدمی ہے جس کے بالوں کی دو چٹیائیں ہیں۔(۱۶۴)

اشعث بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دورِ امارت میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے عکاظ کے بازار میں نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لوگو! کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، فلاح پاؤ گے، اور ابوجہل آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا وہ کہہ رہا تھا یہ تمہیں تمہارے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے۔(۱۶۵)

حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں اور آپ کے پیچھے ایک بھینگا شخص کہتا پھر رہا ہے: یہ تمہیں تمہارے معبودوں کے دین سے برگشتہ نہ کردے، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ آپ کا چچا ابولہب ہے۔(۱۶۶)

حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے ایک بھینگا شخص کہہ رہا ہے: یہ شخص تمہیں تمہارے دین اور تمہارے باپ داداؤں کے دین سے برگشتہ نہ کرنے پائے، میں لڑکا تھا میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ بھینگا شخص جو آپ کے پیچھے لگا

۱۶۳۔ رقم الحدیث. ۱۵۵۹۷، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹۰، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۶۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۴۰، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۶۶۔ رقم الحدیث. ۱۵۵۹۱، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوا ہے کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کا چچا ابولہب ہے۔(۱۶۷)

حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ان آنکھوں سے ذوالمجاز کے بازار میں رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے دیکھا اور سنا: لوگو! کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں فلاح پاؤ گے، آپ ﷺ بازار کی گلیوں میں یہ اعلان فرما رہے تھے، آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا لیکن آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور آپ برابر فرماتے جا رہے تھے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو فلاح پاؤ گے، البتہ آپ کے پیچھے ایک خوش شکل دو لمبی چٹیاؤں والا بھینگا شخص کہتا پھر رہا تھا یہ بے دین ہے جھوٹا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ محمد (ﷺ) ابن عبداللہ ہیں، جو اپنی نبوت کا اعلان کر رہے ہیں، میں نے پوچھا: ان کو جھٹلانے والا کون ہے؟ کہا ان کا چچا ہے۔

حدیث کے راوی ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس روز آپ تو چھوٹے بچے ہوں گے؟ انہوں نے کہا: نہیں بہ خدا میں اس روز سمجھ دار تھا۔(۱۶۸)

اشعث بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں گھوم پھر کر یہ اعلان کرتے دیکھا: لوگو! لا الہ الا اللہ کہو فلاح پاؤ گے، اور ابوجہل آپ پر مٹی پھینکتا تھا اور کہتا تھا: لوگو! یہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ نہ کرے، یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو چھوڑ دو، تم لات وعزیٰ کو چھوڑ دو، لیکن رسول اللہ ﷺ ابوجہل کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔(۱۶۹)

بنوالدیل کے حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے دورِ جاہلیت میں (اسلام قبول کرنے سے پہلے) ذوالمجاز کے بازار میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ فرما رہے تھے: لوگو! لا الہ الا اللہ کہو، فلاح پاؤ گے، آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا، اور آپ کے پیچھے پیچھے ایک خوش شکل، دو چٹیاؤں والا بھینگا شخص کہتا تھا: یہ بے دین ہے، جھوٹا ہے۔ میں نے آپ کے متعلق پوچھا: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا نسب بیان کیا اور دوسرے شخص

۱۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹۲، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹۳، حدیث ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۶۷، ۲۲۶۸۱، حدیث شیخ من بنی مالک بن کنانہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے بارے میں بتایا وہ آپ کا چچا ابولہب ہے۔(۱۷۰)

ہجرتِ حبشہ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نجاشی کے ملک حبشہ میں ہجرت کر گئے، وہاں ہمیں اچھا پڑوس اور اپنے دین پر عمل کرنے کا پُرامن ماحول ملا، ہم وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، ہمیں تکلیف دی جاتی، نہ ہمیں ناپسندیدہ باتیں سننے کو ملتیں۔ جب قریش کو یہ خبر ملی تو انہوں نے نجاشی کی طرف انتہائی سوجھ بوجھ کے مالک دو آدمی روانہ کرنے اور نجاشی کی طرف مکہ کے نفیس تحفے بھیجنے کا مشورہ کیا، مکہ کے چمڑے حبشہ میں بہت پسند کئے جاتے تھے چناں چہ انہوں نے بہت سے چمڑے جمع کئے اور وہاں کے ہر بڑے پادری کے لئے بھی تحفے کا انتظام کیا، پھر عبداللہ بن ربیعہ بن المغیرہ مخزومی اور عمرو بن العاص بن وائل سہمی کو ان تحائف کے ساتھ حبشہ بھیجا اور انہیں ہدایت کی کہ نجاشی کے دربار میں پیش ہونے اور مسلمانوں کے معاملے میں بات کرنے سے پہلے ہر پادری کو تحفہ دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں تحائف پیش کرنا اور اس سے یہ درخواست کرنا کہ وہ مسلمانوں کا موقف سنے بغیر انہیں تمہارے حوالے کر دے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ دونوں صاحبان مکہ سے روانہ ہو کر نجاشی کے پاس آئے، ہم وہاں بہترین مقام اور ہمسائیگی میں رہ رہے تھے، انہوں نے (حسب ہدایت) نجاشی سے گفتگو کرنے سے پہلے ہر پادری کو تحائف پیش کئے، پھر ان سے کہا کہ ہمارے ملک کے چند بے وقوف نوجوان بادشاہ کے ملک میں بھاگ آئے ہیں، جنہوں نے اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بل کہ ایک نیا دین ایجاد کیا ہے جسے ہم جانتے ہیں نہ آپ لوگ۔ ہمیں ان کی قوم کے معزز لوگوں نے بادشاہ کی خدمت میں بھیجا ہے، تاکہ ان بے وقوفوں کو ان کے حوالے کر دیا جائے۔ ہم جب بادشاہ سے اس معاملے میں بات کریں آپ بادشاہ کو مشورہ دیں کہ وہ ان لوگوں سے گفتگو کئے بغیر انہیں ہمارے حوالے کر دے کیوں کہ ان کی قوم ان پر کڑی نگاہ رکھتی ہے اور

۱۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۲۶، ۱۵۸۲۶، حدیث ربیعہ عباد الدیلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وہ ان کے اس عیب سے خوب واقف ہیں، پادریوں نے ان کی ہم نوائی کی حامی بھر لی۔

(پادریوں کو اپنا ہم نوا بنانے کے بعد) انہوں نے اپنے تحائف نجاشی کو پیش کیے، جنہیں نجاشی نے قبول کر لیا، پھر انہوں نے مسلمانوں کے متعلق گفتگو کی اور کہا: اے بادشاہ! آپ کے ملک میں ہمارے چند ناسمجھ نوجوان بھاگ آئے ہیں جنہوں نے اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے اور آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے، بل کہ ایک نیا دین ایجاد کیا ہے جسے ہم جانتے ہیں نہ آپ، ہمیں ان کے سلسلے میں ان کے والدین، چچاؤں اور قبیلے کے عمائدین نے بھیجا ہے، تا کہ آپ انہیں ان کے پاس واپس بھیج دیں، کیوں کہ وہ لوگ ان پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور ان کے عیب اور عتاب کے اسباب سے بہ خوبی واقف ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کے نزدیک اس سے ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہ تھی کہ نجاشی مسلمانوں سے گفتگو کرے، دربار میں موجود پادریوں نے بھی یہی کہا: بادشاہ سلامت! انہوں نے درست کہا ہے، ان کی قوم ان کو بہتر طور پر جانتی ہے اور اس الزام کی حقیقت سے زیادہ واقف ہے، ان نوجوانوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیں یہ انہیں ان کے ملک اور ان کی قوم میں واپس پہنچا دیں گے۔

یہ سن کر نجاشی ناراض ہو کر بولا نہیں، ایسا نہیں ہوگا، بہ خدا میں ان نوجوانوں کا موقف سنے بغیر انہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا، انہوں نے میرے پڑوس کو اور میرے ملک کو ترجیح دی ہے، انہوں نے یہاں رہنا پسند کیا ہے، میں ان کو بلا کر ان سے دریافت کروں گا، اگر ان دو آدمیوں نے جو کچھ کہا ہے معاملہ اسی طرح ہے تو میں انہیں ان کے سپرد کر دوں گا اور انہیں واپس ان کی قوم کی طرف بھیج دوں گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو میں انہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا اور جب تک وہ یہاں رہیں گے میں ان سے حُسن سلوک کرتا رہوں گا۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرف پیغام بھیج کر ان کو بلوایا، جب نجاشی کا پیغام مسلمانوں کو ملا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ بہ خدا ہم وہی کہیں گے جو ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں تعلیم دی اور

Marfat.com

حکم فرمایا ہے، خواہ اس کا جو بھی نتیجہ نکلے۔

جب مسلمان نجاشی کے پاس پہنچے اس نے اپنے بڑے بڑے پادریوں کو بلا لیا، وہ نجاشی کے اردگرد اپنی کتابیں کھول کر بیٹھ گئے، نجاشی نے مسلمانوں سے سوال کیا: یہ کون سا دین ہے جس کی وجہ سے تم نے اپنی قوم کا دین چھوڑا ہے، میرے دین میں داخل نہیں ہوئے نہ ہی کسی اور ملت کا دین قبول کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب نے گفتگو شروع کی اور کہا:

اے بادشاہ! ہم جہالت میں مبتلا تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، قرابت داروں سے تعلق توڑتے تھے، ہم سایوں سے بدسلوکی کرتے تھے، ہم میں سے طاقت ور کم زور کو کھا رہا تھا، ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا، جس کی عالی نسبی، صداقت، امانت اور پاک دامنی کو ہم جانتے تھے، آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم اللہ کو ایک مانیں، اسی کی عبادت کریں اور اللہ کے سوا جن پتھروں اور بتوں کی ہماری باپ دادا پوجا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں، اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، رشتے داروں سے تعلق جوڑنے، ہم سائیوں سے حسن سلوک کرنے، حرام کاری اور خون ریزی سے باز رہنے کا حکم دیا، اور ہمیں بدکاریوں میں مبتلا ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور آپ نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزوں کا حکم فرمایا (راوی کہتے ہیں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کو اسلام کے احکام گن گن کر بتائے پھر کہا) ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے اور آپ جو پیغام لائے تھے ہم نے اس کی پیروی کی، ہم نے صرف اللہ کی عبادت کی، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور جن چیزوں کو آپ نے حرام قرار دیا ہم نے انہیں حرام مانا، اور جن کو حلال بتایا ان کو ہم نے حلال جانا، اس پر ہماری قوم نے ہم پر زیادتیاں کیں، انہوں نے ہمیں اذیتیں دیں اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لئے طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا کیا، تاکہ ہم اللہ کی عبادت چھوڑ کر پھر

Marfat.com

بتوں کی پوجا کرنے لگیں اور جن گندی چیزوں کو حلال سمجھتے تھے ان کو حلال سمجھیں۔

جب انہوں نے ہم پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے، ہمارا جینا حرام کر دیا اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن گئے تو ہم نے آپ کے ملک کی راہ لی اور دوسروں پر آپ کو ترجیح دیتے ہوئے آپ کی پناہ میں رہنا پسند کیا، اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ آپ کے پاس ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نجاشی نے کہا: وہ پیغمبر اللہ کی طرف سے جو کچھ لائے ہیں تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ حضرت جعفر نے کہا: ہاں، نجاشی نے کہا: مجھے پڑھ کر سناؤ، حضرت رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم (کھیٰعص) کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔ اللہ کی قسم نجاشی یہ آیات سن کر اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوں سے تر ہوگئی اور اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے پادری اس قدر روئے کہ ان کے آنسوؤں سے ان کی کتابیں بھیگ گئیں، پھر نجاشی نے کہا: بہ خدا یہ کلام اور وہ کلام جو موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے دونوں ایک ہی شمع دان سے نکلے ہوئے ہیں، پھر اس نے ان دونوں سے کہا تم جاؤ، میں ان لوگوں کو کبھی بھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب یہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن العاص نے کہا: خدا کی قسم! میں کل ان کے بارے میں ایسی بات کروں گا جو ان کی جڑیں اکھیڑ دے گی، عبداللہ بن ربیعہ نے جو ان میں رحم دل تھا کہا: ایسا نہ کرنا اگرچہ یہ لوگ ہمارے خلاف ہوئے ہیں لیکن پھر بھی ہمارے کنبے قبیلے کے لوگ ہیں، عمرو بن العاص نے کہا بہ خدا! میں بادشاہ کو بتاؤں گا کہ یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بندہ مانتے ہیں، چناں چہ دوسرے دن عمرو نے بادشاہ سے کہا: یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں ایک بڑی بات کہتے ہیں، ان کو بلوا کر پوچھئے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ نجاشی نے مسلمانوں کو بلوا بھیجا، اور ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمیں بڑی فکر لاحق ہوئی، مسلمان اکٹھے ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ جب نجاشی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سوال کیا تو تم

Marfat.com

کیا جواب دو گے؟ طے یہ پایا کہ ہم آپ کے بارے میں وہی کچھ کہیں گے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے اور جو ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہو۔

جب مسلمان نجاشی کے پاس آئے اس نے کہا: تم عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ان کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ لے کر آئے ہیں: آپ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کنواری، پاک دامن مریم کی طرف القا فرمایا تھا۔

یہ سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور ایک تنکا اٹھا کر کہا: جو کچھ تم نے کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کے برابر بھی بڑھ کر نہ تھے۔

یہ سن کر پاس موجود پادریوں نے ہونہہ کہا، نجاشی نے کہا: بہ خدا اگر چہ تم لوگ ہونہہ کرو (حقیقت یہی ہے) پھر مسلمانوں سے کہا: جاؤ تم لوگ میرے ملک میں امن و امان سے رہو، جو تمہیں گالی دے گا اس پر جرمانہ ہوگا، جو تمہیں گالی دے گا تاوان دے گا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم میں سے کسی آدمی کو ستاؤں اور مجھے اس کے بدلے رشوت کے طور پر سونے کا پہاڑ ملے، ان کے تحائف واپس کر دو، مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے میرا ملک واپس کیا تو مجھ سے رشوت نہیں لی کہ میں اس کی راہ میں رشوت لوں، نیز اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں لوگوں کی بات قبول نہیں فرمائی کہ میں اللہ کے بارے میں لوگوں کی بات مانوں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد وہ دونوں اپنے ہدیے تحفے واپس لے کر بے آبرو ہو کر چلے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک اور اس کے پڑوس میں اچھی طرح زندگی گزارتے رہے، اسی دوران نجاشی پر ایک مصیبت نازل ہوئی، حبشہ کی بادشاہی کا ایک اور دعوے دار آ گیا اور جنگ چھڑ گئی، ہمیں اتنا رنج ہوا کہ اس سے پہلے اس کے ہاں ہم نے کبھی اتنا دکھ محسوس نہیں کیا تھا، ہمیں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر نجاشی کی بادشاہت چھن گئی تو ایسا شخص برسر اقتدار آ جائے گا جو نجاشی کی طرح ہمارے حقوق نہیں پہچانتا ہوگا۔

Marfat.com

نجاشی اور اس کے دشمن کے درمیان دریائے نیل کے اس پار میدان جنگ سجا، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا: اس جنگ کے انجام کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خبر لاؤں گا، زبیر سب سے چھوٹے تھے، زبیر کو مشکیزے میں ہوا بھر کر دی گئی وہ اسے سینے سے لگائے تیرتے ہوئے نیل پار کر گئے، میدانِ جنگ کا نظارہ کیا، پھر واپس آ گئے، ہم نجاشی کی فتح مندی کے لئے دعا گو رہے کہ اس کی مملکت برقرار رہے، حبشہ پر اس کی حکمرانی برقرار رہی، ہم اس کے پاس اچھی طرح رہے، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ ابھی تک مکہ ہی میں تھے۔ (۱۷۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی کی طرف بھیجا، ہم اسّی کے قریب آدمی تھے۔ ان میں سے عبداللہ بن مسعود، جعفر، عبداللہ بن عرفطہ، عثمان بن مظعون اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم شامل تھے، ہم نجاشی کے پاس آئے، قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن الولید کو تحائف دے کر بھیجا، انہوں نے وہاں پہنچ کر نجاشی کو سجدہ کیا، پھر اس کے دائیں بائیں نظر ڈال کر کہا: ہمارے چچازادوں کا ایک گروپ آپ کے ملک میں آ گیا ہے، جنہوں نے ہم سے اور ہمارے مذہب سے روگردانی کر لی ہے، نجاشی نے پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ کہا وہ تیرے ملک میں ہیں ان کو بلوائیں، (مسلمانوں کو بلوایا گیا) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے (مسلمانوں سے) کہا: تمہاری طرف سے میں جواب دوں گا، مسلمان حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں (نجاشی کے دربار میں) پہنچے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو سلام کیا سجدہ نہ کیا، درباریوں نے پوچھا: تو نے بادشاہ کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے، کہا: کیوں؟ فرمایا: اللہ عزوجل نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ نہ کریں اور انہوں نے ہمیں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے، عمرو بن عاص نے بادشاہ سے کہا: یہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے بارے میں آپ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا: تم عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) اور ان کی ماں

۱۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۲، حدیث جعفر بن ابی طالب ھو حدیث الھجرۃ ورقم الحدیث: ۲۱۹۹۲، حدیث جعفر ابن ابی طالب ھو حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ مسلمانوں نے کہا: وہی جو اللہ عز وجل نے فرمایا ہے: آپ (علیہ السلام) اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اس کنواری، پاک دامن مریم کی طرف القا فرمایا، جسے کسی بشر نے نہیں چھوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجاشی نے زمین سے تنکا اٹھا کر کہا اے حبشہ والو، دینی رہنماؤ اور پادریو! بہ خدا یہ لوگ اس سے تنکے کے برابر بھی اس میں اضافہ نہیں کرتے جو ہم کہتے ہیں، تمہیں خوش آمدید، اور تم جس کی طرف سے آئے ہو اسے خوش آمدید، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ وہی ہیں جس کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں، یقیناً آپ وہی رسول ہیں جس کی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے، جیسا جی چاہے تم رہو۔ اللہ کی قسم! اگر مجھ پر ملک کی ذمے داری نہ ہوتی میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ کے جوتے اٹھاتا اور انہیں صاف کرتا اور اس نے قریش کے سفیروں کو تحفے واپس کر دیئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حبشہ سے واپسی میں جلدی کی اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو جب نجاشی کی موت کی خبر ملی آپ نے اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ (۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چار تکبیروں کے ساتھ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی۔ (۱۷۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے لئے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان دو شخصوں میں سے اپنے محبوب ترین شخص سے اسلام کو عزت عطا فرما، ابو جہل یا عمر بن الخطاب سے، اللہ تعالیٰ کے ہاں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ محبوب ترین تھے (کہ ان کو اسلام کی دولت عطا ہوئی)۔ (۱۷۴)

۱۷۲۔ رقم الحدیث: ۴۳۸۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۳۔ رقم الحدیث: ۷۱۰۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۔ رقم الحدیث: ۵۶۶۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کی آب یاری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اسلام قبول کرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے آڑے آنے کے لئے نکلا، میں نے آپ کو مسجد (الحرام) میں پایا، میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے سورۃ الحاقہ شروع کی، قرآن مجید کی تلاوت نے میرا دل موہ لیا، میں نے (دل میں) کہا بہ خدا یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں، تب آپ نے یہ آیات پڑھیں:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ O وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ O (۱۷۵)

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں، تم بہت کم یقین کرتے ہو۔

میں نے کہا کاہن ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں:

وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ O وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ O لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ O ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ O فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ O وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ O وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ O وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ O وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ O فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ O (۱۷۶)

اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (لیکن) تم بہت کم سمجھتے ہو۔ یہ تو ربّ العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ اگر یہ (نبی) ہمارے متعلق کوئی بات اپنی طرف سے کہتے۔ تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور ان کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ بے شک یہ متقیوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلاتے ہیں۔ بے شک یہ کافروں کے حق میں حسرت ہے۔ اور بے شک یہ یقیناً حق ہے۔

۱۷۵۔ الحاقہ: ۴۰، ۴۱

۱۷۶۔ الحاقہ: ۴۲ تا ۵۲

Marfat.com

سو آپ اپنے ربّ عظیم کے نام کی تسبیح کرتے رہئے۔

یہ سن کر میرے دل میں اسلام نے گھر کرلیا۔(۱۷۷)

سورۃ النجم کی تلاوت اور قریش کا سجدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا، آپ کے پاس جتنے لوگ موجود تھے، سب نے سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے، اس نے مٹی یا کنکریاں ہاتھ میں لے کر، پیشانی تک اٹھائیں اور کہا مجھے یہی کافی ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے حالتِ کفر میں مقتول دیکھا۔(۱۷۸)

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہیں کیا، میں اس روز مشرک تھا، (بعد میں) مطلب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میں اس سورۃ کا سجدہ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔(۱۷۹)

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں سورۃ النجم پڑھی، آپ نے سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پاس تھے انہوں نے سجدہ کیا، میں نے سجدہ نہ کیا، اس روز مطلب مسلمان نہ تھے، بعد میں وہ جب بھی کسی سے سورۃ النجم کی قرأت سنتے اس کے ساتھ سجدہ کیا کرتے تھے۔(۱۸۰)

معجزہ شق القمر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے، یہاں تک کہ لوگوں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔(۱۸۱)

۱۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۰۸، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۷۸۔ رقم الحدیث: ۳۷۹۵، ۴۱۵۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۳۵، ۲۶۷۰۲، حدیث مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۳۶، ۲۶۷۰۱، حدیث مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۔ رقم الحدیث: ۳۵۷۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند شق ہوا، یہاں تک کہ میں نے چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان پہاڑ کو دیکھ لیا۔ (۱۸۲)

ابو معمر کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ O وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ O (۱۸۳)

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔

کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور دوسرا پہاڑ کے اوپر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ (۱۸۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے چاند شق ہوا یہاں تک کہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گواہ رہو۔ (۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ نے معجزے کا سوال کیا تو مکہ میں دو بار چاند شق ہوا۔ ارشاد فرمایا:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ O وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ O (۱۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ دکھانے کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کا شق ہونا دکھایا۔ (۱۸۷)

۱۸۲۔ رقم الحدیث: ۳۹۱۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۳۔ القمر: ۱، ۲

۱۸۴۔ رقم الحدیث: ۴۲۵۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۔ رقم الحدیث: ۴۳۴۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۶۔ القمر: ۱، ۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۷۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۴۲، ۱۲۸۹۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند شق ہوا۔(۱۸۸)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا، ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر تھا، بعض لوگوں نے کہا: محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے، دوسروں نے کہا: اگر انہوں نے ہم پر جادو کیا ہے تو وہ سب لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتے تھے۔(۱۸۹)

بطحائے مکہ سونے کا کر دینے کی پیش کش

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ربّ عزّ وجلّ نے میرے لئے بطحائے مکہ کو سونے کا بنا دینے کی پیش کش فرمائی، میں نے عرض کیا نہیں یا ربّ، میں ایک دن شکم سیر اور ایک دن بھوکا رہوں، جب بھوکا ہوں تو تجھے یاد کروں اور تیری بارگاہ میں انکساری کروں، اور جب میں شکم سیر ہوں تو تیری حمد اور شکر کروں۔(۱۹۰)

جناب ابوطالب کے پاس قریش کا وفد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش کی ایک جماعت جن میں ابوجہل بھی شامل تھا ان کے پاس آئی اور کہا: ابوطالب! تمہارا بھتیجا ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے، اور ایسا ایسا کرتا ہے، آپ اسے روکیں، ابوطالب نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا، ابوطالب کے قریب ایک آدمی کی جگہ خالی تھی، ابوجہل کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں نبی ﷺ ابوطالب کے قریب نہ بیٹھیں جس سے چچا کے دل میں نرمی پیدا ہو، وہ کود کر وہاں جا بیٹھا، جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ کو دروازے کے پاس بیٹھنے کی جگہ ملی، آپ وہاں بیٹھ گئے تو ابوطالب نے کہا: بھتیجے! تیری قوم

۱۸۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۵۰۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۰۸، حدیث جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
۱۹۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۸۶، حدیث ابی امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تیری شکایت کر رہی ہے کہ تم ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہو اور اس اس طرح کہتے اور کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: چچا! میں ان سے صرف ایک ایسے کلمے کا اقرار چاہتا ہوں جس کے سبب اہل عرب ان کے ماتحت ہو جائیں گے اور اہل عجم ان کو جزیہ ادا کریں گے، قریش کے لوگوں نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ کے باپ کی قسم آپ ایسے دس کلمے بتائیں (ہم ماننے کو تیار ہیں)۔

آپ نے فرمایا: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' یہ سنتے ہی وہ کپڑے جھاڑ کر یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے:

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ O وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ O مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ O ءَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ O (۱۹۱)

کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک معبود بنا دیا۔ یقیناً یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے۔ اور ان کے سردار اٹھے کہ یہاں سے چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بیشک اس بات میں آپ کی کوئی غرض ہے۔ ہم نے تو یہ بات پچھلی ملت میں بھی نہیں سنی۔ یہ تو محض گھڑی ہوئی ہے۔ کیا ہم میں سے ان ہی پر نصیحت نازل کی گئی بلکہ یہ لوگ تو میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں بلکہ انہوں نے میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔ (۱۹۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جناب ابو طالب بیمار ہوئے، قریش ان کی عیادت کو آئے، رسول اللہ ﷺ بھی ان کی طبع پرسی کو تشریف لائے، ابو طالب کے سرہانے ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی، ابو جہل وہاں جا بیٹھا، لوگوں نے ابو طالب سے کہا: آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے، ابو طالب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ

۱۹۱۔ ص: ۵ تا ۸

۱۹۲۔ رقم الحدیث: ۳۴۰۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کی قوم آپ کی کیوں شکایت کر رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے چچا! میں ان سے صرف ایک ایسے کلمے کا مطالبہ کرتا ہوں جس کی بدولت اہل عرب ان کے تابع فرمان ہو جائیں گے اور اہل عجم ان کو جزیہ دیں گے، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا کلمہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا الٰہ الا اللہ'' یہ سن کر وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ: اس نے کئی خداؤں کی جگہ ایک خدا بنا دیا ہے، اور یہ آیات نازل ہوئیں:

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ O بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ O کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ O وَ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ O اَ جَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ص اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ O (۱۹۳)

قسم ہے نصیحت والے قرآن کی۔ بل کہ کفار تو تکبر اور ضد میں ہیں۔ ہم ان سے پہلے بھی بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ سو انہوں نے بہت چیخ و پکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔ کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر، جھوٹا ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک معبود بنا دیا۔ یقیناً یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے۔ (۱۹۴)

تبلیغ میں مشکلات اور مصائب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ عزّ وجلّ کی راہِ میں اتنی تکالیف دی گئیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں، مجھے راہِ خدا میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا، مجھ پر تین دن رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور میرے گھر والوں کے لئے بس اتنا ہی کھانا ہوتا تھا جسے بلال کی بغل چھپا لیتی تھی۔ (۱۹۵)

۱۹۳۔ ص: ۱ تا ۵

۱۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۰۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دوسری روایت ہے کہ مجھ پر ایسے تیس دن رات گزرتے تھے کہ میرے اور بلال کے لئے بس اتنا کھانا ہوتا تھا جسے بلال کی بغل چھپا لیتی تھی۔(۱۹۶)

۱۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۰۳، ۱۳۶۴۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

معاشی مقاطعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) منیٰ میں یوم نحر (قربانی کے دن) کی صبح ارشاد فرمایا، ہم کل خیف بنو کنانہ یعنی المحصب میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو المطلب کے خلاف ایک دوسرے سے یہ حلف لیا تھا کہ وہ ان سے شادی بیاہ کریں گے نہ ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے کر دیں۔ (۱۹۷)

مصائب کا اندازہ

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک روز حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صاحب وہاں سے گزرے اور اس نے کہا: یہ آنکھیں کتنی باسعادت ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا ہے، اللہ کی قسم! ہمیں یہ محبوب ہے کہ آپ نے جو منظر دیکھا ہم بھی دیکھتے اور ہم بھی وہاں حاضر ہوتے جہاں آپ حاضر ہوئے۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس شخص کی یہ باتیں سن کر ناراض ہوئے، مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے تو اچھی بات کہی ہے، پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے اس وقت کی تمنا کیوں کی جسے اللہ تعالیٰ نے تیری نظروں سے غائب رکھا، تمہیں کیا معلوم اگر تم اس وقت میں موجود ہوتے تو تم کن حالات سے دوچار ہوتے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ایسے لوگوں میں تشریف لائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نتھنوں کے بل اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا، انہوں نے آپ کی دعوت کو تسلیم کیا نہ ہی آپ کی تصدیق کی، کیا تم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے وقت میں دنیا میں لایا ہے کہ تم اپنے رب کو پہچانتے ہو، اپنے نبی ﷺ کے پیغام کی تصدیق کرتے ہو، مصائب و آلام سے دوسرے لوگ دوچار رہے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کو سخت ترین حالات میں مبعوث فرمایا، ایسے حالات کسی پیغمبر علیہ السلام پر نہیں گزرے تھے،

۱۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۹۹۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ کی آمد کا دور فترت اور جاہلیت کا دور تھا، لوگوں کی نظر میں بتوں کی عبادت سے افضل کوئی دین نہ تھا، آپ فرقان لے کر آئے جس سے آپ ﷺ نے حق و باطل میں تفریق کر دی، باپ اور بیٹے میں جدائی ہوگئی، یہاں تک کہ آدمی دیکھتا کہ اس کا والد، بیٹا اور بھائی کافر ہے وہ خود اہل ایمان میں سے ہے، وہ جانتا تھا کہ اگر یہ لوگ اسی حالت میں مر گئے تو جہنم کا ایندھن بنیں گے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوں گی کہ اسے اپنے پیاروں کے جہنم رسید ہونے کا علم ہوگا، اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اہل ایمان کہتے ہیں:

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ جَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا○ (۱۹۸)

اور وہ جو دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔(۱۹۹)

درختوں کے پتے کھانا

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں شخص تھا، ہماری خوراک جڑی بوٹیوں کے پتے تھے جس سے ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔(۲۰۰)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں آدمی تھا، ہمارا کھانا درختوں کے پتے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں سوج کر زخمی ہوگئیں، مجھے ایک چادر ملی میں نے اسے اپنے اور سعد کے درمیان تقسیم کر دیا، آدھی چادر کا میں نے تہہ بند بنایا اور آدھے ٹکڑے کا سعد نے تہہ بند بنایا، اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا حکمران ہے۔(۲۰۱)

۱۹۸۔ الفرقان:۷۴

۱۹۹۔ رقم الحدیث:۲۳۲۸۹، حدیث المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

۲۰۰۔ رقم الحدیث:۱۷۱۲۴، حدیث عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۔ رقم الحدیث:۱۷۱۲۵، حدیث عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ابوطالب کی وفات اور تدفین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ کہیں میں آپ کے لئے قیامت کے دن اس کلمے کی شہادت دوں گا، اس نے کہا: اگر قریش مجھے شرمندہ نہ کرتے تو میں اس کلمے سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ج وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ O (۲۰۲)

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: ابو طالب کا انتقال ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جاؤ، اسے (قبر میں) چھپا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: انہوں نے حالتِ شرک وفات پائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے چھپا دو، چناں چہ میں اسے (قبر میں) چھپا کر نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: غسل کر لو۔ (۲۰۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ابوطالب کا انتقال ہوا میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہا آپ کا بوڑھا چچا فوت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا جاؤ اسے چھپا دو اور میرے پاس آنے سے پہلے اس بارے میں کسی سے بات نہ کرنا، میں اسے (قبر میں) چھپا کر آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: جاؤ غسل کرو اور میرے پاس آنے سے پہلے کسی سے کوئی بات نہ کرنا، میں غسل کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لئے ایسی دعائیں کیں جو مجھے سرخ اور سیاہ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ تھیں، اس حدیث کے راوی سدی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ میت کو غسل دینے کے بعد نہایا

۲۰۲۔ القصص: ۵۶، رقم الحدیث: ۹۳۹۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۔ رقم الحدیث: ۷۶۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کرتے تھے۔(۲۰۴)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور حضرت سودہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے عقد

حضرت ابوسلمہ اور یحییٰ بیان کرتے ہیں جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: کس سے؟ خولہ نے عرض کیا اگر چاہیں تو کنواری سے عقد کرلیں، چاہیں تو مرد دیدہ خاتون سے نکاح کرلیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کنواری کون ہیں؟ خولہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے آپ کے محبوب ترین شخصیت کی بیٹی عائشہ بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہا)، آپ نے دریافت فرمایا: مرد دیدہ خاتون کون سی ہے؟ کہا: سودہ بن زمعہ (رضی اللہ عنہا) وہ آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کی اطاعت گزار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ دونوں کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، خولہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آکر کہا: ام رومان! اللہ عزوجل آپ کے گھر میں کس قدر خیر و برکت داخل فرمانے والا ہے، انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ خولہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے عائشہ کے لئے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، ام رومان نے کہا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے آنے کا انتظار کرلو، حضرت ابوبکر آگئے تو خولہ نے کہا: ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ پر کس قدر خیر و برکت داخل فرمانے والا ہے، انہوں پوچھا: کس طرح؟ کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے لئے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو ان کے بھائی کی بیٹی ہے، کیا عائشہ سے آپ کا نکاح ہوسکتا ہے؟ خولہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس گئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات بتائی، آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے جا کر کہو میں تمہارا اور تم میرے اسلام کے اعتبار سے بھائی ہو، تمہاری بیٹی میرے عقد میں آسکتی ہے۔ خولہ نے واپس آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کا ارشاد سنایا، انہوں نے کہا: تم انتظار کرو اور خود باہر چلے گئے، ام رومان

۲۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۷، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا نے بتایا مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لئے عائشہ کا رشتہ مانگا تھا، بہ خدا ابوبکر نے کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی۔ (وہ معطم سے معلوم کرنے گئے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مطعم بن عدی کے ہاں گئے، مطعم کے پاس اس کی بیوی ام الفتیٰ بھی موجود تھی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے بارے میں پوچھا) ام الفتیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن ابی قحافہ! تمہارا خیال ہے کہ اس طرح رشتہ دے کر تم ہمارے بیٹے کو بھی اپنے دین میں داخل کرلو گے (یہ نہیں ہوگا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مطعم بن عدی سے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ وہ بولا: جو کچھ اس نے کیا ہے میں بھی یہی کہتا ہوں (ہمیں یہ رشتہ نہیں چاہئے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آ گئے، وعدہ خلافی کے بارے میں ان کا بوجھ اللہ عزوجل نے دور فرما دیا تھا، انہوں نے خولہ کے پاس آ کر کہا: رسول اللہ ﷺ سے کہو آپ میرے ہاں تشریف لے آئیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ عائشہ کا نکاح کر دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت چھ سال کی تھیں۔

پھر خولہ رضی اللہ عنہا حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور کہا: اللہ عزوجل تمھیں کتنی خیر و برکت سے نوازنا چاہتا ہے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، حضرت سودہ نے کہا: بسر و چشم، تم میرے والد کے پاس جا کر انہیں اس پیغام کے بارے میں بتاؤ، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد بہت بوڑھے ہو گئے تھے، حج کرنے بھی نہیں جا سکے، خولہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس گئیں، دورِ جاہلیت کے مطابق اسے سلام کیا، زمعہ نے پوچھا: کون ہے؟ کہا: خولہ بنت حکیم، پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ کہا: مجھے محمد بن عبداللہ نے سودہ کے لئے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، زمعہ بولا: بہترین برابر کا جوڑ ہے، تمہاری سہیلی (سودہ رضی اللہ عنہا) کیا کہتی ہے؟ خولہ نے کہا: اسے یہ رشتہ پسند ہے، کہا: اسے میرے پاس بلاؤ، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بلائی گئیں، زمعہ نے کہا: بیٹا! خولہ کہتی ہیں کہ اسے محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب نے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، اور وہ بہترین ہم پلہ رشتہ ہے، کیا تجھے یہ پسند

Marfat.com

ہے کہ میں اس سے تیرا نکاح کر دوں، سودہ رضی اللہ عنہا نے رضامندی ظاہر کی تو زمعہ نے رسول اللہ ﷺ کو بلانے کے لئے کہا، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور زمعہ نے آپ سے حضرت سودہ کا نکاح کر دیا۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی عبد بن زمعہ حج سے واپس آیا وہ (اس رشتے کا سن کر) اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عبدابن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تیری زندگی کی قسم! میں نے اس روز بے وقوفی کی، رسول اللہ ﷺ کے سودہ سے نکاح ہو جانے پر اپنے سر پر مٹی ڈال رہا تھا۔ (۲۰۵)

بعد از بعثت حج

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرفہ کے دن میرا اونٹ گم ہو گیا، میں میدان عرفات میں اس کی تلاش میں نکلا، میں نے محمد (ﷺ) کو دیکھا آپ عرفہ کی شام اپنے اونٹ پر سوار لوگوں کے درمیان وقوف فرما رہے تھے، یہ اس دور کی بات ہے جب آپ پر وحی نازل ہو چکی تھی۔ (۲۰۶)

الجزیرہ کے جن

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی لیلۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا ہم میں سے اس رات کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا، واقعہ یوں ہے کہ ہم نے ایک رات آپ کو موجود نہ پایا تو ہم نے کہا کہ آپ کو قید کر لیا گیا ہے؟ اٹھا لیا گیا ہے یا کیا ہوا ہے؟ ہم نے وہ رات بری طرح گزاری، پھر جب صبح ہوئی یا فرمایا سحر کا وقت ہوا، ہم نے آپ کو غار حرا کی طرف سے تشریف لاتے دیکھا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر اپنی رات بھر کی پریشانی بیان کی، تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جنات کا بلانے والا آیا تھا، میں ان کے پاس گیا اور ان کو قرآن سنایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ہمیں وہاں لے کر

۲۰۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۲۴۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۶۔ رقم الحدیث ۱۶۳۳۵، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گئے اور ان کے نشانات اور ان کی آگوں کے نشانات دکھلائے۔ اس حدیث کے ایک راوی ابن ابی زائدہ کہتے ہیں وہ الجزیرہ کے جنات تھے۔ (۲۰۷)

نصیبین کے جن بارگاہِ رسالت میں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے اپنے چند صحابہ سے فرمایا: تم میں سے ایک ایسا شخص میرے ساتھ کھڑا ہو جس کے دل میں ذرہ برابر کینہ نہ ہو، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، میں نے برتن ساتھ لیا، میرا خیال تھا اس میں پانی ہوگا، یہاں تک کہ ہم مکہ کے بالائی علاقہ میں پہنچے، میں نے وہاں سائے جمع دیکھے، رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے خط کھینچ دیا، پھر فرمایا: تم میرے آنے تک یہیں کھڑے رہو، میں وہاں کھڑا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ ان سایوں کی طرف تشریف لے گئے، میں نے دیکھا وہ آپ کی طرف ہجوم کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ رات گئے تک ان سے باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ صبح کے وقت میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابن مسعود! تم برابر کھڑے رہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے آنے تک کھڑے رہنا (سو میں پوری رات کھڑا رہا) پھر آپ نے فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے (چمڑے کا) پانی کا برتن کھولا تو اس میں نبیذ تھی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہ خدا میں نے یہ سمجھ کر یہ برتن لیا تھا کہ اس میں پانی ہے لیکن اس میں تو نبیذ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ کھجور اور پاک کرنے والا پانی ہے، پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا، جب آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے ان (جنات) میں سے دو شخص آئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمیں یہ بات محبوب ہے کہ آپ نماز میں ہماری امامت فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

جب ہم واپس ہوئے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جن تھے یہ اپنے کسی جھگڑے کا مجھ سے فیصلہ کرانے آئے تھے، انہوں

۲۰۷۔ رقم الحدیث: ۴۱۳۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے مجھ سے زاد (توشے) کا سوال کیا تو میں نے توشہ دیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے پاس کوئی چیز تھی جو آپ نے ان کو عطا فرمائی؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں لوٹانے کا توشہ دیا ہے، وہ جس لید کو پائیں گے اسے (دوبارہ) جَو پائیں گے اور جس ہڈی کو پائیں گے اسے گوشت والا پائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کی لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (۲۰۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنات کی آمد والی رات دو جن پیچھے رہ گئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ فجر کی نماز میں شامل ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے پاس پانی نہیں ہے لیکن میرے پاس (چمڑے کے) برتن میں نبیذ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: کھجور پاکیزہ ہے اور پانی خود پاک، پاک کرنے والا ہے۔ (۲۰۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنات کی آمد والی رات رسول اللہ ﷺ نے میرے اردگرد لکیر کھینچ دی، جن اس طرح نظر آ رہے تھے جیسے کھجور کے تنوں کی پر چھائیں ہوتی ہیں، اور آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اور آپ ﷺ نے انہیں اللہ عزّ وجلّ کی کتاب پڑھائی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب جاٹ دیکھے تو فرمایا گویا وہ انہیں جیسے تھے) اور نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: کیا تمہارے پاس نبیذ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ (۲۱۰)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنات کی آمد والی رات میرے پاس تشریف لائے، آپ کے پاس تغیر پذیر ہڈی، اونٹ کی مینگنی اور کوئلہ تھا، آپ نے فرمایا: جب تم بیت الخلاء جاؤ تو ان میں سے کسی چیز سے استنجا نہ کرنا۔ (۲۱۱)

۲۰۸۔ رقم الحدیث: ۴۳۶۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۹۔ رقم الحدیث: ۴۲۸۴، ۳۷۷۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۔ رقم الحدیث: ۴۳۴۰، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۱۔ رقم الحدیث: ۴۳۶۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ساتھ لیا، ہم دونوں چلے یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں جگہ پہنچے، پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے لکیر کھینچی اور فرمایا: تم یہاں میرے پیچھے رہو اور اس سے باہر نہ نکلنا، کیوں کہ اگر تم اس لکیر سے باہر نکلو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اسی لکیر کے اندر رہا اور رسول اللہ ﷺ کنکری پھینکنے کا فاصلہ یا اس سے قدرے دور تشریف لے گئے، وہاں زط (جاٹوں) جیسے دراز قد، دبلے پتلے کچھ لوگ تھے، ان پر کپڑے تھے نہ ان کی شرم گاہیں نظر آتی تھیں، وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجوم کر کے آنے لگے، اور رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن سناتے رہے، وہ میرے قریب آتے اور دائیں بائیں سے نکل جاتے، میں ان سے بہت خوف زدہ ہوا، جب صبح ہونے لگی وہ جانے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس ان کے ہجوم کرنے کی وجہ سے تھکے ہوئے تشریف لائے، اور فرمایا میں تھک چکا ہوں اور آپ نے اپنا سر میری گود میں رکھ دیا۔ (۲۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ابتدا میں) جنات کو قرآن سنایا نہ آپ نے ان کو دیکھا، رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ (تبلیغ دین کے لئے) بازار عکاظ کی طرف تشریف لے گئے، اس دوران شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی، اور ان پر شہاب برسائے گئے، شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس آئے، انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ وہ بولے ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہم پر شہاب برسائے گئے، انہوں نے کہا تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز آ گئی ہے، زمین کے مشرق و مغرب میں گھوم کر دیکھو ایسا کون سا نیا واقعہ ہوا ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے (حصول کے) درمیان حائل ہو گیا ہے، اسی جستجو میں تہامہ کی طرف جانے والے جنات نے رسول اللہ ﷺ کو نخلہ میں دیکھا، آپ عکاظ (۲۱۳) کے بازار کی طرف جا رہے تھے اور اپنے اصحاب کو

۲۱۲۔ رقم الحدیث: ۳۷۷۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۳۔ مقام نخلہ اور طائف کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں عربوں کا ایک بازار یا میلہ، یہ بازار ذی قعدہ کے آغاز سے ۲۰ ذی قعدہ تک جاری رہتا تھا۔

Marfat.com

فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، جب انہوں نے قرآن کی قرأت سنی تو ادھر متوجہ ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس وقت جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر جنات کا یہ قول وحی فرمایا:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا○(۲۱۴)

آپ کہہ دیجئے کہ مجھے وحی کی گئی ہے جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا۔

۲۱۴۔ الجن:۱۔ رقم الحدیث:۲۲۷۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اسرا اور معراج

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے اسریٰ کی شب کے بارے میں فرمایا: میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، میرے پاس آنے والا آیا، اس نے اپنے ساتھی سے کہا، ان تین کے درمیان والے ہیں، پھر وہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک میرا سینہ چاک کر کے میرا دل نکالا، حدیث کے راوی قتادہ کہتے ہیں میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے اس کا مطلب پوچھا، تو اس نے بتایا کہ حلق سے ناف تک، پھر ایمان وحکمت سے بھرا ہوا سونے کا تھال لا کر اس سے میرا دل دھویا، پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا جانور (براق) لایا گیا، وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا، میں اس پر سوار ہوا، جبریل علیہ السلام مجھے لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم آسمانِ دنیا تک پہنچے، جبریل نے دروازہ کھولنے کا کہا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، کہا گیا: تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا گیا محمد (ﷺ)، پوچھا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں، پھر مرحبا کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا، میں وہاں گیا، وہاں آدم علیہ السلام تھے، جبریل نے کہا: یہ آپ کے والد آدم (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کہا، انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا: صالح فرزند اور صالح نبی کو خوش آمدید، پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے، جبریل نے دروازہ کھولنے کو کہا: کہا گیا کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (ﷺ)، کہا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں، کہا گیا: مرحبا بہترین آنے والے کو خوش آمدید، آپ نے فرمایا: پھر دروازہ کھلا، میں نے وہاں دو خالہ زادوں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو پایا، جبریل نے کہا: یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں ان کو سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر چڑھے یہاں تک کہ تیسرے آسمان تک پہنچے، دروازہ کھولنے کو کہا گیا، پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا:

Marfat.com

کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، بہت اچھا آنے والا آیا ہے اور دروازہ کھول دیا گیا، میں وہاں داخل ہوا وہاں یوسف (علیہ السلام) تھے، جبریل نے کہا: یہ یوسف (علیہ السلام) ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کہا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید، پھر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک پہنچے، دروازہ کھلوانا چاہا تو کہا گیا: کون ہے؟ کہا جبریل، کہا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ بتایا محمد (ﷺ)، پوچھا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے، جبریل نے کہا: ہاں، کہا گیا: ان کو خوش آمدید، بہترین آنے والا آیا ہے اور دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں گیا وہاں ادریس (علیہ السلام) تھے، جبریل نے کہا: یہ ادریس (علیہ السلام) ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کہا، انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا، پھر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان تک پہنچے، دروازہ کھولنے کا کہا گیا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل نے کہا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید، بہت اچھا آنے والا آیا ہے، پھر دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا وہاں ہارون (علیہ السلام) موجود تھے، جبریل نے کہا: یہ ہارون (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کہا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید، پھر اوپر چڑھے، چھٹے آسمان تک پہنچے، دروازہ کھلوانا چاہا، کہا گیا: کون ہے؟ کہا جبریل، دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل نے کہا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں، کہا گیا: آپ کو خوش آمدید، کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا، میں نے وہاں موسیٰ علیہ السلام کو پایا، جبریل نے کہا: یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں آگے بڑھا حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے، اُن سے کہا گیا: آپ کس بات پر روئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس بات پر کہ یہ نوجوان

Marfat.com

میرے بعد مبعوث کیا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت ان کے زیادہ امتی جنت میں داخل ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر ہم اوپر چڑھے اور ساتویں آسمان تک پہنچے، دروازہ کھولنے کو کہا، کہا گیا: کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا: تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل نے بتایا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں، مرحبا اور خوش آمدید کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا، وہاں داخل ہو کر میں نے ابراہیم علیہ السلام کو پایا، جبریل نے کہا: یہ ابراہیم (علیہ السلام) ہیں انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ کو ظاہر کیا گیا، اس کے بیر مقام ہجر کے مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، جبریل (علیہ السلام) نے کہا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے، وہاں چار نہریں تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہیں؟ جبریل نے بتایا: باطنی نہریں جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھ پر بیت المعمور کو ظاہر کیا گیا۔

قتادہ کی روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، پھر انہیں دوبارہ آنے کا موقع نہیں ملتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کے برتن لائے گئے، میں نے دودھ لے لیا، جبریل (علیہ السلام) نے کہا: یہی فطرت ہے، آپ اور آپ کی امت اس پر قائم رہیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: پھر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں واپس لوٹا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام سے ہوا، انہوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: روزانہ پچاس نمازیں، انہوں نے کہا: آپ کی امت پچاس نمازیں نہیں ادا کر سکے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ بڑی کوشش کر چکا ہوں

Marfat.com

آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں، آپ نے فرمایا: میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پوچھا: کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا: روزانہ چالیس نمازیں، انہوں نے کہا: آپ کی امت روزانہ چالیس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں آپ سے قبل لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت کوشش کر چکا ہوں آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں واپس گیا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں، میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم ہوا ہے؟ میں نے بتایا: مجھے روزانہ تیس نمازوں کا حکم ہوا ہے، انہوں نے کہا: آپ کی امت روزانہ تیس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت کوشش کر چکا ہوں اپنے رب کے واپس جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں واپس گیا اور دس نمازیں مزید کم کر دی گئیں، میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: اب آپ کو کیا حکم فرمایا گیا ہے؟ میں نے بتایا روزانہ بیس نمازوں کا حکم ہوا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت روزانہ بیس نمازیں نہیں پڑھ پائے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ پوری کوشش کر چکا ہوں، اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں واپس گیا اور روزانہ دس نمازوں کا حکم لے کر لوٹا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا ان کے سوال کرنے پر بتایا کہ روزانہ دس نمازوں کا حکم ملا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ کی امت روزانہ دس نمازیں بھی نہیں ادا کر سکے گی میں آپ کی آمد سے قبل لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنو اسرائیل کے ساتھ پوری پوری کوشش کر چکا ہوں، آپ پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہوں اور اپنی امت کے لئے مزید تخفیف کا سوال کریں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں پھر واپس ہوا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم فرمایا گیا، میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر فرمایا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں

Marfat.com

بھی نہیں پڑھ سکے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنو اسرائیل کے ساتھ بڑی کوشش کر چکا ہوں، واپس اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی امت کے لئے مزید تخفیف کی درخواست کریں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا: میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ آپ مجھے مزید سوال کرنے سے شرم آتی ہے، میں ان پانچ نمازوں پر راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: پھر جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے نے فرمایا: میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرما دی۔ (۲۱۵)

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کعبے کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا: ان تین میں سے ایک، پھر مالک نے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ہمارے سامنے بیت المعمور لایا گیا، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب وہاں سے باہر آتے ہیں پھر واپس نہیں آتے، پھر سدرۃ المنتہیٰ میرے سامنے کیا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب عز وجل کے حضور بار بار جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے شرم محسوس ہوئی، میں نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا اب میں نہیں جاؤں گا، میں پانچ نمازوں پر راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: جب میں موسیٰ علیہ السلام سے آگے بڑھا آواز آئی: میں نے اپنے بندوں پر تخفیف فرمائی اور اپنے فرائض جاری کر دیئے اور ہر نیکی کا دس گنا اجر مقرر فرما دیا۔ (۲۱۶)

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بیت اللہ کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایمان اور حکمت سے لبریز سونے کا تھال لایا گیا، حلقوم سے ناف تک میرا سینہ چاک کیا گیا، انہوں نے میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر اسے ایمان اور حکمت سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا جانور لایا گیا، میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ روانہ

۲۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۳۸۰، حدیث مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۳۸۱، حدیث مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوا، ہم آسمانِ دنیا پر آئے، پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ بتایا گیا محمد (ﷺ) پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید، بہت اچھا آنے والا آیا ہے (پہلے آسمان پر) میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کہا، انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے اور نبی آپ کو خوش آمدید، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے، پوچھا گیا کون ہے؟ بتایا گیا: جبریل، پوچھا گیا: تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: محمد (ﷺ) وہی سوال اور جواب ہوئے، میں (دوسرے آسمان پر) حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا انہیں سلام کہا، انہوں نے کہا: بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید، پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے وہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے، یہاں میں یوسف علیہ السلام کے پاس آیا انہیں سلام کہا، انہوں نے کہا: بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید، پھر اسی طرح میں چوتھے آسمان پر آیا، وہاں میں ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا: بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید، پھر اسی طرح میں پانچویں آسمان پر آیا، وہاں میری ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے بھائی اور نبی کہہ کر مرحبا کہا، پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں وہی سوال جواب ہوئے، (چھٹے آسمان پر) میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کہا انہوں نے فرمایا: بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید، جب میں وہاں سے آگے بڑھا موسیٰ علیہ السلام رو پڑے، ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: اے میرے رب! اس نوجوان کو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اور میری امت سے زیادہ اور افضل ان کی امت کے لوگ جنت میں جائیں گے، پھر اسی طرح ہم ساتویں آسمان پر آئے، میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا، انہوں نے مجھے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے لئے بیت المعمور کو بلند کیا گیا، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا، انہوں نے بتایا: یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ اس سے باہر نکلتے ہیں ان کو دوبارہ یہاں حاضری کا موقع نہیں ملتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر سدرۃ المنتہیٰ کو میرے سامنے لایا گیا اس کے بیر مقام

Marfat.com

ہجر کے مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں دو باطنی اور دو ظاہری، میں نے جبریل سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا: دو باطنی نہریں جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا، میں نے بتایا مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں، انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے بنو اسرائیل کے ساتھ بڑی کوشش کی ہے، آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں ادا کر سکے گی، اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور نمازوں میں تخفیف کا سوال کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب عزوجل کے حضور لوٹ کر گیا اور تخفیف کا سوال کیا، میرے رب نے چالیس نمازیں کر دیں، میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا ان کے دریافت کرنے پر میں نے بتایا اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دی ہیں، انہوں نے پھر پہلے کی طرح گفتگو کی اور میں لوٹ کر پھر اپنے رب عزوجل کے حضور حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے تیس نمازیں کر دیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، آپ کو بتایا، انہوں نے پھر پہلے کی طرح مجھے واپس جا کر تخفیف کا سوال کرنے کا مشورہ دیا، میں لوٹ کر اپنے رب عزوجل کے حضور حاضر ہوا، اللہ تعالیٰ نے میرے بار بار لوٹنے پر نمازیں بیس، پھر دس، پھر پانچ کر دیں، میں نے موسیٰ علیہ السلام کو آ کر بتایا، انہوں نے پھر پہلے کی طرح واپس لوٹ کر نمازوں میں تخفیف کا سوال کرنے کو کہا تو میں نے کہا: اب مجھے واپس جاتے ہوئے اپنے رب عزوجل سے شرم آتی ہے، اس وقت آواز آئی میں نے اپنا فریضہ جاری فرما دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرما دی اور میں ہر نیکی کی جزا دس گنا دوں گا۔ (۲۱۷)

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت پھاڑی گئی، جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرے سینے کو چیرا، اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کا تھال لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل کر اسے بند کر دیا، پھر

۲۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۷۳۷۸، حدیث مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھے، جب آسمانِ دنیا تک پہنچے اسے کھولنے کا کہا، پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں، میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں، دروازہ کھل گیا، جب ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے ایک آدمی کو دیکھا جن کے دائیں اور بائیں کثیر تعداد میں روحیں موجود تھیں، جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب اپنی بائیں جانب نظر کرتے تو رو پڑتے، انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے کو مرحبا ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں یہ کثیر روحیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں، دائیں طرف والے جنتی اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں، جب آپ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر روتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان تک پہنچے، آسمان کے محافظ سے کہا دروازہ کھولو، اس آسمان کے محافظ نے بھی آسمانِ دنیا والے سوال کیے پھر دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پایا، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان کے منازل کی تفصیل نہیں بتائی، البتہ یہ بتایا کہ آپ ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ اور جبریل علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں، آپ نے فرمایا: پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انہوں نے صالح نبی اور صالح بھائی کہہ کر مجھے مرحبا کہا، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا: موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش

Marfat.com

آمدید، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا: آپ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں، آپ نے فرمایا: پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش آمدید، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اس حدیث کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبہ الانصاری رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک مسطح جگہ پہنچا جہاں مجھے قلموں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔

حضرت ابن حزم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں، میں یہ حکم لے کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: آپ کے رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا چیز فرض کی ہے، میں نے کہا: ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی طرف لوٹ کر جائیں کیوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم فرما دیا، میں نے واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا، انہوں نے پھر کہا: اپنے رب کے پاس جایئے، آپ کی امت اتنی نمازیں ادا نہیں کر سکے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: یہ (گنتی میں) پانچ ہیں اور (اجر وثواب میں) پچاس ہیں، میرا قول بدلتا نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر کہا: اپنے رب کے حضور لوٹ کر جائیں، میں نے کہا: مجھے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے شرم آتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، اسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھے، آپ نے فرمایا پھر میں جنت میں داخل ہوا اس میں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔ (۲۱۸)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ حضرت محمد ﷺ کی اسریٰ کی رات کے بارے میں بتاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ رسول

۲۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۸۱، حدیث المشائخ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یا ہم بیت المقدس میں آئے اور وہ اس میں داخل نہیں ہوئے، زر کہتے ہیں میں نے کہا بل کہ اس رات رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس میں نماز پڑھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے میری بات سنی تو فرمایا: گنجے! تمہارا کیا نام ہے، میں تمہاری شکل تو پہچانتا ہوں لیکن تمہارا نام نہیں جانتا، میں نے کہا: میں زر بن حبیش ہوں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسریٰ کی شب بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: مجھے قرآن اس کی خبر دے رہا ہے، انہوں نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے بات کرنے والا کام یاب ہوا، پڑھو، میں نے پڑھا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۲۱۹)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گئی۔

انہوں نے کہا: میں نے تو اس آیت سے رسول اللہ ﷺ کا بیت المقدس میں نماز پڑھنا نہیں پایا، اے گنجے! کیا تو نے اس آیت میں یہ بات پائی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہ خدا رسول اللہ ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی، اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر بھی بیت اللہ کی طرح بیت المقدس میں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا، اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اور جبریل علیہ السلام براق پر سوار رہے یہاں تک کہ ان کے لئے آسمان کا دروازہ کھولا گیا، انہوں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا، پھر دونوں وہاں واپس آئے جہاں سے سفر شروع کیا تھا، زر بن حبیش کہتے ہیں پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس قدر ہنسے کہ میں نے ان کی داڑھیں دیکھ لیں، اور فرمایا: لوگ کہتے ہیں آپ ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے، حال آں کہ براق کو غیب وشہادت کے جاننے والے اللہ نے آپ کے لئے مسخر کر دیا تھا (تو اس کے بھاگ جانے کا کیا مطلب؟) میں نے پوچھا: ابوعبداللہ! براق کیسا جانور تھا؟ انہوں نے فرمایا: وہ طویل سفید جانور تھا، اس کا قدم حد نظر پر پڑتا تھا۔ (۲۲۰)

۲۱۹۔ بنی اسرائیل: ۱

۲۲۰۔ رقم الحدیث: ۲۲۷۷۴، حدیث حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

زر بن حُبیش کہتے ہیں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا وہ سفید دراز جانور تھا، اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا، میں اور جبریل برابر اس پر سوار رہے یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہنچا، پھر ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھولا گیا اور میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے کہا حضور ﷺ نے بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی، زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ہاں آپ نے نماز پڑھی ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گنجے! تیرا کیا نام ہے میں تیری شکل تو پہچانتا ہوں تیرا نام مجھے معلوم نہیں ہے، میں نے کہا: میں زر بن حُبیش ہوں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (۲۲۱)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گئی، جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بے شک.. وہی (اللہ) سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس سے آپ کا وہاں نماز پڑھنا معلوم ہوتا ہے؟ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم بدالحرام کی طرح وہاں بھی نماز پڑھتے۔

زر بن حبیش نے کہا: حضور ﷺ نے اپنے جانور کو اس حلقے سے باندھا جس سے انبیاء علیہم السلام اپنے سواری کے جانور باندھتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ (براق) چلا نہ جائے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۲۲)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسریٰ کی شب رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، انہوں نے جبریل سے پوچھا: تمہارے

۲۲۱۔ بنی اسرائیل: ۱

۲۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۲۱، ۲۲۸۳۲، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ساتھ کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا: یہ محمد (ﷺ) ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے فرمایا: آپ اپنی امت کو حکم فرمائیں جنت میں کثرت سے درخت لگائیں، کیوں کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور اس کی زمین وسیع ہے، حضور ﷺ نے پوچھا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: لا حول و لا قوة الا بالله۔ (۲۲۳)

مشاہدات

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت پھاڑی گئی، جبریل اترے، انہوں نے میرا سینہ چیر کر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر وہ ایمان وحکمت سے لبریز سونے کا تھال لائے، اسے میرے سینے میں انڈیل کر سینہ پہلے کی طرح کر دیا۔ (۲۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسریٰ کی رات نبی کریم ﷺ کے پاس براق لایا گیا، اس پر زین رکھی تھی اور اسے لگام ڈالی گئی تھی، تاکہ آپ ﷺ اس پر سوار ہوں، براق نے مشکل پیدا کی تو جبریل نے اسے کہا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اللہ کی قسم! تجھ پر ایسا کوئی سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ سے زیادہ باعزت ہو۔ براق (یہ سن کر) پسینے پسینے ہو گیا۔ (۲۲۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھتے ہوئے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسریٰ کی رات میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا: وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ (۲۲۶)

۲۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۴۰، حدیث ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۶۳۲، حدیث انس بن مالک عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

۲۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۶۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۰۰، ۱۳۱۸۱، ۲۰۰۷۴، ۲۲۵۵۳، ۲۲۵۸۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جبریل علیہ السلام اپنی اصل شکل میں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ما کذب الفؤاد ما رأی کی تفسیر میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جبریل کو ایسے پروں کے لباس میں دیکھا جس نے زمین وآسمان کے درمیانی حصے کو بھر دیا تھا۔ (۲۲۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیات کریمہ: ''و لقد رآہ نزلة أخریٰ O عند سدرة المنتهیٰ O کی تفسیر میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل کو دیکھا اس کے چھ سو پَر تھے اور ہر پَر سے یاقوت اور موتی جڑے تھے۔ (۲۲۸)

مسجد اقصیٰ میں نماز

جب نبی کریم ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے، نماز پڑھنے کو کھڑے ہو گئے، آپ ادھر اُدھر متوجہ ہوئے تو آپ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا، جب آپ واپس پلٹے آپ کے پاس دو پیالے لائے گئے، ایک دائیں جانب دوسرا بائیں جانب، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شہد تھا، آپ نے دودھ لے کر نوش فرمایا، جس نے پیالہ لیا ہوا تھا اس نے کہا: آپ نے فطرت کے مطابق کیا۔ (۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسریٰ کی شب میں نے بیت المقدس میں وہیں قدم رکھا جہاں انبیائے کرام قدم رکھتے ہیں، میں نے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو دیکھا آپ لوگوں میں عروہ بن مسعود سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھا آپ قبیلۂ شنوٗہ کے افراد سے ملتی جلتی شکل وشباہت رکھتے ہیں، اور میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا وہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی) سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ (۲۳۰)

۲۲۷۔ رقم الحدیث: ۳۷۳۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۸۔ رقم الحدیث: ۴۳۸۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۰۴۴۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کے آخر میں ہے: میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا وہ دحیہ سے قریبی مشابہت رکھتے ہیں۔(۲۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم (حضرت موسیٰ) اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور کشادہ سینے والے تھے، موسیٰ علیہ السلام جسیم تھے، صحابہ نے پوچھا اور ابراہیم علیہ السلام؟ آپ نے فرمایا: مجھے دیکھ لو۔(۲۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسریٰ کی رات میں نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا، آپ دراز قامت، گندم گوں رنگت اور گھنگریالے بالوں والے تھے، گویا وہ شنوٴہ کے مردوں میں سے تھے، اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا وہ درمیانہ قد وقامت کے گورے چٹے، سیدھے بالوں والے تھے۔(۲۳۳)

آپ نے فطرت کو پالیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسریٰ کی رات میرے پاس دودھ اور شراب کے دو پیالے لائے گئے، میں نے ان میں سے دودھ کا پیالہ لیا، جبریل نے کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے آپ کی فطرت کی راہ نمائی فرمائی، اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گم راہ ہو جاتی۔(۲۳۴)

جنت اور دوزخ کے مناظر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسریٰ کی رات اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے ایک طرف سے آواز سنی، آپ نے جبریل سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال مؤذن کی آواز ہے، نبی ﷺ جب لوگوں کے پاس

۲۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۷۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۹۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۹۸، ۲۳۴۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۶۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آئے تو فرمایا: بلال کام یاب ہوئے، میں نے اس کے لئے اس اس طرح دیکھا ہے، پھر فرمایا: میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور کہا نبی امی کو مرحبا، وہ گندم گوں، دراز قامت انسان تھے، ان کے بال کانوں کی لَو تک یا اس سے اوپر تھے، نبی ﷺ نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں وہاں سے گزرے تو آپ کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا، آپ نے جبریل سے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں، آگے گئے تو آپ کی ملاقات ایک بارعب، جلیل القدر بزرگ شخصیت سے ہوئی، انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور سلام کیا، سب انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کو سلام کہا، آپ نے جبریل سے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پھر آپ نے آگ میں دیکھا کچھ لوگ مردار کھا رہے ہیں، آپ نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (غیبت کرتے تھے) آپ نے گھنگریالے بالوں، نیلی آنکھوں والے سرخ رنگ کے بکھرے بالوں والے آدمی کو (جہنم میں) دیکھ کر جبریل سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ (حضرت صالح علیہ السلام کو بہ طور معجزہ دی گئی) اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا شخص ہے۔ (۲۳۵)

حضرت سمرہ بن جندب الفزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کرتا، ایک صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے جگایا اور کہا: چلئے، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا، ہم ایک ایسے شخص پر آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس چٹان لئے کھڑا تھا، وہ اس کے سر پر چٹان گرا کر اس کا سر کچل دیتا، پتھر وہاں سے لڑھکتا وہ آگے بڑھ کر پتھر کو اٹھا لیتا، اس کے واپس آنے تک تک اس آدمی کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا، وہ پھر پہلے کی طرح چٹان گرا کر اس کے سر کو کچل دیتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دو کون

۲۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ہیں؟ آنے والوں نے مجھے کہا: چلیں، چلیں، میں ان کے ساتھ چل پڑا، پھر ہم ایسے آدمی پر آئے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص لوہے کا زنبور لئے کھڑا تھا، وہ لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک طرف سے آکر اس کی باچھیں، حلق اور آنکھیں اس کی گدی تک نوچ لیتا تھا، پھر وہ اس کے دوسری طرف آتا تھا، اور اسی طرح کرتا تھا جس طرح اس نے چہرے کے پہلے حصے کے ساتھ کیا تھا، جونہی وہ فارغ ہوتا تھا، اس آدمی کے چہرے کی پہلی جانب صحیح ہو جاتی تھی، وہ پھر اس کے ساتھ وہی کچھ کرتا تھا جو اس نے پہلے کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ فرشتے بولے: آپ چلیں، چلیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آگے بڑھے اور تنور جیسی ایک جگہ پر آئے جس سے شور اور چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے دیکھا اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، ان کے نیچے سے آگ کے شعلے بھڑکتے، وہ ان شعلوں سے چیخ و پکار کرتے تھے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ آنے والے دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلیں، چلیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آگے چلے تو ہم خون کی طرح سرخ ایک نہر پر آئے، ہم نے دیکھا اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے، پھر ایک صاحب کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کر رکھے ہیں وہ اس کا منہ کھول کر اس میں ایک ایک کر کے پتھر ڈالتا ہے، پہلا آدمی چلا جاتا ہے اور نہر میں تیرنے لگتا ہے، پھر وہ واپس اس کی طرف آتا ہے وہ پھر اسی طرح اس کا منہ کھول کر اس میں پتھر ڈالتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ چلیں، چلیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم آگے چلے اور ایک ایسے بدصورت آدمی کے پاس آئے کہ اس سے بدصورت آدمی تم نے نہیں دیکھا ہوگا، وہ آگ کے پاس تھا جسے وہ مزید بھڑکانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، میں نے ان دو سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ چلیں، چلیں۔

آپ نے فرمایا: پھر ہم چلے اور ایسے سرسبز و شاداب باغ پر پہنچے جس میں ہر طرف بہار کا سماں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باغ میں ایک نہایت دراز قد صاحب کھڑے تھے

Marfat.com

جن کی طویل قامتی کی وجہ سے ان کا سر بہت اونچا تھا، اس صاحب کے پاس بہت سے بچے موجود تھے، میں نے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں اور یہ بچے کیسے ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلئے، چلئے۔ ہم چل دیئے یہاں تک ہم ایک عظیم الشان خیمے کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور خوب صورت خیمہ نہیں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا: اس میں چڑھیں، ہم اس میں چڑھے تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جس کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری چاندی کی تھی، ہم شہر کے دروازے پر آئے، ہم نے دروازہ کھلوایا، دروازہ کھول دیا گیا تو ہم نے اس میں ایسے لوگ دیکھے جن کے جسم کا آدھا حصہ نہایت حسین تھا اور آدھا حصہ نہایت بدصورت تھا، ان دو صاحبوں نے ان لوگوں سے کہا: جاؤ اس نہر میں داخل ہو جاؤ، میں نے دیکھا چھوٹی سی نہر بہہ رہی ہے جس کا پانی نہایت سفید تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ گئے اور نہر میں داخل ہوئے پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ حسین ترین شکل میں تھے، ان دو آنے والوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی رہائش گاہ ہے، میں نے نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے سفید محل نظر آیا، انہوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کا محل ہے، میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے، مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس محل میں داخل ہو جاؤں، انہوں نے کہا آپ نے یہاں تشریف فرما ہونا ہے لیکن ابھی نہیں، میں نے کہا: میں نے آج رات عجیب مناظر دیکھے ہیں یہ سب کیا تھے؟ ان دو آنے والوں نے کہا: ہم آپ کو بتاتے ہیں: وہ شخص جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس نے قرآن مجید پڑھ کر اسے چھوڑ دیا اور فرض نمازوں سے سو جاتا ہے (نمازیں نہیں پڑھتا) جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کی باچھیں، آنکھیں اور حلقوم گدی کی طرف نوچے اور چیرے جا رہے ہیں وہ ایسا جھوٹا شخص ہے جس کا جھوٹ آسمان کے کناروں تک پھیل جاتا ہے، اور آپ نے تنور جیسی جگہ میں جن ننگے مردوں اور عورتوں کو دیکھا ہے وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور جس آدمی کو آپ نے نہر میں تیرتے اور پتھر کھاتے دیکھا وہ سود خور ہے۔

اور جس کریہہ المنظر آدمی کو آپ نے آگ بھڑکاتے ہوئے دیکھا وہ مالک، جہنم کا

Marfat.com

دروغہ ہے آپ نے باغ میں جس دراز قد انسان کو دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ان کے اردگرد وہ بچے ہیں جن کی موت دین فطرت پر ہوئی ہے، کسی مسلمان نے سوال کیا یارسول اللہ! اور مشرکوں کے بچے؟ (وہ کہاں ہوں گے؟) آپ نے فرمایا: اور مشرکوں کے بچے، اور وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ خوب صورت اور دوسرا حصہ بدصورت تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے اور برے دونوں طرح کے اعمال کئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (۲۳۶)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے اسریٰ کی رات ایسے آدمی کو دیکھا جو نہر میں تیر رہا تھا اور پتھر کھا رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ سود کھانے والا ہے۔ (۲۳۷)

جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا کہ میں نے وہاں سونے کا محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک جوان کا، میں سمجھا وہ جوان میں ہوں گا، انہوں نے بتایا: یہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہے۔ (۲۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں سونے کا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا: یہ کس کے لئے ہے؟ کہا: قریش کے ایک جوان کے لئے ہے، میں سمجھا وہ میرے لئے ہے، لیکن وہ عمر بن الخطاب کے لئے تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوحفص! (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) مجھے اس محل میں داخل ہونے سے تمہاری غیرت نے روک دیا، راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کسی پر غیرت کروں لیکن آپ پر غیرت نہیں کرتا۔ (۲۳۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت کی سیر کے

۲۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۹۰، حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

۲۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۹۵، حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

۲۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۴۲۳، ۱۳۳۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۷۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دوران میں نے ایک محل دیکھ کر جبریل سے پوچھا: یہ کس کے لئے ہے؟ مجھے امید تھی یہ میرے لئے ہوگا، جبریل نے کہا: عمر کے لئے، پھر گھڑی بھر سیر کے بعد میں نے پہلے محل سے عمدہ ایک اور محل دیکھ کر جبریل سے دریافت کیا: یہ محل کس کے لئے ہے؟ مجھے اپنے لئے توقع تھی، جبریل نے بتایا: یہ عمر کے لئے ہے، ابو حفص! اس محل میں بڑی آنکھوں والی حوریں تھیں، میں تمہاری غیرت کی وجہ سے اس محل میں داخل نہیں ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں غیرت مند ہوں مگر آپ پر غیرت نہیں کرتا۔ (۲۴۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں محل یا فرمایا گھر ملاحظہ فرمایا اور اس میں آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ محل کس کے لئے ہے؟ مجھے بتایا گیا: عمر کے لئے ہے، میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو ابو حفص! مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے اور بولے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟۔ (۲۴۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں سفید محل دیکھا جس کے پاس ایک لڑکی موجود تھی، میں نے جبریل سے پوچھا: یہ محل کس کے لئے ہے؟ کہا: عمر بن الخطاب کے لئے ہے، میں نے اس کے اندر داخل ہو کر اسے دیکھنے کا ارادہ کیا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟ (۲۴۲)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں اپنے آگے آواز (آہٹ) سنی، میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا:

۲۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۳۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۰۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۸۴، ۱۴۷۶۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

یہ بلال ہے۔(۲۴۳)

حضرت رمیصاء رضی اللہ عنہا کی آواز

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ رمیصاء بنت ملحان (رضی اللہ عنہا) کی آواز ہے۔(۲۴۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں میں نے ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا۔(۲۴۵)

بے عمل خطیب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسریٰ کی شب میرا ایسے لوگوں سے گزر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے دنیا دار خطیب ہیں، یہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں، حال آں کہ وہ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں کیا وہ عقل نہیں رکھتے۔(۲۴۶)

غیبت کرنے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے رب عزّ وجل نے مجھے معراج کرائی میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو بری طرح نوچ رہے تھے، میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے

۲۴۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۸۴، ۱۴۷۶۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۱۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۸۴، ۱۴۷۶۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۲۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۴۵، ۱۳۰۰۸، ۱۳۱۰۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(ان کی غیبت کرتے تھے) اوران کی عزتوں کے درپے رہتے تھے۔(۲۴۷)

فرعون کی بیٹی کا بناؤ سنگھار کرنے والی خاتون

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات میں مجھے سیر کرائی گئی مجھے پاکیزہ خوش بو آئی، میں نے جبریل سے کہا: یہ خوش بو کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ فرعون کی بیٹی اوراس کی اولاد کی کنگھی چوٹی کرنے والی کی خوش بو ہے۔ میں نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ جبریل (علیہ السلام) نے بتایا یہ خاتون ایک دن فرعون کی بیٹی کی کنگھی چوٹی کررہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گرگئی، اس نے کہا: بسم اللہ، فرعون کی بیٹی نے کہا: میرے والد کے نام سے، کہا نہیں، لیکن میرا اور تمہارے والد کا رب اللہ ہے، فرعون کی بیٹی نے کہا: میں اپنے والد کو یہ بات بتادوں؟ کہا: ہاں، اس نے اپنے والد کو یہ بات بتادی، فرعون نے اس سے پوچھا: کیا تمہارا میرے علاوہ ربّ ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میرا اور تیرا رب اللہ ہے، فرعون نے تانبے کی گائے نما دیگ گرم کرنے کا حکم دیا وہ گرم کرلی گئی تو اس نے حکم دیا کہ اس میں اسے اوراس کے بچوں کو ڈالا جائے، اس خاتون نے فرعون سے کہا: میری آپ سے ایک ضرورت ہے، فرعون نے کہا: کیا ضرورت ہے؟ خاتون نے کہا: میں چاہتی ہوں میری اور میرے بچوں کی ہڈیوں کو اکٹھا کرکے ہمیں دفن کردیا جائے، فرعون نے کہا: یہ ہم پر تمہارا حق رہا، جبریل علیہ السلام نے بتایا پھر فرعون نے اس کے بچوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اس کے سامنے ایک ایک کرکے گرم دیگ میں ڈالا جائے، یہاں تک کہ اس کا دودھ پیتا بچہ باقی رہا، گویا اس بچے کی وجہ سے اس کی ہمت جواب دینے لگی تو اس بچے نے کہا: امی! دیگ میں داخل ہوجاؤ، کیوں کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے، چناں چہ وہ خاتون بھی دیگ میں داخل ہوگئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چار بچوں نے کلام کیا ہے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، (عابد) جریج سے منسوب بچہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی (عفت کی) گواہی دینے والا بچہ اور فرعون کی بیٹی کی کنگھی چوٹی کرنے والی

۲۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۹۲۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

خاتون کا بچہ۔(۲۴۸)

نہر کوثر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کی سیر کے دوران میں نے ایسی نہر دیکھی جس کے کنارے کھوکھلے موتی کے تھے، میں نے پوچھا: جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ کوثر ہے جو آپ کے رب عزوجل نے آپ کو عطا فرمایا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (اس میں) ہاتھ ڈالا تو اس کی مٹی تیز مہکتی ہوئی مشک کی تھی۔(۲۴۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی سیر کے دوران مجھے ایک نہر دکھائی گئی جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتی کے خیموں والے تھے، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے، آپ نے فرمایا: فرشتے نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو اس کی مٹی سے تیز مہکتی ہوئی مشک نکالی۔(۲۵۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ''انا اعطینک الکوثر'' (یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی) تلاوت کی اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر عطا ہوا، وہ جاری نہر ہے جس میں کوئی شگاف نہیں، اس کے دونوں کنارے موتی کے خیموں کے ہیں، میں نے اس کی مٹی ہاتھ میں لی تو وہ تیز مہکتی ہوئی مشک کی تھی اور اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں۔(۲۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں داخل ہو کر ایک جاری نہر کو دیکھا جس کے دونوں کنارے موتی کے خیموں والے تھے، میں نے اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اس کی زمین تیز مہک دار مشک کی تھی، میں نے جبریل

۲۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۷۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۴۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۶۶، ۱۳۶۶۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔(۲۵۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کا پانی موتیوں پر رواں ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔(۲۵۳)

سود خور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسریٰ کی رات جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے میں نے اپنے اوپر دیکھا وہاں گرج، بجلی کی چمک اور کڑک دار آوازیں تھیں، پھر میں ایسے لوگوں پر آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سود کھانے والے ہیں، پھر جب میں آسمانِ دنیا کی طرف واپس آیا میں نے اپنے نیچے دیکھا وہاں گرد وغبار، دھواں اور شور کی آوازیں تھیں، میں نے جبریل سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کی آنکھوں کے سامنے رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ آسمانوں اور زمین کی اللہ کی عظیم سلطنت میں غور وفکر نہ کریں، اگر یہ نہ ہو تو بنو آدم (علوی) عجائبات کا نظارہ کریں۔(۲۵۴)

سدرۃ المنتہیٰ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا، اس کے بیر مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے جس چیز نے ڈھانپ لیا تو وہ یاقوت، زمرد یا اس جیسی چیزوں سے بدل گئے۔(۲۵۵)

۲۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۶۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۵۳۔ رقم الحدیث: ۵۳۳۲، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۵۴۔ رقم الحدیث: ۸۴۲۶، ۸۵۳۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۹۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساتویں آسمان میں مَیں نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں جیسے تھے، اس کی جڑ سے دو ظاہری اور دو باطنی دریا نکل رہے تھے، میں نے جبریل سے دریافت کیا، یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا: باطنی دریا جنت کے ہیں اور ظاہری دریا نیل اور فرات ہیں۔ (۲۵۶)

تین عطائیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو سیر کرائی گئی آپ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے، یہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے اوپر لے جائی جانے والی چیزیں وہاں لے لی جاتی ہیں اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں وہاں حاصل کر لی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اذ یغشی السدرۃ ما یغشی سے مراد سونے کے پروانے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو تین چیز عطا فرمائی گئیں، پانچ نمازیں، سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت کے ہر اس فرد کے لئے مغفرت جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ (۲۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تمہارے نبی ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، آپ نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں پانچ کر دیں۔ (۲۵۸)

نمازوں کی رکعات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نماز دو دو رکعت فرض کی گئیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے گھر کی نماز میں اضافہ فرما دیا اور سفر کی نماز اسی طرح (دو رکعت) رہنے دی۔ (۲۵۹)

۲۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۵۷۔ رقم الحدیث: ۳۶۵۶، ۴۰۰۱، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۸۸۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۵۴۳۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پہلے رسول اللہ ﷺ پر مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کی دو رکعات فرض کی گئیں، مغرب کی تین رکعات فرض تھیں، پھر اللہ تعالیٰ نے ظہر، عصر اور عشاء کی گھر میں چار چار رکعات اور سفر میں پہلے کی طرح دو دو رکعات کر دیں۔(۲۶۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مکہ میں دو دو رکعت نماز فرض کی گئی، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ دو دو رکعت کا اضافہ فرما دیا، مغرب کی تین ہی رکعتیں رہیں کہ وہ دن کا وتر ہیں اور نماز فجر کو طویل قرأت کی وجہ سے اسی طرح دو رکعت برقرار رکھا گیا، جب آپ ﷺ سفر کرتے تو پہلی نماز دو دو رکعت ادا کرتے تھے۔(۲۶۱)

نمازوں کے اوقات کی تعیین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل نے بیت اللہ کے پاس میری امامت کی جیسے ہی سورج ڈھلا اس کا سایہ جوتے کے تسمے برابر تھا انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر مجھے عصر کے نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل تھا، پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا، پھر مجھے عشاء کی نماز پڑھائی، جب شفق غائب ہوگئی پھر فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو گیا۔

پھر دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل تھا، پھر مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل (دوگنا) ہو چکا تھا، پھر مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار نے روزہ افطار کر لیا، پھر عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی گزرنے پر پڑھائی، پھر فجر کی نماز خوب سفیدی پھیلنے پر پڑھائی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے محمد (ﷺ) یہ آپ سے پہلے تشریف لانے والے انبیاء کرام (علیہم السلام) کا وقت ہے، نمازوں کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔(۲۶۲)

۲۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۰۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۵۵۱۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۲۔ رقم الحدیث: ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کھڑے ہوں نماز پڑھیں، آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھی، پھر وہ عصر کے وقت آئے اور کہا: کھڑے ہوں نماز پڑھیں، سو آپ نے عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو چکا تھا، یا ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو چکا تھا، پھر مغرب میں آئے اور کہا کھڑے ہوں نماز پڑھیں اس وقت سورج ڈوب چکا تھا، پھر عشاء میں آئے اور کہا: کھڑے ہوں نماز پڑھیں، آپ نے نماز پڑھی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی، پھر فجر میں آئے اور کہا: کھڑے ہوں نماز پڑھیں، آپ نے نماز پڑھی اس وقت صبح ہو چکی تھی یا کہا فجر کی روشنی پھیل چکی تھی۔

پھر اگلے دن ظہر میں آ کر کہا: کھڑے ہوں نماز پڑھیں، آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کا ایک مثل تھا، پھر عصر میں آ کر نماز پڑھنے کو کہا، آپ نے عصر کی نماز پڑھی، جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل تھا، پھر مغرب کی نماز اسی سابقہ وقت پر پڑھنے کو کہا، عشاء کی نماز اس وقت پڑھنے کو کہا جب آدھی یا ایک تہائی رات گزر چکی تھی، آپ نے اس وقت عشاء کی نماز پڑھی، فجر کی نماز کے لئے اس وقت آئے جب خوب روشنی پھیل چکی تھی، آ کر کہا: کھڑے ہوں نماز پڑھیں، آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ (۲۶۳)

قریشِ مکہ کا سوال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مجھے سیر کرائی گئی اور میں نے مکہ میں صبح کی میں اس بات (کے بیان کرنے) سے گھبرایا اور جان لیا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے، آپ غم زدہ تنہا بیٹھ گئے، اتنے میں دشمنِ خدا ابو جہل آ گیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا کوئی نئی بات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پوچھا: کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج رات سیر کرائی گئی، کہا: کہاں تک؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس تک، ابو جہل نے پوچھا: پھر آپ نے ہمارے درمیان صبح کی؟ آپ نے

۲۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۲۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

فرمایا: ہاں، آپ کو علم تھا ابو جہل لوگوں کو آپ کے پاس بلا کر آپ کی بات جھٹلائے گا، چناں چہ وہ کہنے لگا: اگر میں آپ کی قوم کو آپ کے پاس بلا لاؤں تو کیا آپ ان کو وہ بات بتلائیں گے جو آپ نے مجھے بتلائی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ابو جہل نے کہا: اے کعب بن لوئ کا گروہ، اور سب کو اکٹھا کر لیا، وہ لوگ آ کر بیٹھ گئے تو ابو جہل نے کہا: جو بات آپ نے مجھے بتائی ہے وہ اپنی قوم کے ان لوگوں کو بھی بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج رات سیر کرائی گئی، لوگوں نے پوچھا: کہاں تک؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس کی طرف، وہ بولے پھر آپ نے ہمارے درمیان صبح کی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض لوگ آپ کی خبر کو جھوٹا جان کر ہاتھ مارنے لگے اور بعض نے حیرت سے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ لئے، انہوں نے کہا: کیا آپ ہمیں اس مسجد کے بارے میں بتا سکتے ہیں، ان میں سے بعض ایسے اشخاص تھے جنہوں نے اس شہر (بیت المقدس) اور مسجد کو دیکھا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس مسجد کی نشانیاں بتانے لگا، یہاں تک کہ اس کی بعض نشانیاں مجھ پر گڈمڈ ہوئیں تو وہ مسجد میری نظروں کے سامنے لائی گئی، اسے دار عقیل کے پاس رکھ دیا گیا میں اسے دیکھ کر نشانیاں بیان کرنے لگا، حال آں کہ آپ نے نشانیاں یاد نہیں کی تھیں، مسجد دیکھنے والوں نے نشانیاں سن کر کہا: بہ خدا! انہوں نے نشانیاں تو بالکل درست بتائی ہیں۔ (۲۶۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی طرف میری سیر کے بارے میں جب قریش نے مجھے جھٹلایا (اور مجھ سے وہاں کی نشانیوں کا سوال کیا) میں حطیم میں کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر فرما دیا، سو میں اسے دیکھ کر ان کو اس کی نشانیاں بتاتا رہا۔ (۲۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی، پھر آپ اسی رات کو واپس تشریف لائے، آپ نے لوگوں کو اپنے سفر کے بارے میں بتایا، بیت المقدس کی علامات اور ان کے قافلے کا تذکرہ فرمایا تو انہوں نے کہا: ہم محمد (ﷺ) کی تصدیق نہیں کریں گے، انہوں نے ارتداد اور کفر کو اختیار کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی

۲۶۴۔ رقم الحدیث: ۲۸۱۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۲۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۱۶، ۱۴۶۱۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

گردنیں بھی ابوجہل کے ساتھ کٹوا دیں۔

ابوجہل نے کہا: محمد (ﷺ) ہمیں (اہل جہنم کے خوراک) زقوم سے ڈراتے ہیں تم لوگ کھجور اور مکھن لاؤ اور خوب ملا کر کھاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں نہیں بیداری میں دجال کو دیکھا، اور حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہم کو دیکھا، نبی کریم ﷺ سے دجال کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ گھٹیا نسل کا گرانڈیل شخص تھا، اس کی ایک آنکھ موجود تھی گویا وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے اس کے بال درخت کی شاخوں کی طرح تھے۔

میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ سفید رنگ، گھنگھریالے بالوں والے، تیز نظر، بڑے پیٹ والے جوان تھے، میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے کثیر کالے بالوں والے تھے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، وہ شکل وشمائل میں مجھ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا تو میں نے انہیں سلام کیا۔(۲۶۶)

رویت باری تعالیٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کا دیدار کیا۔(۲۶۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نظریہ

عامر بیان کرتے ہیں کہ مشہور تابعی مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المؤمنین! کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سبحان اللہ! تمہاری اس بات سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، ان تین باتوں کے متعلق جو تمہیں بتائے اس نے غلط بیانی کی، جو تمہیں یہ بتائے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ بولا، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت کیں:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَار (۲۶۸)

۲۶۶۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۸۔ الانعام: ۱۰۴

Marfat.com

کوئی آنکھ اُس کو نہیں دیکھ سکتی اور وہ سب آنکھوں کو دیکھتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (۲۶۹)

کسی انسان کی یہ (شان) نہیں کہ اللہ اُس سے بات کرے مگر بہ ذریعہ الہام یا پردے کے پیچھے سے

اور جو شخص تمہیں یہ خبر دے کہ کل کیا ہوگا اس نے جھوٹ بولا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (۲۷۰)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

اور جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ محمد ﷺ نے وحی میں سے چھپا لیا، اس نے جھوٹ بولا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ (۲۷۱)

اے رسول (ﷺ) جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا وہ (لوگوں کو) پہنچا دیجئے۔

لیکن حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔ (۲۷۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں، میرا بھائی انیس اور میری ماں ہم اپنی قوم غفار سے نکلے، وہ لوگ ماہ حرام کو حلال جانتے تھے، ہم اپنے ماموں کے پاس پہنچے وہ دولت مند اور حیثیت والے انسان تھے، ماموں نے ہمیں عزت دی اور ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا، ان کی قوم کے لوگوں نے ہم سے حسد کیا اور ماموں سے کہا: جب تم اپنے گھر والوں سے باہر جاتے ہو تو انیس وہاں پہنچ جاتا ہے، ماموں نے ہمیں آکر یہ بات بتائی تو میں نے کہا: آپ نے اپنی سابقہ نیکی اور بھلائی ضائع کر دی، اتنا کچھ جاننے کے بعد ہم آپ

۲۶۹۔ الشوریٰ: ۵۱

۲۷۰۔ لقمان: ۳۴

۲۷۱۔ المائدہ: ۶۷

۲۷۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۰۷، حدیث السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کے پاس نہیں رہ سکتے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے اونٹ کے پاس گئے، سامان لادا، ہمارے ماموں کپڑا ڈال کر رونے لگ گئے، ہم لوگ مکہ کے سامنے اترے، اسی دوران انیس نے ایک شخص سے اپنے اونٹ کی بڑائی جتلائی اس نے اپنے اونٹ پر فخر کیا، دونوں فیصلے کے لئے کاہن کے پاس گئے، کاہن نے انیس کے اظہار فخر کو پسند کیا، اس طرح انیس ہمارا اونٹ اور ایک دوسرا اونٹ لے آئے۔

حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال قبل نماز شروع کر دی تھی، میں نے پوچھا: کس کے لئے، کہا: اللہ کے لئے، میں نے کہا: آپ کس طرف متوجہ ہوتے تھے؟ وہ بولے جس طرف اللہ عزوجل مجھے متوجہ فرما دیتا تھا، میں عشاء کی نماز پڑھتا یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آجاتا، میں دن چڑھے تک اوجھل رہتا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انیس نے کہا مجھے مکہ میں کچھ کام ہے میرے آنے تک آپ یہیں رہیں، انیس گئے اور کافی تاخیر کے بعد میرے پاس آئے، میں نے تاخیر سے آنے کا سبب پوچھا، وہ کہنے لگا میری مکہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی ہے جو تمہارے دین پر ہے، وہ کہتا ہے اسے عزوجل نے بھیجا ہے، میں نے انیس سے پوچھا: لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انیس نے کہا: لوگ اسے شاعر، جادوگر اور کاہن کہتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انیس خود بھی شاعر تھا، اس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے، لیکن ان کا کلام کاہنوں جیسا نہیں، میں نے اس کے کلام کا موازنہ شاعروں کے کلام سے کیا ہے لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے موزوں شعر نہیں آسکتے، اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انیس سے کہا: کیا تم یہاں رہو گے تاکہ میں اسے جا کر دیکھوں، اس نے کہا: ہاں لیکن اہل مکہ سے بچ کر رہنا، انہوں نے ان کے گلے میں پھندا ڈالا ہے، اور وہ ان سے بدکلامی سے پیش آتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں پہنچا، میں نے ایک ناتواں شخص کو منتخب کر کے اس سے

Marfat.com

پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: صابی آ گیا ہے، یہ سنتے ہی وادی مکہ والے ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر پل پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو لال بت کی طرح (خون میں لت پت) پایا، میں زمزم کے پاس آیا پانی پیا اور اپنے جسم سے خون دھویا، پھر میں کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان چھپ گیا، بھتیجے! میں وہاں تیس راتیں ٹھہرا رہا، میرا کھانا صرف آبِ زمزم تھا، آبِ زمزم پی کر میں موٹا ہو گیا، میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں، مجھے فاقے کی لاغری اور کم زوری محسوس نہیں ہوئی۔

ایک مرتبہ چاندنی رات میں جب کہ اہل مکہ سو رہے تھے اور دو عورتوں کے علاوہ کوئی اور طواف نہیں کر رہا تھا، وہ میرے پاس سے اساف اور نائل نامی بتوں کو پکارتے ہوئے گزریں، میں نے ان سے کہا: ایک کا دوسرے سے نکاح کر دو، وہ پھر بھی باز نہ آئیں بتوں کو پکارتی رہیں، دوبارہ جب وہ میرے پاس آئیں تو میں نے کہا: بت لکڑی کی طرح (بے جان) ہیں، میں ایسا نہیں ہوں، وہ دونوں عورتیں چلاتی ہوئی چلی گئیں وہ کہہ رہی تھیں کاش اس وقت ہمارا کوئی آدمی ہوتا، راستے میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے، انہوں نے عورتوں سے پوچھا: کیا بات ہے؟ عورتوں نے بتایا: ایک صابی کعبے کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے، انہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ عورتوں نے کہا وہ فحش بات کہتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی تشریف لائے، حجر اسود کو بوسہ دیا، طواف کیا اور نماز پڑھی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا (جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے) میں آپ کے پاس آیا، میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو اہل اسلام کا سلام کیا (السلام علیکم کہا) آپ نے فرمایا: ''علیک ورحمۃ اللہ'' تم کون ہو؟ میں نے کہا: قبیلہ غفار کا ایک شخص ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر پیشانی پر رکھا، میں نے اپنے دل میں سوچا میرا غفاری ہونا آپ کو ناگوار گزرا ہے، میں نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو آپ کے ساتھی نے مجھے پیچھے ہٹا دیا، وہ آپ ﷺ کے دل کا حال مجھ سے زیادہ جانتے تھے، آپ نے مجھ سے پوچھا: یہاں کب سے

Marfat.com

ہو؟ میں نے عرض کیا: تیس دن سے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟ میں نے کہا: میرا کھانا صرف آبِ زمزم تھا، میں اسی سے موٹا ہو گیا، اسی سے میرے پیٹ کی سلوٹیں دور ہو گئیں اور میں نے کسی قسم کی لاغری اور فاقہ کشی کی کم زوری محسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی برکت والا ہے اور کھانے کی طرح سیر کر دیتا ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آج مجھے اسے کھانا کھلانے کی اجازت دیجئے، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی، پھر نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا، وہ ہمارے لئے طائف کی کشمش نکال نکال کر دینے لگے، یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، میں کچھ دیر وہاں ٹھہرا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کھجور والی ایک زمین دکھائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں وہ یثرب ہے، کیا تم اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچاؤ گے، شاید اللہ عزوجل تمہاری ذات سے انہیں نفع دے اور تمہیں اس کا اجر دے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے روانہ ہو کر اپنے بھائی انیس کے پاس آیا، انیس نے پوچھا: تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی ہے، انیس نے کہا: مجھے بھی آپ کے دین سے نفرت نہیں میں نے بھی اسلام قبول کیا اور آپ کی تصدیق کی، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے، انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا، پھر ہم نے اپنا سامان لادا اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے، ان میں سے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے قبل اسلام قبول کر لیا، ان کے سردار خفاف بن ایماء بن رخصہ الغفاری رضی اللہ عنہ ان کی امامت کرتے تھے، باقی لوگوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائیں گے ہم بھی مسلمان ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو باقی لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: قبیلۂ اسلم کے لوگوں نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! ہم بھی اپنے بھائیوں کی طرح اسلام قبول کرتے ہیں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ غفار کی مغفرت فرمائے اور اسلم کو سلامتی عطا فرمائے۔ (۲۷۳)

۲۷۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۰۱۵، حدیث ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ مکہ میں آئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لڑکے آپ کے پیچھے لگے تھے، ضماد نے کہا: اے محمد (ﷺ) میں جنون کا علاج کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

بے شک ہر حمد اللہ کے لئے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے سوالی ہیں، اور ہم نفسوں کے شرور سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گم راہ نہیں کرنے والا نہیں اور جسے وہ گم راہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

ضماد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمات پھر دہرایئے (یہ کلمات دوبارہ سننے کے بعد) ضماد نے کہا: میں نے شعر سنے ہیں، کاہنوں اور جادوگروں کی باتیں سنی ہیں لیکن ان جیسے کلمات کبھی نہیں سنے یہ تو سمندر کی تہہ تک پہنچے ہوئے کلمات ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ضماد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ اقرار تمہاری اور تمہاری قوم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، یہ میری اور میری قوم کی طرف سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بعد ازاں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کا ایک سریہ وہاں سے گزرا، بعض حضرات کو وہاں سے برتن وغیرہ ملے، دوسرے حضرات نے ان سے کہا: یہ ضماد کی قوم کے لوگ ہیں ان کی چیزیں واپس کر دو، صحابہ کرام نے وہ چیزیں

Marfat.com

ان کو واپس کر دیں۔ (۲۷۴)

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے (اسلام قبول کیا) اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو کسی مضبوط قلعے اور محافظین کی ضرورت ہے؟ دورِ جاہلیت میں قبیلۂ دوس کا قلعہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا، یہ سعادت اللہ عزوجل نے انصار کے لئے ذخیرہ فرما دی تھی۔

نبی کریم ﷺ کی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے بعد طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے ایک ہم قبیلہ شخص کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے، مدینہ طیبہ کی آب و ہوا سے ان کا ساتھی بیمار ہو گیا اور گھبرا کر تیر کے پیکان سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ لئے، زیادہ خون نکل جانے سے ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا لیکن اس نے اپنا ہاتھ چھپایا ہوا تھا، پوچھا تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ اس نے کہا: میرے رب نے اپنے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی وجہ سے میری مغفرت فرما دی، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو نے اپنا ہاتھ کیوں چھپا رکھا ہے؟ کہا: میرے رب نے فرمایا: جسے تو نے خود خراب کیا ہے میں اسے ہرگز درست نہیں کروں گا، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا خواب سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی مغفرت فرما۔ (۲۷۵)

قبائل عرب کے ٹھکانوں میں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کے ایام میں نبی کریم ﷺ لوگوں کے ٹھکانوں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے، کیوں کہ قریش نے مجھے اپنے رب عزوجل کا کلام پہنچانے سے روک دیا

۲۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۷۴۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۶۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ہے، اسی دوران ہمدان کا ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے پوچھا: تمہارا کس سے تعلق ہے، کہا ہمدان سے، آپ نے فرمایا: کیا تیری قوم مجھے تحفظ دے گی، وہ بولا: ہاں، پھر وہ شخص یہ سوچ کر ڈر گیا کہ کہیں اس کی قوم اسے حقیر نہ سمجھے، اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں اپنی قوم سے بات کروں گا اور آئندہ سال آپ کے پاس آؤں گا، آپ نے فرمایا: بہتر ہے، وہ چلا گیا اور رجب میں انصار کا وفد آ گیا۔(۲۷۶)

مکہ مکرمہ میں انصار کی آمد

حضرت محمود بن لبید اشہلی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوالجلیس انس بن رافع مکہ مکرمہ گئے ان کے ہم راہ جانے والے بنو اشہل کے نوجوانوں میں ایاس بن معاذ بھی شامل تھے، یہ لوگ اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے معاہدہ کرنا چاہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آمد کی خبر سنی تو آپ ان کے پاس آئے، بیٹھے اور ارشاد فرمایا: تم جس بات کے لئے آئے ہو کیا تمہیں اس سے بہتر کسی چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے اپنے بندوں کی جانب بھیجا ہے، میں ان کو اس بات کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور مجھ پر کتاب بھی اتاری گئی ہے، پھر آپ نے ان سے اسلام کا ذکر فرمایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا، ایاس بن معاذ نے جو ان میں کم سن تھے کہا: اے قوم! اللہ کی قسم یہ اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو، اس پر ابوالجلیس انس بن رافع نے بطحاء کی مٹھی بھر مٹی ایاس بن معاذ کے منہ پر دے ماری، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ مدینے کی طرف لوٹ گئے، پھر اوس اور خزرج میں جنگ بعاث ہوئی۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے تھوڑے عرصے بعد ایاس بن معاذ کا انتقال ہو گیا، مجھے میری قوم کے اس شخص نے خبر دی جو ایاس کی موت کے وقت موجود تھا کہ لوگ اس سے برابر لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ سنتے رہے، حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا، ان کو اس بات میں کوئی شبہ نہ تھا کہ ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کا

۲۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۷۷۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

انتقال اسلام پر ہوا، جس مجلس میں ایاس نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سنے تھے اسی میں ایاس میں اسلام کے بارے میں شعور پیدا ہو گیا تھا۔ (۲۷۷)

پہلی بیعت عقبہ

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ان لوگوں میں شامل تھا جو عقبہ کی پہلی بیعت میں شریک ہوئے، ہم بارہ آدمی تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عورتوں کی بیعت کے طریقے پر بیعت لی، یہ واقعہ جنگ کے فرض ہونے سے پہلے کا ہے، اس پر کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، بدکاری نہیں کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے اور اپنے ہاتھوں، پیروں سے کوئی بہتان گھڑ کر نہیں لائیں گے اور کسی معروف امر میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے، (آپ نے فرمایا) اگر تم نے یہ وعدہ وفا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے، اور اگر تم نے ان باتوں میں کوئی کوتاہی کی تو تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ چاہے تمہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو تمہاری مغفرت فرمادے۔ (۲۷۸)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان نقبا میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، ہم نے آپ ﷺ کی اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، ہم زنا نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، اللہ کی حرام کردہ کسی جان کو قتل نہیں کریں گے اور لوٹ مار نہیں کریں گے، اور اگر ہم ان میں کسی چیز میں مبتلا ہوئے اس کا فیصلہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد ہوگا۔ (۲۷۹)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ ان بارہ حضرات میں شامل تھے جنہوں نے عقبہ کی پہلی بیعت میں شرکت کی تھی، آپ بیان کرتے ہیں ہم نے تنگ دستی اور خوش حالی، خوش دلی اور مجبوری ہر حالت میں حکم سننے اور اطاعت کرنے پر عورتوں کے طریقے پر بیعت

۲۷۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۰۸، حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ

۲۷۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۴۸، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۲۷۹۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۳۶، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی اور یہ کہ ہم اختلاف نہیں کریں گے اور ہر حالت میں حق کہیں گے اور راہِ خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔ (۲۸۰)

اسماعیل بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ہریرہ! تم اس وقت موجود نہیں تھے جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، ہم نے آپ سے ہر حالت میں سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی تھی خواہ ہم سرگرم اور پر جوش ہوں یا سست، اور خوش حالی اور تنگ دستی کی حالت میں خرچ کرنے، معروف اعمال کا حکم دینے، برے اعمال سے روکنے کا عہد کیا تھا اور اس بات پر کہ ہم اللہ کے احکام پہنچائیں گے اس کی خوش نودی کے کام کریں گے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور جب نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائیں گے، ہم آپ کی اسی طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی جانوں، گھر والیوں اور بیٹوں کی حفاظت کرتے ہیں، اور ہمارے لئے جنت ہوگی۔ (۲۸۱)

بیعت عقبہ ثانی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (بعثت کے بعد) دس سال مکہ میں رہے، عکاظ اور مجنہ میں لوگوں کی فرودگاہوں میں تشریف لے جاتے، حج کے ایام میں منیٰ میں لوگوں سے کہتے: کوئی مجھے تحفظ فراہم کرے گا، کوئی میری مدد کرے گا تاکہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچاؤں، اسے جنت ملے گی، یہاں تک کہ کوئی آدمی یمن یا قبیلہ مضر سے آتا تو اس کی قوم کے لوگ اس سے آکر کہتے کہ قریش کے جوان سے بچنا کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے، آپ ﷺ ان کے ٹھکانوں میں گشت کرتے اور وہ انگلیوں سے آپ کی طرف اشارے کرتے تھے، تا آں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے آپ کی طرف بھیجا، ہم نے آپ کو تحفظ فراہم (کرنے کا عہد) کیا اور آپ کے پیغام کی تصدیق کی، ہمارا کوئی آدمی جاتا، آپ پر ایمان لاتا، آپ اسے قرآن پڑھاتے، وہ اپنے

۲۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۹۲، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۲۸۱۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۶۳، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اہل وعیال میں واپس آتا تو وہ بھی مسلمان ہو جاتے، یہاں تک کہ انصار کے گھرانوں میں کوئی گھرانہ ایسا باقی نہ رہا جس میں مسلمانوں کی جماعت موجود نہ ہو، پھر سب سے باہم مشورہ کیا اور کہا: ہم کب تک رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی چھوڑیں گے کہ آپ مکہ کے پہاڑوں میں دھکے کھاتے پھریں گے اور خوف کی حالت میں رہیں گے، چناں چہ ہم میں سے ستر افراد آپ کی طرف روانہ ہوئے، حج کے ایام میں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ سے عقبہ کی گھاٹی میں ملاقات کا وعدہ لیا، اور ہم ایک ایک دو دو کر کے سارے کے سارے وہاں جمع ہو گئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم مجھ سے سستی اور نشاط ہر حالت میں سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرو اور یہ کہ تم تنگ دستی اور فراوانی ہر حالت میں خرچ کرو گے، نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ گے اور اس کام میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں کرو گے، اور اس پر کہ تم میری مدد کرو گے۔ جب میں تمہارے پاس آ جاؤں تو میری اسی طرح حفاظت کرو گے جس طرح تم اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہو، تمہیں اس کے بدلے میں جنت ملے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم آپ کی طرف بیعت کرنے کو بڑھے تو اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے جو سب سے چھوٹے تھے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: اے اہل یثرب! ہم نے اپنے اونٹوں کو اسی لئے تھکایا ہے ہم جانتے ہیں آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تمہاری درخواست پر آپ کا یہاں سے ہمارے ہاں تشریف لانا سارے عرب سے الگ تھلگ ہو جانا، تمہارے پسندیدہ لوگوں کا قتل اور تمہارا تلواروں کا نشانہ بننا ہے، اگر تم اس پر صبر کر سکتے ہو تو تمہارا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر تمہیں اپنی جانوں کے بارے میں بزدلی کا خوف ہو تو ابھی بتا دو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا عذر ہوگا، انصار نے کہا: اسعد! ہاتھ ہٹاؤ، اللہ کی قسم! ہم یہ بیعت کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے نہ توڑیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے اور ہم نے آپ سے بیعت کی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت فرمایا، ہم سے عہد و پیمان لیا اور اس کے بدلے میں جنت کی

Marfat.com

خوش خبری عطا فرمائی۔(۲۸۲)

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیعت عقبہ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: اس بیعت میں ستر افراد حاضر ہوئے، نبی اَرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے عہد و پیمان لیا اور عطا کیا۔(۲۸۳)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقبہ میں درخت کے نیچے موجود ستر انصار کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارا بات کرنے والا بات کرے اور بات کو لمبا نہ کرے، کیوں کہ یہاں قریش کے جاسوس تم پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اگر انہیں تمہارے بارے میں علم ہو گیا (کہ تم نے مجھ سے ملاقات کی ہے) وہ تمہیں رسوا کریں گے، انصار کے خطیب ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے محمد! (ﷺ) آپ اپنے رب کے متعلق جو چاہیں تقاضا کریں پھر اپنے اور اپنے اصحاب کے بارے میں جس چیز کا چاہیں مطالبہ فرمائیں، پھر ہمیں بتائیں کہ اگر ہم ان مطالبات کو پورا کریں گے تو اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے کیا ثواب عطا ہوگا اور آپ سے کیا ملے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے میرا تم سے یہ سوال ہے کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور میرے اور میرے اصحاب کے متعلق میرا تم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم ہمیں ٹھکانہ مہیا کرو، ہماری مدد کرو اور ہماری ان چیزوں سے حفاظت کرو جن سے تم اپنی حفاظت کرتے ہو، انصار نے سوال کیا: جب ہم ایسا کریں ہمیں کیا ملے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت، انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کی شرائط تسلیم کرتے ہیں۔(۲۸۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے عہد و پیمان لے رہے تھے، جب ہم فارغ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عہد لیا اور (جنت کا وعدہ) عطا کیا۔ابوالزبیر کہتے

۲۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۴۷، ۱۴۰۴۸، ۱۴۰۴۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۲۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۲۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۲۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۶۶۳۰، بقیہ حدیث ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے اس روز موت پر بیعت کی تھی، انہوں نے کہا: نہیں، ہم نے اس پر بیعت کی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔(۲۸۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کہ کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (بعثت کے بعد) دس سال تک حج کے ایام میں حجاج کے ٹھکانوں، مجنہ اور عکاظ کے بازاروں اور منیٰ کے خیموں میں آتے جاتے رہے، آپ (لوگوں سے) فرماتے مجھے کون تحفظ دے گا؟ کون میری مدد کرے گا تا کہ میں اپنے رب عزوجل کے پیغامات لوگوں تک پہنچاؤں، اس کے لئے جنت ہوگی، کوئی شخص آپ کو تحفظ فراہم کرنے اور آپ کی مدد کرنے کو تیار نہ ہوا، یہاں تک کہ قبیلۂ مضر، یمن یا زور صمد کا کوئی شخص مکہ کا سفر کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اسے آ کر سمجھاتے، قریش کے جوان سے بچ کر رہنا کہیں وہ تجھے آزمائش میں نہ ڈال دے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ٹھکانوں، فرودگاہوں میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے، لوگ انگلیوں سے آپ کی طرف اشارے کرتے، حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے ہمیں یثرب سے آپ کے پاس بھیجا، یثرب کا کوئی آدمی آتا آپ پر ایمان لاتا، آپ اسے قرآن پڑھاتے وہ اپنے اہل خانہ میں واپس آتا تو اس کے گھر والے مسلمان ہو جاتے، یثرب کے گھرانوں میں کوئی ایسا گھرانہ باقی نہ رہا جس میں برملا اسلام کا اظہار کرنے والوں کی جماعت نہ ہو، پھر اللہ عزوجل نے ہمیں بھیجا، ہم ستر افراد جمع ہوئے اور ہم نے باہم مشورہ کیا کہ ہم کب تک رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں رہنے دیں گے کہ آپ مکہ کے پہاڑوں میں دھکے کھاتے پھریں گے اور خوف زدہ کئے جائیں گے، چناں چہ ہم حج کے ایام میں مکہ میں آئے اور ہم نے آپ ﷺ سے عقبہ کی وادی میں ملاقات کا وعدہ لیا۔

آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھتیجے! میں نہیں جانتا آپ کے پاس کون لوگ آئے ہیں، میں یثرب والوں کو پہچانتا ہوں (مجھے ساتھ لے جانا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک ایک دو دو کر کے آپ کے پاس وادی عقبہ میں جمع ہو گئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ کر کہا میں ان لوگوں کو نہیں پہچانتا یہ نوعمر لوگ

۲۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ہیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کی کس چیز پر بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سرگرمی اور کسل مندی ہر حال میں سننے اور اطاعت کرنے پر، خوش حالی اور تنگ دستی کی ہر حالت میں خرچ کرنے پر، معروف کا حکم کرنے اور منکرات سے منع کرنے پر اور اس پر کہ اللہ کا پیغام پہنچانے میں تم کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہیں کرو گے، اور جب میں تمہارے پاس یثرب آ جاؤں تم میری مدد کرو گے اور ان تمام چیزوں سے میری حفاظت کرو گے جن سے تم اپنی، اپنی ازواج اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو، تمہارے لئے جنت ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بیعت کے لئے اٹھے، اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا وہ ان ستر افراد میں سب سے کم سن تھے، اسعد نے کہا: یثرب والو! قدرے سوچو ہم نے آپ کی طرف اپنی سواریوں کو اس لئے تھکایا ہے کہ ہم جانتے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آج آپ کو مکہ مکرمہ سے نکالنا پورے عرب سے الگ تھلک ہو جانا، تمہارے سرداروں کا قتل، اور تمہارا تلواروں کا نشانہ بننا ہے، اگر تم تلواروں کی زد پر صبر کر سکتے ہو، اپنے سرداروں کے قتل اور پورے عرب سے الگ تھلگ ہونے پر راضی ہو تو آپ ﷺ کو اپنے ہاں بلا لو، تمہارا اجر و ثواب اللہ عزوجل کے ذمے ہوگا، اور اگر تم اپنی جانوں (کے گنوانے) سے خوف زدہ ہو تو آپ ﷺ کو اپنی حالت پر رہنے دو، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا عذر ہوگا، لوگوں نے کہا: اسعد بن زرارہ! رسول اللہ ﷺ ہاتھ چھوڑ دو، اللہ کی قسم! ہم یہ بیعت نہ چھوڑیں گے نہ توڑیں گے، پھر ہم ایک ایک کر اٹھے اور عباس رضی اللہ عنہ کی شرط پر بیعت کی اور آپ نے اس پر ہمیں (کی ضمانت) جنت عطا فرمائی۔ (۲۸۶)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم اپنی قوم کے مشرک حاجیوں کے ساتھ نکلے، ہم نماز پڑھتے تھے اور ہم نے دینی مسائل کی سمجھ حاصل کر لی تھی، ہمارے ساتھ ہمارے سردار اور بڑے براء بن معرور بھی تھے، جب ہم مدینے سے نکلے اور سفر شروع کیا تو براء (رضی اللہ عنہ) نے ہم سے کہا: لوگو! بہ خدا میری ایک رائے ہے اللہ کی قسم! مجھے

۲۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۴۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نہیں معلوم کہ تم میری اس رائے سے اتفاق کرتے ہو یا نہیں؟ ہم نے کہا: وہ کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: میری رائے ہے کہ اس عمارت یعنی کعبہ کی جانب اپنی پیٹھ نہ پھیروں اور اسی کی جانب (رخ کر کے) نماز پڑھوں، ہم نے کہا: بہ خدا ہمیں تو یہی خبر ملی ہے کہ ہمارے نبی ﷺ شام کی جانب (رخ کر کے) نماز ادا کرتے ہیں اور ہم ان کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہتے، براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اسی (کعبہ کی) سمت نماز ادا کرتا رہوں گا، ہم نے کہا: لیکن ہم تو ایسا نہیں کریں گے، چناں چہ جب نماز کا وقت آتا ہم شام کی طرف اور وہ کعبہ کی جانب (رخ پھیر کر) نماز ادا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچے، ہم نے براء کے اس عمل پر نکتہ چینی کی لیکن وہ اپنے معمول پر جمے رہے، مکہ پہنچنے پر انہوں نے مجھ سے کہا: بھتیجے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور میں نے اپنے سفر میں جو کچھ کیا ہے اس کے متعلق دریافت کرو، کیوں کہ میں نے نماز کے بارے میں تم لوگوں کی مخالفت دیکھی ہے، اب میرے دل میں بھی اس کے متعلق شبہ سا پیدا ہو گیا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کرتے ہوئے نکلے کیوں کہ ہم آپ کو نہیں پہچانتے تھے، ہم نے اس سے پہلے آپ کو نہیں دیکھا تھا، ہماری مکہ میں رہائش پذیر ایک شخص سے ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں، اس نے کہا: کیا اس کے چچا عباس بن عبدالمطلب کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں، ہم عباس کو اس لئے پہچانتے تھے وہ تاجرانہ حیثیت سے ہمیشہ ہمارے ہاں آیا کرتے تھے، اس شخص نے کہا: تم مسجد میں جاؤ جو شخص عباس کے پاس بیٹھا ہے وہی ہے۔

پھر ہم مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اور عباس ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! کیا آپ ان دونوں کو پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، یہ اپنی قوم کا سردار براء بن معرور ہے اور یہ کعب بن مالک ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات کو نہیں بھولوں گا کہ آپ نے فرمایا: ''شاعر'' عباس رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے کہا: ہاں، پھر براء بن معرور نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس حالت میں اس سفر کے لئے نکلا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اسلام کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے، میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت (کعبہ) کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں اور میں نے اسی حالت میں نماز پڑھی ہے، میرے ہم سفر ساتھیوں نے اس کام میں میری مخالفت کی یہاں تک کہ میرے دل میں بھی اس کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا ہے، اے اللہ کے رسول! آپ اسے کیسا خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک قبلے پر مامور تھے کاش تم نے اس پر صبر کیا ہوتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر تو براء رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارے ساتھ شام کی جانب (منہ کر کے) نماز ادا کی، ان کے اہل خانہ کا خیال ہے کہ براء رضی اللہ عنہ مرتے دم تک کعبے کی طرف نماز پڑھتے رہے حال آں کہ ایسا نہیں، ہم براء رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کی نسبت اس معاملے کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

پھر ہم حج کے لئے نکلے اور ایام تشریق میں مقام عقبہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا وعدہ کیا، جب ہم حج سے فارغ ہو گئے اور وہ رات آئی جس میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، ہمارے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی تھے، وہ ہمارے سرداروں میں سے تھے، ہم اپنا یہ معاملہ اپنی قوم کے ان مشرکوں سے چھپاتے تھے جو ہمارے ساتھ تھے، ہم نے عبداللہ بن عمرو سے کہا: اے ابو جابر! تم ہمارے ایک سردار اور سربرآوردہ لوگوں میں سے ہو، تمہاری یہ حالت ہمیں پسند نہیں کہ کل تم آگ کا ایندھن بنو، پھر ہم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاقات کے وعدے کے بارے میں بتایا، انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہمارے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے وہ نقیبوں میں سے تھے۔

پھر ہم اس رات اپنی قوم کے ساتھ اپنی سواریوں میں سو رہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر گئی تو حسب وعدہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے تیتر کی چال دبے پاؤں چھپتے چھپاتے نکلے اور عقبہ کے قریب گھاٹی میں جمع ہوئے، ہم ستر مرد تھے اور ہماری عورتوں میں سے دو عورتیں ساتھ تھیں، ام عمارہ نسیبہ بنت کعب، بنو مازن بن النجار کی ایک

Marfat.com

خاتون اور ام منیع اسماء بنت عمرو بن عدی بن ثابت، بنو سلمہ کی ایک خاتون، ہم گھاٹی میں جمع ہو کر رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے، اس روز آپ کے ساتھ آپ کے چچا عباس بن عبد المطلب بھی تھے، وہ اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھے مگر انہیں اپنے بھتیجے کے معاملے میں موجود رہنے اور پختہ ضمانت لینے سے دل چسپی تھی، جب ہم بیٹھ گئے تو سب سے پہلے عباس بن عبد المطلب نے گفتگو کی، انہوں نے کہا: اے گروہِ خزرج! حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا اس دور میں عرب انصار کو اسی نام سے پکارتے تھے خواہ ان کا تعلق اوس سے ہوتا یا خزرج سے محمد (ﷺ) کو ہم میں جو حیثیت حاصل ہے وہ تم جانتے ہو، ہم میں سے ان لوگوں نے جو ان کے متعلق ہماری رائے سے متفق ہیں اب تک ان کی حفاظت کی ہے، یہ اپنی قوم میں عزت والے اور اپنے شہر میں محفوظ ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے کہا: آپ نے جو کچھ کہا ہم نے سن لیا، اے اللہ کے رسول! آپ گفتگو فرمایئے، اپنی ذات اور اپنے رب کے بارے میں جو اقرار لینا پسند فرماتے ہیں لیجئے، رسول اللہ ﷺ نے گفتگو شروع فرمائی، قرآن کریم کی تلاوت کی، اللہ عزوجل کی جانب دعوت دی اور اسلام کی طرف رغبت دلائی اور فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم میری ان تمام چیزوں سے حفاظت کرو گے جن سے تم اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہو، براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام کر کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہم ضرور آپ کی ان تمام چیزوں سے حفاظت کریں گے جن سے ہم اپنے اصل کی حفاظت کرتے ہیں، اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیجئے، ہم نسل در نسل لڑنے والے اور مسلح لوگ ہیں۔

براء رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کے دوران بنو عبد الاشہل کے حلیف ابو الہیثم بن التیہان نے دخل دیتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور دوسرے لوگوں (یہود) کے درمیان عہد و پیمان ہیں، ہم ان سے یہ عہد و پیمان توڑ دیں گے، اگر ہم نے ایسا کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد آپ کو غلبہ عطا فرمایا تو کیا آپ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم کی طرف آ جائیں گے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: بل کہ میرا خون (کا

Marfat.com

مطالبہ) تمہارا خون (کا مطالبہ) ہوگا، اور میرا خون معاف کر دینا تمہارا خون معاف کر دینا ہوگا، میں تم سے اور تم مجھ سے ہو گے، میں اس سے جنگ کروں گا جس سے تم جنگ کرو گے اور میری اس سے صلح ہوگی جس سے تمہاری صلح ہوگی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لوگوں میں سے بارہ سردار (نقیب) پیش کرو جو اپنی قوم کے ذمے دار ہوں، انصار نے بارہ نقیب منتخب کئے، نو خزرج میں سے اور تین انصار میں سے، سب سے پہلے براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر تمام لوگوں نے بیعت کی، جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی تو عقبہ کی چوٹی پر سے ایسی آواز سے جو میری سنی ہوئی آوازوں میں سب سے بلند تھی شیطان نے چیخ کر کہا: اے گھروں کے رہنے والو! تمہیں مذمّم (قابل مذمت شخص) اور اس کے ساتھ بے دین لوگوں سے کوئی دل چسپی ہے، یہ لوگ تمہارے خلاف جنگ کے لئے جمع ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (یہ آواز سن کر) فرمایا: یہ عقبہ کا شیطان اذیب کا بیٹا اذب ہے، اے اللہ کے دشمن سن واللہ! میں تیرے لئے ضرور فرصت نکالوں گا، تم لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے جاؤ۔

عباس بن عباد بن نضلہ نے کہا: اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر آپ کا ارادہ ہو تو ہم کل ہی منیٰ والوں پر تلواروں سے حملہ کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

ہم واپس چلے گئے اور صبح تک سوتے رہے، جب صبح ہوئی قریش کے سردار ہماری قیام گاہوں پر آئے اور کہا: اے گروہ خزرج! ہمیں خبر ملی ہے کہ تم ہمارے اس آدمی (رسول اللہ ﷺ) کے پاس اس لئے آئے ہو کہ اسے ہمارے درمیان سے نکال لے جاؤ اور ہم سے جنگ کے لئے اس کے ہاتھ پر بیعت کرو، بہ خدا! عرب میں ایسا کوئی قبیلہ نہیں جس سے ہمارا جنگ کرنا تمہارے خلاف جنگ کرنے سے زیادہ ناپسند ہو، یہ سن کر ہماری قوم کے چند مشرکوں نے اٹھ کر قسمیں کھائیں اور کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہمیں ایسی کسی بات کا علم ہے۔

Marfat.com

انہوں نے سچ کہا تھا ان کو اس بیعت کا علم ہی نہیں تھا، ہم لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے، پھر وہ لوگ (قریشی سردار) اٹھ کھڑے ہوئے، ان میں حارث بن ہشام بن مغیرہ بھی تھا جس نے نئے جوتے پہن رکھے تھے، میں نے اس خیال سے کہ گویا میں بھی اپنی قوم کی باتوں میں شریک ہوں ابو جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو جابر! تم ہماری قوم کے سرداروں میں سے ہو تم سے اتنا نہیں ہوسکتا کہ تم قریش کے اس جواں مرد کے جوتے جیسا جوتا بنوالو، حارث نے یہ بات سنی تو جوتا اتار کر میری طرف پھینک دیا اور کہا: واللہ! تم اسے پہن لو۔ ابو جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: واللہ! تو نے اس جوان کو ناراض کر دیا ہے، اس کے جوتے واپس کر دو، میں نے کہا: بہ خدا! میں یہ جوتے واپس نہیں کروں گا، واللہ! یہ تو نیک فال ہے اگر یہ فال سچی نکلی تو میں اس سے سب کچھ چھین لوں گا۔ (۲۸۷)

۲۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۷۱، حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہجرت کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا، اور آپ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O (۲۸۸)

اور آپ دعا کیجئے کہ اے رب مجھے خوبی کے ساتھ (مدینے میں) داخل کر اور خیر وخوبی کے ساتھ ہی (مکے سے) نکال اور اپنی طرف سے مجھے ایسا غلبہ عطا فرما جس کے ساتھ نصرت ہو۔ (۲۸۹)

سب سے پہلے مہاجر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سب سے پہلے (ہجرت کر کے) ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ آپ لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے، پھر حضرت عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس افراد میں آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے مدینہ والوں کو آپ کی تشریف آوری کی خوشی سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے لڑکوں اور بچوں کو یہ کہتے دیکھا، یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ تشریف لائے میں مفصل سورتوں میں سے ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' تک پڑھ چکا تھا۔ (۲۹۰)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ آئے، یہ حضرات لوگوں

۲۸۸۔ بنی اسرائیل: ۸۰

۲۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۹۴۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۴۱، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو قرآن پڑھاتے تھے، پھر حضرت بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے بیس اصحاب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے اہل مدینہ کو کسی چیز پر رسول اللہ ﷺ کی آمد سے زیادہ خوش ہوتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ کنیزیں کہتی تھیں ''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کے تشریف آوری تک میں نے مفصل کی سورتیں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' تک پڑھ لی تھیں۔(۲۹۱)

رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کا اذن

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والدین کو مؤمن ہی پایا، اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو ہمارے ہاں تشریف نہ لاتے ہوں، جب مسلمانوں کو آزمائش میں ڈالا گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی جانب ہجرت کے لئے نکلے، جب آپ برک الغماد میں پہنچے، آپ کی قبیلۂ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے.....

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کا مقام دیکھا ہے، مجھے دو سیاہ پتھروں والے پہاڑوں کے درمیان کھجوروں والی شور زمین دکھائی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے صحابہ نے مدینے کی طرف ہجرت کی، اور حبشہ سے بھی بعض مسلمان واپس آ گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: صبر کریں مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ کو بھی اجازت ملنے کی امید ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی ہم راہی کی خاطر رک گئے، اور چار ماہ تک اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلاتے رہے۔

۲۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۹۶، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ایک دن دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ چہرۂ انور کپڑے سے چھپائے تشریف لا رہے ہیں، ایسے وقت میں آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان اس وقت آپ یقیناً کسی خاص ضرورت سے تشریف لا رہے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی، آپ سے اندر تشریف لانے کو کہا گیا، رسول اللہ ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا: ابوبکر! تمہارے ہاں جو لوگ موجود ہیں انہیں باہر بھیج دو، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ آپ کے گھر والے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ہجرت کا اذن ملا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان مجھے رفاقت حاصل رہے گی؟ فرمایا: ہاں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی: یا رسول اللہ! ان دو سواریوں میں سے ایک قبول فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیمتاً لوں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ہم نے دونوں حضرات کے لئے بہترین زادِ راہ تیار کیا، توشہ دان چمڑے کے تھیلے میں رکھا، اسماء نے اپنا کمر بند کاٹ کر اس سے تھیلے کا منہ باندھا، اسی لئے اسے ذات النطاقین کہا جاتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جبل ثور کے غار میں چلے گئے، وہاں تین راتیں ٹھہرے رہے۔ (۲۹۲)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہم دن ڈھلے اپنے گھر میں تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی دو بیٹیاں عائشہ اور اسماء (رضی اللہ عنہما) موجود تھیں، اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ہر روز صبح اور شام کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دن ڈھلے تشریف لاتے دیکھا تو کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کسی خاص وجہ سے اس وقت تشریف لائے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا: ابوبکر! ان کو باہر بھیج دو، انہوں نے کہا: یہاں کوئی ایسا فرد نہیں جو آپ پر نظر رکھتا ہو، یہ

۲۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۹۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

میری بیٹیاں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے مجھے مدینہ کی طرف ہجرت کا اذن فرمایا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یارسول اللہ! مجھے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوگا؟ فرمایا: ہاں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ان دو میں سے ایک سواری قبول فرما لیں، یہ وہ اونٹنیاں تھیں جنہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لئے رسول اللہ ﷺ کی اجازت عطا ہونے پر گھاس کھلا کر تیار کرلیا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک سواری پیش کی اور گزارش کی یارسول اللہ! اس پر سواری فرمالیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے قیمتاً لے لیا۔ (۲۹۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے لئے توشہ دان تیار کیا، مجھے آپ کے توشہ دان اور مشکیزہ باندھنے کے لئے کچھ نہ ملا، میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بہ خدا مجھے ان کے باندھنے کے لئے اپنے کمر بند کے علاوہ کچھ نہیں ملا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دو حصے کردو، ایک سے مشکیزہ باندھ دو اور دوسرے سے توشہ دان، اسی لئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ''ذات النطاقین'' کہا جاتا ہے۔ (۲۹۴)

غار ثور تک مشرکوں کا کھوج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ:

وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ (۲۹۵)

اور جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کرلیں یا آپ کو مار ڈالیں یا آپ کو جلاوطن کردیں۔

کی تفسیر میں بیان فرمایا: قریش نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایک رات مکہ میں باہم مشورہ کیا جیسے ہی صبح ہو آپ کو مضبوطی سے باندھ کر قید کردیا جائے، بعض نے کہا: بل کہ آپ کو قتل کردیا جائے، بعض نے کہا: آپ کو شہر بدر کردیا جائے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو

۲۹۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۲۴۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۸۸، حدیث اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۲۹۵۔ الانفال: ۳۰

Marfat.com

اس سے مطلع فرمادیا، چناں چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رات آپ کے بستر پر گزاری، نبی کریم ﷺ وہاں سے نکل کر غار میں جا پہنچے، مشرکوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سمجھ کر رات بھر نگرانی کی، جیسے ہی صبح ہوئی وہ بپھرے ہوئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر پوچھا: تمہارا آدمی کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا وہ کہاں ہیں؟ وہ لوگ نبی ﷺ کے نشاناتِ قدم کا کھوج لگاتے ہوئے چلے، جب پہاڑ (جبل ثور) پر پہنچے، نشانِ قدم گڈمڈ ہوگئے، وہ پہاڑ پر چڑھے، غار (ثور) کے پاس سے گزرے، غار کے دہانے پر مکڑی کا جالا دیکھ کر کہنے لگے، اگر وہ یہاں داخل ہوتے تو غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کو ناکام کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس غار میں تین راتیں ٹھہرے رہے۔ (۲۹۶)

ابوقحافہ کا اطمینان

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادہ سے نکلے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال پانچ یا چھ ہزار درہم بھی ساتھ لے لیا، ہمارے پاس ہمارے دادا ابوقحافہ آئے جو نابینا ہو چکے تھے، اور کہا: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے ابوبکر نے تمہیں اپنی جان اور مال سے دکھ دیا ہے (خود بھی تمہیں چھوڑ کر چلے گئے اور مال بھی ساتھ لے گئے) میں نے کہا: ہرگز ایسا نہیں ہوا، وہ تو ہمارے لئے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں، میں نے پتھر لے کر اس طاق میں رکھ دیے جہاں میرے والد اپنا مال رکھا کرتے تھے اور ان پر کپڑا ڈال دیا، پھر میں دادا کا ہاتھ پکڑ کر لائی اور کہا: اس مال پر ہاتھ رکھ کر اندازہ لگائیں، انہوں نے (پتھروں پر پڑے کپڑے پر) ہاتھ رکھا اور کہنے لگے اگر وہ تمہارے لئے اس قدر مال چھوڑ گیا ہے تو پھر (پریشانی کی) کوئی بات نہیں، اس نے اچھا کیا ہے اور یہ تمہاری ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میرے والد نے ہمارے لئے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی لیکن میں بزرگ کو مطمئن کرنا چاہتی تھی اس لئے میں نے یہ کام کیا۔ (۲۹۷)

۲۹۶۔ رقم الحدیث: ۳۲۴۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۹۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۱۷، حدیث اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

سرزمینِ مکہ الوداع

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سنا نبی کریم ﷺ مکہ کے بازار حزورہ میں کھڑے ہوئے فرمارہے تھے، اللہ کی قسم! تو اللہ عزوجل کی بہترین اور محبوب ترین سرزمین ہے، اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا میں تجھ سے نہ نکلتا۔ (۲۹۸)

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ میں حزورہ کے بازار میں رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے یہ فرماتے سنا: قسم بہ خدا! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین اور محبوب ترین سرزمین ہے، اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں تجھ سے نہ نکلتا۔ (۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی للہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ حَزْوَرَہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے معلوم ہے تو اللہ تعالیٰ کی بہترین اور محبوب ترین سرزمین ہے، اگر تیرے باشندوں نے مجھے نہ نکالا ہوتا تو میں تجھ سے نہ نکلتا۔ حدیث کے ایک راوی عبدالرزاق نے کہا یہ بازار باب الحناطین کے پاس تھا۔ (۳۰۰)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حَزْوَرَہ کے بازار میں (سرزمین مکہ سے) فرمایا: اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین اور محبوب ترین سرزمین ہے، اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا۔ (۳۰۱)

غار ثور میں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غار (ثور) میں میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ اپنے پیروں کے نیچے (غار میں) ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟۔ (۳۰۲)

۲۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۰، حدیث عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ

۲۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۱، حدیث عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ

۳۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۲، حدیث عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ

۳۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۳، حدیث عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ

۳۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۲، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مدینے کا سفر اور سراقہ بن مالک کا تعاقب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (میرے والد) عازب سے تیرہ درہم میں پالان خریدا اور ان سے فرمایا: براء سے کہو اسے میرے گھر پہنچا دے، میرے والد نے کہا: نہیں، جب تک آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کا واقعہ نہیں سنائیں گے (میں پالان نہیں بھجواؤں گا) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اندھیرے منہ (غار سے) نکلے، پورا دن اور رات اور دوسرے دن دوپہر تک تیزی سے سفر جاری رکھا، دوپہر کے وقت میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی کہ اترنے کے لئے کوئی سایہ دار جگہ نظر آئے، مجھے چٹان نظر آئی، جس کا تھوڑا سایہ موجود تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کے سایہ میں جگہ برابر کر دی اور آپ کے لئے پوستین بچھا دی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ آرام فرمائیں، آپ لیٹ گئے، میں یہ دیکھنے کو نکلا کہ ہماری تلاش میں تو کوئی نہیں آ رہا، اتفاق سے مجھے بکریوں کا چرواہا نظر آیا، میں نے پوچھا: تم کس کے غلام ہو؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں پہچانتا تھا، میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تم میرے لئے دودھ دوہو گے؟ وہ بولا: ہاں، میں نے کہا تو اس نے ریوڑ سے ایک بکری الگ کی، میرے کہنے پر اس نے بکری کے تھن غبار سے صاف کئے پھر اپنے ہاتھوں سے غبار صاف کیا، میرے پاس برتن تھا جس کا منہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا، اس نے میرے لئے تھوڑا سا دودھ نکالا میں نے برتن پر پانی ڈالا جس سے اس کا پیندا ٹھنڈا ہو گیا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت جاگ چکے تھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نوش فرمایئے، آپ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا، پھر میں نے عرض کی: کوچ کریں؟ ہم وہاں سے روانہ ہوئے لوگ ہماری تلاش میں تھے، ان لوگوں میں سے صرف سراقہ بن جعشم نے ہمیں پا لیا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں تلاش کرنے والا آ گیا ہے، آپ نے فرمایا: لاتحزن ان اللہ معنا ''غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔ سراقہ ہمارے قریب آ

Marfat.com

گیا صرف ایک، دو یا تین نیزوں کا فاصلہ درمیان میں تھا، میں نے گزارش کی: یارسول اللہ! ہماری تلاش میں آنے والا قریب آ گیا اور میں رونے لگا، رسول اللہ ﷺ نے میرے رونے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے لئے نہیں بل کہ آپ کے لئے رو رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے سراقہ کے خلاف دعا کی: اے اللہ! اس کے ارادے سے ہماری کفایت فرما تو اس کے گھوڑے کے اگلے پاؤں پیٹ تک زمین میں دھنس گئے، سراقہ کود کر اترا اور عرض گزار ہوا: اے محمد! (ﷺ) مجھے علم ہے یہ آپ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس آزمائش سے نجات عطا فرمائے، میں اپنے پیچھے آنے والے ہر اس شخص کو جو آپ کے تعاقب اور تلاش میں ہوگا راہ سے بھٹکا دوں گا، یہ میرا ترکش ہے، آپ اس میں سے تیر لے لیں، آپ فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزریں گے، آپ ان سے اپنی ضرورت پوری فرما لینا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو اس کے گھوڑے کے پیر نکل آئے اور وہ واپس اپنے ساتھیوں کی طرف چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ اور میں نے سفر جاری رکھا یہاں تک کہ ہم مدینے میں پہنچے، لوگ راستوں اور میدانوں میں آپ سے ملاقات کرتے رہے، خدام اور بچے راستے میں بھاگتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''اللہ اکبر'' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، محمد (ﷺ) آ گئے ہیں، لوگوں میں اس بات پر باہم تنازعہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کس کے ہاں فروکش ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی رات ہم عبدالمطلب کے ماموؤں بنوالنجار کے ہاں اتریں گے، آپ ان کی عزت افزائی فرمانا چاہتے تھے، صبح کو جیسے حکم ہوگا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مہاجرین میں سب سے پہلے ہمارے ہاں بنوعبدالدار کے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے، پھر بنوفہر کے ابن ام مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کی آمد ہوئی، پھر بیس سواروں کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے، ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بتایا: آپ ہمارے پیچھے تشریف لانے والے ہیں، پھر رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہم راہ تشریف لے آئے، رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری تک میں مفصل کی سورتیں پڑھ چکا تھا، حضرت براء رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے بطن بنو حارثہ سے تھا۔ (۳۰۳)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد یہ پیغام لائے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے یا قتل کر دینے کی صورت میں ہر ایک کے بدلے سو اونٹ انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان قاصدوں میں سے ایک شخص ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کے قریب چند لوگوں کو دیکھا ہے میرا خیال ہے وہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ تو گیا کہ وہ وہی ہیں، لیکن میں نے اس سے کہا وہ نہیں ہیں تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ابھی یہاں سے گزرے ہیں، پھر میں کچھ دیر مجلس میں ٹھہرا رہا، پھر اٹھا اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرا گھوڑا باہر لے جا اور اسے ٹیلے کے پیچھے لے کر کھڑی ہو جاؤ، میں نے اپنا نیزہ لیا اس کی مدد سے گھر کے پچھواڑے سے نکلا، نیزے سے زمین پر لکیر ڈالتا ہوا اور اس کا بالائی حصہ جھکا کر اپنے گھوڑے کے پاس آیا، اس پر سوار ہو کر اسے دوڑایا یہاں تک کہ میں نے آپ حضرات کو دیکھ لیا جب میں ان کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ وہ میری آواز سن سکیں، میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں اس سے گر پڑا میں اٹھا ہاتھ بڑھا کر سرکش سے تیر نکال کر ان سے فال لی، میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو نقصان پہنچاؤں یا نہیں؟ فال میں میری ناپسندیدہ بات نکلی کہ میں ان کو تکلیف نہ پہنچاؤں، میں نے فال کی پروا نہ کی، میں دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا جب ان کے قریب پہنچا، میرے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی میں گر پڑا، میں اٹھا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا تیروں سے فال نکالی، پھر وہی میری ناپسندیدہ فال نکلی کہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو نقصان نہ پہنچاؤں، میں نے فال کی پروا نہ کی گھوڑے پر سوار ہوا اور اتنا قریب جا

۳۰۳۔ رقم الحدیث: ۳، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پہنچا کہ مجھے رسول ﷺ کی قرأت سنائی دینے لگی، رسول اللہ ﷺ ادھر ادھر متوجہ نہیں ہو رہے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بکثرت ادھر ادھر دیکھتے جا رہے تھے، اتنے میں میرے گھوڑے کے اگلے پیر گھٹنوں تک دھنس گئے، میں گھوڑے سے گر پڑا، میں نے گھوڑے کو ڈانٹا، وہ اٹھا اور بڑی مشکل سے اس کے پیر نکلے، جب گھوڑا سیدھا کھڑا ہو گیا آسمان تک دھوئیں جیسا غبار بلند ہوا میں نے پھر تیروں سے فال نکالی تو میری ناپسندیدہ فال نکلی کہ میں انہیں نقصان نہ پہنچاؤں، میں نے امان کے لئے پکارا، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی ٹھہر گئے، میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔

میں سمجھ گیا کہ مجھے رکاوٹ کی جو دقتیں پیش آئی ہیں اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کام غالب ہو جائے گا، میں نے عرض کیا آپ کی قوم نے آپ کے لئے سو اونٹ انعام مقرر کیا ہے اور یہ کہ وہ آپ کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے آپ کی تلاش کے لئے کہاں کہاں قاصد روانہ کئے ہیں اور زادِ راہ اور سامان کی پیش کش کی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں لیا نہ ہی مجھ سے کوئی چیز طلب فرمائی صرف اپنا حال مخفی رکھنے کا فرمایا، میں نے درخواست کی کہ میرے لئے امن کا پروانہ لکھ دیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر میرے لئے پروانۂ امن لکھ دیا، پھر آپ ﷺ روانہ ہو گئے۔ (۳۰۴)

رہ زن سے رہبر تک

حضرت سعد رضی اللہ عنہ جنہوں نے ہجرت کے سفر میں عرج سے قبا تک رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کی رہنمائی کی تھی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں ہمارے پاس تشریف لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی رضاعت کے لئے ہمارے پاس تھی، رسول اللہ ﷺ مدینے کی طرف مختصر راستے سے سفر کرنا چاہتے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: غائر سے رکوبہ کا سفر مختصر ہے مگر اس راستے میں بنو اسلم کے دو چور رہتے ہیں، اگر آپ کا ارادہ ہو تو ہم وہی راستہ لے لیں، رسول اللہ

۳۰۴۔ رقم الحدیث ۱۷۱۴۱، حدیث سراقہ بن مالک جُعشم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: ہمیں اسی راستے سے لے چلو، ہم روانہ ہوئے اور چوروں کے پاس جا پہنچے، ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: یہ یمانی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو پاس بلایا اور ان پر اسلام پیش فرمایا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام پوچھے، انہوں نے کہا: ہم ''مہانان'' (ذلیل) ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بل کہ تم ''مکرمان'' (باعزت) ہو (اسلام قبول کرنے سے تمہاری ذلت عزت سے بدل گئی ہے) اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینے تک رہنمائی کرنے کا حکم دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے روانہ ہو کر قباء کے بالائی علاقے بنو عمرو بن عوف میں پہنچے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوامامہ اسعد بن زرارہ کہاں ہیں؟ حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ مجھ سے پہلے پہنچے ہیں کیا میں اسے آپ کی آمد کی اطلاع دوں؟ آپ آگے چلے یہاں تک کہ کھجوروں کا باغ ملاحظہ فرمایا جہاں پانی بھرا ہوا تھا، نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! یہی منزل ہے مجھے دکھایا گیا تھا کہ میں نے بنو مدلج کے حوضوں جیسے حوضوں کے پاس پڑاؤ کیا ہے۔ (۳۰۵)

دورانِ سفر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی، آپ کو پیاس لگی، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پیالہ لیا اس میں رسول اللہ ﷺ کے لئے تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ کے پاس لایا، آپ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ (۳۰۶)

انصار کا استقبال

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی،

۳۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۵۰، حدیث سعد الدلیل رضی اللہ عنہ

۳۰۶۔ رقم الحدیث: ۵۱، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سواری پر آپ کے ردیف تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چوں کہ شام کی طرف آتے جاتے رہتے تھے راستے کے لوگ انہیں پہچانتے تھے جب وہ کسی قبیلے کے پاس سے گزرتے لوگ ان سے پوچھتے: ابوبکر! سواری پر تمہارے آگے کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جواب دیتے: میرے راہ نما ہیں، میری راہ نمائی کر رہے ہیں، (لوگ یہ سمجھتے کہ شاید گائیڈ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس سے دین اسلام کے راہ نما مراد لیتے تھے) جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے انصار نے حضرت ابو امامہ اور ان کے ساتھی مسلمانوں کی طرف پیغام بھیجا، انصار کے لوگ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے استقبال کو نکلے اور انہوں نے عرض کیا: آپ امن اور اطاعت گزاروں میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اس دن سے حسین تر اور روشن تر دن نہیں دیکھا جس دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں داخل ہوئے اور میں نے اس روز سے تاریک تر اور بدترین دن نہیں دیکھا جس دن میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ (۳۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکے اور مدینے کے درمیان سفر ہجرت کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سواری پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شام کی طرف آنا جانا رہتا تھا، لوگ ان کو پہچانتے تھے، نبی کریم ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے، لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے: سواری پر آپ کے آگے جوان کون ہے؟ آپ جواب دیتے: یہ میرے راستے کے ہادی ہیں، رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے کے قریب حرہ میں اترے، اور انصار کو اطلاع بھجوائی، انصار نے آکر کہا: آپ امن مہیا کرنے والے اطاعت گزاروں میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں آپ کی تشریف آوری کے دن حاضر تھا، میں نے آپ ﷺ کی ہمارے ہاں آمد کے دن سے حسین ترین اور روشن ترین دن کبھی بھی نہیں دیکھا، اور میں آپ ﷺ کی وفات کے دن بھی حاضر تھا، میں نے

۳۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۲۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ کی وفات کے دن سے بدترین اور تاریک ترین دن نہیں دیکھا۔ (۳۰۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف سفر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنا ردیف بنایا ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑی عمر کے لگتے تھے اور لوگ انہیں پہچانتے تھے، اللہ کے نبی ﷺ جوان تھے، لوگ آپ کو نہیں پہچانتے تھے، کوئی ملنے والا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملتا تو اُن سے سوال کرتا سواری پر آپ کے آگے کون ہے؟ وہ فرماتے: آپ میری راستہ کی رہنمائی کرنے والے ہیں، پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ آپ راستے دکھانے والا راہ نما (گائیڈ) ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس سے خیر کا راستہ مراد لیتے تھے۔

دورانِ سفر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شہ سوار ان کے قریب آ پہنچا ہے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ شہ سوار ہمارے قریب آ پہنچا ہے، نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! اسے پچھاڑ دے، تو اس کے گھوڑے نے اسے گرا دیا، پھر کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ وہ شہ سوار کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں، آپ نے فرمایا: یہیں ٹھہرو اور ہماری طرف کسی کو نہ آنے دینا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ شخص دن کے پہلے پہر میں نبی کریم ﷺ کے خلاف کوشاں تھا اور دن کے آخر پہر میں آپ کا پہرہ دار بن گیا۔

نبی کریم ﷺ حرہ کی جانب اترے، پھر انصار کی طرف پیغام بھیجا، انصار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، آپ امن واطمینان کے ساتھ سوار ہوں، نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور انصار نے آپ کے اردگرد ہتھیاروں سے گھیرا ڈال دیا، مدینے میں ''اللہ کے نبی تشریف لائے ہیں'' کی خبر پہنچی تو لوگ آپ کی ایک جھلک دیکھنے کو نکل آئے وہ کہہ رہے تھے ''جاء نبی اللہ'' (اللہ کے نبی تشریف لے آئے ہیں) آپ نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس آئے۔ (۳۰۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف

۳۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۴۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۹۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لائے، آپ مدینے کی بالائی جانب بنوعمرو بن عوف نامی قبیلے میں اترے، وہاں آپ نے چودہ رات قیام فرمایا، پھر آپ نے بنوالنجار کے سرداروں کی طرف پیغام بھیجا، وہ اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے حاضر ہوئے، گویا میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنائے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور بنونجار کے سردار آپ کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر سے ملحقہ صحن میں اترے۔(۳۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جہاں نماز کا وقت پاتے وہاں نماز پڑھ لیتے تھے، آپ بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کرتے، پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا، بنونجار کے سرداروں کو بلوا بھیجا، وہ آگئے، آپ نے فرمایا: تم اپنا یہ احاطہ مجھے فروخت کردو، انہوں نے گزارش کی: ہم اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، وہاں مشرکوں کی چند قبریں، کھجور کے درخت اور کھیتی تھی، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مشرکوں کی قبریں کھول دی گئیں، کھیتی برابر کردی گئی اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے، کھجور کے تنے مسجد کے قبیلہ کی جانب لگادیئے گئے، مسجد کے بازوؤں میں پتھر چن دیئے گئے، صحابہ کرام دیواروں کی تعمیر کے لئے پتھر لاتے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر یہ رجز گاتے:

اللهم لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار و المهاجرة

اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کو نصرت عطا فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں لڑکوں میں بھاگ دوڑ کر رہا تھا، وہ کہہ رہے تھے محمد (ﷺ) آئے ہیں، میں دوڑتا مجھے کوئی چیز نظر نہ آتی، وہ پھر یہی بات کہتے میں دوڑ کر جاتا مجھے کچھ نظر نہ آتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ہم مدینے کے ایک حرہ (مدینہ منورہ کی ایک سمت کالے پتھروں والی جلی ہوئی دکھائی دینے والی زمین) میں تھے، پھر ہم نے مدینے کے ایک شخص کو بھیجا تاکہ

۳۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۹۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وہ انصار کو آپ کی آمد کی اطلاع دے، انصار کے تقریباً پانچ سو افراد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ''امن اور اطاعت کیشوں کے ساتھ تشریف لے چلیں'' رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی انصار کے درمیان روانہ ہوئے، اہل مدینہ یہاں تک کہ پردہ نشین خواتین بھی گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر آپ کے دیدار کی مشتاق تھیں اور کہتی تھیں: حضور ﷺ کون سے ہیں؟ حضور ﷺ کون سے ہیں؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو مدینہ والوں نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔ ایک روایت میں ہے میں نے اونٹ یا گائے ذبح کی تھی۔ (۳۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں آمد کی خوشی میں حبشی اپنے نیزوں سے کھیلے۔ (۳۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس روز جیسا منظر نہیں دیکھا، آپ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا منظر بھی دیکھا اور آپ کے وصال کا دن بھی، میں نے ان دنوں جیسے دن نہیں دیکھے۔ (۳۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری کے دن موجود تھا، میں نے ایسا روشن ترین اور حسین ترین دن نہیں دیکھا، اور میں آپ کی وفات کے دن بھی حاضر تھا میں اس سے بدترین دن نہیں دیکھا۔ (۳۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اس روز مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی (ہر طرف اجالے پھیل گئے) اور جس روز آپ کی وفات ہوئی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا، ہم نے ابھی آپ کی قبر انور کی مٹی سے ہاتھ نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دلوں کی حالت بدل گئی۔ (۳۱۵)

۳۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۰۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما
۳۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۳۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۹۰۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۱۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۱۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی دوسری روایت میں ہے ہم آپ ﷺ کے دفن سے فارغ نہیں ہوئے کہ ہمارے دلوں کی حالت بدل گئی۔ (۳۱۶)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی آمد، سوالات اور اسلام

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں آنے لگے، میں بھی ان میں شامل تھا، جب میں نے آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو میں پہچان گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے، میں نے سب سے پہلا کلام جو آپ سے سنا یہ تھا کہ سلام کو پھیلاؤ (سب کو سلام کرو)، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۳۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی مدینہ طیبہ میں آمد کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں آئے اور چند چیزوں کے متعلق سوال کیا اور کہا: میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کرتا ہوں جن کے متعلق نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا: ۱۔ قیامت برپا ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟ ۲۔ اہل جنت پہلا طعام کیا کھائیں گے؟ ۳۔ بچہ کبھی باپ اور کبھی ماں کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ابھی جبریل نے ان کے بارے میں بتایا ہے، عبداللہ بن سلام نے کہا: جبریل تو فرشتوں میں یہود کا دشمن ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی سمت لے جائے گی، اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کا جگر ہوگا، رہا بچہ اگر باپ کا پانی (نطفہ) ماں کے پانی پر سبقت لے جائے تو بچہ باپ کا ہم شکل ہوتا ہے اور اگر ماں کا پانی باپ کے پانی پر سبقت حاصل کر لے تو بچہ ماں کا ہم شکل ہوتا ہے۔ (۳۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر ملی وہ اس وقت

۳۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۹۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۱۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۷۲، حدیث عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۵۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اپنی کھجوروں میں مصروفِ کار تھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا، اگر آپ نے ان کے بارے میں مجھے بتا دیا میں آپ پر ایمان لے آؤں گا، اور اگر آپ انہیں نہیں جانتے ہوں گے تو میں پہچان لوں گا کہ آپ نبی نہیں ہیں، پھر انہوں نے بچے کی مشابہت کے بارے میں، اہل جنت کے اولین کھانے کے متعلق اور لوگوں کو حشر میں لانے والی پہلی چیز کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نیفر مایا: ابھی جبریل نے مجھے ان کے بارے میں خبر دی ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جبریل تو یہود کا دشمن ہے، رسول اللہ ﷺ نے بچے کی شباہت کے بارے میں فرمایا، جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر سبقت حاصل کرلے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت لے جائے تو بچہ ماں سے مشابہت والا ہوتا ہے، جنتی سب سے پہلا جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی ہو گی اور وہ پہلی چیز جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی وہ آگ ہے جو مشرق سے نکلے گی لوگوں کو مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔

پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہود بہتان گھڑنے والی قوم ہے اگر انہوں نے میرے اسلام کے متعلق سن لیا تو مجھ پر بہتان لگا دیں گے، آپ مجھے اپنے پاس چھپا دیں اور ان کو بلا کر ان سے میرے بارے میں دریافت فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو چھپا دیا اور یہود کو بلا بھیجا، وہ آ گئے، آپ نے پوچھا: تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ ہمارا بہترین شخص ہے ہمارے بہترین شخص کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے ہمارے سردار کا بیٹا ہے، ہمارا عالم ہے ہمارے عالم کا صاحب زادہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا تم اسلام قبول کرلو گے؟ وہ بولے: اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے، رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: باہر آؤ اور انہیں (میرے بارے میں) بتاؤ، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی

Marfat.com

دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، یہودی بولے: یہ ہم میں سب سے برا شخص ہے اور ہمارے سب سے برے شخص کا بیٹا ہے، یہ جاہل ہے اور ہمارے جاہل شخص کا بیٹا ہے۔ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہود بہتان گھڑنے والی قوم ہے۔ (۳۱۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خبر ملی اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے لئے کھجوریں توڑ رہے تھے، انہوں نے جلدی سے کھجوریں توڑیں اور انہیں اپنے ساتھ لے کر آ گئے، نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے گئے، رسول اللہ ﷺ جب ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ حق کے ساتھ آئے ہیں، یہود جانتے ہیں میں ان کا سردار، ان کے سردار کا بیٹا، ان کا سب سے بڑا عالم اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں، آپ یہود کو بلا کر پوچھئے، یہودی آئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ سے ڈرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں، اور میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کرلو، انہوں نے تین بار کہا: ہمیں نہیں معلوم۔ (۳۲۰)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، انصار نے قرعہ اندازی کی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے ہاں تشریف فرما ہوں گے، قرعۂ فال حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے، جب رسول اللہ ﷺ کے لئے طعام بھیجا جاتا تو حضرت ابوایوب کے لئے بھی بھیجا جاتا، ایک دن ابوایوب رضی اللہ عنہ گھر میں آئے دیکھا تو ایک پیالے میں پیاز رکھی ہے، پوچھا: یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا: یہ رسول اللہ نے بھیجا ہے، ابوایوب رضی اللہ

۳۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۵۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اس پیالے میں سے آپ نے تناول کیوں نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس میں پیاز دیکھی، عرض کی: کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں تم اسے کھاؤ، لیکن میرے پاس وہ آتا ہے جو تمہارے پاس نہیں آتا (میرے پاس جبریل امین وحی لے کر آتے ہیں)۔(۳۲۱)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے، آپ نے نچلی منزل میں رہائش اختیار فرمائی اور ابوایوب اوپر والی منزل میں رہنے لگے، ایک رات ابوایوب رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا ہم رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے اوپر چلتے پھرتے ہیں، یہ خیال آتے ہی وہ ایک طرف ہٹ گئے اور پوری رات ایک کونے میں گزار دی، صبح کو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نچلے حصے میں میرے لئے زیادہ سہولت ہے، ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس چھت پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں، چناں چہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نچلی منزل میں اٹھ آئے اور نبی اکرم ﷺ بالائی منزل میں تشریف لے گئے، ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ کے لئے کھانا تیار ہوتا اور آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا تھا، جب باقی ماندہ کھانا واپس آتا تو ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے بارے میں دریافت کرتے (کہ حضور ﷺ نے کس طرف سے تناول فرمایا ہے؟) پھر وہ وہیں سے کھاتے جہاں سے نبی اکرم ﷺ نے تناول فرمایا ہوتا، ایک دن انہوں نے ایسا کھانا تیار کیا جس میں (کچی) لہسن تھی اور آپ کی طرف بھیجا، اور (حسبِ معمول) رسول اللہ ﷺ کے تناول فرمانے کے مقام کے متعلق دریافت کیا، انہیں بتایا گیا کہ آپ نے کھانا تناول نہیں فرمایا، ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا یہ (لہسن) حرام ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں، ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: جو آپ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے (نبی کریم ﷺ نے کچی لہسن اس لئے تناول نہیں فرمائی کہ اس کے کھانے سے منہ سے بو آتی ہے) آپ کے

۳۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۹۶، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پاس وحی آتی تھی۔(۳۲۲)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانا بھیجا جاتا آپ اس میں سے تناول فرما کر بقیہ میرے پاس بھیج دیتے، ایک روز آپ نے (کھانے کا) ایسا پیالہ بھیجا جس میں سے آپ نے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا، اس میں (کچی) لہسن تھی، میں نے آپ سے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں، ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں جسے آپ ناپسند فرماتے ہیں۔(۳۲۳)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا آپ اس میں سے جس قدر اللہ چاہتا تناول فرماتے، باقی ماندہ سب کھانا ابوایوب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیتے تھے، کھانے میں آپ کے تناول فرمانے کا نشان ہوتا (کہ آپ نے برتن میں کہاں سے تناول فرمایا ہے) ایک مرتبہ آپ کے پاس لہسن والا کھانا بھیجا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ بھی تناول نہ فرمایا اور اسے ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، گھر والوں نے انہیں کھانے کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: میرے پاس لاؤ مجھے بھوک لگی ہے، جب انہوں نے کھانے میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ کے نشان نہ دیکھے تو کھانے سے ہاتھ روک لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئے، اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے اس کھانے کو تناول نہیں فرمایا، کیا میں اسے کھالوں؟ آپ نے فرمایا: اس میں لہسن تھی میرے پاس جبریل آتے ہیں انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا میں اس سے کھالوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم کھالو۔(۳۲۴)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر کی نچلی منزل میں تشریف فرما ہوئے، ہم اوپر بالا خانے میں تھے، ایک مرتبہ پانی گر گیا، میں اور (میری

۳۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۰۶، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۳۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۱۴، ۲۳۰۲۶، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، ورقم الحدیث: ۲۰۳۹۱، حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۱۵، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بیوی) ام ایوب اٹھے اور اپنے کمبل سے پانی سمیٹنے لگے کہ کہیں پانی رسول اللہ ﷺ کی طرف نہ جائے، پھر میں گھبرایا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ سے اوپر رہیں، آپ اوپر بالا خانے پر تشریف فرما ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سامان اوپر منتقل کرنے کا حکم فرمایا، آپ کا سامان تھوڑا سا تھا، پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میری طرف کھانا بھیجتے ہیں جہاں میں آپ کے ہاتھ کا نشان پاتا ہوں وہیں سے کھاتا ہوں، یہاں تک کہ آپ نے میرے پاس یہ کھانا بھیجا اس میں آپ کے تناول فرمانے کا نشان نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس میں (کچی) پیاز تھی میں نے اسے کھانا ناپسند کیا کیوں کہ میرے پاس فرشتہ آتا ہے لیکن تم اسے کھالو۔ (۳۲۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا آپ اس میں سے تناول فرمانے کے بعد باقی ماندہ کھانا ابوایوب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیتے، ابوایوب رضی اللہ عنہ کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے نشان تلاش کرتے اور وہیں سے کھاتے جہاں سے آپ نے تناول فرمایا ہوتا، ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کا ایسا پیالہ لایا گیا جس میں لہسن کی بو تھی، آپ نے اسے تناول نہ فرمایا اور کھانا جوں کا توں ابوایوب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا، ابوایوب رضی اللہ عنہ کھانے میں نبی کریم ﷺ کی انگلیوں کے نشان نہ دیکھ کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کھانے میں آپ کی انگلیوں کے نشان نہیں نظر آتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس میں لہسن کی بو آئی (اس لئے میں نے نہیں کھایا) ابوایوب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، جسے آپ نے تناول فرمانا پسند نہیں فرمایا، اسے میری طرف کیوں بھیجا؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آتا ہے۔ (۳۲۶)

ابوزیاد خیار بن سلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (سالن میں پکی ہوئی) پیاز کے بارے میں دریافت کیا (اسے کھا سکتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز تھی۔ (۳۲۷)

۳۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۵۸، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۳۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۳۹۲، حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۶۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

مسجد نبوی کی تعمیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی زمین بنونجار کی تھی، اس میں کھیتی، کھجور کے درخت اور مشرکوں کی قبریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے بنونجار سے فرمایا: یہ زمین مجھے فروخت کردو، انہوں نے عرض کی: اس کی قیمت ہم اللہ ہی سے لیں گے، پھر کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے، کھیتی برابر کردی گئی اور مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس مسجد کی تعمیر سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ جہاں نماز کا وقت پاتے نماز ادا کرلیتے تھے، آپ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز ادا کرلیتے تھے، مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے صحابہ کے پتھر لاتے وقت نبی کریم ﷺ فرماتے:

اللھمَّ ان الخیر خیر الآخرة فاغفر للانصار و المهاجرة

اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔(۳۲۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد کی جگہ بنو نجار کی تھی، یہاں کھجوروں کے درخت، کھنڈر اور دورِ جاہلیت کی قبریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے بنونجار سے فرمایا: یہ زمین میرے ہاتھ بیچ دو، وہ عرض گزار ہوئے: ہم اس کی قیمت اللہ عزوجل سے حاصل کریں گے، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے، کھیتی اجاڑ دی گئی اور قبریں کھود ڈالی گئیں، اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ جب نماز کا وقت پاتے تو بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔(۳۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ مسجد بنا رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

الا ان العیش عیش الأخرة فاغفر الانصار و المهاجرة

۳۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۲۶، ۱۳۱۴۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۳۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔ (اے اللہ) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔(۳۳۰)

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مسجد بنانے کا حکم فرمایا: ہم ایک ایک اینٹ لاتے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے ان کا سر مٹی سے آلودہ ہو رہا تھا، میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا (خود میں نے نہیں سنا) کہ رسول اللہ ﷺ عمار کے سر سے مٹی کو جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: تجھ پر افسوس! ابن سمیہ (عمار رضی اللہ عنہ) تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔(۳۳۱)

عکرمہ بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا تم ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر حدیث سنو، ہم آپ کے باغ میں آپ کے پاس آئے، آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنی چادر لی، ہمارے پاس آ گئے اور ہم سے احادیث بیان کرنے لگے یہاں تک کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا، انہوں نے بتایا ہم ایک ایک اینٹ لا رہے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹیں لا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے عمار کو دیکھا آپ اس سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے: اے عمار! تم اپنے ساتھیوں کی طرح ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھاتے؟ عمار بولے: میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا خواہش مند ہوں، رسول اللہ ﷺ عمار سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے: افسوس! عمار! اسے باغی گروہ قتل کرے گا، یہ ان کو جنت کی طرف اور وہ اس کو آگ کی طرف بلائیں گے، حضرت عمار کہنے لگے: میں آزمائشوں سے رحمان کی پناہ مانگتا ہوں۔(۳۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کی تھی، اس میں کھجور کے درخت اور مشرکوں کی قبریں تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ جگہ مجھے فروخت کر دو، انہوں نے گزارش کی ہم اس کی قیمت نہیں لیتے، نبی کریم ﷺ مسجد بنا رہے تھے، صحابہ آپ کو پتھر دے رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

۳۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۴۳۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۲۸، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

۳۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۴۵۱، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الا ان العیش عیش الأخرة فاغفر للانصار و المهاجرة

اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما

مسجد کی تعمیر سے پہلے جہاں نماز کا وقت ہوتا رسول اللہ ﷺ وہاں نماز ادا فرما لیتے تھے۔ (۳۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی طرح کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں سے بنایا اور اس کے ستون لکڑی کے لگائے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں بہت زیادہ توسیع کی، مسجد کی دیواریں منقش پتھروں اور گچ سے تعمیر کیں، اس کے ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساگوان کی لکڑی کی بنوائی۔ (۳۳۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مسجد کی دوسری تعمیر کے وقت) صحابہ کرام مسجد کی تعمیر کے لئے اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ مصروف تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے اپنے شکم انور کے ساتھ اینٹ لی ہوئی تھی، میں نے خیال کیا، اینٹ آپ کے لئے بھاری ہو رہی ہے، سو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اینٹ مجھے پکڑا دیں، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! دوسری اینٹ لے لو، یقیناً اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (۳۳۵)

مسجد نبوی کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مسجد جس

۳۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۶۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۴۔ رقم الحدیث: ۶۱۰۴، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۳۵۔ رقم الحدیث: ۸۷۲۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی وہ میری یہ مسجد ہے۔(۳۳۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے اس مسجد کے بارے میں بحث ومباحثہ کیا کہ وہ کون سی مسجد ہے کہ روزِ اول ہی سے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، ایک صاحب نے کہا وہ مسجد قبا ہے، دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری مسجد ہے۔(۳۳۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دو شخصوں میں جن میں سے ایک کا تعلق بنو خدرہ سے اور دوسرے کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا، اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، خُدری نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، عمری نے کہا وہ مسجد قبا ہے، دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس مسجد کے متعلق سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی مسجد ہے، رسول اللہ ﷺ کی مسجد، اور مسجد قبا میں بھی خیر کثیر ہے۔(۳۳۸)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عبدالرحمٰن میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے پوچھا آپ نے اپنے والد سے اس مسجد کے بارے میں کیا سنا ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد نے بتایا: میں رسول اللہ ﷺ کی گھر والیوں میں سے ایک کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ان دو (مسجد نبوی، مسجد قبا) میں سے وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ آپ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر زمین پر ماریں اور فرمایا: وہ یہی مدینے کی مسجد ہے۔(۳۳۹)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد ہمایوں میں دو حضرات کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی

۳۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۶۰۴، حدیث سہل بن سعد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

۳۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۶۲، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

۳۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۹۴، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

۳۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۰۳، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گئی ہے، ایک صاحب نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، دوسرے نے کہا: وہ مسجد قبا ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ میری یہ مسجد ہے۔(۳۴۰)

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد میں نماز سے ہزار درجہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔(۳۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد میں ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد حرام کے اور باجماعت نماز تنہا کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔(۳۴۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں، کوئی نماز نہیں چھوڑی اس کے لئے آگ سے برأت، عذاب سے نجات اور نفاق سے برأت لکھی جاتی ہے۔(۳۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے میری مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کے ایک قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا قدم ایک گناہ مٹاتا ہے۔(۳۴۴)

ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون بیمار ہوئیں تو اس نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گی، وہ تندرست ہوگئی اس نے جانے کی تیاری کی اور امّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو سلام

۳۴۰۔ رقم الحدیث:۲۲۲۹۹، حدیث ابو مالک سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ

۳۴۱۔ رقم الحدیث: ۵۱۳۱، ۵۱۳۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، و۷۲۱۲، ۷۶۷۷، ۷۶۸۱، ۹۶۸۰، ۹۹۰۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۲۔ رقم الحدیث:۹۹۲۶، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۔ رقم الحدیث:۱۲۱۷۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۴۴۔ رقم الحدیث:۹۲۹۲، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کرنے آئی اور انہیں اپنی تیاری کے بارے میں بتایا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھو میرا تیار کردہ کھانا کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اس مسجد میں نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد کعبہ کے۔(۳۴۵)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد کعبہ کے۔(۳۴۶)

اصحابِ صفہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اصحابِ صفہ فقرا تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا موجود ہو وہ تیسرے کو لے جائے، اور جس کے پاس چار لوگوں کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے لے جائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور نبی اکرم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے۔(۳۴۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اصحابِ صفہ فقرا لوگ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ تین افراد کو لے جائے اور جس کے پاس چار افراد کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو ساتھ لے جائے (یا جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو ساتھ لائے اور نبی اکرم ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے، گھر میں مَیں، میرے والد اور میری والدہ تھیں۔

حدیث کے راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا یا نہیں، اور ہمارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا مشترکہ خادم بھی تھا۔(۳۴۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اصحاب صفہ فقرا لوگ تھے،

۳۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۸۶، حدیث میمونہ بنت الحارث الھلالیہ زوج النبی ﷺ

۳۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۹۵، حدیث میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ

۳۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۶، حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

۳۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۱۵، حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے، چھٹے کو لے جائے، یا جیسے آپ نے فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو لائے، نبی کریم ﷺ دس افراد کو لے گئے، گھر میں مَیں، میرے والدین اور ہمارے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا مشترکہ خادم تھا، راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا کہ نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ہاں کھالیا، پھر وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھ کر پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے، رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آنے لگی تو آپ رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزرنے کے بعد اپنے گھر آئے، ان کی بیوی (حضرت عبدالرحمٰن کی والدہ) نے کہا: آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے، انہوں نے پوچھا کیا تو نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ وہ بولیں: مہمانوں نے آپ کی آمد سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کر دیا، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھپ گیا، میرے والد نے کہا: او بے وقوف! اور مجھے برا بھلا کہا، اور مہمانوں سے کھانا کھانے کو کہا، اور خود کھانا نہ کھانے کی قسم کھالی، مہمان (یا مہمانوں) نے بھی قسم کھالی کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بغیر کھانا نہیں کھائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یہ شیطان کی حرکت ہے (کہ میں نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی ہے) چناں چہ انہوں نے کھانا منگوایا اور کھانے لگے۔

اللہ کی قسم! ہم کھانے کا جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا، سب لوگ سیر ہو گئے، کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو اس طرح یا اس سے زیادہ دیکھ کر اپنی بیوی کو کہا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ ان کی اہلیہ نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو پہلے سے بھی تین گنا بڑھ گیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا: میرا نہ کھانے کی قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا، پھر ایک لقمہ کھا کر کھانا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، مدت پوری ہو گئی تو ہم نے بارہ آدمیوں کو سردار

Marfat.com

مقرر کیا، وہ آ گئے ہر آدمی کے ساتھ اللہ جانتا ہے کتنے آدمی تھے، آنے والے سب لوگوں نے اس کھانے میں سے کھایا۔ (۳۴۹)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے، اصحاب صفہ میں سے بعض لوگ بھوک کی وجہ سے کھڑے کھڑے گر جاتے تھے، بدوی کہتے یہ لوگ دیوانے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ان کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے: اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ عزوجل کے ہاں تمہارے لئے کتنا اجر ہے تو تم اس سے زیادہ فقر و فاقہ کو پسند کرتے، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دنوں میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ (۳۵۰)

حضرت یعیش بن طخفہ الغفاری بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے اصحابِ صفہ کے متعلق فرمایا، چناں چہ کوئی صاحب ایک آدمی کو کوئی دو افراد کو لے گیا یہاں تک میں پانچواں رہ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلو، ہم آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، آپ نے فرمایا: عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، عائشہ رضی اللہ عنہا کھجوریں لائیں ہم نے کھائیں، پھر تھوڑا سا کھجور کا حلوہ لائیں ہم نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، وہ بڑے برتن میں پانی لائیں، ہم نے پانی پیا، پھر ایک چھوٹے سے پیالے میں دودھ لائیں ہم نے پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہاں رات گزارو اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جاتے ہیں، میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے اپنے پیر سے مجھے ہلایا اور کہا اس طرح سونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (۳۵۱)

اس سے پہلی روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز نماز کہہ کر جگا رہے تھے، میرے پاس سے گزرے مجھے اوندھے منہ سویا ہوا دیکھ کر فرمایا: کون ہو؟ میں

۳۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۷۱۴، حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

۳۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۲۰، مسند فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

۳۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۰۶، حدیث ظخفۃ الغفاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے کہا: میں عبداللہ بن طخفہ ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح سونے کو اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔(۳۵۲)

اصحابِ صفہ کے معلّم

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصروف رہتے تھے جب کوئی شخص ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا، آپ اسے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے، ہم اسے قرآن کی تعلیم دیتے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی میرے سپرد کیا وہ میرے ساتھ گھر میں رہتا تھا، میں اسے اہل خانہ کے ساتھ کھانا کھلاتا اور اسے قرآن پڑھاتا تھا، وہ اپنے اہل وعیال کی طرف گیا، اس نے خیال کیا کہ اس پر میرا حق ہے سو اس نے مجھے ایسی کمان بہ طور ہدیہ دی کہ میں نے اس سے عمدہ لکڑی والی اور بہترین نرم کمان نہیں دیکھی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی اس ہدیے کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے اپنے دو شانوں کے درمیان انگارہ لگا رکھا ہے۔(۳۵۳)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ لوگوں کو کتابت (لکھنا) اور قرآن کی تعلیم دی، ان میں سے ایک صاحب نے مجھے کمان ہدیتاً پیش کی، میرے پاس مال نہیں تھا (میں نے سوچا) میں اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا، میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ اس کے بدلے میں تمہاری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے قبول کر لو۔(۳۵۴)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی ہجرت اور عُسرت کا دور

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم (ہجرت کر کے)

۳۵۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۰۵، حدیث طخفۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

۳۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۶۰، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۳۵۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۸۱، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مدینہ طیبہ میں آئے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر گھر میں دس بیس افراد کے گروپ میں تقسیم فرما دیا، میں ان دس افراد میں شامل تھا جس میں نبی اکرم ﷺ شامل تھے، ہمارے لئے صرف بکری کا دودھ ہوتا تھا، جب رسول اللہ ﷺ کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہو جاتی ہم دودھ پی لیتے اور آپ کے حصے کا دودھ رکھ دیتے تھے، ایک رات آپ کو ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی اور ہم سو گئے، جب نبی اکرم ﷺ تشریف لانے کے وقت سے بہت لیٹ ہو گئے تو میں نے سوچا شاید کسی نے آپ کی دعوت کی ہے، سو میں نے آپ کے حصے کا دودھ پی لیا، کچھ رات گزرنے کے بعد آپ گھر میں داخل ہوئے، دودھ پینے کے بعد مجھے نیند نہیں آئی، گھر میں داخل ہو کر آپ نے آہستہ سے سلام کیا اور (دودھ کے) پیالے کی طرف متوجہ ہوئے جب اسے خالی دیکھا تو خاموش رہے، پھر فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو ہمیں کھلائے، میں اچھل کر کھڑا ہوا چھری لی اور بکری کی طرف گیا، آپ نے فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: اسے ذبح کر رہا ہوں، ارشاد ہوا نہیں، بکری کو میرے پاس لاؤ، میں اسے آپ کے پاس لایا، آپ نے بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، ان میں سے قدرے دودھ نکلا، آپ نے اسے نوش فرمایا اور سو گئے۔ (۳۵۵)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ (ہجرت کر کے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، ہم شدید بھوکے تھے، ہم لوگوں کے پاس گئے کسی نے ہماری مہمانی نہ کی، پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ اپنے ٹھکانے پر لے گئے، آپ کے پاس چار بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا: مقداد! ان بکریوں کا دودھ چار حصوں میں تقسیم کر دینا، میں دودھ کے چار حصے کر دیتا تھا (تین حصے مقداد رضی اللہ عنہ اور اُن کے دو ساتھیوں کے اور ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے لئے) ایک رات رسول اللہ ﷺ کو آنے میں دیر ہوگئی، مجھے خیال آیا رسول اللہ ﷺ کسی انصاری کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے اور آپ کھا پی کر سیر ہو چکے ہوں گے، کیوں نہ میں آپ کے حصے کا دودھ پی لوں، مجھے برابر یہ خیال آتا رہا یہاں تک کہ میں نے اٹھ کر آپ کے حصے کا دودھ پی لیا اور پیالہ ڈھانپ دیا، جوں ہی میں دودھ پی کر فارغ ہوا مجھے یہ خیال ستانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ بھوکے تشریف

۳۵۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۰۶، حدیث المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لائیں گے اور یہاں کچھ نہیں پائیں گے، میں نے اسی خیال میں غلطاں ہو کر منہ ڈھانک لیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور ایسی آواز سے سلام کیا کہ جاگنے والا سن لے اور سویا ہوا بیدار نہ ہو، پھر پیالے کے پاس تشریف لائے، دیکھا اس میں کچھ نہ تھا تو فرمایا: اے اللہ! اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور اسے پلا جو مجھے پلائے، میں آپ کی دعا کو غنیمت سمجھ کر چھری کی طرف گیا اور چھری لے کر بکریوں کی طرف بڑھا اور انہیں ٹٹول کر دیکھنے لگا کہ ان میں سے زیادہ فربہ کون سی ہے؟ (تا کہ اسے ذبح کر کے اس کا گوشت تیار کروں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے دعا کا حق دار بنوں) جس بکری کو میرا ہاتھ لگا میں نے اس کے تھنوں کو دودھ سے بھرا ہوا پایا، میں نے پیالہ بھر کر دودھ نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کی: یا رسول اللہ! نوش فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھا کر مجھے (ہنستے ہوئے) دیکھا اور فرمایا: مقداد! یہ تیری ایک بری عادت ہے، کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ دودھ نوش فرمائیں پھر بات بتاتا ہوں، آپ نے سیر ہو کر نوش فرمایا، پھر مجھے عطا فرمایا، میں دودھ پی چکا تو آپ نے فرمایا: کیا بات تھی؟ میں نے آپ کو بات بتائی (کہ میں یہ سوچ کر آپ کسی انصاری کے ہاں کچھ کھا پی چکے ہوں گے آپ کے حصے کا دودھ پی لیا تھا اور پھر میں نے بکری کے تھنوں کو دودھ سے بھرا ہونے کا بتایا) تو آپ نے فرمایا: یہ آسمان سے نازل شدہ برکت تھی، تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا تا کہ ہمارے دو ساتھی بھی ہمارے ساتھ (یہ بابرکت دودھ) پی لیتے، میں نے کہا جب مجھے اور آپ کو برکت حاصل ہو گئی تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کون یہ برکت نہ پا سکا۔ (۳۵۶)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی ایسی حالت میں (ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں) آئے کہ (سفر اور بھوک کی) مشقت سے ہماری سماعت اور بصارت جانے والی تھی، ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر خود کو پیش کرتے (کہ کوئی ہمیں کھانا اور ٹھکانہ مہیا کر دے) کوئی ہمیں قبول نہ کرتا (کہ عسرت اور تنگ دستی کا دور تھا) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا ان کا دودھ ہم پیا کریں گے، ہم بکریوں کا دودھ نکالتے ہر انسان اپنے

۳۵۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۹۷، حدیث المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حصے کا دودھ پی لیتا اور ہم رسول اللہ ﷺ کا حصہ رکھ دیتے، آپ رات میں تشریف لاتے ایسی آواز میں سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سویا ہوا نہ جاگتا، پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھتے اور آ کر اپنے حصے کا دودھ نوش فرماتے، ایک رات شیطان نے میرے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ محمد (ﷺ) کے پاس انصار کی طرف سے (کھانے پینے کی چیزوں کے) تحفے آتے ہیں، آپ کو اس گھونٹ بھر دودھ کی کیا ضرورت ہے؟ اسے تم پی لو، شیطان برابر مجھے بہکاتا رہا یہاں تک کہ میں نے دودھ پی لیا، میں جوں ہی دودھ پی کر فارغ ہوا، مجھے شرمندگی اور ندامت نے گھیر لیا، اب شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (ﷺ) کے حصے کا دودھ پی لیا وہ آ کر دیکھیں گے دودھ نہیں پائیں گے تو تمہارے خلاف دعا کریں گے تم ہلاک ہو جاؤ گے اور تمہاری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔

میرے پاس ایسی اونی چادر تھی جب میں اس سے سر ڈھانپتا میرے پاؤں باہر نکل جاتے اور اگر اسے پیروں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا، میری نیند اُڑ گئی، میرے ساتھی سوتے رہے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اپنے معمول کے ساتھ سلام کیا، پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھی، اپنے مشروب کے پاس آئے دیکھا برتن خالی ہے، آسمان کی جانب سر اٹھایا، میں نے کہا اب آپ میرے خلاف دعا کریں گے میں ہلاک ہو جاؤں گا، آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور اسے پلا جو مجھے پلائے (یہ دعا سن کر) میں نے اپنی چادر کس لی اور چھری لے کر بکریوں کی طرف گیا، انہیں ٹٹولنے لگا تا کہ ان میں سے زیادہ فربہ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کروں، میں نے ہر بکری کے تھنوں کو دودھ سے لبریز پایا، رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے دودھ کے برتن میں، میں نے اتنا دودھ نکالا کہ برتن کے بالائی حصے تک جھاگ آ گئے، میں دودھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا تم نے آج دودھ نہیں پیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نوش فرمائیں، آپ نے پینے کے بعد مجھے دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نوش فرمائیں، آپ نے پی کر مجھے عطا فرمایا میں نے باقی ماندہ دودھ پیا، جب مجھے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا مجھے مل گئی ہے، میں ہنستے ہنستے زمین پر گر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقداد!

Marfat.com

یہ تمہاری ایک بری عادت ہے، میں نے عرض کی یارسول اللہ! آج میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا ہے، اور میں نے بھی ایسا ایسا کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا ہم تیرے ان دو ساتھیوں کو جگا کر اس رحمت میں شریک کر لیتے، میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا جب آپ نے اور آپ کے ساتھ میں نے اس رحمت سے حصہ پالیا تو مجھے دوسرے لوگوں کی پرواہ نہیں۔ (۳۵۷)

منبر کی تیاری

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا منبر کس قسم کی لکڑی سے بنایا گیا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے یہ کس قسم کی لکڑی سے تیار ہوا، اسے کس نے تیار کیا، کس روز تیار کیا، مسجد نبوی میں اسے کس دن رکھا گیا، اور رسول اللہ ﷺ اس پر کس دن تشریف فرما ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک خاتون کے پاس پیغام بھیجا اپنے بڑھئی غلام سے کہو میرے لئے لکڑیاں جوڑ (کر منبر بنا) دے جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے کلام کروں (خطبہ دوں)، اس نے اپنے غلام کو ہدایت کی، وہ غابہ کے جنگل میں گیا، جھاؤ کا درخت کاٹ کر لایا، اس کی لکڑی سے تین زینے بنائے، خاتون نے وہ منبر نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا، اسے اسی جگہ رکھا گیا جہاں تم دیکھتے ہو، پہلے ہی دن آپ اس پر تشریف فرما ہوئے، تکبیر کہی، رکوع کیا پھر الٹے قدم منبر سے اتر کر سجدہ کیا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر آپ منبر پر چڑھے، یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے تا کہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز کے بارے میں جان لو۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا لوگ کھجور کے تنے کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں ایسا ہی ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اس تنے سے ایسا ہی ہوا تھا۔ (۳۵۸)

۳۵۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۰۰، حدیث المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ، الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت ۲۳۳۱۰ پر بھی موجود ہے۔

۳۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۶۴، حدیث ابی مالک سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب مسجد نبوی چھپر جیسی تھی، رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کے پاس نماز پڑھتے اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے، آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ آپ کے لئے ایسی چیز بنادی جائے جس پر آپ جمعہ کے دن کھڑے ہوں تا کہ لوگ آپ کا دیدار کریں اور آپ انہیں خطبہ ارشاد فرمائیں، آپ نے فرمایا: ہاں، سو آپ کے لئے تین زینوں والا منبر تیار کیا گیا، جب منبر رسول ﷺ کو مقرر کردہ مقام پر رکھا گیا اور آپ منبر پر تشریف فرما ہونے کے ارادے سے اس خشک تنے کے پاس سے گزرے، تنا چیخ مار کر جگہ جگہ سے پھٹ اور چِر گیا، رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا، پھر آپ منبر کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ نماز پڑھتے اس خشک تنے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے، جب مسجد کو منہدم کیا گیا اور اس میں تبدیلی لائی گئی وہ تنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لے گئے وہ ان ہی کے پاس رہا، یہاں تک کہ بوسیدہ ہو گیا اسے دیمک کھا گئی اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (۳۵۹)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد نبوی چھپر کی حالت میں تھی، رسول اللہ ﷺ ایک خشک تنے کو سامنے رکھ کر نماز ادا کرتے تھے اور لوگوں کو خطبہ بھی وہیں ارشاد فرماتے تھے، نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ اس چیز کو پسند فرماتے ہیں کہ میں آپ کے لئے منبر بنادوں، آپ جمعہ کے دن اس پر کھڑے ہوں تا کہ لوگ آپ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کریں، آپ نے فرمایا: ہاں، آپ کے لئے تین سیڑھیوں والا یہ منبر بنایا گیا۔ منبر تیار ہو گیا اور اسے وہاں رکھ دیا گیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے رکھوایا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہونے کے ارادے سے چلے، جب آپ اس خشک تنے کے پاس سے گزرے جس کے پاس آپ نماز اور خطبہ میں کھڑے ہوتے تھے وہ چیخ مار کر پھٹ اور چِر گیا، رسول اللہ ﷺ اس کی آواز سن کر منبر سے اترے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر منبر کی طرف تشریف لے گئے، اس کے باوجود جب آپ نماز پڑھتے اس تنے کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔

۳۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۴۱، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اور اس حدیث کے راوی طفیل کہتے ہیں جب پرانی مسجد منہدم کی گئی اور اس میں تبدیلی لائی گئی، میرے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس تنے کو اپنے ہاں گھر میں لے آئے، تنا ان کے ہاں رہا یہاں تک کہ بوسیدہ ہو گیا، اسے دیمک نے کھالیا اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (۳۶۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب مسجد چھپر کی سی حالت میں تھی، رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے اور اس کے بازو میں کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، آپ کے صحابہ میں سے بعض حضرات نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے لئے ایسی چیز بناتے ہیں جس پر آپ جمعہ کے دن کھڑے ہوں تا کہ لوگ آپ کے دیدار سے مشرف ہوں، یا کہا لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ کا خطبہ سنیں، آپ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے تین زینے بنا دیئے، نبی اکرم ﷺ (منبر پر) کھڑے ہوئے، تنا آپ کے فراق میں رویا، آپ نے اس سے فرمایا: پرسکون رہو، اور اپنے صحابہ سے فرمایا: یہ خشک تنا میرے لئے رویا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: پرسکون رہو، اگر تم چاہو میں تجھے جنت میں لگا دوں، صالح بندے تیرا پھل کھائیں اور اگر کہو تجھے پہلے کی طرح ہرا بھرا کھجور کا درخت کر دوں اور اس نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔

جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا کھجور کا یہ تنا میرے (راوی حدیث طفیل کے) والد لے آئے، یہ ان ہی کے پاس رہا یہاں تک کہ اسے دیمک کھا گئی۔ (۳۶۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ منبر کی تیاری سے پہلے رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تیار ہوا اور آپ منبر کی طرف گئے، تنا آپ کے فراق میں رویا، آپ اس کے پاس تشریف لائے اسے گلے سے لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا، آپ نے فرمایا: اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ میرے لئے قیامت تک روتا رہتا۔ (۳۶۲)

۳۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۴۵، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ رضی اللہ عنہما

۳۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۵۱، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ رضی اللہ عنہما

۳۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۶، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۳۴۲۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

منبر کا شرف وفضیلت اور ریاض الجنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(۳۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور میرے حجرے اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(۳۶۴)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(۳۶۵)

حضرت عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ان گھروں سے میرے منبر تک جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔(۳۶۶)

امّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔(۳۶۷)

اذان کی ابتدا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب مسلمان مدینہ طیبہ میں آئے، نماز کے وقت جمع ہوتے تو نماز کے لئے کوئی پکارنے والا نہیں تھا، ایک روز انہوں نے اس کے بارے میں بات کی، بعض نے کہا کہ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس (گھنٹی) لے

۳۶۳۔ رقم الحدیث:۷۱۸۲، ۸۶۶۸، ۹۳۵۸، ۹۶۷۹، ۱۰۵۱۶، ۱۰۶۲۰، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۶۴۔ رقم الحدیث:۱۰۵۲۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۔ رقم الحدیث:۱۵۹۹۸، ۱۶۰۱۸، حدیث عبداللہ بن زید بن عاصم المزنی رضی اللہ عنہ

۳۶۶۔ رقم الحدیث:۱۶۰۲۳، حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۶۷۔ رقم الحدیث:۲۵۹۳۷، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

لیں۔ بعض نے کہا بل کہ یہودیوں کے قرن (سینگ) کی طرح قرن لے لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم ایسا آدمی نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لئے ندا دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال! اٹھو، نماز کے لئے ندا دو۔ (۳۶۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نے نبی اکرم ﷺ سے آکر کہا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں جاگ رہا ہوں، ایک آدمی آسمان سے اترا اس پر دو سبز چادریں تھیں، وہ مدینہ کی ایک دیوار کے بقیہ حصے پر اترا اس نے دو مرتبہ (کلمات اذان دُہرا کر) اذان کہی، پھر وہ بیٹھ گیا، پھر اس نے دو دو مرتبہ اقامت کہی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا، یہ کلمات بلال کو سکھاؤ (اذان کے الفاظ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی اسی طرح دیکھا، لیکن انصاری مجھ سے سبقت لے گیا۔ (اس نے مجھ سے پہلے اپنا خواب بیان کر دیا)۔ (۳۶۹)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کی خاطر ناقوس (گھنٹی) بجانے کا حکم دیا، خواب میں میرے پاس ایک آنے والا آیا جس نے ناقوس اٹھایا ہوا تھا، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بیچو گے؟ اس نے پوچھا: تو نے اس سے کیا کرنا ہے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لئے بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: بتاؤ، اس نے کہا تم کہو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشهد ان لا اله الا اللّٰه،
اشهد ان لا اله الا اللّٰه، اشهد ان محمداً رسول اللّٰه، اشهد ان محمداً
رسول اللّٰه، حی علی الصلاة، حی علی الصلاة، حی علی الفلاح ،
حی علی الفلاح، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا اله الا اللّٰه

پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا: جب نماز کھڑی ہو تو کہو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشهد ان لا اله الا اللّٰه، اشهد ان محمداً رسول

۳۶۸۔ رقم الحدیث: ۶۳۲۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۳۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۲۲، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللّٰہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، قدقامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ

جب صبح ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو اپنے خواب کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے، بلال کے ساتھ کھڑے ہوں ان کو یہ کلمات بتائیں وہ ان کلمات سے اذان کہیں، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان سنی وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے باہر نکلے: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے بھی اس طرح دیکھا ہے جس طرح اس نے دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر فرمایا: فللّٰہ الحمد (۳۷۰)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کی خاطر جمع کرنے کے لئے ناقوس بجانے پر اتفاق فرمایا کہ حال آں کہ آپ عیسائیوں کی موافقت کی وجہ سے اسے ناپسند فرماتے تھے، میرے پاس خواب میں ایک ایسا شخص آیا جس پر دو سبز چادریں تھیں اور اس نے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا، میں نے اسے کہا: بندۂ خدا! کیا تم ناقوس بیچو گے؟ اس نے پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا ہم اس سے نماز کے لئے بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز کی طرف تیری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا: ہاں کرو، اس نے کہا: تم کہو

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ، اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ

پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا جب نماز کھڑی ہو تو کہو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، قدقامت الصلوٰۃ، قد قامت

۳۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۴۳، حدیث عبداللہ بن زید ابن عبد ربہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

الصلوٰۃ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ

جب صبح ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے، پھر آپ نے اذان کہنے کا حکم دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان کہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لئے بلاتے تھے، ایک مرتبہ صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز کے لئے بلانے آئے، انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ سو رہے ہیں، بلال نے اونچی آواز سے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم سعید بن المسیب نے کہا پھر یہ جملہ فجر کی اذان میں داخل کر دیا گیا۔ (۳۷۱)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ کو یہ خواب بتایا تو آپ نے فرمایا: بلال کو بتاؤ، میں نے بلال کو (اذان کے کلمات) بتائے، انہوں نے اذان کہی جب بلال نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (خواب) میں نے دیکھا ہے اقامت میں کہنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: اقامت کہو، اقامت عبداللہ بن زید نے اور اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہما نے کہی۔ (۳۷۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک دوسرے کو نماز کے لئے جمع کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ گھنٹیاں بجاتے یا بجانے کے قریب تھے کہ انصار کے عبداللہ بن زید نام کے ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا اور اگر میں کہوں کہ میں سویا ہوا نہیں تھا تو سچ ہوگا، میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس پر دو سبز کپڑے تھے، اس نے قبلہ رو ہو کر کہا: اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، دو دو مرتبہ یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو گیا، پھر قدرے ٹھہر کر پہلے کی طرح کہا البتہ اس میں قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ کا اضافہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کو سکھاؤ وہ ان کلمات سے اذان کہیں، سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ نے اذان

۳۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۴۲، حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۴۱، حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس بھی ایسا ہی آنے والا (خواب میں) آیا تھا لیکن وہ (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) مجھ پر سبقت لے گئے۔ (۳۷۳)

خواتین سے بیعت

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، آپ نے انصار کی تمام خواتین کو ایک گھر میں جمع فرما کر ان کی طرف حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا، خواتین نے سلام کا جواب دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد بن کر آیا ہوں، ہم نے کہا: رسول اللہ کو اور رسول اللہ کے قاصد کو خوش آمدید، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس بات پر بیعت کرتی ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی، بدکاری نہیں کرو گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گی، اپنے ہاتھوں اور پیروں سے کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گی اور نیکی کے کاموں میں نبی ﷺ کی نافرمانی نہیں کرو گی؟ ہم نے کہا: ہاں، پھر ہم نے گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھا دیئے اور عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کے باہر سے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ (۳۷۴)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ان خواتین میں شامل تھی جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی، ہم سے یہ عہد بھی لیا گیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی اور محرم کے بغیر کسی مرد سے بات نہیں کریں گی۔ (۳۷۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ یہ آیت کریمہ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا الخ پڑھ کر عورتوں سے بیعت لیتے تھے، اپنی ازواج کے علاوہ آپ کے ہاتھ نے کسی خاتون کا ہاتھ نہیں چھوا۔ (۳۷۶)

۳۷۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۱۹، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۷۳، ۲۶۷۶۴، حدیث ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۷۴، حدیث ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۳۷۶۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۷۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ (۳۷۷)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو اہل ایمان خواتین ہجرت کر کے آتیں، رسول اللہ ﷺ اس آیت کریمہ سے ان کا امتحان لیتے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (۳۷۸)

اے نبی (ﷺ) جب مومن عورتیں اس بات پر آپ سے بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان باندھیں گی اور نہ اُمورِ شریعت میں آپ کی نافرمانی کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کریں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو مؤمنہ خاتون اس شرط کو تسلیم کر لیتی، رسول اللہ ﷺ فرماتے: میں نے تجھے بیعت کر لیا، اللہ کی قسم! بیعت لیتے وقت رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کسی خاتون کے ہاتھ سے نہیں لگا، آپ صرف زبانی ان شرائط پر بیعت فرماتے تھے۔ (۳۷۹)

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عورتوں میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: کہو، ہم حسب استطاعت ایسا کریں گی، میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں، یا رسول اللہ! ہمیں بیعت فرما لیجئے، آپ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، میری ایک عورت اور

۳۷۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۷۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۸۔ الممتحنہ: ۱۲

۳۷۹۔ رقم الحدیث: ۲۵۷۹۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

سوعورتوں سے ایک ہی بات ہے۔(۳۸۰)

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں دیگر مسلمان خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہونے کے لئے آئی، ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس آئی ہیں تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، ہم چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان کوئی بہتان نہیں گھڑیں گی، اور نیکی کے کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسبِ استطاعت ایسا کروگی، میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں، یارسول اللہ! ہمیں بیعت فرمایئے، آپ نے فرمایا: جاؤ، میں نے بیعت کرلیا، میری سوعورتوں سے وہی بات ہے جو ایک عورت سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کسی عورت سے مصافحہ نہیں فرمایا۔(ہاتھ نہیں ملایا) اور فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔(۳۸۱)

بنوعدی بن النجار کی حضرت سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خالاؤں میں ایک خالہ، جس نے دوقبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور انصار کی خواتین کے ساتھ آپ سے بیعت کی، جب آپ نے ہم پر یہ شرائط لگائیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھوں پیروں سے کسی پر بہتان نہیں گھڑیں گی اور نیکی کے کسی کام میں نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی اور اپنے شوہروں کو دھوکہ نہیں دیں گی، ہم نے آپ سے بیعت کرلی، جب ہم واپس ہوئیں ان میں سے ایک خاتون نے کہا: تم واپس جاکر رسول اللہ ﷺ سے پوچھو، شوہروں کو دھوکہ دینے کا کیا مطلب ہے، میں نے واپس جاکر آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: شوہر کا مال لے کر غیرحق دار کو دینا۔(۳۸۲)

۳۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۶۶، حدیث امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا

۳۸۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۶۷، ۲۶۴۶۸، ۲۶۴۶۹، ۲۶۴۷۰، حدیث امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا

۳۸۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۹۲، حدیث سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضرت سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے انصار کی خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ نے ہم سے جو عہد لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ اپنے شوہروں سے دھوکہ فریب نہ کریں، جب ہم واپس ہوئیں، ہم نے کہا: بہ خدا! ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتیں کہ اپنے شوہروں سے دھوکہ دہی کیا ہے؟ سو ہم نے واپس جا کر آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: شوہر کے مال سے (اس کی اجازت کے بغیر) دوسرے کو ہدیہ یا تحفہ دیں۔ (۳۸۳)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ سے بیعت کی، اس میں یہ شرط بھی تھی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، انصار کی ایک خاتون نے کہا: دورِ جاہلیت میں آل فلاں نے نوحے میں میری مدد کی تھی، ان میں نوحہ ہے، میں اس وقت تک آپ سے بیعت نہیں کروں گی جب تک نوحے میں ان کی مدد نہ کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے اتفاق فرمایا، وہ گئیں ان کی مدد کی پھر واپس آ کر نبی ﷺ سے بیعت کی، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس خاتون اور ام سلیم بنت ملحان کے علاوہ ہم میں سے کسی خاتون نے (نوحہ نہ کرنے کی) یہ شرط پوری نہیں کی۔ (۳۸۴)

۳۸۳۔ رقم الحدیث: ۲۶۸۲۹، حدیث سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا

۳۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۶۲، حدیث ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

انصار اور مہاجرین میں مؤاخات و میثاقِ مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔(۳۸۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں میرے گھر میں قریش (مہاجرین) اور انصار میں باہم عہد و پیمان لیا تھا۔(۳۸۶)

عاصم احول بیان کرتے ہیں، کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں حلف (عہد و پیمان) نہیں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا: ہاں، ہاں، رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں باہم عہد و پیمان لیا تھا۔(۳۸۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے مابین یہ دستاویز لکھی کہ وہ اپنے خون بہا ادا کریں گے اور قیدیوں کو معروف طریقے سے فدیہ دے کر آزاد کرائیں گے اور مسلمانوں کے مابین اصلاح کریں گے۔(۳۸۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے مال سے آپ کے لئے آدھا حصہ الگ کر دیتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ لوگ مجھے بازار کا راستہ بتا

۳۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۷۹، ۱۳۵۷۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۶۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۵۷۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۸۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۶۸۶۵، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

دیں، انہوں نے آپ کو بازار کا راستہ بتایا، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ چلے گئے، جب واپس آئے اپنے ساتھ کچھ پنیر اور گھی بہ طور نفع لے کر آئے، کچھ عرصے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان پر زردی کا اثر دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے (تمہارے کپڑوں پر زردی کیسی ہے)؟ عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے، آپ نے مہر کا پوچھا تو کہا: گٹھلی کے برابر سونا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری سے ہو۔ (۳۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے، نبی کریم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، سعد رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے مال میں سے آدھا آپ کا ہے اور میری دو بیویاں ہیں، جو تمہیں پسند ہو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں، تم اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کر لینا، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں آپ کو برکتوں سے نوازے، تم مجھے بازار کے بارے میں بتا دو، اس روز جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ واپس آئے تو بازار سے کچھ حاصل کر کے آئے، رسول اللہ ﷺ نے چند روز عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا پھر وہ آئے تو دیکھا کہ ان پر زردی کا نشان ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا خبر ہے؟ عرض کی میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا: اسے کیا دیا ہے؟ کہا: سونے کی گٹھلی یا کہا گٹھلی کے برابر سونا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہو۔ (۳۹۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، سعد رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے بھائی! مدینے میں، میں سب سے مال دار ہوں، آپ میرا آدھا مال لے لیں اور میرے نکاح میں دو عورتیں ہیں، دیکھ لیں جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ

۳۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۱۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لوگ مجھے بازار کا بتائیں، انہوں نے آپ کو بازار کا بتایا، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بازار میں خرید وفروخت کی، نفع کمایا اور کچھ پنیر اور گھی لائے، پھر جب تک اللہ نے چاہا وہ اسی طرح بازار میں خرید وفروخت کرتے رہے، ایک مرتبہ آئے تو ان پر زعفران کے نشانات تھے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ عرض کی یارسول اللہ! میں نے شادی کر لی ہے، فرمایا: مہر کتنا دیا؟ عرض کی گٹھلی کے برابر سونا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میری یہ حالت ہوگئی کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تو مجھے توقع ہوتی میں اس سے سونا یا چاندی حاصل کرلوں گا، اللہ تعالیٰ نے میری تجارت میں بڑی برکت عطا فرمائی، مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تو سونا بن جاتی۔(۳۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مابین مواخات قائم فرمائی۔(۳۹۲)

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی، ان میں سے ایک پہلے شہید ہوگئے اور دوسرے بعد میں فوت ہوئے، ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا دعا کی؟ صحابہ نے کہا: ہم نے اس کے لئے دعا کی کہ اللہ اس کی مغفرت فرمائے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اپنے ساتھی کے ساتھ ملا دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (پہلے) کی نماز کے بعد اس کی نماز اس کے عمل کے بعد اس کا عمل، اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے کہاں گئے، آپ نے فرمایا: ان دو کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر فرق ہے۔(۳۹۳)

یہودیوں کا روح کے بارے میں سوال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کے ایک کھیت میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ نے کھجور کی صاف شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا، آپ کا

۳۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۵۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۱۳۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۶۴، حدیث عبید بن خالد السلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چند یہودیوں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، بعض نے کہا: نہ پوچھو، پھر انہوں نے کہا: محمد! (ﷺ) یہ بتائیں روح کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ چھڑی کے سہارے پر ٹھہر گئے میں آپ کے پیچھے تھا، میں سمجھنے لگا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، تب آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاًO (۳۹۴)

اور وہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

ان میں سے کسی نے کہا: ہم نے تم سے کہا تھا کہ ان سے سوال نہ کرو۔ (۳۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی، شوال ۱ھ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؟ ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو سُنْح کے مقام میں بنو حارث بن خزرج کے ہاں قیام پذیر ہوئے، ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے، کچھ انصاری مرد اور عورتیں بھی جمع ہو گئیں، میری والدہ میرے پاس آئیں، میں کھجور کے دو درختوں کے درمیان جھولا جھول رہی تھی، مجھے جھلایا جا رہا تھا، میری ماں نے مجھے جھولے سے اتارا، میرے بال درست کئے، پانی سے میرا منہ دھلایا اور مجھے لے کر چل پڑیں، دروازے پر پہنچ کر رک گئیں، میری سانس پھول رہی تھی جب میری سانس درست ہوئی مجھے گھر کے اندر لائیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ کے پاس انصاری مرد اور عورتیں موجود تھے۔ میری ماں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں بٹھا دیا پھر کہا: یہ آپ کے گھر والے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے لئے اور ان کو آپ کے لئے مبارک فرمائے۔ مرد، عورتیں اٹھ کھڑے ہوئے اور گھر سے باہر چلے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں میرے ساتھ شب باشی فرمائی،

۳۹۴۔ بنی اسرائیل: ۸۵

۳۹۵۔ رقم الحدیث: ۳۶۸۰، ۳۸۸۸، ۴۲۳۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میرے شادی پر اونٹ ذبح ہوا نہ بکری، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف (کھانے کا) بڑا پیالہ بھیجا جو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت بھیجا کرتے تھے جب آپ اپنی ازواج کے پاس جاتے تھے، اس وقت میں نو سال کی تھی۔ (۳۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکہ میں مجھ سے عقد فرمایا، میں اس وقت چھ سال کی تھی اور میری رخصتی مدینے میں ہوئی، میں اس وقت نو سال کی تھی۔ (۳۹۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے تجھے دو مرتبہ خواب میں دیکھا، ایک شخص ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں لے کر آتا ہے اور کہتا ہے: یہ آپ کی زوجہ ہے، میں اسے کھول کر دیکھتا ہوں اس میں تم ہوتی ہو، میں کہتا ہوں اگر یہ اللہ عزوجل کی جانب سے ہے تو ایسا ہی ہوگا۔ (۳۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میرا عقد شوال میں ہوا اور شوال ہی میں میری رخصتی ہوئی، آپ کی کون سی زوجہ محترمہ ایسی ہے جو آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ نصیب والی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوال کے مہینے میں عورتوں کی رخصتی کو پسند فرماتی تھیں۔ (۳۹۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میری شادی نو برس کی عمر میں ہوئی، جب آپ ﷺ کا وصال ہوا، میں اٹھارہ برس کی تھی۔ (۴۰۰)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کو تیار کرنے والی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لانے والی تھی، میرے ساتھ اور خواتین بھی تھیں، اللہ کی قسم! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس مہمان نوازی کے طور پر صرف دودھ کا

۳۹۶۔ رقم الحدیث: ۲۵۲۴۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۹۷۔ رقم الحدیث: ۳۴۳۴۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۴۵۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۵۱، ۲۵۱۸۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۰۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۳۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

پیالہ پایا، رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرما کر عائشہ کو دیا، لڑکی شرما گئی تو ہم نے کہا رسول اللہ کے ہاتھ کو واپس نہ کرو، دودھ لے لو، عائشہ نے شرماتے ہوئے پیالہ لیا اور اس میں سے کچھ پیا، پھر آپ نے فرمایا: اپنی ساتھیوں کو دے دو، ہم نے کہا: ہمیں طلب نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی طلب کے ہوتے ہوئے کہے کہ مجھے طلب نہیں ہے یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: چھوٹے سے چھوٹا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔(۴۰۱)

اے اللہ! وباؤں والی اس سرزمین کو برکتوں کا گہوارہ بنا دے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہ بخار والی سرزمین تھی، لوگ بخار میں مبتلا ہو گئے، نبی کریم ﷺ مسجد میں آئے لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے (اجر میں) آدھی ہوتی ہے تو لوگ تکلیف کے باوجود بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔(۴۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی یہ زمین سب سے زیادہ بیماریوں کی آماج گاہ تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! مکہ کی طرح یا اس سے زیادہ ہمیں مدینہ محبوب کر دے، اسے صحت و تندرستی والا بنا دے، ہمارے لئے اس کے مد اور صاع (ناپ تول کے پیمانوں) میں برکت عطا فرما دے اور اس کے بخار کو جُحفہ میں منتقل فرما دے۔(۴۰۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے آپ کے صحابہ بیمار پڑ گئے، حضرت ابوبکر، حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور بلال رضی اللہ عنہم بھی بیمار ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے

۴۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۹۲۵، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۴۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۸۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۰۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۶۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

ان کی عیادت کے لئے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی طبیعت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:

ہر شخص اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے، حال آں کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب تر ہوتی ہے۔

عامر رضی اللہ عنہ سے ان کی صحت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے یہ شعر کہا:

میں نے موت کا ذائقہ چکھنے سے پہلے اسے پالیا اور بزدل کی موت تو اس کے اوپر سے آگرتی ہے۔ (وہ بہادرانہ انداز میں نہیں مرتا)

پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے ان کی طبیعت پوچھی تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

ہائے کیا میں ''فخ'' میں پھر رات گزار سکوں گا اور میرے اردگرد اذخر اور جلیل (نامی پودے) ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر ان لوگوں کیفیت بتلائی تو آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور دعا کی: اے اللہ! ہمیں مدینہ، مکہ کی طرح یا اس سے زیادہ محبوب بنادے، ہمارے لئے اس کے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما اور اس کی وبا کو مَہْیَعَۃ کی طرف منتقل فرمادے۔ (۴۰۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے حضرت ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بیمار پڑ گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بخار میں کہتے:

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے حال آں کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب تر ہوتی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بخار جب کم ہوتا تو وہ گنگناتے:

ہائے مجھے کیا معلوم کہ میں کبھی اس وادی میں رات گزار سکوں گا جہاں میرے اردگرد اذخر اور جلیل (نامی پودے) ہوں گے، کیا میں کبھی ''مجنہ'' کے چشموں پر جا سکوں گا اور شامہ اور طفیل (پہاڑ) میرے سامنے ظاہر ہوں

۴۰۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۳۹، ۲۵۳۲۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

گے۔ اے اللہ! عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو رسوا فرما انہوں نے ہمیں مکہ سے نکالا ہے۔ (۴۰۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، یہ وبا والی سرزمین تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھتا یہ شعر کہتے تھے:

ہر شخص اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب تر ہوتی ہے۔

جب بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہوتے تو (یہ شعر) کہتے:

ہائے! میں جان سکتا، کیا اس وادی میں رات گزار سکوں گا جہاں میرے اردگرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہوگی اور کیا میں کسی دن مجنہ کے چشموں پر اتروں گا اور شامہ اور جلیل (پہاڑ) میرے سامنے ہوں گے۔

اے اللہ! عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت فرما انہوں نے ہمیں مکہ سے نکالا۔

رسول اللہ ﷺ نے جب صحابہ کو تکلیف میں مبتلا دیکھا تو دعا کی: اے اللہ ہمارے لئے مدینے کو مکے کی طرح یا اس سے زیادہ محبوب کر دے، اے اللہ! اس (کی آب وہوا) کو درست فرما دے، اس کے صاع اور مُد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔

حدیث کے راوی حضرت عروہ کہتے ہیں جو بچہ جحفہ میں پیدا ہوتا تھا وہ بلوغت تک پہنچنے سے پہلے پہلے بخار کی گرفت میں آجاتا تھا۔ (۴۰۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے جب ہم حرّہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سیراب زمین کے پاس پہنچے تو رسول اللہ نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا، وضو فرمانے کے بعد آپ قبلہ رو کھڑے ہوئے،

۴۰۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۱۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۰۶۔ رقم الحدیث: ۲۵۷۰۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

تکبیر کہی اور دعا مانگی: اے اللہ! تیرے بندے اور تیرے دوست ابراہیم (علیہ السلام) نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا مانگی، میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا مانگتا ہوں، تو ان کے مُد اور صاع میں اہل مکہ کو عطا فرمودہ برکت سے دوگنی برکت عطا فرمادے۔ (۴۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ طیبہ میں مکہ مکرمہ سے دوگنا برکت رکھ دے۔ (۴۰۸)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے لئے دعا مانگی، میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرم قرار دیا تھا اور میں نے مدینے کے مُد اور صاع کے لئے ویسی دعا کی ہے جیسے دعا ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے لئے کی تھی۔ (۴۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی بستی کی طرف جانے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (غلبہ پالے گی) اور برائیوں کو ایسے دور کردے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (۴۱۰)

حضرت سعد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اہل مدینے کے شہر میں برکت عطا فرما، ان کے صاع میں برکت عطا فرما ان کے مُد کو بابرکت بنادے۔ اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے اور خلیل تھے، میں تیرا بندہ اور رسول ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعا مانگی میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے سوال کرتا ہوں تو انہیں اہل مکہ کے لئے ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا کے مطابق اور اتنی ہی اور برکت عطا فرما، مدینہ فرشتوں کے گھیرے میں ہے، اس کے ہر راستے کی فرشتے حفاظت کر رہے ہیں اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں

۴۰۷۔ رقم الحدیث: ۹۳۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۴۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۴۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۴۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۱۱، حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم المزنی رضی اللہ عنہ
۴۱۰۔ رقم الحدیث: ۸۷۵۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوسکیں گے، جو شخص اس شہر سے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔(۴۱۱)

حرمِ مدینہ کی حدود

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کداء اور اُحد کے درمیان حرم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے حرم قرار دیا ہے، میں یہاں کا درخت کاٹوں گا نہ یہاں پرندے کا شکار کروں گا۔(۴۱۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا مدینہ منورہ دو حَرّوں کے درمیان حرم ہے اسے رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے، اور آپ ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! مدینے میں دوگنی برکت عطا فرما اور اہل مدینہ کے صاع اور مُد میں ان کے لئے برکت مرحمت فرما۔(۴۱۳)

عبداللہ بن عباد الرزقی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے کنوئیں بیر اِہاب میں چڑیوں کا شکار کر رہا تھا حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا میں کئی چڑیائیں پکڑ چکا تھا، انہوں نے میرے ہاتھ سے چڑیائیں چھینیں، انہیں چھوڑ دیا اور فرمایا: بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے مدینے کے دو حرّوں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیا ہے، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔(سو یہاں کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے)۔(۴۱۴)

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پھر بیوت سقیا کے پاس حرّہ کے شروع میں نماز پڑھی اور دعا کی: یا اللہ! تیرے خلیل، تیرے بندے اور پیغمبر ابراہیم (علیہ السلام) نے اہل مکہ کے لئے دعا کی، میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ، تیرا نبی اور تیرا رسول تجھ سے اہل مدینہ کے لئے ویسی دعا مانگتا ہوں جیسی دعا ابراہیم (علیہ السلام) نے اہل مکہ کے لئے مانگی تھی، ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ

۴۱۱۔ رقم الحدیث:۱۵۹۶، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۴۱۲۔ رقم الحدیث:۲۳۲۶۸، حدیث عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۴۱۳۔ رقم الحدیث:۱۴۶۰، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۴۱۴۔ رقم الحدیث:۲۲۲۰۰، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اہل مدینہ کے صاع اور مُد (ماپ تول کے پیمانوں) اور پھلوں میں برکت عطا فرما۔ بارِ الٰہا! ہمیں مدینہ اسی طرح محبوب کر دے جیسا تو نے ہمارے لئے مکے کو محبوب کیا ہے، مدینے کی وباؤں کو ''خم'' کی طرف پھیر دے، یا اللہ! میں نے مدینے کے دو حرّوں کے درمیان کو حرم قرار دیا ہے جیسے ابراہیم (علیہ السلام) کی زبانی (مکہ کو) حرم قرار دیا گیا۔ (۴۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے مدینے کو دو حرّوں کے درمیان کو حرم قرار دیا ہے، پھر بنو حارثہ آئے، آپ نے ان سے فرمایا: میرا خیال ہے تم حرم کی حدود سے باہر ہو گئے ہو، پھر آپ نے غور فرما کر ارشاد فرمایا: بل کہ تم حرم کی حدود میں ہو، بل کہ تم حرم کی حدود میں ہو۔ (۴۱۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: مدینہ کی مثال بھٹی جیسی ہے ابراہیم (علیہ السلام) نے مکے کو حرم قرار دیا تھا میں مدینے کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ مکے کی طرح دو حرّوں کے درمیان حرم ہے اور اس کی چراگاہیں بھی، ان میں سے درخت نہ کاٹا جائے الّا یہ کہ کوئی شخص اس میں سے جانور چرائے، ان شاء اللہ طاعون اور دجال اس کے قریب نہیں آئیں گے، فرشتے مدینہ کے تمام دروازوں اور سوراخوں سے اس کی حفاظت کریں گے، اور کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ مدینے میں جنگ کے لئے ہتھیار اٹھائے۔ (۴۱۷)

مدینہ طیبہ میں تنگ دستی اور تکالیف پر صبر کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مدینہ طیبہ کی تکالیف، بیماریوں اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا (اس کے ایمان کا) گواہ ہوں گا۔ (۴۱۸)

۴۱۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۲۴، حدیث ابی قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

۴۱۶۔ رقم الحدیث: ۷۷۸۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۱۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۱۸۔ رقم الحدیث: ۷۸۰۵، ۸۹۱۶، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص مدینہ طیبہ کی تکالیف، بیماریوں اور شدتوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔ (۴۱۹)

تحویل قبلہ اور کعبے کی طرف پہلی نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے سولہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر بعد میں قبلہ تبدیل کر دیا گیا۔ (۴۲۰)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے سولہ یا سترہ ماہ (حدیث کے راوی سفیان کو شک ہے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، پھر ہم کعبے کی طرف پھر گئے۔ (۴۲۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ مدینے میں تشریف لائے، آپ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۴۲۲)

بے شک ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم آپ کا رخ ضرور اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جو آپ کو پسند ہے، لہٰذا آپ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف منہ کر لیا کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کا رخ مکہ کی طرف کر دیا۔ (۴۲۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے

۴۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۴۵، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۴۲۰۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۲، ۳۲۶۰، ۳۳۵۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۶۸، حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہما

۴۲۲۔ البقرہ: ۱۴۴

۴۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۱۹، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جب (ہجرت فرما کر) مدینے میں تشریف لائے آپ انصار میں اپنے ناناؤں یا ماموؤں میں قیام پذیر ہوئے، اور سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو، آپ نے سب سے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی، آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی یہ نماز پڑھی، آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک صاحب ایک مسجد میں نماز ادا کرنے والوں کے پاس سے گزرے وہ اس وقت رکوع میں تھے، انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی ہے، وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے، یہود و اہل کتاب کو آپ کا بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنا پسند تھا، پھر جب آپ نے بیت اللہ کی طرف چہرہ پھیر لیا تو انہیں یہ چیز ناگوار گزری۔ (۴۲۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، پھر کعبے کی طرف نماز پڑھنے لگے، آپ کو کعبے کی طرف نماز پڑھنا پسند تھا، سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۴۲۵)

ایک صحابی جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کعبہ رخ ہو کر) عصر کی نماز پڑھی تھی، انصار کے لوگوں کے پاس سے گزرے جو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے، اس صحابی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی طرف رخ کر کے عصر کی نماز پڑھی ہے، وہ لوگ نماز میں رکوع کی حالت میں کعبے کی طرف پھر گئے۔ (۴۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والے نے آ کر کہا: رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے

۴۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۲۶، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

۴۲۵۔ البقرہ: ۱۴۴

۴۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۳۲، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اور ہمیں کعبے کی طرف رخ کرنے کا حکم ملا ہے، وہ حضرات نماز کے دوران گھوم گئے اور اپنا رخ کعبے کی طرف کرلیا۔ (۴۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز میں تھے کہ ایک آنے والے نے آ کر کہا: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا وہ گھوم گئے اور کعبہ کی طرف رخ کرلیا۔ (۴۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۴۲۹)

ایک صاحب بنو سلمہ کے ہاں سے گزرے وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے اور دوسری رکعت کے رکوع میں تھے، انہوں نے پکار کر کہا: سنو! قبلہ بدل گیا ہے، قبلہ کعبہ کی طرف تبدیل ہو گیا ہے، وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم گئے۔ (۴۳۰)

تحویل قبلہ سے قبل فوت ہونے والے صحابہ کی نمازیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب تحویل قبلہ ہوئی لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے وہ ساتھی جو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے رہے اور تحویل قبلہ سے قبل فوت ہو گئے، ان کی نمازوں کا کیا ہوا؟ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (۴۳۱)

اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔

۴۲۷۔ رقم الحدیث: ۴۶۲۸، ۴۷۷۹، ۵۷۹۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۲۸۔ رقم الحدیث: ۵۸۹۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۲۹۔ البقرہ: ۱۴۴

۴۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۲۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۳۱۔ البقرہ: ۱۴۳

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب تحویل قبلہ ہوئی، کہا گیا: یارسول اللہ! ان لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے فوت ہوئے، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (۴۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ان بھائیوں (کی نمازوں) کا کیا ہوگا جو اس سے پہلے فوت ہو گئے اور وہ بیت المقدس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھتے رہے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (۴۳۳)

پہلی مسلم شماری

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسلمانوں کی تعداد گن کر بتاؤ، ہم نے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق خطرہ ہے جب کہ ہم تو چھ سات سو کے درمیان ہیں، آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے، شاید کہ تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا چناں چہ ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر شخص چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔ (۴۳۴)

رات کے وقت مسلمانوں کے امور میں مشورے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تبادلہ خیالات فرماتے اور مسلمانوں کے کسی معاملے میں گفتگو کرتے تھے، میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ (۴۳۵)

۴۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۷۷۱، ۲۹۵۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۳۳۔ رقم الحدیث: ۳۲۳۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۷۴۸، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

۴۳۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۹، ۲۲۹، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کاش میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میری نگہ بانی کرتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ایک رات جاگ رہے تھے میں آپ کے پاس تھی، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا بات ہے آپ کیوں جاگ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کاش میرا کوئی نیک صحابی آج رات میری حفاظت اور نگہ بانی کرتا، ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ وہ بولے میں سعد بن مالک ہوں، آپ نے دریافت کیا: کس لئے آئے ہو؟ کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کی نگہ بانی اور حفاظت کے لئے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ سو گئے اور میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ (۴۳۶)

روزوں کی فرضیت۔ رمضان ۲ھ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، روزوں پر تین مختلف حالات گزرے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، آپ ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھتے تھے (اس حدیث کے ایک راوی یزید کہتے ہیں آپ ﷺ ربیع الاول ۱ھ سے رمضان ۲ھ تک ہر مہینے میں تین روزے رکھتے رہے) اور عاشورا کا روزہ، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر روزے فرض کر دیئے اور یہ حکم نازل فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (۴۳۷)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ گنتی کے چند روز تک، پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری

۴۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۶۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۳۷۔ البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۴

Marfat.com

کرے، اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں (مگر روزہ نہ رکھیں) تو اس کے بدلے میں ایک محتاج کو کھانا کھلانا ہے۔

وہ شخص چاہتا روزہ رکھتا اور جو شخص چاہتا مسکین کو کھانا کھلا دیتا، یہ اس کے لئے روزے کے بدلے میں کافی ہوتا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ (۴۳۸)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے، (اور جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں، اور (جو حق و باطل میں) فرق کرنے والا ہے، سو تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے، اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

اب تندرست مقیم کے لئے روزے ضروری ہو گئے (روزوں کے بدلے فدیے میں مسکین کو کھانا کھلا دینے کی اجازت منسوخ ہو گئی) مسافر اور مریض کو رخصت عطا کر دی گئی (کہ وہ بعد میں روزوں کی قضا کر لیں) اور ایسے عمر رسیدہ شخص کے لئے جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا (روزے کے بدلے میں) کھانا کھلانے کی اجازت برقرار رہی، یہ روزے کے دو حالات ہوئے۔

لوگ سونے سے پہلے پہلے کھا پی سکتے اور بیویوں سے مباشرت کر سکتے تھے، اگر سو جاتے تو یہ چیزیں ممنوع ہوتیں، پھر انصار کے صرمہ نام کے ایک صاحب روزے میں سارا دن شام تک کام کاج کر کے تھکے ہارے گھر میں آئے، عشاء کی نماز پڑھی اور کچھ کھائے پیئے بغیر سو گئے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور انہوں نے (اسی حالت میں) روزہ رکھ لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے سخت نڈھال اور ماندہ دیکھ کر پوچھا: تم اس قدر نڈھال اور تھکے ماندے کیوں ہو؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے کل سارا دن کام کیا، جب واپس آیا میں نے خود کو (بستر پر) گرا دیا، مجھے نیند آ گئی اور میں نے روزے کی حالت میں صبح کی۔

۴۳۸۔ البقرہ:۱۸۵

Marfat.com

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں سونے کے بعد اپنی بیوی یا باندی سے مباشرت کر لی، اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا، تب اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (۴۳۹)

روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، سو اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا، اور تم سے درگزر کی، پس تم (رات میں) ان سے ہم بستر ہو لیا کرو اور اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ مقدر کر دیا ہے اس کو حاصل کرو اور جب تک صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے ممتاز نہ ہو اس وقت تک (صبح صادق تک) کھا پی لیا کرو، پھر تم رات تک روزہ پورا کرو۔ (۴۴۰)

رمضان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے، برکت والا مہینہ، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے ہیں، رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس مہینے میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص

۴۳۹۔ البقرہ: ۱۸۷

۴۴۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۱۹، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس مہینے کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ محروم ہے۔(۴۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہ خدا! مسلمانوں پر کوئی مہینہ رمضان سے بہتر نہیں آتا، اور منافقوں کے لئے کوئی مہینہ رمضان سے برا نہیں آتا، اس لئے کہ مومن اس ماہ میں عبادت کے لئے قوت مہیا کرتے ہیں اور منافق لوگوں کے عیوب اور کوتاہیوں کو تلاش کرتے ہیں، یہ مہینہ اہل ایمان کے لئے غنیمت ہے جس پر گنہ گار رشک کرتے ہیں۔(۴۴۲)

روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوش بو سے پاکیزہ تر ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے (اسے اس کی جزا ملے گی) روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ میرے لئے اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے، سو اس کے روزے میرے لئے ہیں اور میں ہی اس کی جزا مرحمت فرماؤں گا (یا خود میں اس کی جزا ہوں اسے میرا قرب نصیب ہوگا) ہر نیکی کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک ہے، سوائے روزے کے وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔(۴۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ (گناہوں سے بچانے والی) ڈھال ہے، جب تم میں کوئی کسی دن روزے سے ہو تو بدزبانی جہالت کی باتیں نہ کرے، اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے وہ کہہ دے میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔(۴۴۴)

۴۴۱۔ رقم الحدیث: ۸۷۶۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴۴۲۔ رقم الحدیث: ۸۱۶۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴۴۳۔ رقم الحدیث: ۷۴۴۲، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴۴۴۔ رقم الحدیث: ۷۴۴۱، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

صومِ وصال کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں صومِ وصال (بغیر افطار اور سحری کے مسلسل روزے) رکھے، صحابہ کرام بھی صومِ وصال رکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا، عرض کیا گیا: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے (رب تعالیٰ کی طرف سے) کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (۴۴۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال رکھے، آپ نے صحابہ کو صومِ وصال سے منع کر دیا اور فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں اپنے رب کی رحمت کے زیرِ سایہ ہوتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (۴۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھو، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ تو صومِ وصال رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس معاملے میں، میں تمہاری مانند نہیں ہوں، میں اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اتنا عمل کرو جس کی تمہیں طاقت ہو۔ (۴۴۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صومِ وصال نہ رکھو، صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! آپ تو صومِ وصال رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے (اپنے رب عزوجل کی طرف سے) کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (۴۴۸)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: جو شخص ضرور ایسا کرنا چاہتا ہو وہ سحری سے سحری تک روزہ رکھ لے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ بھی صومِ وصال رکھتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: میں

۴۴۵۔ رقم الحدیث: ۵۷۶۱، ۶۲۶۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۴۶۔ رقم الحدیث: ۷۳۸۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۴۷۔ رقم الحدیث: ۷۴۴۳، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۱۵۲، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تمہاری طرح نہیں ہوں، میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ کھلانے والا (رب) مجھے کھلاتا اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔(۴۴۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (رمضان کے) مہینے کے آخر میں صوم وصال رکھے، بعض لوگوں نے بھی صومِ وصال شروع کر دیئے، رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا: اگر مہینہ ہمارے لئے دراز کر دیا جاتا تو میں برابر صومِ وصال رکھتا کہ تعمق والے اپنے تعمق (گہرائی تک رسائی) کو چھوڑ دیتے، میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔(۴۵۰)

افطار میں تعجیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔(۴۵۱)

رویت ہلال کا اعتبار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھنا بند کر دو، اگر بادل چھا رہے ہوں (چاند نظر نہ آئے) تو مدت پوری کر لو (مہینے کے تیس دن پورے کر لو)۔(۴۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنا بند کرو، اگر بادلوں کی وجہ سے تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن روزے رکھو۔(۴۵۳)

۴۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۴۱۳، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۴۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۵۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۵۱۔ رقم الحدیث: ۸۱۶۰، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۸۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۱۵۸۵۵، حدیث طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۴۵۳۔ رقم الحدیث: ۷۵۲۷، ۷۷۲۱، ۷۸۰۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ورقم الحدیث: ۱۴۱۱۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے چچاؤں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس چاند دیکھنے کی گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو افطار کرنے کا حکم دیا اور دوسری صبح کو نماز عید کے لئے نکلنے کا ارشاد فرمایا۔(۴۵۴)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں، لوگوں نے تیسواں روزہ رکھ لیا، دو بدویوں نے آکر شہادت دی کہ انہوں نے گزشتہ شام کو چاند دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو افطار کا حکم دیا۔(۴۵۵)

ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک انصاری صحابی نے جو میرے چچا تھے مجھے بتایا کہ بادلوں کی وجہ سے ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، ہم نے روزہ رکھ لیا، دن کے آخر میں چند سوار آئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گزشتہ رات کو چاند دیکھنے کی گواہی دی، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور دوسری صبح عید کے لئے نکلنے کا ارشاد فرمایا۔(۴۵۶)

صدقۂ فطر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مرد، عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقۂ فطر فرض (واجب) قرار دیا، لوگوں نے بعد میں نصف صاع گندم کو اس کے برابر قرار دیا۔(۴۵۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے، بڑے ،آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقۂ فطر فرض قرار دیا۔(۴۵۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔(۴۵۹)

۴۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۵۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۴۵، حدیث رجل رضی اللہ عنہ

۴۵۶۔ رقم الحدیث ۲۰۰۶۱، حدیث رجال من الانصار رضی اللہ عنہم

۴۵۷۔ رقم الحدیث: ۴۴۷۲، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۵۸۔ رقم الحدیث: ۵۱۵۲، ۵۷۴۷، ۶۱۷۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۵۹۔ رقم الحدیث: ۵۳۲۳، ۶۳۵۳، ۶۴۳۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ (فطر) اس، اس طرح اور نصف صاع گندم فرض فرمایا ہے۔(۴۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بصرہ والو! اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو، لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون کون ہے؟ اٹھو اپنے بھائیوں کو بتاؤ، یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ہر غلام، آزاد، مرد اور عورت پر فرض کیا ہے، آدھا صاع گندم، ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور۔(۴۶۱)

عیدین

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (ہجرت فرما کر) مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، دورِ جاہلیت میں انصار کے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیل تماشا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو دنوں کو دو بہترین دنوں سے بدل دیا ہے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔(۴۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، اہل مدینہ کے دو دن ایسے تھے جس میں وہ کھیل تماشا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا تو تمہارے کھیل تماشے کے دو دن مقرر تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو دنوں کو ان دنوں سے بہتر دو دنوں سے بدل دیا ہے، عید الفطر اور عیدِ الاضحیٰ۔(۴۶۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، یہاں کے باشندوں کے دو دن ایسے مقرر تھے جن میں وہ کھیل تماشا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کیسے دن ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے ہم دورِ جاہلیت میں ان ایام میں کھیل

۴۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۴۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۴۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۹۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۴۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۴۱۶، ۱۳۰۵۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تماشا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو دنوں کو دو بہترین دنوں میں بدل دیا ہے، فطر کا دن اور قربانی کا دن۔ (۴۶۴)

عیدین کے معمولات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن ایک ایک کر کے چند کھجوریں تناول فرماتے پھر باہر (نماز عید کے لئے) تشریف لاتے تھے۔ (۴۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز عید (الفطر) سے پہلے چند تازہ کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے، اگر تازہ کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں تناول فرماتے، اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ (۴۶۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کبھی بھی کھجوریں تناول فرمائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہیں نکلے، خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نمازِ عید کے لئے نکلنے سے پہلے تین، پانچ یا اس سے زائد طاق تعداد میں کھجوریں کھا کر نکلتے تھے۔ (۴۶۷)

حضرت بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر باہر تشریف لاتے، عید الاضحیٰ کے دن واپس آ کر تناول فرماتے تھے۔ (۴۶۸)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن صبح کچھ تناول فرما لیتے تھے اور قربانی کے دن (عیدگاہ سے) واپس آ کر اپنی قربانی کے گوشت سے تناول فرماتے تھے، اس سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ (۴۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن نماز کے لئے تشریف لاتے آپ کے حکم سے برچھی (چھوٹا نیزہ) آپ کے سامنے

۴۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۲۱۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۵۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۶۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۱۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۴۶۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۷۴، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۴۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۷۵، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(بہ طور سُترہ) رکھ دی جاتی، آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے، سفر میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے، آپ کے اسی عمل سے حکم رانوں کے آگے برچھی لے کر چلتے ہیں۔(۴۷۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (خادم) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عنزہ (چھوٹا نیزہ) لے کر نکلتے، تاکہ اسے (بہ طور سترہ) آپ کے سامنے گاڑ دیا جائے اور آپ اس کی طرف نماز پڑھیں۔(۴۷۱)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز باہر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز عید پڑھاتے تھے۔(۴۷۲)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خطبے سے پہلے نماز (عید) ادا کرتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے، خطبے ہی میں آپ کسی سریے یا کسی مہم میں جانے کا حکم فرماتے تھے۔(۴۷۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز عید پڑھائی۔(۴۷۴)

صدقہ کرنے کی ترغیب

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن باہر تشریف لاتے، لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر سلام پھیر کر کھڑے ہوتے، لوگوں کی طرف چہرۂ انور پھیرتے لوگ بیٹھے ہوتے، آپ تین بار ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرماتے، اکثر خواتین بالیاں، انگوٹھیاں اور دوسری چیزیں صدقہ کرتیں، اگر رسول اللہ ﷺ کو کہیں سریہ روانہ کرنا ہوتا اس کا تذکرہ فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے تھے۔(۴۷۵)

۴۷۰۔ رقم الحدیث: ۶۲۵۰، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۷۱۔ رقم الحدیث: ۶۲۸۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۱۱۵، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۴۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۱۴۵، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۴۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۰۹۸۸، ۱۱۱۱۶، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے عید الفطر کے روز بغیر اذان اور اقامت کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی، نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، پھر بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر خواتین کی طرف تشریف لے گئے، انہیں خطبہ دیا، واپس آ کر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ خواتین کے پاس جا کر انہیں صدقہ کرنے کا کہیں۔ (۴۷۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن پہلے نمازِ عید پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے، منبر سے نیچے اترے، خواتین کے پاس تشریف لے گئے ان کو نصیحت فرمائی، آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا، بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا، اس میں خواتین صدقے کی چیزیں ڈال رہی تھیں، عورتیں اپنی انگوٹھیاں ڈال رہی تھیں۔ (۴۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر منبر سے اتر کر خواتین کی طرف تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا، آپ نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، خواتین بلال رضی اللہ عنہ کی طرف اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈال رہی تھیں۔ (۴۷۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عیدین میں خطبے سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر آپ نے کمان کا سہارا لے کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، بعد ازاں آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی، خواتین اپنی بالیاں، انگوٹھیاں اور زیورات بلال رضی اللہ عنہ کی طرف ڈالنے لگیں، آپ نے نمازِ عید سے پہلے یا بعد میں نماز (نفل) نہیں پڑھی۔ (۴۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ

۴۷۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۴۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۱۸،، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۶۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ﷺ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا، آپ کو خیال ہوا کہ خواتین نہیں سن پائیں، آپ خواتین کے پاس تشریف لائے، بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا، آپ نے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا، خواتین اس میں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں۔ (۴۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عید کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، آپ نے خطبے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائی، انہیں اللہ تعالیٰ کی طاعت کی ترغیب دی، پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے، بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، خواتین کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا، وعظ و نصیحت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی طاعت کی ترغیب دی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرو، تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہوتی ہے، زیریں حصہ سے ایک سیاہ رخساروں (یا پچکے ہوئے گالوں) والی ایک خاتون نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ تم بکثرت شکوہ شکایت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، خواتین (یہ سن کر) اپنے زیورات، گلے کے ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں بہ طور صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ (۴۸۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند تھا کہ عید کے دن آپ کے اہل و عیال بھی نماز عید کے لئے باہر نکلیں، ہم نماز عید کے لئے نکلے، آپ نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے، انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا ارشاد فرمایا، میں نے دیکھا عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں بہ طور صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کو دے رہی تھیں۔ (۴۸۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں نبی

۴۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۱۱، ۱۴۰۱۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۸۲۔ رقم الحدیث: ۳۳۰۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلا، آپ نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ (۴۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اگر میری آپ کے ساتھ قرابت نہ ہوتی تو بچپن کی وجہ سے میں شریک نہ ہوتا، آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا: پھر کثیر بن الصلت رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس جھنڈے کے قریب تشریف لائے، خواتین کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، خواتین اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ لے گئیں اور (بالیاں اور ہار) بہ طور صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنے لگیں۔ (۴۸۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے عید کے دن نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا، آپ کو خیال آیا کہ خواتین نے آپ کا خطبہ نہیں سنا، آپ خواتین کے پاس تشریف لائے، انہیں وعظ ونصیحت فرمائی اور فرمایا: صدقہ کرو، عورتیں انگوٹھیاں، بالیاں اور دوسری چیزیں ڈالنے لگیں، آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے یہ چیزیں کپڑے میں جمع کیں اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ (۴۸۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے، سب حضرات پہلے نماز پڑھاتے، پھر خطبہ دیتے تھے، وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے نبی اکرم ﷺ منبر سے اترے اور آپ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا فرما رہے تھے، پھر ان کے درمیان سے راستہ بناتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے، بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے آیت کریمہ یایھا النبی اذا جاء ک المؤمنات یبایعنک الخ تلاوت کی، پھر خواتین سے دریافت فرمایا: کیا تم اس عہد پر قائم ہو؟ ان میں سے صرف ایک خاتون نے جواب دیا، جی ہاں، اے اللہ کے نبی، آپ نے فرمایا: صدقہ

۴۸۳۔ رقم الحدیث: ۳۳۴۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۶۳، ۳۴۷۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۵، ۳۰۵۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کرو، بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، اور کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہاں لاؤ، خواتین اپنی انگوٹھیاں چھلے وغیرہ بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔(۴۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی صاحب زادیوں اور ازواج مطہرات کو عیدین میں نماز عید کے لئے باہر نکلنے کا حکم فرماتے تھے۔(۴۸۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عیدین میں (نماز عید کے لئے) باہر تشریف لاتے اور آپ کے گھر والے بھی باہر آتے تھے۔(۴۸۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، عید کے دن (نماز عید کے لئے) نوجوان پردہ نشین لڑکیاں بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے باہر آیا کرتی تھیں۔(۴۸۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں کھڑے تھے اور گزرنے والے لوگوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔(۴۹۰)

خوشی کا اظہار

حضرت عامر بن قیس بن سعد رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد ہمایوں میں موجود ہر چیز کو میں نے دیکھا ہے لیکن ایک چیز نظر نہیں آتی، عید الفطر کے روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے تفریح کے لئے تماشہ کیا جاتا تھا (جواب نہیں ہوتا)۔(۴۹۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عید کے دن حبشی رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھیل تماشا کر رہے تھے، میں نے آپ کی گردن مبارک کے اوپر سے دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنے شانے جھکا دیئے، میں آپ کی گردن کے اوپر سے اس وقت

۴۸۶۔ رقم الحدیث: ۳۰۵۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۸۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۹۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۴۸۹۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۰۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۳۸، حدیث عبدالرحمٰن بن عثمان عن النبی ﷺ

۴۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۵۳، حدیث قیس بن سعد رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تک یہ تماشا دیکھتی رہی، جب تک میرا جی نہیں بھر گیا، پھر میں پلٹ گئی۔ (۴۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حبشی عید کے دن کھیل تماشا کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں آپ کی گردن کے اوپر سے انہیں دیکھنے لگی، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) ہر قوم کی عید کا دن ہے یہ ہماری عید ہے۔ (۴۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی نیزوں سے کھیل رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی چادر سے چھپایا ہوا ہے، تا کہ میں آپ کے کان اور گردن کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں، آپ میری خاطر اتنی دیر کھڑے رہے کہ خود میں پلٹ آئی، اندازہ کرو کہ کم سن، کھیل تماشے کی شوقین لڑکی کتنی دیر کھڑی دیکھتی رہی ہوگی۔ (۴۹۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا، حبشی نیزوں سے کھیل رہے تھے، آپ نے مجھے اپنی چادر سے چھپایا ہوا تھا، تا کہ میں ان کا کھیل دیکھوں، آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود ہی پلٹ آئی۔ (۴۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے، عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے، دو بچیاں دَف بجا رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اسی طرح رہنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔ (۴۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں

۴۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۷۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۰۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۰۵، ۲۵۷۹۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۵۷۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۶۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۶۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

آئے، میرے پاس دو بچیاں اپنا اپنا دَف بجا رہی تھیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) ہر قوم کی عید ہوتی ہے (یہ ہماری عید کا دن ہے)۔(۴۹۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عید کے دن ہمارے ہاں آئے، ہمارے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے متعلق گیت گا رہی تھیں جس میں اوس و خزرج کے سرداروں کے قتل کا تذکرہ تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین بار کہا: اللہ کے بندو! شیطانی گیت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! ہر قوم کی عید ہے اور آج ہماری عید کا دن ہے۔(۴۹۸)

قربانی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ میں عید الاضحیٰ کے دن اونٹ کی قربانی کرتے، یا کسی دوسرے جانور کو ذبح کرتے تھے۔(۴۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ اور گائے کی سات لوگوں کی طرف سے قربانی کی۔(۵۰۰)

حضرت امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا ارادہ رکھنے والے کو ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں اپنے ناخن تراشنے اور بال کاٹنے سے منع فرمایا۔(۵۰۱)

قربانی کرنے کا وقت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عید قرباں

۴۹۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۴۳۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۰۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۹۹۔ رقم الحدیث: ۶۳۶۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۵۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۹۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۳۱، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

کے دن ہمیں مدینہ طیبہ میں نماز پڑھائی، بعض لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ نبی ﷺ نے قربانی کر لی ہے، قربانیاں کرلیں، آپ نے حکم فرمایا، جن لوگوں نے آپ سے پہلے قربانی کے جانور ذبح کر لئے ہیں وہ دوسرے جانور کی قربانی دیں اور نبی اکرم ﷺ کی قربانی سے پہلے قربانی نہ کریں۔(۵۰۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کے نماز عید پڑھنے سے پہلے آٹھ نو ماہ کا بکری کا بچہ ذبح کرلیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بعد کسی کی طرف سے (اس عمر کے بکری کے بچے کی قربانی) جائز نہیں ہوگی، اور آپ نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرنے کی ممانعت فرمادی۔(۵۰۳)

حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صبح کرنے سے پہلے قربانی کر لی، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی آپ کو بتایا گیا، آپ نے عویمر رضی اللہ عنہ کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔(۵۰۴)

حضرت جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید پڑھی، واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے گوشت اور ذبح شدہ جانور ملاحظہ فرمائے تو آپ نے جان لیا کہ انہیں نماز عید سے پہلے ذبح کیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کیا ہے وہ اس کے بدلے میں دوسرا جانور ذبح کرے، اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔(۵۰۵)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی گوشت والی بکری جلدی ذبح کر لی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا نماز (عید) سے پہلے؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: وہ گوشت کی بکری ہے (قربانی کی نہیں) وہ عرض گزار ہوئے ہمارے پاس

۵۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۱۶، ۱۴۰۶۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۱۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۳۵، حدیث عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ

۵۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۲۵، حدیث جندب البجلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آٹھ نو ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے سال بھر کے جانور سے زیادہ پسند ہے (کیا اس کی قربانی کرلوں؟) آپ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے کافی ہوگا، تمہارے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ (۵۰۶)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوا، میری بیوی نے میرے نماز کے لئے جانے کے بعد میری مرضی کے بغیر قربانی کے جانور کو ذبح کر کے کھانا بنالیا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر واپس آیا تو میری بیوی کھانا لے کر آئی، میں نے کہا یہ کہاں سے آیا؟ اس نے جواب دیا ہم نے تمہارا قربانی کا جانور ذبح کر کے کھانا بنالیا تا کہ تم واپس آ کر کھانا کھاؤ، میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ڈر ہے کہیں یہ نامناسب بات نہ ہو، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ماجرا سنایا، آپ نے فرمایا: یہ قربانی نہیں، جس نے ہمارے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ قربانی کرے، میں نے بکریوں میں ایک سال کی بکری تلاش کی مجھے نہ ملی، میں نے واپس آ کر کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم مجھے ایک سال کی بکری نہیں ملی، آپ نے فرمایا: آٹھ نو ماہ کا بکری کا بچہ لے کر اسے ذبح کر دو۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے آٹھ نو ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی کی رخصت مرحمت فرمائی تھی کیوں کہ مجھے ایک سالہ بکری نہیں ملی تھی۔ (۵۰۷)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اس دن کی ابتدا ہم نمازِ عید سے کریں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے اس سے پہلے جانور ذبح کرلیا وہ (قربانی نہیں) صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو مہیا کر دیا ہے، میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے نمازِ عید سے پہلے جانور ذبح کرلیا ہے، میرے پاس سال بھر کے جانور سے عمدہ آٹھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے (کیا میں اسے ذبح کرلوں؟) آپ نے فرمایا: تم اس کے بدلے اسے ذبح کرلو، تمہارے علاوہ

۵۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۵۰، بقیہ حدیث ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

۵۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۵۵، بقیہ حدیث ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کسی کے لئے بھی ایسا کرنا جائز نہ ہوگا۔(۵۰۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے لوگوں کو سلام کیا پھر فرمایا اس دن میں تمہاری پہلی عبادت نماز ہے، پھر آگے بڑھے دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیرا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کو کمان یا عصا پیش کیا گیا، آپ نے اس کا سہارا کر لیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، امر ونہی فرمائی اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کیا ہے وہ گوشت ہے جسے اس نے اپنے اہل وعیال کو کھلایا ہے، قربانی تو نماز کے بعد ہے۔ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری جلدی ذبح کر دی تا کہ ہم نماز عید سے واپس آ کر تیار شدہ کھانا کھالیں، اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا سال سے کم کا بچہ ہے جو میرے ذبح کردہ جانور سے زیادہ فربہ ہے، اگر میں اس کو ذبح کر دوں تو میرے لئے کفایت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں لیکن تمہارے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں ہوگا۔

پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا، بلال رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چلے آپ خواتین کے پاس آئے انہیں صدقہ کرنے کا کہا، ارشاد فرمایا: صدقہ تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے اس دن سے زیادہ کسی اور دن اتری ہوئی پازیبیں، ہار اور بالیاں نہیں دیکھیں۔(۵۰۹)

رسول اللہ ﷺ کی اپنی، اپنے اہل بیت اور امت کی طرف سے قربانی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی، واپسی پر آپ کے پاس مینڈھا لایا گیا، آپ نے اسے ذبح کیا اور کہا ''بسم اللہ، واللہ اکبر، اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی''۔(۵۱۰)

۵۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۱۲، حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۵۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۲۱، حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۵۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۲۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عیدگاہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، جب آپ خطبہ ارشاد فرما کر منبر سے اترے آپ کے پاس مینڈھا لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا: بسم اللہ و باللہ (دوسری روایت میں بسم اللہ واللہ اکبر کے الفاظ ہیں) اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ (۵۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے ان کو قبلہ رولٹا کر کہا:

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات و الارض حنیفاً مسلماً وّ ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذٰلک امرت و انا اول المسلمین، بسم اللہ اللہ اکبر

اے اللہ! یہ آپ کی توفیق سے اور آپ کے لئے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کی طرف سے ہے۔ (۵۱۲)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سیاہی مائل سفید خصی مینڈھے قربان کئے، پھر فرمایا ان میں سے ایک اس شخص کی طرف سے ہے، جو اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا میرے اور میرے اہل خانہ کی طرف سے ہے۔ ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف سے قربانی کی کفایت فرمائی۔ (۵۱۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے ایسے مینڈھے کو لانے کا حکم فرمایا جو سیاہی میں چلتا تھا، سیاہی میں دیکھتا اور سیاہی میں بیٹھتا تھا (مکمل طور پر کالا تھا) اسے قربانی کے لئے لایا گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، عائشہ! مجھے

۵۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۷۷، ۱۴۴۷۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۰۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۵۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۴۸، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چھری دینا، پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو، میں نے اسے تیز کر دیا تو آپ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور کہا: اللہ کے نام سے، اے اللہ! اسے محمد (ﷺ) آلِ محمد (ﷺ) اور امت محمد (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما، پھر اسے قربان فرما دیا۔ (۵۱۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے دو سینگوں والے، قد آور، موٹے تازے خصی سیاہی مائل مینڈھے خریدتے، ان میں سے ایک کو آپ اپنی امت کے اس شخص کی طرف سے ذبح کرتے جس نے اللہ کی وحدانیت اور آپ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دی، اور دوسرا محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ذبح کرتے تھے۔ (۵۱۵)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے لئے سینگوں والے موٹے تازے، سیاہی مائل سفید دو مینڈھے خریدتے، نماز عید اور لوگوں کو خطبہ دینے کے بعد عیدگاہ میں آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا جاتا، آپ چھری لے کر اسے خود ذبح فرماتے اور کہتے: اے اللہ! یہ میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے تیری وحدانیت کی اور میری تبلیغِ رسالت کی گواہی دی، پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا آپ اسے ذبح فرماتے اور کہتے: یہ محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی آل کی طرف سے ہے، دونوں مینڈھوں کا گوشت آپ مسکینوں کو کھلاتے، آپ خود اور آپ کے اہل خانہ بھی اسی میں سے تناول فرماتے، ہم کئی سال رہے بنو ہاشم کا کوئی شخص قربانی نہیں کرتا تھا (قربانی میں) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ ﷺ کی معاونت اور ذمے داری ان کو کفایت کرتی تھی۔ (۵۱۶)

صحابہ کرام میں قربانی کے جانوروں کی تقسیم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ

۵۱۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۹۷۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۱۵۔۲۵۳۵۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۶۴۹، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے، عقبہ رضی اللہ عنہ کو ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ ملا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اسی کی قربانی کرلو۔ (۵۱۷)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں تاکہ آپ کے صحابہ میں قربانی کے لئے تقسیم کردی جائیں، ان میں ایک سال سے کم عمر کا جانور بچ گیا، عقبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے قربان کردو۔ (۵۱۸)

قربانی کا گوشت

عباس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے صرف بھوک کے سال ایسا حکم دیا تھا تاکہ مال دار فقیر کو کھلائے، ہم قربانی کے جانور کے پائے اٹھا رکھتے، انہیں پندرہ دنوں کے بعد کھاتے، میں نے کہا: آپ کو ایسی کیا مجبوری ہوتی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں اور کہا: محمد (ﷺ) کے اہل خانہ نے مسلسل تین رات پیٹ بھر کر سالن کے ساتھ روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل سے جا ملے۔ (۵۱۹)

یزید بن ابی یزید انصاری کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سفر سے واپس آئے ہم نے انہیں قربانی کا گوشت دیا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر اسے نہیں کھاؤں گا، علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ذی الحجہ سے (دوسرے) ذی الحجہ تک کھاؤ۔ (۵۲۰)

۵۱۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۶۴۹، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

۵۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۸۹۵، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

۵۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۴۴۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۹۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

امّ سلیمان کہتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور آپ سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا: پہلے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا پھر اس (کو ذخیرہ کرنے) کی اجازت دے دی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سفر سے آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے لئے قربانی کا گوشت تیار کر کے لائیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے اس کی اجازت دی ہے، علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک ذی الحجہ سے دوسرے ذی الحجہ تک کھاؤ۔ (۵۲۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ دسترخوان میں تازہ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے، آپ نے فرمایا: اسے اٹھا لو، کیوں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے، سلمان رضی اللہ عنہ نے کھجوریں اٹھا لیں، دوسرے دن پھر کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہیں آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے دریافت فرمایا: سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: (دسترخوان کو) پھیلا دو، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی اور ایمان لے آئے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ یہودی کے غلام تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ دراہم اور اس شرط پر خرید لیا کہ سلمان کھجوروں کا باغ لگائیں، اس کی دیکھ بھال کریں، یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگے، رسول اللہ ﷺ نے ایک پودے کے سوا سب پودے اپنے ہاتھ سے لگائے، ایک پودا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا، اس ایک درخت کے سوا سب درختوں پر اسی سال پھل آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس پودے پر پھل نہ آنے کی

۵۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۷۶، احادیث فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

وجہ دریافت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ پودا میں نے لگایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے نکال کر دوبارہ لگا دیا تو وہ بھی اسی سال پھل دار ہو گیا۔ (۵۲۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فارس کے سرداروں کی اولاد میں سے تھا (پھر پوری حدیث بیان کی، یہ حدیث آگے آرہی ہے) میں زمین کے نشیب وفراز طے کرتا رہا، یہاں تک کہ ایک قوم سے میرا واسطہ پڑا تو انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ دیا، مجھے ایک عورت نے خرید لیا، میں نے ان لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ سنا، میری زندگی اجیرن ہو چکی تھی، میں نے اپنی مالکن سے کہا: مجھے ایک دن کے لئے فارغ کر دو، اس نے مجھے ایک دن کے لئے (کام کاج سے) فارغ کر دیا، میں نے جا کر لکڑیاں کاٹیں، کھانا تیار کیا اور اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا، کھانا آپ کے سامنے رکھا تو آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: صدقہ ہے، آپ نے اپنے صحابہ کو کھانا کھانے کا فرمایا اور خود تناول نہ فرمایا، میں نے (دل میں) کہا یہ آپ کی ایک علامت ہے (جو پوری ہو گئی کہ آپ صدقہ نہیں کھائیں گے) پھر جب تک اللہ نے چاہا، میں ٹھہرا رہا، پھر ایک مرتبہ میں نے اپنی مالکن سے وہی درخواست کی، اس نے مجھے چھٹی دے دی، میں نے پہلے سے زیادہ لکڑیاں کاٹیں اور کھانا تیار کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے کھانا آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہدیہ ہے، آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اپنے صحابہ کو بھی اللہ کا نام لے کر کھانے کو کہا، میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا، آپ نے اپنی چادر ہٹائی تو مجھے مہر نبوت نظر آ گئی، میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ جنت میں جائے گا، کیوں کہ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا، میں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسی نے مجھے بتایا تھا کہ آپ نبی ہیں، کیا وہ جنت میں جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص ہی جائے گا۔ (۵۲۳)

۵۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۸۸، حدیث بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ

۵۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۰۰، حدیث سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا، میں غلام تھا، میں نے کہا: یہ صدقہ ہے، آپ نے اپنے صحابہ کو کھانا کھانے کے لئے کہا اور خود تناول نہ فرمایا، پھر (ایک اور دن) میں آپ کی خدمت میں کھانا لایا اور میں نے عرض کیا: یہ میں آپ کی خدمت میں احتراماً ہدیہ لایا ہوں، کیوں کہ میں نے دیکھا ہے آپ صدقہ نہیں کھاتے، نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا انہوں نے کھایا اور آپ نے بھی ان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ (۵۲۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خود بیان فرمایا کہ میں فارس کے علاقے اصبہان کی جَی نامی ایک قریئے کا رہنے والا ہوں، میرا باپ اپنی بستی کا سردار تھا، اللہ کی مخلوق میں، میں اپنے والد کو سب سے زیادہ محبوب تھا، مجھ سے میرے والد کی محبت اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اس نے مجھے لڑکی کی طرح گھر میں بٹھا دیا، میں نے آتش پرستی میں اتنی محنت کی کہ میں آتش کدے کا محافظ بن گیا کہ میں آگ کو کسی لمحے بجھنے نہیں دیتا تھا، میرے والد کی بہت بڑی جاگیر تھی، ایک روز میرے والد تعمیراتی کام میں مشغول تھے، مجھے کہا: بیٹے! میں تعمیراتی کام میں مشغولیت کے باعث جاگیر پر نہیں جا سکتا تم وہاں چلے جاؤ، دیکھ بھال کر لو اور مجھے وہاں بعض کام سرانجام دینے کا کہا، میں جاگیر پر جانے کے لئے نکلا، میرا عیسائیوں کے ایک گرجا کے پاس سے گزر ہوا، میں نے وہاں ان کی عبادت کی آوازیں سنیں، میں وہاں داخل ہوا تاکہ دیکھوں یہ لوگ کیا کر رہے ہیں، جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے ان کی عبادت کا طریقہ پسند آیا اور میں نے ان میں دل چسپی محسوس کی اور کہا: اللہ کی قسم! یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے، میں غروب آفتاب تک ان کے پاس ٹھہرا رہا اور جاگیر پر نہیں گیا، میں نے ان سے پوچھا: اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا: شام میں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اپنے والد کے پاس لوٹ آیا، میرے والد میری تلاش میں آدمی بھیج چکے تھے، میرے آتے ہی انہوں نے پوچھا: بیٹے! تم

۵۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۱۰، حدیث سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہاں تھے؟ میں نے تمہارے ذمے کام لگایا تھا، میں نے کہا: ابو! میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو اپنے گرجا میں عبادت میں مصروف تھے، مجھے ان کا دین پسند آیا، بہ خدا! میں غروب آفتاب تک ان ہی کے پاس رہا، میرے والد نے کہا: پیارے بیٹے! وہ دین بہتر نہیں ہے، تیرا اور تیرے آباؤ اجداد کا دین اس سے بہتر ہے، میں نے کہا: بالکل نہیں، اللہ کی قسم! وہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے، میرے والد کو میری طرف سے اندیشہ پیدا ہو گیا، اس نے میرے پاؤں میں بیڑی ڈال کر مجھے اپنے گھر میں قید کر دیا، میں نے عیسائیوں کی طرف کہلوا بھیجا کہ جب تمہارے پاس شام کے عیسائیوں کا تجارتی قافلہ آئے مجھے اطلاع دینا، جب ان کے پاس شام کے تاجروں کا قافلہ آیا انہوں نے مجھے اطلاع دی، میں نے کہلوایا جب یہ تاجر اپنی ضرورتیں پوری کر لیں اور واپس اپنے ملک کے لئے روانہ ہونے لگیں تو مجھے اطلاع کرنا، جب وہ لوگ واپس جانے لگے، انہوں نے مجھے خبر دی، میں نے اپنے پاؤں سے بیڑی نکالی اور ان کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہو گیا، وہاں پہنچ کر میں نے ان سے عیسائیوں کے سب سے افضل دین دار شخص کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے گرجا کے ایک اسقف (بشب، بڑا پادری) کے بارے میں بتایا، میں نے اس کے پاس آ کر کہا: مجھے اس دین سے رغبت ہے، میں آپ کے ساتھ گرجا میں آپ کی خدمت کرنا، آپ سے علم حاصل کرنا اور آپ کے ساتھ مصروف عبادت رہنا پسند کرتا ہوں، اس نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی، میں اس کے ساتھ رہنے لگا، وہ بُرا آدمی تھا، لوگوں کو صدقہ کرنے کا کہتا اس کی ترغیب دیتا، جب اس کی طلب کردہ چیزیں جمع ہو جاتیں انہیں اپنے خزانے میں جمع کر لیتا، مسکینوں کو کچھ نہ دیتا، یہاں تک کہ اس نے سونے اور چاندی کے سات مٹکے جمع کر لئے۔ میں اس کی اس کارگزاری کی وجہ سے اس سے سخت نفرت کرتا تھا، پھر وہ مر گیا، عیسائی اس کی تدفین کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان کو بتایا: یہ بہت برا آدمی تھا، تمہیں صدقے کی ترغیب اور حکم دیتا تھا جب تم اسے لا کر دیتے تو وہ چیزیں اپنے خزانے میں جمع کر لیتا تھا، مسکینوں کو کچھ نہیں دیتا تھا، لوگوں نے پوچھا: تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا؟ میں نے کہا: میں تمہیں اس کے خزانے کے بارے میں بتاتا ہوں، انہوں نے کہا: بتاؤ خزانہ کہاں ہے؟ میں

Marfat.com

نے انہیں وہ جگہ دکھا دی، انہوں نے وہاں سے سونے اور چاندی کے بھرے ہوئے سات مٹکے نکالے، جب انہوں نے یہ چیز دیکھی تو کہنے لگے: بہ خدا! ہم اس کو کبھی دفن نہیں کریں گے، انہوں نے اسے سولی پر لٹکایا اور سنگ سار کیا۔

پھر انہوں نے ایک اور شخص کو اس کی جگہ مقرر کیا، میں نے کسی پنج وقتہ نمازیں نہ پڑھنے والے (غیر مسلم) کو اس سے افضل، دنیا سے زیادہ بے رغبت، آخرت کی طرف متوجہ اور رات دن عبادت گزار نہیں دیکھا، مجھے اس سے اس قدر محبت ہوگئی کہ پہلے اتنی شدید محبت کسی سے نہیں ہوئی تھی، میں ایک عرصے تک اس کے ساتھ مقیم رہا، پھر اس کی موت کا وقت آ گیا، میں نے آپ سے کہا میں اس کے ساتھ مقیم رہا اور آپ سے اس قدر محبت رکھتا تھا کہ آپ سے پہلے میں نے کسی سے اتنی محبت نہیں کی، اللہ کے حکم کے مطابق آپ کی موت کا وقت آ گیا ہے، آپ مجھے کس کی طرف جانے کا کہتے ہیں، حکم فرمائیں، اس نے جواب دیا: بیٹے! بہ خدا! میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو آج میرے طریقے پر ہو، لوگ ہلاک ہو گئے، اور اپنے زیادہ تر عقائد و اعمال بدل دیئے، ترک کر دیئے، البتہ موصل میں فلاں صاحب رہتے ہیں وہ میرے طریقے پر ہیں ان کے پاس چلے جانا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب اس بشب (اسقف) کا انتقال ہو گیا اور اس کی تدفین ہو چکی، میں موصل والے صاحب کے پاس پہنچ گیا اور اسے بتایا کہ فلاں صاحب نے اپنی موت کے وقت مجھے آپ کے پاس جانے کی وصیت کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ آپ اسی کے طریقے پر ہیں، اس نے مجھے اپنے پاس ٹھہرا لیا، میں نے اسے بھی اس کے ساتھی کی طرح اچھا انسان پایا، وہ بھی اسی طریقے کا پیروکار تھا، کچھ عرصے کے بعد اس کی موت کا وقت قریب آ گیا، میں نے اس سے کہا: مجھے فلاں صاحب نے آپ کے پاس آ جانے کی وصیت کی تھی، اب آپ پیغامِ اجل کو لبیک کہنے والے ہیں، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں، میں کس کے پاس جاؤں؟ اس نے کہا: بیٹے! بہ خدا! مجھے ایسا شخص معلوم نہیں جو ہمارے طریقے پر ہو، ہاں نصیبین میں ایسا شخص موجود ہے تم اس کے پاس چلے جانا۔

جب اس کا انتقال ہو گیا اور تدفین ہو چکی، میں نصیبین والے صاحب کے پاس جا

Marfat.com

پہنچا، میں نے اسے اپنے بارے میں بتایا اور موصل والے صاحب کی ہدایت کے متعلق بتایا تو اس نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دی، یہ صاحب بھی اپنے ساتھی کے طریقے پر تھے، بہ خدا کچھ عرصے بعد اس پر موت سایہ فگن ہونے لگی، میں نے اس سے دریافت کیا مجھے فلاں اسقف نے فلاں شخص کے پاس بھیجا تھا، پھر فلاں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا، آپ مجھے کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ اس نے کہا: بیٹے! بہ خدا ہمیں نہیں معلوم کہ کوئی شخص ہمارے طریقہ پر باقی رہا ہو البتہ عموریہ میں ایک صاحب موجود ہیں جو ہمارے ہم مسلک ہیں، اگر تم چاہو تو اس کے پاس چلے جانا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب وہ فوت ہو گیا اور اس کی تدفین ہو گئی تو میں عموریہ والے صاحب کے پاس جا پہنچا اور اسے اپنے بارے میں بتایا، اس نے مجھے اپنے پاس ٹھہرا لیا، وہ صاحب بھی پہلے صاحبان کے طریقے پر تھے، میں نے وہاں کچھ کاروبار کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور بکریاں ہو گئیں، پھر اس کا بھی آخری وقت قریب آ گیا، میں نے اس سے پوچھا: میں فلاں کے پاس تھا اس نے مجھے فلاں کے پاس جانے کی وصیت کی تھی، پھر فلاں نے فلاں کے پاس اور فلاں نے مجھے آپ کے پاس جانے کی ہدایت کی تھی، اب آپ مجھے کس کے ہاں جانے کا حکم دیتے ہیں، اس نے کہا: بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے ایسا کوئی معلوم نہیں ہے جو ہمارے طریقے پر ہو اور میں تمہیں اس کے پاس جانے کا حکم دوں، لیکن ایک ایسے پیغمبر کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا ہے جو دین ابراہیم علیہ السلام پر ہو گا، سرزمین عرب میں ان کی بعثت ہو گی اور وہ ایسی زمین کی طرف ہجرت کریں گے جس کے دونوں طرف کالی جلی ہوئی پہاڑیاں ہوں گی اور ان کے درمیان کھجوریں ہوں گی، ان کی علامت یہ ہو گی کہ وہ ہدیہ تناول فرمائیں گے، صدقہ نہیں کھائیں گے، ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی، اگر تم ان علاقوں تک پہنچ سکتے ہو تو وہاں چلے جاؤ۔

پھر اس کی موت واقع ہو گئی اور اسے دفن کر دیا گیا، جب تک اللہ نے چاہا میں عموریہ میں مقیم رہا، بعد میں وہاں سے قبیلہ کلب کے تاجروں کا گزر ہوا، میں نے ان سے کہا: اگر تم مجھے عرب کی سرزمین میں پہنچا دو تو میں تمہیں اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں دے

Marfat.com

دوں گا، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں نے انہیں گائیں بکریاں دے دیں اور انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا، جب یہ لوگ وادی القریٰ میں پہنچے، انہوں نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے ایک یہودی کے پاس غلام بنا کر بیچ دیا، میں اس کے پاس رہا، وہاں کھجوروں کے باغ دیکھ کر میں توقع کر رہا تھا کہ شاید یہ وہی علاقہ ہے جس کی صفت عموریہ والے صاحب نے بیان کی تھی، لیکن میرے دل میں اطمینان نہیں تھا، اسی دوران اس یہودی کے پاس مدینے سے اس کا چچازاد بھائی آیا جس کا تعلق (یہودیوں کے قبیلہ) بنوقریظہ سے تھا، اس نے مجھے اس سے خرید لیا اور مجھے مدینہ منورہ لے آیا، جوں ہی میں نے مدینہ طیبہ کو دیکھا، بہ خدا میں نے اسے عموریہ والے صاحب کی نشانی کے عین مطابق پایا، میں وہاں مقیم رہا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا، آپ مکہ میں مقیم رہے، غلامی کی مشغولیت کی وجہ سے میں نے آپ کا ذکر خیر نہیں سنا، پھر آپ نے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی، اللہ کی قسم! میں اپنے آقا کے کھجور کے درخت پر چڑھ کر کچھ کام کر رہا تھا، میرا آقا بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے چچازاد نے اس کے پاس آ کر کہا: اللہ بنوقیلہ (اوس وخزرج) کو ہلاک کرے، بہ خدا اس وقت وہ قبا میں ایک ایسے شخص کے پاس جمع ہیں جو آج ہی مکہ سے آیا ہے، یہ اسے نبی سمجھتے ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا جب میں نے اس کی یہ بات سنی مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی، ایسا لگتا تھا کہ میں اپنے آقا پر گر پڑوں گا میں کھجور کے پیڑ سے اترا اور اس کے چچازاد سے پوچھنے لگا کہ تم کیا بتا رہے تھے؟ تم کیا کہہ رہے تھے؟ میرا آقا غصے میں آ گیا اور اس نے مجھے زور سے مکا مار کر کہا: تمہارا اس سے کیا مطلب؟ جاؤ اپنا کام کرو، میں نے کہا: کوئی بات نہیں، میں تو یوں ہی اس سے پوچھ رہا تھا، میرے پاس کچھ جمع کردہ چیز تھی، شام کو وہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ اس وقت قبا میں تھے، میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: مجھے معلوم ہوا ہے آپ نیک شخص ہیں، آپ کے ساتھ غریب اور ضرورت مند لوگ ہیں، میرے پاس صدقہ کرنے کے لئے یہ چیز موجود تھی، میں نے آپ لوگوں کو اس چیز کا دوسروں سے زیادہ حق دار دیکھا ہے، یہ کہہ کر میں نے وہ چیز آپ کی طرف بڑھا دی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: کھالو، آپ نے خود نہ کھایا، میں نے اپنے دل میں

Marfat.com

کہا: یہ ایک نشانی ہوئی، میں واپس آ گیا پھر (کھانے کی) کچھ چیزیں جمع کیں، اس دوران رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں منتقل ہو چکے تھے، میں وہ چیزیں لے کر آپ کے پاس آیا اور کہا: میں نے دیکھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے، میں آپ کے اعزاز میں ہدیہ لایا ہوں، رسول للہ ﷺ نے اس میں سے خود بھی تناول فرمایا اور صحابہ کو بھی اپنے ساتھ کھانے کا فرمایا، میں نے دل میں سوچا یہ دو نشانیاں پوری ہوئیں۔

میں پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت (مدینہ طیبہ کے مشہور قبرستان) بقیع الغرقد میں اپنے ایک صحابی کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے تھے، آپ پر دو چادریں تھیں، اور آپ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے، میں نے آپ کو سلام کیا، پھر آپ کی پشت کی جانب گھوما میں (عموریہ والے صاحب کی بتائی ہوئی تیسری نشانی) مہر نبوت دیکھنا چاہتا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھومتے دیکھا آپ پہچان گئے کہ میں بتائی ہوئی کسی علامت کو دیکھنا چاہتا ہوں، سو آپ نے اپنی پشت مبارک سے چادر ہٹالی، میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور آپ ﷺ کو پہچان لیا، میں جھک کر مہر نبوت کو چومنے لگا اور رونے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سامنے آؤ، میں سامنے حاضر ہوا اور آپ کو اپنی ساری داستان سنائی جیسے اے ابن عباس تجھے میں نے یہ داستان سنائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ میں آپ کے صحابہ کرام کو بھی اپنی (تلاش حق کی) یہ داستان سناؤں، سلمان رضی اللہ عنہ برابر اپنی غلامی کی مشغولیت میں رہے، یہاں تک وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر و اُحد کے غزوات میں شریک نہ ہو سکے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مکاتبت کرنے کو کہا، سو میں نے اپنے آقا سے کھجور کے تین سو پودے لگا کر ان کی دیکھ بھال کرنے اور چالیس اوقیہ سونا دینے پر مکاتبت کر لی، رسول اللہ ﷺ نے (بدل کتابت کی ادائیگی میں) میری مدد کے لئے اپنے صحابہ سے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو، تو انہوں نے کھجور کے پودوں سے میری مدد کی، کسی نے تیس، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے حسبِ استطاعت دس پودوں سے میری مدد کی، یہاں تک کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: سلمان جاؤ ان کے لئے

Marfat.com

گڑھے کھودو جب تم گڑھے کھود چکو مجھے اطلاع کرنا میں خود پودے لگاؤں گا، میں نے گڑھے کھودے میرے ساتھیوں نے میری مدد کی، جب میں اس کام سے فارغ ہو گیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ تشریف لائے، ہم آپ کو پودے پکڑواتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھوں سے انہیں لگاتے گئے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں سلمان کی جان ہے، ان پودوں میں سے کوئی بھی پودا نہیں مرا، میں نے کھجوروں کی شرط پوری کر دی، اب مجھ پر مال (چالیس اوقیہ سونا) کی ادائیگی باقی رہی، کسی غزوے سے رسول اللہ ﷺ کے پاس مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا، آپ نے فرمایا: فارسی مکاتب کہاں ہے؟ مجھے بلایا گیا، آپ نے فرمایا: سلمان! یہ لو اور اپنا زرِ مکاتبت ادا کر لو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے میرا زرِ مکاتبت کہاں ادا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: اسے لو اللہ عزوجل اس سے تمہاری ضرورت پوری کر دے گا، میں نے اسے لے لیا، ان کے مالکوں کے لئے وزن کیا تو اللہ کی قسم! وہ پورے چالیس اوقیہ ہوا، میں نے مالکوں کا حق ادا کیا اور غلامی سے آزاد ہو گیا، پھر میں غزوۂ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور بعد میں کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا۔ (۵۲۵)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ کہا: یا رسول اللہ! اس قدر سونے سے میرا زرِ کتابت (چالیس اوقیہ) کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے وہ سونا لے کر اپنی زبان پر پھیرا اور فرمایا: لو جا کر ادائیگی کرو، میں لے کر گیا اور ان کا پورا حق چالیس اوقیہ اسی سے ادا کر دیا۔ (۵۲۶)

۵۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۲۵، حدیث سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

۵۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۲۶، حدیث سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوات وسرایا

سریۂ سعد بن ابی وقاص

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے، قبیلہ جُھَیْنَہ کے لوگوں نے آ کر کہا، آپ نے ہمارے درمیان اقامت اختیار کی ہے، آپ ہمارے ساتھ معاہدہ کریں تا کہ ہم امن وامان کے ساتھ آپ کے پاس آسکیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے معاہدہ کرلیا، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔

رسول اللہ ﷺ نے رجب کے مہینہ میں ہمیں جُھَیْنَہ کے قریب موجود بنو کنانہ کے ایک قبیلے پر حملہ کرنے کے لئے روانہ فرمایا، ہم سو سے کم تھے، ہم نے ان پر حملہ کر دیا، وہ کثیر تعداد میں تھے، ہم جُھَیْنَہ کی طرف آ گئے تو انہوں نے ہمیں پناہ دی اور کہا: تم حرمت والے مہینے میں کیوں جنگ کر رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم تو صرف ان لوگوں سے لڑ رہے ہیں جنہوں نے ہمیں حرمت والے مہینے میں حرمت والے شہر (مکہ مکرمہ) سے نکالا ہے، ہم نے باہم مشورہ کیا، بعض لوگوں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر آپ کو باخبر کرتے ہیں، دوسروں نے کہا: ہم یہاں مقیم رہیں گے، میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کی یہ رائے تھی کہ ہم قریش کے قافلے کی طرف چلتے ہیں، اوران پر حملہ کرتے ہیں، اس وقت مالِ غنیمت کا اصول یہ تھا کہ جو چیز جس کے ہاتھ لگتی وہ اسی کی ہوتی تھی، ہم لوگ قافلے کی طرف اور ہمارے بعض ساتھی نبی اکرم ﷺ کی طرف گئے اور آپ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا، رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور غصے سے سرخ ہو گیا آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا: تم میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور اب الگ الگ آ رہے ہو؟ تم سے پہلے لوگوں کو اسی تفرقے نے ہلاک کیا ہے، میں تم لوگوں پر ایسے شخص کو امیر بنا کر بھیجوں گا جو تم سے افضل نہیں ہوگا لیکن بھوک پیاس میں تم سے زیادہ صبر کرنے والا ہوگا، پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر بنا کر روانہ فرمایا، وہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جنہیں امیر بنایا گیا۔ (۵۲۷)

۵۲۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۲، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پہلا غزوہ، ذات العشیرہ

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میری حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے، انہوں نے بتایا: انیس، میں نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ کہا: سترہ غزوات میں، میں نے پوچھا: پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے بتایا: ذات العشیر یا العُشَیرہ(۵۲۸)

یہود کے سوالات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ابو القاسم! (ﷺ) ہم آپ سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، اگر آپ نے ہمیں ان چیزوں کے بارے میں بتا دیا تو ہم پہچان لیں گے کہ آپ نبی ہیں اور ہم آپ کی اتباع کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان ہی الفاظ سے عہد لیا جن الفاظ سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے عہد لیا تھا یعنی الله علی ما نقول وکیل، آپ نے فرمایا: پوچھو، انہوں نے کہا: بتائیں کہ نبی کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نبی کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا، انہوں نے پوچھا: بچہ کبھی لڑکا اور کبھی لڑکی کیوں ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نطفے کے) پانی کے ملاپ کے وقت اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہو جائے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی غالب ہو جائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے، وہ بولے ہمیں بتائیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خود پر کس چیز کو حرام کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) عِرق النساء میں مبتلا تھے، انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں اونٹنی کا دودھ سب سے زیادہ پسند ہے، اس لئے انہوں نے اس کا (دودھ اور) گوشت اپنے اوپر حرام کر لیا، وہ بولے، آپ نے سچ کہا، پھر پوچھا: ہمیں رعد (بادلوں کی گرج) کے بارے میں بتائیں، آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے

۵۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۸۴۷، حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بادلوں پر مقرر ہے، اس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہوتا ہے جس سے وہ بادلوں کو جھڑکتا ہے، ان کو اللہ کے حکم کے مطابق ہانکتا ہے، انہوں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہوتی ہے؟ فرمایا: وہ اس کی آواز ہوتی ہے، انہوں نے آپ کی تصدیق کی، پھر کہنے لگے اب ایک سوال باقی ہے اگر آپ نے اس کا جواب دے دیا تو ہم آپ کی بیعت کرلیں گے، سوال یہ ہے کہ ہر نبی کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کے پاس وحی لاتا ہے، ہمیں بتائیں کہ آپ کے پاس کون سا فرشتہ آتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، کہنے لگے وہی جبریل جو جنگ، قتال اور عذاب لے کر آتا ہے وہ تو ہمارا دشمن ہے، اگر آپ میکائیل کا کہتے جو رحمت، نباتات اور بارش لے کر آتا ہے تو بات تھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجَبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ O وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَ مَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ O اَ وَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O (۵۲۹)

آپ کہہ دیجئے کہ جو شخص جبرائیل کا دشمن ہو (تو ہوا کرے) اس نے تو اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، اور مومنوں کے لئے ہدایت و خوش خبری ہے۔ جو کوئی اللہ، اس کے فرشتوں اس کے رسولوں اور جبرائیل، میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔ اور بلاشبہ ہم نے آپ پر کھلی آیات نازل کی ہیں، اور نافرمان لوگ ہی ان کا انکار کرتے ہیں۔ اور کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اسے توڑ دیا، بلکہ ان میں سے

۵۲۹۔ البقرہ: ۹۷ تا ۱۰۱

Marfat.com

اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس وہ رسول آیا جو اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے، جو ان کے پاس ہے، تو اہل کتاب میں سے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں۔ (۵۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں، ایک روز یہودیوں کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! (ﷺ) ہم چند باتوں کے متعلق آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں جنہیں نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، لیکن مجھ سے اللہ کے نام پر اور یعقوب علیہ السلام کے اپنے بیٹوں سے لئے گئے اس وعدے کے مطابق وعدہ کرو کہ میں تمہیں جو جواب دوں گا اگر تم نے انہیں درست سمجھا تو تم اسلام میں میری اتباع کرو گے، انہوں نے کہا: ہمارا آپ سے وعدہ رہا۔

انہوں نے کہا: ہم آپ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، تورات کے نزول سے قبل حضرت یعقوب علیہ السلام نے کون سا کھانا اپنے اوپر حرام کرلیا تھا؟ اور یہ بتایئے کہ عورت اور مرد کے (نطفے کے) پانی کی کیا کیفیت ہے، اور اس سے لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے؟ اور یہ بتایئے کہ نبی امّی کی نیند میں کیا کیفیت ہوتی ہے؟ اور یہ کہ فرشتوں میں آپ کا حامی فرشتہ کون سا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نام پر یہ عہد کرتے ہو کہ اگر میں تمہیں ان سوالوں کے جواب دے دوں تو تم میری اتباع کرو گے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ وعدہ کرلیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم جانتے ہو کہ یعقوب علیہ السلام شدید بیمار ہوگئے، ان کی بیماری لمبی ہوئی تو انہوں نے اللہ کے لئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بیماری سے شفا بخشی تو وہ اپنا سب سے پسندیدہ کھانا اور مشروب اپنے اوپر حرام کرلیں گے اور ان کا محبوب ترین طعام اونٹ کا گوشت اور محبوب ترین مشروب اونٹنی کا دودھ نہیں تھا؟ یہودیوں نے قسم کھا کر

۵۳۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کہا: ایسا ہی ہے، آپ نے فرمایا: اے اللہ ان پر گواہ رہنا۔

پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم جانتے ہو کہ مرد کا پانی گاڑھا سفید اور عورت کا پانی زرد پتلا ہوتا ہے؟ ان میں سے جو پانی غالب آجائے اللہ کے اذن سے بچے اور اس کی مشابہت اسی سے ہوتی ہے، اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے اذن سے لڑکا پیدا ہوتا ہے، اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہو جائے تو باذن اللہ بچی پیدا ہوتی ہے، انہوں نے قسم کھا کر کہا: ایسا ہی ہے، آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔

پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل کی کیا تم جانتے ہو کہ اس نبی امّی کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا، انہوں نے کہا: جی ہاں بہ خدا، آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔

یہودیوں نے کہا: اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ کون سا فرشتہ آپ کا دوست ہے؟ اس سوال کے جواب پر ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں گے یا آپ سے الگ ہوں گے، آپ نے فرمایا: میرا دوست جبریل (علیہ السلام) ہے، کوئی پیغمبر ایسا نہیں جبریل جس کا دوست نہ ہو، انہوں نے کہا: ہم آپ سے الگ ہوتے ہیں، اگر جبریل کے علاوہ کوئی اور فرشتہ آپ کا دوست ہوتا تو ہم آپ کی اتباع کرتے اور آپ کی تصدیق کرتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل کی وجہ سے تمہیں تصدیق میں کیا چیز مانع ہے؟

یہودیوں نے کہا: وہ تو ہمارا دشمن ہے، تب اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجَبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ O وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَ مَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ O اَ وَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَا

Marfat.com

كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ○(۵۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ جو شخص جبرائیل کا دشمن ہو (تو ہوا کرے) اس نے تو اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، اور مومنوں کے لئے ہدایت وخوش خبری ہے۔ جو کوئی اللہ، اس کے فرشتوں اس کے رسولوں اور جبرائیل، میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔ اور بلاشبہ ہم نے آپ پر کھلی آیات نازل کی ہیں، اور نافرمان لوگ ہی ان کا انکار کرتے ہیں۔ اور کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اسے توڑ دیا، بلکہ ان میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس وہ رسول آیا جو اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے، جو ان کے پاس ہے، تو اہل کتاب میں سے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں۔ (۵۳۲)

رسول اللہ ﷺ کا اذیتوں پر صبر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار کے ایک شخص نے ایسی بات کہہ دی جس سے رسول اللہ ﷺ پر غصے کا اظہار ہوتا تھا، میرا دل چاہتا تھا اس بات کے فدیئے میں میں اپنے اہل وعیال اور مال دے دوں، مجھے قرار نہ آیا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو بات بتادی، آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اس سے بھی زیادہ اذیتیں دی گئیں، انہوں نے صبر کیا، پھر آپ نے بتایا کہ اللہ کے ایک نبی جب لوگوں کے پاس اللہ کا پیغام لائے تو ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا، اور ان کو زخمی کر دیا، انہوں نے اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے کہا: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے یہ نہیں جانتے۔ (۵۳۳)

۵۳۱۔ البقرہ: ۹۷ تا ۱۰۱

۵۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۱۰، ۲۴۶۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۳۳۔ رقم الحدیث: ۴۳۱۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دراز گوش پر سوار ہوئے اس پر پالان تھا جس کے نیچے فدک کا کمبل تھا، اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ہم رکاب تھے، آپ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا گزر ایسی مجلس سے ہوا جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی موجود تھے، اس محفل میں عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، محفل میں دراز گوش کے قدموں سے اُڑنے والا غبار چھایا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ کر کہا ہماری مجلس کو خراب نہ کرو، نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا پھر دراز گوش سے اتر کر کھڑے ہوئے، انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور قرآن سنایا۔

عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اگر آپ حق کہہ رہے ہیں تو اس سے اچھی کوئی بات نہیں، لیکن آپ ہمیں اپنی مجالس میں اذیت نہ دیں، آپ اپنے ٹھکانے پر جائیں ہم میں سے جو بندہ آپ کے پاس آئے اسے یہ بتائیں، (ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ آپ ہماری مجالس میں آ کر ہمیں تبلیغ کرتے پھریں اور ہماری محافل کو بے رنگ کریں)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں ہمیں یہ پسند ہے، مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے اور باہم دست و گریبان ہونے کو تھے، نبی اکرم ﷺ برابر انہیں ٹھنڈا کرتے رہے، پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: سعد! تم نے سنا ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے ایسی ایسی بات کہی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے درگزر فرمائیں اور اسے جانے دیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ چاہا آپ کو عطا فرمایا، اس وادی کے باسیوں نے اسے اپنا سردار مقرر کرنے اور اسے تاج پہنانے کا ارادہ کر لیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسے اس حق کی وجہ سے ٹھکرا دیا جو آپ کو عطا ہوا ہے تو یہ اس پر ناگوار گزرا، اس لئے اس نے یہ حرکت کی جو آپ نے ملاحظہ

Marfat.com

فرمائی ہے۔ سو نبی اکرم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ (۵۳۴)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ابو جہل سے تلخ کلامی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ گئے تو صفوان بن امیہ بن خلف کے ہاں مہمان ٹھہرے، کیوں کہ امیہ جب شام جانے کے ارادے سے نکلتا تو مدینہ منورہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا کرتا تھا، امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: انتظار کریں، دوپہر کے وقت جب لوگ غافل ہوں گے آپ جا کر طواف کر لیں (چناں چہ دوپہر کے وقت) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے طواف کے دوران ابو جہل آ گیا، پوچھا: یہ کون ہے جو اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سعد ہوں، ابو جہل بولا تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حال آں کہ تم نے (اپنے شہر مدینے میں) محمد (ﷺ) کو پناہ دے رکھی ہے، اس پر دونوں میں تو تکار ہو گئی تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوالحکم (ابو جہل) اس وادی کا سردار ہے اس کے سامنے زور سے نہ بولیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم! اگر تو نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں تمہاری شام کی تجارتی گزرگاہ بند کر دوں گا، امیہ بار بار (سعد رضی اللہ عنہ سے) یہی کہتا رہا آپ ابوالحکم سے اونچی آواز میں بات نہ کریں اور وہ سعد رضی اللہ عنہ کو روکنے لگا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا تم ہمارے بیچ میں نہ آؤ، میں نے حضرت محمد (ﷺ) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے، امیہ نے پوچھا: مجھے؟ کہا: ہاں، امیہ نے کہا: بہ خدا محمد (ﷺ) جھوٹ نہیں بولتے۔

جب وہ لوگ چلے گئے امیہ نے اپنی بیوی کے پاس آ کر کہا: جانتی ہو یثربی (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ اور بیوی کو سارا ماجرا سنایا، پھر جب بدر کی طرف نکلنے کا اعلان ہوا، امیہ کی بیوی نے اس سے کہا: تجھے یاد نہیں تیرے یثربی بھائی نے تجھے کیا کہا تھا؟ اس پر امیہ نے نہ نکلنے کا ارادہ کر لیا، تو ابو جہل نے اس سے آ کر کہا: تمہارا شمار وادی

۵۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۶۰، ۲۱۲۶۲، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کے معزز افراد میں ہوتا ہے، ایک دو دن کے لئے ہمارے ساتھ چلے چلو (پھر چاہو تو واپس پلٹ آنا) امیہ ان کے ساتھ چل پڑا اور اللہ عزّ وجل نے اسے (بدر کے میدان میں) قتل کر دیا۔ (۵۳۵)

۵۳۵۔ رقم الحدیث: ۳۷۸۴، ۳۷۸۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوۂ بدر (۲ ہجری)

غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کی تعداد

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم کہا کرتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد طالوت کے اصحاب کی جالوت سے جنگ کے روز جتنی تھی، تین سو دس سے کچھ اوپر، جنہوں نے طالوت کے ساتھ دریا عبور کیا تھا، اُن کے ساتھ صرف مؤمن ہی پار اترے تھے۔ (۵۳۶)

غزوۂ بدر رمضان میں ہوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام تین سو تیرہ تھے، جن میں چھہتر مہاجر صحابہ تھے، قریش کو جمعہ کے دن رمضان کی سترہ تاریخ کو بدر میں شکست ہوئی تھی۔ (۵۳۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رمضان کے مہینے میں دو غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی ہے غزوہ بدر اور فتح مکہ، دونوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ (۵۳۸)

بچوں کو واپس فرمانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن کم سن جان کر واپس کر دیا تھا۔ (۵۳۹)

ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی غزوۂ بدر میں شرکت کی خواہش

نبی کریم ﷺ ہر جمعہ کو حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن الحارث سے

۵۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۸۳، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

۵۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۳، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۵۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۵۹، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ملاقات کو تشریف لے جایا کرتے تھے، غزوۂ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں، میں آپ کے مریضوں کی تیمارداری کروں گی، زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت سے سرفراز فرمادے؟ آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو (گھر میں بیٹھو) اللہ عزوجل تمہیں شہادت کی موت عطا فرمائے گا۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی اور غلام کو مدبر بنا رکھا تھا (یعنی وہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر آزاد ہو جائیں گے)، حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی حیات طویل ہوگئی تو انہوں نے آپ کو کمبل میں لپیٹ کر مار دیا اور بھاگ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو ان کی باندی اور غلام قتل کر کے بھاگ گئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کو تشریف لے جاتے اور فرماتے چلو شہیدہ سے ملاقات کو چلیں، ان کو فلاں باندی اور غلام مار کر فرار ہو گئے ہیں ان کو کوئی شخص پناہ نہ دے، جس کو یہ (مجرم) ملیں ان کو لے آئے، پھر باندی اور غلام پکڑ کر لائے گئے تو ان کو پھانسی دی گئی، اسلام میں یہ پہلے مصلوب (پھانسی پانے والے) تھے۔ (۵۴۰)

قریش کے قافلے کی جاسوسی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ رضی اللہ عنہ کو ابو سفیان کے قافلے کی جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا کہ قافلہ کہاں تک آ پہنچا، حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ واپس آئے، گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں معلوم نہیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی زوجہ محترمہ کا استثنا کیا تھا یا نہیں، بسیسہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو قافلے کے بارے میں بتایا، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے لوگوں سے گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا: ہماری مطلوبہ چیز آ پہنچی ہے، جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو، لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے تھے کہ ان کی

۵۴۰۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۳۸، حدیث ام ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہا

Marfat.com

سواریاں مدینے کی بالائی آبادی میں ہیں وہ لے کر آجائیں، آپ نے فرمایا: نہیں، بس وہی روانہ ہو جس کی سواری موجود ہو، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ روانہ ہو گئے اور مشرکوں سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔(۵۴۱)

بدر کی جانب سفر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کی طرف سفر میں ہم تین آدمی باری باری ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے، حضرت علی اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے سواری کے ساتھی تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی پیدل سفر کرنے کی باری ہوتی، دونوں کہتے آپ کے بدلے ہم پیدل چلیں گے (آپ سوار ہو کر سفر کریں) آپ ارشاد فرماتے: تم مجھ سے زیادہ طاقت ور نہیں ہو اور نہ میں حصول اجر کے لئے تم سے مستغنی تر ہوں۔(۵۴۲)

مشرک کی امداد مسترد فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف روانہ ہوئے، ایک مشرک آپ کے پیچھے پیچھے گیا، جمرہ کے پاس اس کی آپ سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ جانا اور حصہ لینا چاہتا ہوں، آپ نے پوچھا: کیا تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں چاہتے، پھر وہ آدمی مقام ''شجرہ'' کے قریب آپ کے پاس آیا، آپ کے صحابہ کرام اس کی قوت اور بہادری کی وجہ سے خوش ہوئے، اس نے پھر اپنی خواہش دہرائی کہ میں آپ کے ساتھ جانا اور آپ کے ساتھ حصہ لینا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ وہ بولا: نہیں، آپ نے فرمایا: واپس جاؤ، میں کسی مشرک سے مدد کا خواست گار نہیں ہوں، پھر وہ مقام بیدا پر حاضر ہوا اور اس نے اپنی خواہش دہرائی، رسول اللہ ﷺ نے پھر سوال کیا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر

۵۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۹۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۴۲۔ رقم الحدیث: ۳۸۹۱، ۳۹۵۵، ۳۹۹۹، ۴۰۱۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ایمان رکھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، پھر وہ آپ کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ (۵۴۳)

اونٹوں کی گردنوں میں موجود گھنٹیاں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بدر کے سفر میں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اونٹوں کی گردنوں میں موجود گھنٹیاں کاٹ دو۔ (۵۴۴)

دشمن سے بھی وعدے کا ایفا

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں صرف اس وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکا کہ میں اور میرے والد حسیل رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے، (راستے میں) ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا، اور کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم تو مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہیں، انہوں نے ہم سے اللہ کے نام سے پختہ عہد اور وعدہ لیا کہ ہم مدینہ کی طرف جائیں گے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائی میں شریک نہیں ہوں گے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: تم واپس (مدینہ منورہ) جاؤ، ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔ (۵۴۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مشرکوں نے مجھے اور میرے والد کو پکڑ لیا اور ہم سے عہد لیا کہ ہم بدر میں ان کے خلاف جنگ نہیں کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکوں سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو، ہم مشرکوں کے خلاف اللہ کی مدد مانگتے ہیں۔ (۵۴۶)

صحابہ کرام سے مشاورت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدر کی طرف سفر میں صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ارادے سے اتفاق کیا، آپ نے پھر مشورہ طلب کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفر کرنے کا مشورہ دیا، آپ

۵۴۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۳۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۴۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۴۵، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

۵۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۶۳، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

Marfat.com

خاموش ہو گئے، ایک انصاری نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم (انصار) سے رائے طلب فرما رہے ہیں، انصار نے کہا: یارسول اللہ! قسم بہ خدا ہم ویسے نہیں کہیں گے جیسے بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ○ (۵۴۷)

تم جاؤ اور تمہارا رب، تم دونوں (ہی) ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

لیکن ہم اللہ کی قسم! اگر آپ برک الغماد تک تشریف لے جائیں، ہم آپ کے ساتھ ساتھ رہیں گے۔ (۵۴۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بدر کے لئے نکلتے وقت مشورہ طلب فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکلنے کی رائے دی، آپ نے پھر مشورہ مانگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے روانہ ہونے کی رائے دی، آپ نے پھر رائے مانگی تو ایک انصاری نے کہا: اے گروہِ انصار اللہ کے نبی تم سے رائے مانگ رہے ہیں، اللہ کے نبی! آپ ہماری رائے معلوم فرمانا چاہتے ہیں؟ ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ○ (۵۴۹)

تم جاؤ اور تمہارا رب، تم دونوں (ہی) ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر آپ برک الغماد تک تشریف لے جائیں تب بھی ہم آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ (۵۵۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اظہار خیال کیا، آپ نے اعراض فرمایا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفت گو کی، آپ ﷺ نے اعراض فرمایا، انصار نے کہا: یارسول اللہ! کیا

۵۴۷۔ المائدہ:۲۴

۵۴۸۔ رقم الحدیث:۱۱۶۱۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۴۹۔ المائدہ:۲۴

۵۵۰۔ رقم الحدیث:۱۲۵۴۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں؟ مقداد بن اسود عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھسنے کا حکم فرمائیں تو ہم سمندر میں گھس جائیں اور اگر آپ ہمیں برک الغماد تک اپنی سواریوں کے جگر مارنے کا حکم دیں تو ہم وہاں تک چلے جائیں، اے اللہ کے رسول! آپ کا جو جی چاہے وہی کریں، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو کوچ کرنے کا حکم دیا، آپ روانہ ہو کر بدر میں فروکش ہوئے، قریش کے سقے (پانی لینے) آئے ان میں بنو حجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کے متعلق دریافت کیا، اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں علم نہیں ہے، البتہ یہ قریش، ابوجہل اور امیہ بن خلف (لشکر لے کر) آئے ہوئے ہیں، لوگ اس کو مارتے تو وہ کہتا: ہاں، یہ ابوسفیان (کا قافلہ) ہے، پھر اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں پوچھتے تو وہ کہتا: مجھے ابوسفیان (اور اس کے قافلے) کا علم نہیں لیکن یہ قریش آئے ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز میں مصروف تھے، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا: جب وہ سچی بات بتاتا ہے (کہ مجھے ابوسفیان اور قافلے کا علم نہیں) تو تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے (کہ یہ ابوسفیان اور قافلہ ہے) تو تم چھوڑ دیتے ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک رکھ کر اشارہ فرمایا: یہ کل فلاں (مشرک) کے گرنے کی جگہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے، دوسرے دن جنگ ہوئی، اللہ عزوجل نے قریش کو شکست دی تو نبی اکرم ﷺ نے جہاں جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ فلاں فلاں کے گرنے کی جگہ ہے، اللہ کی قسم! وہ شخص اس جگہ سے ہٹ نہیں سکا تھا۔ (وہیں مقتول پڑا تھا)۔

تین روز کے بعد نبی کریم ﷺ مقتولین قریش کی طرف گئے وہ مردار ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا: اے ابوجہل! اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ! تمہارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تم نے اسے سچا پایا؟ میرے رب نے تو مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے اسے سچا پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ان مرداروں کو تین دن کے بعد

Marfat.com

آواز دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے تم اس بات کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے، پھر آپ کے حکم سے ان کو ٹانگوں سے کھینچ کر بدر کے گڑھے میں ڈال دیا گیا۔(۵۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان کی آمد کی اطلاع ملی، (آپ نے مشورہ طلب فرمایا) ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی، آپ خاموش رہے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اگر آپ ہمیں سمندر میں گھسنے کا حکم فرمائیں ہم سمندر میں گھس جائیں اور اگر آپ ہمیں برک الغماد (یمن کا ایک ساحلی شہر جو مکہ مکرمہ سے پانچ دن کی مسافت پر ہے) تک اپنی سواریوں کے جگر مارنے کا حکم دیں تو ہم وہاں تک چلے جائیں۔(۵۵۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب ابوسفیان کی آمد کی اطلاع ملی آپ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا، پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفت گو کی، آپ خاموش رہے، پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے مشورہ مانگ رہے ہیں، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر آپ ہمیں سمندروں میں گھس جانے کا حکم دیں تو ہم سمندروں میں گھس جائیں، اور اگر آپ برک الغماد تک اپنی سواریوں کے جگر مارنے (تھکا دینے) کا حکم دیں تو ہم ایسا کر گزریں، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روانہ ہونے کا حکم دیا، لوگ روانہ ہو کر بدر میں اترے، قریش کے سقے وہاں سے پانی لینے آئے ان میں بنوالحجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا، صحابہ نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے (قافلہ والے) ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے، اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں، البتہ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں۔ جب اس نے یہ کہا صحابہ نے اسے زدوکوب کیا، مار پیٹ کی وجہ سے اس نے کہا: میں تمہیں بتاتا ہوں یہ ابوسفیان (اور اس کا قافلہ) ہے، جب اسے چھوڑ دیتے

۵۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۸۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۸۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پھر پوچھتے وہ کہتا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں، البتہ یہاں لوگوں میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ موجود ہیں، یہ سنتے ہی لوگ پھر اسے مارنے لگتے۔

رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز میں مشغول تھے، جب آپ نے ان کی یہ کارروائی ملاحظہ فرمائی، نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ کہتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل یہ فلاں (مشرک) کے گرنے کی جگہ ہے آپ زمین پر یہاں، وہاں ہاتھ رکھ رہے تھے، ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ادھر ادھر نہیں گرا۔ (۵۵۳)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن مقداد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے ویسا نہیں کہیں گے جیسا بنواسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ: تم اور تمہارا رب جا کر لڑے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ اور آپ کا رب جنگ کریں ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ جنگ کریں گے۔ (۵۵۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنواسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۵۵۵)

تم جاؤ اور تمہارا رب، تم دونوں (ہی) ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

لیکن ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف سے جنگ کریں گے، میں نے دیکھا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے دمکنے لگا۔ (۵۵۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مقداد رضی اللہ عنہ شہ سوار تھے،

۵۵۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۲۹۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۴۸، حدیث طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ

۵۵۵۔ المائدہ: ۲۴

۵۵۶۔ رقم الحدیث: ۳۶۹۰، ۴۰۵۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آ کر عرض گزار ہوئے، اے اللہ کے نبی! آپ کو بشارت ہو اللہ کی قسم! ہم آپ سے ویسا نہیں کہیں گے جیسا کہ بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم جاؤ اور تمہارا رب جائے، جا کر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم آپ کے دائیں، بائیں، سامنے اور پیچھے ہر طرف سے جنگ کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے۔ (۵۵۷)

رب کے حضور دعا و مناجات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو دیکھا جن کی تعداد تین سو سے قدرے زائد تھی، اور مشرکوں کو ملاحظہ فرمایا جو ہزار سے زیادہ تھے، نبی ﷺ قبلہ رو ہوئے، ہاتھ پھیلائے، آپ کے جسم پر تہبند اور چادر تھی، پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، بارِ الٰہا! تیرا مجھ سے وعدہ کہاں ہے؟ اے اللہ! تو اپنا وعدہ پورا فرما، اے اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت کبھی نہ ہو گی، آپ برابر رب عزوجل کی بارگاہ میں دعا اور استغاثہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی چادر لے کر آپ پر ڈالی اور آپ کی پشت مبارک سے آپ کو گلے لگا کر عرض کی: اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی، یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو وعدہ فرمایا ہے اسے ضرور پورا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ○ (۵۵۸)

جب تم فریاد کرتے تھے رب سے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں ایک ہزار پے در پے آنے والے فرشتوں سے۔

دوسرے روز جنگ ہوئی، اللہ عزوجل نے مشرکوں کو شکست سے دوچار کیا، ان کے

۵۵۷۔ رقم الحدیث: ۴۳۶۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۵۸۔ الانفال: ۹

Marfat.com

ستر آدمی مارے گئے اور ستر قیدی ہوئے۔(۵۵۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے دن ہم میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی گھڑ سوار نہیں تھا، میں نے دیکھا ہر شخص سو رہا تھا، صرف رسول اللہ ﷺ صبح تک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے، دعا مانگتے رہے اور روتے رہے۔(۵۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم مدینہ طیبہ میں آئے وہاں کے پھل کھائے ہمیں موافق نہ آئے جس سے ہم شدید بخار میں مبتلا ہو گئے، نبی کریم ﷺ بدر والوں کی خبریں لیتے رہتے تھے، جب ہمیں یہ خبر ملی کہ مشرک بدر کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے، بدر ایک کنواں ہے، ہم مشرکوں سے پہلے وہاں پہنچ گئے، وہاں ہمیں دو آدمی ملے ایک قریشی اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام، قریشی تو کھسک گیا، عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا، ہم اس سے پوچھنے لگے قریش کے لشکر کی تعداد کتنی ہے؟ وہ کہتا: بہ خدا ان کی تعداد بہت ہے اور ان کا سامانِ جنگ سخت ہے، جب اس نے یہ کہا مسلمان اسے مارتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے، آپ نے اس سے پوچھا: لشکر میں کتنے لوگ آئے ہیں؟ اس نے کہا: بہ خدا وہ کثیر تعداد میں ہیں اور ان کے ساتھ بھاری سامانِ جنگ بھی ہے، نبی کریم ﷺ نے لشکر کی صحیح تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی مگر اس نے نہ بتایا، پھر آپ نے اس سے پوچھا: یہ لوگ روزانہ کتنے اونٹ نحر کرتے ہیں؟ اس نے کہا: روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے، ایک اونٹ سو آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔

رات کو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی ہم بارش سے بچنے کے لئے درختوں اور ڈھالوں کے نیچے چلے گئے (ان کی آڑ لینے لگے) رسول اللہ ﷺ نے رات اس حال میں گزاری کہ اپنے رب عزوجل سے دعا مانگتے رہے اور کہتے تھے: اے اللہ! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تیری عبادت نہیں ہوگی۔(۵۶۱)

۵۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۰۸۔۲۲۱، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۵۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۶، ۱۱۶۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۵۶۱۔ رقم الحدیث: ۹۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مجاہدین کی صف بندی اور دعا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے بدر کے دن صف بندی کی ہم میں سے چند لوگ صف سے آگے نکل کر کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ، میرے ساتھ، ایسے کھڑے ہوں۔ (۵۶۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن خیمے میں دعا کی: اے اللہ! میں آپ کو آپ کا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یارسول اللہ! اتنا کافی ہے آپ نے اپنے رب کے حضور (بہت) الحاح وزاری کر لی ہے۔ اور آپ زرہ زیب تن فرمائے یہ کہتے ہوئے باہر آئے:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ O (۵۶۳)

عن قریب شکست خوردہ ہوگا یہ جتھا اور سب پیٹھ کر بھاگیں گے۔ (۵۶۴)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ بدر کے دن صف بند ہونے کے بعد ہمیں اونگھ نے آلیا، میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جسے اونگھ آرہی تھی، میری تلوار بار بار میرے ہاتھ سے گرتی تھی اور میں اسے پکڑتا تھا۔ (۵۶۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی پریشانی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے روز میں نے صف میں اپنے دائیں بائیں انصار کے دو کم سن نوجوانوں کو کھڑے دیکھ کر سوچا کاش میں دو مضبوط، طاقت ور آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا: آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تجھے اس سے کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا:

۵۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۵۵، ۲۳۰۵۷، حدیث ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۵۶۳۔ القمر: ۴۵

۵۶۴۔ رقم الحدیث: ۳۰۳۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۲۲، حدیث ابی طلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مجھے معلوم ہوا ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی گلوچ کی ہے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو اسے اس وقت تک نہ چھوڑوں جب تک ہم میں سے پہلے مرنے والا مر نہ جائے، دوسرے نے بھی مجھ سے وہی سوال کیا، مجھے بڑی حیرت ہوئی، کچھ دیر کے بعد مجھے ابوجہل لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا نظر آیا، میں نے ان نوجوانوں سے کہا: یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، دونوں جلدی سے آگے بڑھے، ابوجہل پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو آ کر بتایا، آپ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ہر ایک نے کہا: اسے میں نے قتل کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ وہ بولے نہیں، رسول اللہ ﷺ نے دونوں کی تلواریں ملاحظہ فرمائیں اور فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے (دونوں کی تلواروں پر خون کے نشان تھے) اور ابوجہل کا سلب (سواری، ہتھیار، کپڑے وغیرہ) معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، یہ دونو جوان معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما تھے۔ (۵۶۶)

مجاہدین کو ہدایات

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر میں جب ہماری مشرکین مکہ سے جنگ ہوئی رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آئیں تو انہیں تیروں سے نشانہ بناؤ۔ (۵۶۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارا مشرکوں سے سامنا ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کچھ نہ کرے جب تک میں اسے اس کی اجازت نہ دوں، جب میدان جنگ میں مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے، عمیر بن الحمام انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، عمیر

۵۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۶، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۵۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۳۰، حدیث ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے کہا: واہ وا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے واہ وا کیوں کہا؟ عمیر بولا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اس امید پر کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاؤں، آپ نے فرمایا: تم اہل جنت میں سے ہو، عمیر اپنے ترکش سے کھجوریں نکال کر کھانے لگا، پھر کہا: اگر میں یہ کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ طویل زندگی ہوگی، چناں چہ اس نے باقی ماندہ کھجوریں پھینک دیں اور مشرکوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔(۵۶۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: جس کے لئے ممکن ہو وہ بنو عبد المطلب کو قیدی بنا لے (قتل نہ کرے) کیوں کہ وہ بادلِ ناخواستہ شریک ہوئے ہیں۔(۵۶۹)

عتبہ بن ربیعہ کی طرف سے جنگ کو ٹالنے کی کوشش

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ بدر کی رات رسول اللہ ﷺ رات بھر اللہ تعالیٰ سے دعا میں مصروف رہے، طلوع فجر کے وقت آپ نے آواز دی، اے اللہ کے بندو! نماز، لوگ درختوں اور ڈھالوں کے نیچے سے آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جہاد کی ترغیب دی، پھر فرمایا: قریش کا لشکر پہاڑ کی اس سرخ چٹان کے نیچے ہے، جب وہ لوگ ہم سے قریب ہوئے اور ہم نے صف بندی کر لی، ان میں ایک صاحب سرخ اونٹ پر سوار چکر لگانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: حمزہ (رضی اللہ عنہ) کو آواز دو، حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکوں سے بہت قریب تھے، پوچھو یہ سرخ اونٹ پر سوار کون ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مشرکوں میں کوئی بھلائی کی بات کر رہا ہے تو یہی سرخ اونٹ والا ہے، اسی دوران حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آ کر بتایا: وہ عتبہ بن ربیعہ ہے وہ لوگوں کو جنگ سے روک رہا ہے اور کہہ رہا ہے: لوگو! میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو مر مٹنے کے لئے تیار ہیں، تم جن تک خیر کے ساتھ نہیں پہنچ سکتے، لوگو! یہ دن میرے سر لگا دو اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے ہمت ہار دی، بزدل ہو گیا ہے، حال آں

۵۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۹۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۶۹۔ رقم الحدیث: ۶۷۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہ تم جانتے ہو میں بزدل نہیں ہوں، ابوجہل نے یہ سن کر کہا: یہ تم کہہ رہے ہو، بہ خدا اگر تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا میں اسے چباڈالتا، تیرے پھیپھڑوں نے تیرے اندر رعب بھر دیا ہے، عتبہ نے کہا: او زرد سرین والے! تم مجھے عار دلا رہے ہو، آج تجھے معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون بزدل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر عتبہ، اس کے بھائی شیبہ اور اس کے بیٹے ولید نے جوش میں آکر مبارزت طلبی کی، انصار کے چھ جوان مقابلے کے لئے نکلے، عتبہ بولا: یہ نہیں، ہمیں تو اپنے عم زادوں بنوعبدالمطلب سے مقابلہ مطلوب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، حمزہ اور عبیدہ بن الحارث اٹھو، اللہ تعالیٰ نے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کو ہلاک کر دیا (تینوں مقابلے میں مارے گئے)، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے، ہم نے ان کے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔ اسی دوران انصار کا ایک پست قد صحابی عباس بن عبدالمطلب کو قیدی بنا لایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اس نے مجھے قیدی نہیں بنایا مجھے تو ایک نہایت خوب صورت گنجے آدمی نے جو چتکبرے گھوڑے پر سوار تھا، قیدی بنایا ہے، وہ مجھے لوگوں میں نظر نہیں آ رہا، انصاری بول پڑا یا رسول اللہ! اسے میں نے قیدی بنایا ہے، آپ نے فرمایا: خاموش رہو، اللہ تعالیٰ نے ایک مکرم فرشتے سے تمہاری مدد فرمائی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے بنوعبدالمطلب میں سے عباس، عقیل اور نوفل بن حارث کو گرفتار کیا تھا۔ (۵۷۰)

ابوجہل کی دعا

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بدر کے دن ابوجہل نے یہ دعا مانگی، اے اللہ! ہم میں سے زیادہ قطع رحمی کرنے والے اور غیر معروف چیزیں لانے والے کو ہلاک کر دے۔ (۵۷۱)

۵۷۰۔ رقم الحدیث: ۹۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۵۷۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴۸، حدیث عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گھمسان کی جنگ اور رسول اللہ ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بدر کے دن دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے، آپ ہم میں سے سب سے زیادہ دشمن کے قریب تھے اور سب سے سخت جنگ کر رہے تھے۔(۵۷۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بدر میں جب جنگ ہوئی ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا بچاؤ کر رہے تھے، آپ سب سے زیادہ سخت جنگ کر رہے تھے، اور کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشرکوں کے قریب نہیں تھا۔(۵۷۳)

فرشتوں کی امداد کی صورت

غزوۂ بدر میں شریک صحابی حضرت ابوداؤد المازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے میدان میں مَیں ایک مشرک کو مارنے کے لئے آگے بڑھا تو میری تلوار کی ضرب سے پہلے اس کا سر قلم ہو گیا، سو میں نے جان لیا کہ اسے میرے علاوہ کسی نے قتل کیا ہے۔(۵۷۴)

ابوجہل کا قتل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ابوجہل کے پاس آیا وہ زخمی حالت میں پڑا تھا اور اس کا پاؤں کٹ چکا تھا، میں اسے اپنی تلوار مارنے لگا وہ کارگر ثابت نہیں ہو رہی تھی، یہاں تک کہ میں نے اسی کی تلوار لے کر اس سے اس کا کام تمام کر دیا، پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: ابوجہل مارا گیا ہے، (یا میں نے ابوجہل کو قتل کر دیا ہے) آپ نے پوچھا: تو نے اسے (مقتول) دیکھا ہے، میں نے کہا: ہاں، آپ نے دو مرتبہ پوچھا: قسم بہ خدا! میں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کی قسم، آپ نے فرمایا: چلو، میں اسے دیکھ لوں، آپ وہاں تشریف لائے، (بعد میں) سورج نے اس کی لاش بگاڑ دی، تو آپ نے ابوجہل اور اس کے مقتول ساتھیوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالنے کا حکم

۵۷۲۔ رقم الحدیث: ۶۵۶، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۵۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۰۴۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۵۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۶۶، حدیث ابی داؤد المازنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دیا اور گڑھے والوں پر لعنت کی، اور ابو جہل کے متعلق فرمایا: یہ اس امت کا یا میری امت کا فرعون تھا۔ (۵۷۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو ہلاک کر دیا ہے، آپ نے کہا: حمد ہے اللہ کی جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو سرفراز فرمایا۔ (۵۷۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بدر کے دن میں ابو جہل تک پہنچا اس کی ٹانگ کٹ چکی تھی وہ زخمی پڑا ہوا تھا، لوگوں کو اپنی تلوار سے ہٹا رہا تھا، میں نے کہا: حمد ہے اللہ کی اے دشمنِ خدا! جس نے تجھے رسوا کیا، کہنے لگا: میں ایسا آدمی ہوں جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی چھوٹی تلوار سے اس پر وار کرنے لگا، تلوار اس کے ہاتھ پر لگی تو ابو جہل کے ہاتھ سے تلوار کر گئی، میں نے اس کی تلوار لے کر اسی سے ابو جہل کو قتل کر دیا، پھر میں بھاگتا ہوا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ابو جہل کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ چلے، ابو جہل (کی میت) کے پاس پہنچ کر فرمایا، حمد ہے اللہ کی، اے دشمن خدا! جس نے تجھے رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون تھا، رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کی تلوار مجھے انعام میں عطا فرمائی۔ (۵۷۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بدر کے دن میں نے نبی اکرم ﷺ سے آ کر کہا میں نے ابو جہل کو قتل کر دیا ہے، آپ نے تین بار یہ جملہ دہرایا، اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے کہا: اللہ اکبر، حمد ہے اللہ کی جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا سارے گروہوں کو شکست دی، چلو مجھے دکھاؤ، ہم چلے ابو جہل کی لاش تک پہنچے تو آپ نے

۵۷۵۔ رقم الحدیث: ۳۸۱۴، ۳۸۱۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۷۶۔ رقم الحدیث: ۳۸۴۶، ۳۹۹۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۷۷۔ رقم الحدیث: ۴۲۳۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرمایا: یہ اس امت کا فرعون تھا۔(۵۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: معرکۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوجہل کے انجام کی خبر کون لائے گا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے، دیکھا اسے عفراء کے دو بیٹوں نے قتل کر دیا ہے وہ بے بس پڑا ہوا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا: تو ابوجہل ہے؟ کہنے لگا: مجھ سے بلند مرتبہ کوئی اور شخص ہے جسے تم نے یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔(۵۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں معرکۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوجہل کے بارے میں کون خبر لائے گا؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گئے، جا کر دیکھا عفراء کے دو بیٹوں نے اسے مار کے پچھاڑ دیا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر کہا: ابوجہل ہو، گم راہ بڈھے ہو؟ ابوجہل نے کہا: تم نے مجھ سے بلند مرتبہ کسی شخص کو قتل کیا ہے؟۔(۵۸۰)

مالِ غنیمت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے سیاہ سر والی کسی قوم کے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا، آسمان سے آگ اتر کر اسے کھا جاتی تھی، غزوۂ بدر کے موقع پر لوگ مالِ غنیمت کے حصول میں جلدی دکھانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلاً طَيِّبًا (۵۸۱)

اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو (کافروں سے) جو (فدیہ کا مال) تم نے لیا اس میں ضرور تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ پس کھاؤ اس

۵۷۸۔ رقم الحدیث: ۴۲۳۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۵۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۳۳، ۱۱۸۹۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۵۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۶۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۵۸۱۔ الانفال: ۶۸، ۶۹

Marfat.com

سے جو تم نے غنیمت حاصل کی اس حال میں کہ وہ حلال طیب ہے۔(۵۸۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکوں (کی شکست) سے شفا بخشی ہے، یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں، آپ نے فرمایا: یہ تلوار تیری ہے نہ میری، اسے مالِ غنیمت میں رکھ دو، میں تلوار کو رکھ کر یہ سوچتا ہوا واپس پلٹا کہ یہ تلوار مجھے نہیں ملی، شاید اسے کوئی ایسا شخص پالے گا جس نے آج مجھ جیسی مصیبت برداشت نہیں کی کہ اچانک کسی نے مجھے پیچھے سے آواز دی، میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا: میرے بارے میں کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے مجھ سے تلوار مانگی تھی وہ میری نہیں تھی، اب وہ (بہ ذریعۂ وحی) مجھے دے دی گئی ہے، اب میں تمہیں دیتا ہوں اور یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (۵۸۳)

(اے نبی! لوگ) آپ سے غنیمتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے۔(۵۸۴)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر میں میرا بھائی شہید ہو گیا اور میں نے سعید بن العاص کو قتل کر دیا اور اس کی ذوالکتیفہ نام کی تلوار لے لی، میں تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا: جاؤ، اسے مالِ غنیمت کے ذخیرے میں ڈال دو، اس وقت میرے دل کی حالت کو اللہ ہی جانتا تھا، ایک تو میرا بھائی قتل ہو گیا، دوسرے جو کچھ میں نے (مقتول مشرک سے) چھینا تھا وہ لے لیا گیا، میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ سورۃ الانفال کی آیات نازل ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ، اپنی تلوار (ذوالکتیفہ) لے لو۔(۵۸۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے بارے میں چار آیات اتریں، غزوۂ

۵۸۲۔ رقم الحدیث: ۷۳۸۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۳۔ الانفال: ۱

۵۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۱، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۵۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۹، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بدر میں مجھے (مقتول مشرک کی) تلوار ملی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں، آپ نے فرمایا: اسے رکھ دو، میں نے کہا: یارسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں یوں سمجھیں کہ اس کے بغیر میرے لئے چارۂ کار نہیں؟ آپ نے فرمایا: تلوار جہاں سے اٹھائی ہے وہیں رکھ دو، تب سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (۵۸۶)

(اے نبی! لوگ) آپ سے غنیمتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے۔ (۵۸۷)

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے دن ابن عابد مخزومی کی المرزبان نامی تلوار میرے قبضے میں آئی، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جس کے قبضے میں جو کچھ آیا ہے وہ اسے مالِ غنیمت میں رکھ دے، میں نے وہ تلوار مالِ غنیمت میں رکھ دی، رسول اللہ ﷺ سے جب کوئی شخص کسی چیز کا سوال کرتا آپ منع نہیں فرماتے تھے، سوار قم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پہچان کر رسول اللہ ﷺ سے مانگ لی، آپ نے وہ تلوار اسے عطا فرما دی۔ (۵۸۸)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے، وہاں دونوں لشکر باہم مقابل ہوئے اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا، مجاہدوں کی ایک جماعت نے دشمنوں کا تعاقب کیا اور انہیں قتل کیا، دوسری جماعت نے میدانِ جنگ کو گھیر لیا، مالِ غنیمت جمع کرنے لگے، تیسری جماعت نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے میں لے لیا کہ کہیں دشمن آپ کو دھوکے سے گزند نہ پہنچائے، جب رات ہوگئی لوگ جمع ہوئے تو مالِ غنیمت جمع کرنے والوں نے کہا مالِ غنیمت ہم نے سمیٹ کر محفوظ کیا ہے، اس کے حق دار صرف ہم ہیں، جو لوگ دشمن کی تلاش میں گئے تھے انہوں نے کہا: تم مالِ غنیمت کے ہم سے زائد حق دار نہیں ہو، ہم نے دشمن کو بھگایا، اس کا تعاقب کیا اور اسے

۵۸۶۔ الانفال:۱

۵۸۷۔ رقم الحدیث:۱۵۷۱، ۱۶۱۷، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۵۸۸۔ رقم الحدیث:۱۵۶۲۶، حدیث ابی اسید الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شکست دی ہے، جن حضرات نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی انہوں نے کہا: تم مالِ غنیمت کے ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی کہ کہیں دشمن دھوکے میں آپ پر حملہ نہ کر دے، ہم اہم کام میں مشغول تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (۵۸۹)

(اے نبی! لوگ) آپ سے غنیمتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے غنیمتیں اللہ اور رسول کی ہیں تو اللہ سے ڈرو (غنیمت کی تقسیم میں اختلاف نہ کرو) اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھو۔

رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کو دو بار مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا جب کسی دشمن پر حملہ آور ہوتے چوتھائی مالِ غنیمت وہیں تقسیم فرما دیتے۔ اور جب واپس تشریف لے آتے ایک تہائی لوگوں میں تقسیم فرما دیتے اور اپنے لئے اس کو ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے طاقت ور مؤمن کم زور مؤمنوں کو بھی شامل کریں۔ (۵۹۰)

تجارتی قافلے پر حملے کی تجویز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، معرکۂ بدر سے فراغت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: حضور! تجارتی قافلے پر حملہ کریں اب کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی، عباس بن عبدالمطلب نے پکار کر کہا: ایسا کرنا آپ کے لئے مناسب نہیں، آپ نے فرمایا: کس لئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ عزوجل نے آپ سے دو میں سے ایک گروہ کا وعدہ کیا تھا، اس نے حسبِ وعدہ ان میں سے ایک آپ کو عطا کر دیا ہے۔ (۵۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں معرکۂ بدر سے فراغت کے بعد نبی اکرم ﷺ کو مشورہ دیا گیا کہ آپ تجارتی قافلے پر حملہ آور ہوں، اب اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، عباس رضی اللہ عنہ جو رسی سے بندھے ہوئے قیدی تھے پکار کر کہا: یہ مناسب نہیں ہے، نبی اکرم

۵۸۹۔ الانفال:۱

۵۹۰۔ رقم الحدیث:۲۲۲۵۶، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۵۹۱۔ رقم الحدیث:۲۰۳۳، ۲۹۹۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ﷺ نے پوچھا: کیوں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو میں سے ایک (تجارتی قافلہ یا قریشی لشکر کو قابو میں دینے) کا وعدہ کیا تھا، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ (۵۹۲)

فاتحِ بدر ﷺ کا مقتول قریشی سرداروں سے خطاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان (سفر میں) تھے، ہم چاند دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے، میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا، کیا آپ کو نظر نہیں آ رہا؟ انہوں نے کہا ہمیں بھی عنقریب نظر آ جائے گا، میں اپنے بچھونے پر چت لیٹا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کی باتیں سنانے لگے اور کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں معرکے کی رات لوگوں کے پچھڑنے کی جگہیں دکھانے لگے، فرماتے تھے: انشاء اللہ تعالیٰ کل یہ فلاں کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کے پچھڑنے کا مقام ہے، معرکے کے روز وہ انہیں جگہوں پر پچھڑے ہوئے تھے، میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ لوگ (مشرکین کے سردار) انہیں مقامات پر (مقتول) گرے ہوئے ہیں جہاں کی آپ نے نشان دہی فرمائی تھی، ادھر اُدھر نہیں ہوئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان کے لاشے کنوئیں میں ڈال دیے گئے، رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے اور فرمایا: اے فلاں! اے فلاں! کیا تم نے اللہ کے وعدے کو سچا پا لیا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے اسے سچا پایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں جو گل سڑ چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، لیکن ان میں جواب دینے کی طاقت نہیں ہے۔ (۵۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بدر میں کنوئیں والوں کے پاس تشریف لائے ان کو آواز دے کر فرمایا: اے کنویں والو! کیا تم نے اس وعدے کو سچا پا لیا جو تمہارے رب نے تمہارے ساتھ فرمایا؟ آپ کے صحابہ میں سے بعض حضرات نے

۵۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۸۶۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۵۹۳۔ رقم الحدیث: ۲۸۶۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہا: یارسول اللہ! آپ مردہ لوگوں کو آواز دے رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔ (۵۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمانوں نے سنا نبی اکرم ﷺ بدر کے کنوئیں پر فرما رہے ہیں، اے ابوجہل بن ہشام! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! کیا تم نے اس وعدہ کو سچا پالیا جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا ہے، صحابہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو پکار رہے ہیں جو گل سڑ چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔ (۵۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیس سے کچھ زیادہ قریش کے (مقتول) سرداروں کو ان کی تمام تر خباثتوں کے ساتھ بدر کے ایک کنوئیں میں پھینکنے کا حکم دیا، آپ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی قوم پر فتح یاب ہوتے وہاں تین راتیں قیام فرماتے، بدر کی فتح کے بعد آپ نے تین راتیں قیام فرمایا، تیسرے دن آپ کے حکم سے سواری تیار کی گئی، آپ ایک طرف کو چلے اور آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، ان کا خیال تھا کہ آپ اپنی کسی ضرورت کی تکمیل کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کنوئیں کی منڈیر کے پاس کھڑے ہوئے اور ان (کنوئیں میں پھینکے گئے مقتولین قریش) کے نام اور ان کے باپوں کے نام لے کر انہیں آواز دی، اے فلاں بن فلاں! کیا تمہیں یہ بات اچھی لگ رہی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے، کیا تم نے اس وعدے کو سچا پالیا جو تمہارے رب نے کیا تھا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نبی! آپ ایسے جسموں سے گفت گو فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔

قتادہ کہتے ہیں اللہ عزوجل نے ان کو زندہ کر دیا تاکہ وہ آپ کی بات سنیں، مقصد

۵۹۴۔ رقم الحدیث: ۶۱۱۰، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۵۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۰۹، ۱۲۴۶۲، ۱۳۳۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

انہیں زجر وتوبیخ اوران کی تحقیر اور سزا تھی۔(۵۹۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے (مشرک) مقتولوں کو تین دن رہنے دیا، یہاں تک کہ وہ گل سڑ گئے، پھر آپ ان کی لاشوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے امیہ بن خلف! اے ابوجہل بن ہشام! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شبیہ بن ربیعہ! تمہارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا پالیا؟ میرے رب نے میرے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا میں نے اسے سچا پایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سن کر عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کو تین دن کے بعد آواز دے رہے ہیں، کیا یہ سنتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی (۵۹۷)

بے شک آپ مردوں کو نہیں سناتے۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم ان سے زائد نہیں سن رہے ہو لیکن ان میں جواب دینے کی طاقت نہیں ہے۔(۵۹۸)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب کسی قوم سے جنگ کرتے، ان کو شکست دیتے تو تین دن میدان میں قیام کرتے تھے، بدر کے دن آپ نے قریش کے (مقتول) سرداروں کو بدبودار، خبیث حالت میں بدر کے ایک کنوئیں میں ڈالنے کا حکم دیا تھا، پھر آپ (تیسرے دن) ان کی طرف گئے، ہم بھی آپ کے ہم راہ تھے، آپ نے (کنوئیں کے پاس جا کر) فرمایا: اے ابوجہل بن ہشام! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ولید بن عتبہ! کیا تم نے اس وعدے کو سچا پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا، میں نے تو اس وعدے کو سچا پایا ہے جو میرے رب نے مجھ سے فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے بات کر رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے میں ان سے جو

۵۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۵۹۷۔ الروم: ۵۲

۵۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۵۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔ (۵۹۹)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن قریش کے چوبیس (مقتول) سرداروں کے متعلق حکم دیا ان کو ان کی تمام تر خباثتوں کے ساتھ بدر کے کنوئیں میں ڈال دیں، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے وہاں تین راتیں قیام فرماتے تھے، بدر میں فتح کے تیسرے دن آپ نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا، پھر آپ ایک طرف کو چلے آپ کے اصحاب بھی آپ کے پیچھے گئے، ہمارا خیال تھا آپ اپنی کسی حاجت کی تکمیل کے لئے جا رہے ہیں، آپ کنوئیں کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے سرداروں کے نام اور ان کے باپوں کے نام لے کر انہیں پکارا، اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا اب تمہیں یہ بات اچھی لگ رہی ہے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، ہم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پالیا ہے جو تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا تھا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ ایسے اجسام سے مخاطب ہیں جو ارواح سے خالی ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، میں ان سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔

قتادہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا تا کہ وہ بہ طور زجر و توبیخ، تحقیر و عذاب، حسرت اور ندامت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنیں۔ (۶۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، غزوۂ بدر کے دن جب نبی اکرم ﷺ عتبہ، ابوجہل اور ان کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے جنہیں کنوئیں میں ڈالا گیا تھا، آپ نے وہاں کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں نبی کی قوم کی طرف سے بدترین بدلہ دے تم بدترین طریقے سے بھگانے والے اور سخت ترین تکذیب کرنے والے تھے، صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں جو گل سڑ چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سمجھ رہے ہو، یا فرمایا: وہ میری بات کو تم سے زیادہ

۵۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۲۱، حدیث ابی طلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ

۶۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۲۴، حدیث ابی طلحہ زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سمجھ رہے ہیں۔(۶۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے (قریش کے) مقتولوں کو کنوئیں میں پھینکنے کا حکم دیا، انہیں کنوئیں میں پھینک دیا گیا، سوائے امیہ بن خلف کے وہ اپنی زرہ میں پھول چکا تھا، اسے کھینچنے لگے تو اس کے جوڑ الگ ہونے لگے، اسے وہاں رہنے دیا گیا اور اس پر مٹی اور پتھر ڈال کر اسے چھپا دیا گیا جب ان (باقیوں) کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کنوئیں والو! کیا تم نے اس وعدے کو سچا پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا، میں نے تو اس وعدہ کو سچا پایا ہے جو میرے رب نے مجھ سے فرمایا تھا، آپ کے اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مردوں سے بات کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جان چکے ہیں کہ میں نے ان سے سچا وعدہ کیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے ان سے جو کہا وہ انہوں نے سن لیا ہے، حال آں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ جان گئے ہیں۔(۶۰۲)

قیدیوں کے بارے میں مشورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر، علی اور عمر (رضی اللہ عنہم) سے مشورہ طلب فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نبی! یہ آپ کے چچازاد، خاندان والے اور (رشتے کے) بھائی ہیں، میری رائے ہے کہ ان سے فدیہ لے لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف تقویت ملے گی، ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما دے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن الخطاب (عمر رضی اللہ عنہ) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میری رائے وہ نہیں جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ہے، میرا مشورہ یہ ہے کہ میرے فلاں (قیدی) عزیز کو میرے حوالے کر دیں تا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں،

۶۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۴۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۲۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

عقیل کو علی (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کر دیں وہ اس کی گردن اڑا دیں، حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے سپرد فلاں (اس کے بھائی) کو کر دیں وہ اس کی گردن مار دے تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں ان مشرکوں کے لئے کسی قسم کی نرمی اور رحم دلی نہیں ہے، یہ قریش کے سرغنے، سردار اور قائدین ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے میری رائے کی بہ جائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور قیدیوں سے فدیہ لینے کا فیصلہ فرمایا۔

دوسرے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتایئے آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں، اگر مجھے رونا آئے تو میں روؤں ورنہ آپ کے گریہ فرمانے پر روؤں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا، اس کی وجہ سے تم پر آنے والا عذاب مجھے قریب کے اس درخت سے بھی قریب تر نظر آیا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ (۶۰۳)

کسی نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اس کے لئے قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں (کافروں کا) اچھی طرح خون بہا دے تم (اپنے لئے) دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت کا ارادہ فرماتا ہے اور اللہ بڑا غالب بہت حکمت والا ہے۔ اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا۔

پھر مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا۔ (۶۰۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے بعد رسول اللہ

۶۰۳۔ الانفال: ۶۷، ۶۸

۶۰۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۸، ۲۲۱، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ آپ کی قوم اور گھرانے کے لوگ ہیں، انہیں زندہ رہنے دیں، ان کو مہلت مرحمت فرمائیں شاید کہ اللہ (کی رحمت) ان کی طرف متوجہ ہو جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ان لوگوں نے آپ کو (اپنے شہر سے) نکالا، انہوں نے آپ کی تکذیب کی، انہیں قریب بلا کر ان کی گردنیں اڑا دیں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! بہت ایندھن والی کوئی وادی دیکھیں ان کو اس وادی میں داخل کر کے آگ کی نذر کر دیں، اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے اپنی رشتہ داری کا سلسلہ کاٹ دیا۔

رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے ان کی کسی تجویز کا جواب نہ دیا، بعض لوگوں نے کہا آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کریں گے، بعض نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر اور بعض نے کہا آپ ﷺ عبداللہ بن رواحہ کی تجویز کو قبول فرمائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہے اور بعض لوگوں کے دلوں کو پتھر سے زیادہ سخت کر دیتا ہے، ابوبکر! تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے انہوں نے کہا تھا:

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O(۶۰۵)

تو جس نے میری پیروی کی تو بے شک وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اور ابوبکر تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے کہا:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O(۶۰۶)

اگر تو انہیں عذاب دے تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بہت غالب ہے بڑا حکمت والا۔

۶۰۵۔ ابراہیم:۳۶

۶۰۶۔ المائدہ:۱۱۸

Marfat.com

عمر! تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے، انہوں نے (اللہ تعالی سے دعا کرتے ہوئے) کہا:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا O (۶۰۷)

اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اور عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے کہا:

وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ O (۶۰۸)

اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں۔

تم لوگ ضرورت مند ہو ان (قیدیوں) میں سے کوئی شخص فدیہ یا قتل کے بغیر واپس نہیں جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کے علاوہ، کیوں کہ میں نے اسے اسلام کا تذکرہ کرتے سنا ہے، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، میں نے اس دن سے زیادہ کسی دن اس بات کا خوف محسوس نہیں کیا کہ کہیں آسمان سے میرے اوپر پتھر نہ گر پڑے، یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سوائے سہیل بن بیضاء کے، تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۶۰۹)

اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو (کافروں سے) جو (فدیہ کا مال) تم نے لیا اس میں ضرور تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ (۶۱۰)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے عزیز، رشتہ دار اور قوم کے لوگ ہیں، ان سے درگزر

۶۰۷۔ نوح:۲۶

۶۰۸۔ یونس:۸۸

۶۰۹۔ الانفال:۶۸

۶۱۰۔ رقم الحدیث:۳۶۲۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرمائیں، آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب سے بچالے گا، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا یا رسول اللہ! بہ کثرت خشک ایندھن والی وادی میں تشریف لے جائیں، اس کو آگ لگا کر ان کو اس میں پھینک دیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: اللہ تعالیٰ تیری رشتہ داری کو منقطع کرے۔ (۶۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کے دشمن ہیں، انہوں نے آپ کی تکذیب کی، آپ کو اذیتیں دیں، آپ کو (مکہ مکرمہ سے) نکالا اور آپ سے جنگ کی ہے، کسی ایسی وادی میں تشریف لے جائیں جس میں بہت خشک لکڑیاں ہوں، بہت سارا ایندھن جمع کروا کر انہیں آگ میں جھونک دیں۔ (۶۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے روز لوگوں سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تمہیں ان لوگوں پر قابو عطا فرمادیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! ان کی گردنیں اڑادیں، نبی کریم ﷺ نے ان کی تجویز سے اعراض فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات دہرائی اور فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے مشرکوں میں سے بعض پر تمہیں قابو عطا فرمایا ہے، یہ لوگ کل تک تمہارے بھائی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! ان کی گردنیں ماردیں، نبی کریم ﷺ نے پھر اپنی بات دہرائی اور لوگوں سے پہلے کی طرح فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو معاف فرمادیں اور ان سے فدیہ قبول فرمالیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے دکھ کا سایہ دور ہو گیا، آپ نے ان کو معاف فرمادیا اور ان سے فدیہ قبول کرلیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (۶۱۳)

۶۱۱۔ رقم الحدیث: ۳۶۲۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۲۔ رقم الحدیث: ۳۶۲۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۳۔ الانفال: ۶۸

Marfat.com

اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو (کافروں سے) جو (فدیہ کا مال) تم نے لیا اس میں ضرور تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ (۶۱۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر چار باتوں میں فضیلت حاصل ہے، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کی رائے دی تھی (ان کی رائے کی تائید میں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (۶۱۵)

اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو (کافروں سے) جو (فدیہ کا مال) تم نے لیا اس میں ضرور تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ (۶۱۶)

اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان بدبوداروں (بدر کے قیدیوں) کے بارے میں مجھ سے بات کرتا، میں ان کو (بغیر فدیہ لئے) رہا کر دیتا۔ (طائف سے واپسی پر مطعم ہی نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں داخلے کے وقت تحفظ فراہم کیا تھا آپ اس کے اس احسان کو یاد فرما رہے تھے)۔ (۶۱۷)

بدر کے قیدیوں کے فدیے کا معاملہ اور جبیر بن مطعم کی آمد

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بدر میں گرفتار شدہ قیدیوں کے فدیے کے متعلق بات چیت کرنے نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، جُبیر اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، جب میں مسجد نبوی میں پہنچا آپ اس وقت مغرب کی نماز میں سورۂ الطّور کی قرأت کر رہے تھے، قرآن مجید سن کر میرا دل گویا پھٹنے کو آ گیا۔ (قرآن کی ہیبت سے لرزنے لگا)۔ (۶۱۸)

۶۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۴۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۱۵۔ الانفال: ۶۸

۶۱۶۔ رقم الحدیث: ۳۹۴۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۹۱، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۶۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۴۳، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فدیے کی ادائیگی اور قیدیوں کی رہائی

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اسلام ہمارے ہاں داخل ہو چکا تھا، میں اور (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ام الفضل رضی اللہ عنہا اسلام قبول کر چکے تھے، عباس رضی اللہ عنہ بھی اسلام میں داخل ہو چکے تھے لیکن قریش کے خوف سے اپنا اسلام چھپاتے تھے، دشمن خدا ابولہب معرکۂ بدر میں شریک نہیں ہوا اور اپنے بدلے میں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا، قریش کے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا جو خود نہیں جا سکا اس نے اپنے بدلے میں دوسرا آدمی بھیجا تھا، بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب فرمایا، ہمیں اچھی خبر ملی، ہم نے دلوں میں تقویت پائی، ابولہب کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل و رسوا فرمایا.....

بدر کے قیدیوں میں ابووداعہ بن جبیرہ السہمی بھی تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ میں اس کا عقل مند مال دار تاجر بیٹا ہے، عن قریب تم دیکھو گے کہ وہ اپنے باپ کا فدیہ لے کر میرے پاس آئے گا، حال آں کہ قریش نے کہہ رکھا تھا کہ قیدیوں کے فدیہ دینے میں جلدی نہ کرنا تا کہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی تم پر سختی نہ کرنے پائیں، مطلب بن ابی وداعہ نے کہا: تم سچ کہتے ہو ایسا ہی کرو اور خود رات کو چپکے سے نکل کر مدینے آیا اور چار ہزار درہم فدیہ دے کر اپنے باپ کو چھڑا کر چلا گیا۔

مکرز بن حفص بن اخیف، سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا، سہیل کو بنو مالک بن عوف کے حضرت مالک بن دخشن رضی اللہ عنہ نے گرفتار کیا تھا۔(۶۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بنو سلمہ کے ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے قیدی بنایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ابوالیسر سے پوچھا: ابوالیسر! تو نے عباس کو کس طرح گرفتار کیا؟ ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے بتایا اس کام میں ایک ایسی ایسی شکل وصورت والے آدمی نے میری مدد کی تھی جسے میں نے اس کے بعد

۶۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۵۲، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اور اس سے پہلے نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کام میں ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی۔

اور آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اپنا، اپنے بھتیجے عقیل بن ابی طالب، نوفل بن الحارث اور بنو حارث بن فہر میں سے اپنے حلیف عتبہ بن جحدم کا فدیہ ادا کریں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انکار کرتے ہوئے کہا: میں تو غزوۂ بدر سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا مجھے زبردستی لایا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کا معاملہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اگر آپ کی بات سچ ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا، بہ ظاہر تو یہی ہے کہ آپ ہمارے خلاف نکلے تھے، سو آپ اپنا فدیہ دیں، رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ سے (بطورِ غنیمت) بیس اوقیہ سونا حاصل کر چکے تھے، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسے میرے فدیے میں محسوب کر لیں، آپ نے فرمایا: نہیں، وہ اللہ نے ہمیں بہ طور غنیمت عطا فرمایا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو مال نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر کے لئے روانہ ہوتے وقت ام الفضل کے پاس مکہ میں جو مال آپ نے رکھوایا تھا اس کا کیا ہوا؟ جب آپ کے اور آپ کی بیوی کے علاوہ کوئی نہ تھا اور آپ نے کہا تھا اگر اس سفر میں مجھے کچھ ہو جائے تو اس مال میں سے فضل کا اتنا، قثم کا اتنا اور عبداللہ کا اتنا حصہ ہوگا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس بات کو میرے اور ام الفضل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا، میں جانتا ہوں یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (۶۲۰)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کو چھڑوانے کے لئے مال بھیجا، رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے (اپنے شوہر) ابوالعاص بن ربیع کی رہائی کے لئے مال بھیجا، اس میں وہ ہار بھی

۶۲۰۔ رقم الحدیث: ۳۳۰۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت دیا تھا، یہ ہار دیکھ کر رسول اللہ ﷺ پر سخت رقت طاری ہوگئی، آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کے فدیے کا مال زینب (رضی اللہ عنہا) کو واپس کر دو، صحابہ کرام نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے ابو العاص کو رہا کر دیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا مال اور ہار واپس کر دیا۔ (۶۲۱)

فدیے کے بدلے انصار کے بچوں کو لکھنا سکھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بدر کے قیدیوں میں ایسے لوگ بھی تھے جن کے پاس فدیے کی رقم نہیں تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کا فدیہ انصار کے بچوں کو لکھنا سکھانا مقرر فرمایا، ایک روز بچہ روتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا، باپ نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہا: میرے استاد نے مجھے مارا ہے، باپ نے کہا: خبیث بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے، آئندہ تم کبھی اس کے پاس نہ جانا۔ (۶۲۲)

غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اہل بدر پر ظاہر ہو کر ارشاد فرمایا: چاہے (کم، زیادہ) جو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ (۶۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو اس عورت کے متعلق بتایا جس کے پاس خط تھا، آپ نے صحابہ کو روانہ فرمایا جنہوں نے اس کے سر (کے بالوں میں چھپائے گئے خط کو اس) سے حاصل کر لیا،

۶۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۳۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۷، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۶۲۳۔ رقم الحدیث: ۷۸۸۰، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے حاطب سے پوچھا: یہ خط تم نے بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، لیکن میں نے یہ کام رسول اللہ ﷺ سے خیانت کرنے کے لئے کیا نہ ہی منافقت کی وجہ سے ایسا کیا ہے، مجھے معلوم ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو غالب فرما دے گا اور اپنے حکم کو پورا کر کے رہے گا۔ میں قریش میں اجنبی تھا (میری ان سے رشتے داری نہ تھی) میری والدہ وہاں تھیں، میں ان پر یہ احسان کرنا چاہتا تھا (تا کہ وہ بدلے میں میرے اہل خانہ سے نیک سلوک کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں اس کا سر اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم بدر میں شریک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر ظاہر ہو کر فرمایا: تم جو عمل چاہو کرتے رہو (میں نے تمہیں بخش دیا ہے)۔ (۶۲۴)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام یا اور فرشتے نے نبی اکرم ﷺ سے آ کر کہا: آپ بدر میں شریک ہونے والے مجاہدین کو کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا: اپنے بہترین لوگ، جبریل علیہ السلام نے کہا: ہمارے جو فرشتے بدر میں شریک ہوئے وہ ہم میں افضل فرشتے کہلاتے ہیں۔ (۶۲۵)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ (کی بیعت رضوان) میں شامل ہونے والا کوئی فرد جہنم میں نہیں جائے گا، میں نے کہا: کیا اللہ عزوجل کا ارشاد نہیں ہے کہ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (۶۲۶)

اور تم میں سے ہر ایک جہنم سے ضرور گزرے گا۔

آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا O (۶۲۷)

پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ہم جہنم میں گھٹنوں کے بل

۶۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۶۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۶۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۹۳، حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۶۲۶۔ مریم: ۷۱

۶۲۷۔ مریم: ۷۲

Marfat.com

گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔(۶۲۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کی اہلیہ ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا: بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا اللہ عزوجل کا ارشاد نہیں ہے کہ:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (۶۲۹)

اور تم میں سے ہر ایک جہنم سے ضرور گزرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا O (۶۳۰)

پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ہم جہنم میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔(۶۳۱)

غزوۂ بدر کے ایک شہید کا مقام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ (بدر میں) نظارہ کرنے کو نکلے، اسے تیر لگا جس سے وہ شہید ہو گئے، اس کی والدہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے دل میں حارثہ کے مقام سے آپ واقف ہیں، اگر وہ جنت میں ہے میں صبر کر لوں گی، ورنہ آپ دیکھیں گے میں (اس کے غم میں) کیا کرتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حارثہ کی ماں! ایک جنت نہیں بہت سی جنتیں ہیں اور حارثہ سب سے افضل جنت میں ہے، یا فرمایا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (حدیث کے ایک راوی یزید کو شک ہے)۔(۶۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا:

۶۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۹۰۱، حدیث حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۶۲۹۔ مریم: ۷۱

۶۳۰۔ مریم: ۷۲

۶۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۰۲، حدیث حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۶۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۴۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یارسول اللہ! اگر حارثہ نے خیر (جنت) کو پالیا ہے تو بہتر ہے ورنہ میں بہ کثرت رونا دھونا کروں گی، آپ نے فرمایا: حارثہ کی ماں! بہت سی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔(۶۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حارثہ بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ کے لئے نہیں صرف میدان بدر کا منظر دیکھنے کے لئے گیا، اسے تیر آ کر لگا جس سے وہ جاں بہ حق ہو گیا، اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ! اگر میرا بیٹا حارثہ جنت میں ہے میں صبر کروں اور ثواب کی امید وار رہوں؟ آپ نے فرمایا: اے حارثہ کی ماں! بہت سی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔(۶۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام الربیع رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ کے (انجام کے) بارے میں نہیں بتائیں گے؟ حارثہ نامعلوم تیرانداز کے تیر سے بدر میں شہید ہوا اگر وہ جنت میں ہے میں صبر کروں، اگر وہ جنت کے علاوہ کہیں ہے تو میں اس پر خوب روؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حارثہ کی ماں! جنت میں متعدد جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچا ہے۔

قتادہ نے کہا: فردوس سب سے افضل، اوسط اور بلند جنت ہے۔(۶۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن نامعلوم تیر انداز کے تیر سے شہید ہو گئے، اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: یا رسول اللہ! میرے دل میں حارثہ کا مقام آپ کے علم میں ہے، اگر وہ جنت میں ہے تو اس پر نہ روؤں ورنہ آپ عن قریب میری کارگزاری ملاحظہ فرمائیں گے (کہ میں اس پر کس طرح گریہ وزاری کرتی ہوں) آپ نے فرمایا: تیری عقل جاتی رہی، کیا ایک جنت ہے؟ بہت سی

۶۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۸۸، ۱۳۶۰۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۳۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۳۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۳۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔(۶۳۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بدر کے دن دیکھنے کے لئے نکلا، یہ ابھی نوجوان لڑکا تھا، نامعلوم تیرانداز کا تیر اس کی گردن کی ہنسلی میں آ کر لگا جس سے اس کا انتقال ہوگیا، اس کی والدہ ''ربیع'' نے آ کر کہا: یارسول اللہ! میرے دل میں حارثہ کا مقام آپ کو معلوم ہے، اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کروں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرمائے گا کیا ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حارثہ کی ماں! ایک جنت نہیں ہے بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔(۶۳۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے روز میرا پھوپھی زاد نوخیز جوان حارثہ رضی اللہ عنہ نظارہ کرنے کو نکلا وہ لڑنے نہیں گیا تھا کہ ایک تیر نے اس کی جان لے لی، اس کی والدہ میری پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ! اگر میرا بیٹا حارثہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امیدوار رہوں، وگرنہ اللہ دیکھے گا جو میں کروں گی، آپ نے فرمایا: حارثہ کی ماں! بہت سی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔(۶۳۸)

شہدا بدر کے محاسن

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میری شادی کے دن میرے ہاں آئے اور میرے اس بستر کی جگہ پر تشریف فرما ہوئے، میرے پاس دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور بدر میں شہید ہونے والے میرے آبا کے محاسن بیان کر رہی تھیں، اسی دوران انہوں نے کہا: ہمارے درمیان پیغمبر تشریف فرما ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ آج کیا ہو رہا ہے اور کل کیا ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو۔(۶۳۹)

۶۳۶۔ رقم الحدیث:۱۳۳۷۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۳۷۔ رقم الحدیث:۱۳۴۵۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۳۸۔ رقم الحدیث:۱۳۵۹۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۳۹۔ رقم الحدیث:۲۶۴۸۱، ۲۶۴۸۷، حدیث الربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

غزوۂ بدر کے بعد ذی الجوشن رضی اللہ عنہ کی آمد

حضرت ابوشمر ذی الجوشن الضبابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت بدر والوں سے فراغت پا چکے تھے، میں اپنے گھوڑے کا بچھیرا لایا تھا، میں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں آپ کے پاس اپنے گھوڑے العرجاء کا بچہ لایا ہوں، آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت میں بدر کی عمدہ زرہیں دے سکتا ہوں، میں نے کہا: میں اس کی قیمت میں آپ سے کوئی نفیس چیز نہیں لوں گا، آپ نے فرمایا: پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ذی الجوشن! کیا تم اسلام قبول کر کے اولین مسلمانوں میں شامل نہیں ہوتے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: میں نے آپ کی قوم کو دیکھا ہے انہوں نے آپ کو دکھ دیا ہے، آپ نے فرمایا: بدر میں ان کے پچھاڑے جانے کی خبر تمہیں ملی ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں، مجھے معلوم ہوا ہے، کیا آپ مکہ پر غالب آ کر اسے جھکا سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے، پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کا تھیلا عجوہ کھجوروں سے بھر دو، جب میں واپس پلٹا آپ نے فرمایا: یہ بنو عامر کا بہترین آدمی ہے۔

ذی الجوشن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ غور میں تھا کہ ایک سوار آیا، میں نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ کہا: مکہ سے، میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ کہا: محمد ﷺ نے ان پر غلبہ پا لیا ہے، میں نے کہا: میں مر جاؤں، اللہ کی قسم! اگر میں اس روز اسلام قبول کر لیتا اور آپ سے حیرہ کا سوال کرتا آپ حیرہ مجھے بہ طور جاگیر عنایت فرما دیتے۔ (۶۴۰)

حضرت ذی الجوشن ضبابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے گھوڑے القرحاء کا بچہ لے کر آیا آپ اس وقت غزوۂ بدر سے فراغت پا چکے تھے، میں نے کہا: میں آپ کے پاس القرحاء کا بچھیرا لے کر آیا ہوں، آپ اسے لے لیں، آپ نے

۶۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۳۵، ۱۵۵۳۶، حدیث ذی الجوشن عن النبی ﷺ

Marfat.com

فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر تم اس کی قیمت میں بدر کی منتخب زرہیں لینا چاہو تو میں ایسا کرسکتا ہوں؟ میں نے کہا: میں آج اس کی قیمت کے طور پر کوئی عمدہ چیز نہیں لینا چاہتا، آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ذی الجوشن! کیا تم مسلمان نہیں ہو جاتے، تاکہ تم اس دین کے قبول کرنے والے اولین لوگوں میں سے ہو جاؤ؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں، میں نے کہا، میں نے دیکھا آپ کی قوم نے آپ کو دکھ دیا ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں بدر میں ان کے پچھڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا مجھے معلوم ہے، آپ نے فرمایا: ہم تجھے ہدایت کرتے ہیں (کہ تم اسلام قبول کرلو) میں نے کہا: اگر آپ کعبے پر غالب آجائیں اور اس پر قبضہ کرلیں (تو میں مسلمان ہو جاؤں گا)، آپ نے فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو شاید یہ بھی دیکھ لوگے، پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کا تھیلا عجوہ کھجوروں کے زادِ راہ سے بھر دو، جب میں واپس پھرا آپ نے فرمایا: یہ بنو عامر کا بہترین شہ سوار ہے۔

ذی الجوشن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بہ خدا ابھی میں غور میں ہی تھا کہ ایک سوار آیا، میں نے اس سے لوگوں کے حالات پوچھے، اس نے بتایا: اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) کعبے پر غالب آکر اس کا قبضہ کر چکے ہیں، میں نے یہ سن کر کہا: مجھے میری ماں روئے اگر میں اس دن اسلام لے آتا پھر آپ سے حیرہ کا سوال کرتا آپ مجھے بہ طور جاگیر حیرہ عطا فرما دیتے۔ (۶۴۱)

حضرت ابی اسحاق ہمدانی بیان کرتے ہیں، ذوالجوشن رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے آپ کو بہ طور تحفہ گھوڑا دیا وہ ان دنوں مشرک تھے، آپ نے ان کا تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بدر کی منتخب زرہوں کے بدلے میں اسے خرید سکتا ہوں، پھر فرمایا: کیا تم اس دین میں داخل ہونے والے اولین افراد میں سے ہونا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سے کون سی چیز روک رہی ہے؟ کہا: میں نے دیکھا آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا ہے، آپ کو شہر بدر کیا

۶۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۹۷، حدیث ذی الجوشن الضبابی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہے اور آپ سے جنگ کی ہے، میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کیا کرتے ہیں، اگر آپ ان پر غالب آ گئے میں آپ پر ایمان لے آؤں گا اور آپ کی اتباع کرلوں گا، اور اگر وہ لوگ آپ پر غالب آ گئے تو میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالجوشن! شاید کہ تم اس وقت تک زندہ رہو تو..... (آگے سابقہ حدیث ہے)۔(۶۴۲)

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ان کی اہلیہ نے کہا: اے ابن مظعون! تمہیں جنت مبارک ہو، رسول اللہ ﷺ نے اسے غصے بھری نظروں سے دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں مجھے نہیں پتہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور اس کے ساتھ، عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! عثمان آپ کے شہ سوار اور صحابی تھے (اس لئے میں نے انہیں جنتی کہا)۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ منتخب صحابہ میں سے تھے، ان کے لئے حضور ﷺ کا یہ ارشاد صحابہ پر گراں گزرا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم ہمارے آگے جانے والے بہترین ساتھی عثمان بن مظعون سے جا ملو۔

(آپ ﷺ کے اس ارشاد سے عثمان رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا ثابت ہو گیا)۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر عورتیں رونے لگیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں کوڑے سے مارنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انہیں رونے دو، اور عورتوں سے فرمایا: شیطانی چیخ و پکار نہ کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک رونے کا تعلق دل اور آنکھ سے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے اور اگر ہاتھوں اور زبان سے رونا پیٹنا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ

۶۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۹۸، حدیث ذی الجوشن الضبابی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے پہلو میں روتی رہیں، نبی کریم ﷺ بہ طور شفقت اپنے کپڑے سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں پونچھنے لگے۔(۶۴۳)

حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا نکاح، جہیز اور ولیمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے چاہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے آپ کی صاحب زادی کا رشتہ مانگوں، پھر سوچا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی صلہ رحمی اور ہم دردی کو یاد کیا تو آپ سے رشتہ مانگ لیا ، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لئے) کوئی چیز ہے، میں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: وہ حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں فلاں دن دی تھی؟ میں نے کہا: وہ میرے پاس موجود ہے، آپ نے فرمایا: یہ زرہ (بہ طور مہر) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دے دو۔(۶۴۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چادر، مشکیزہ اور چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری تھی جہیز عطا فرمایا۔(۶۴۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رخصتی کے موقع پر چادر، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی، دو چکیاں، مشکیزہ اور دو گھڑے عطا فرمائے تھے۔(۶۴۶)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کے لئے ولیمہ ضروری ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مینڈھا میرے ذمے رہا، فلاں نے کہا: میرے ذمے اتنا جَو ہے۔(۶۴۷)

۶۴۳۔ رقم الحدیث: ۳۰۹۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۶۴۴۔ رقم الحدیث: ۶۰۴، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۶۴۵۔ رقم الحدیث: ۶۴۴، ۷۱۷، ۸۵۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۶۴۶۔ رقم الحدیث: ۸۲۱، ۸۴۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۶۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۲۶، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے مالِ غنیمت سے مجھے ایک عمر رسیدہ اونٹ ملا، رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے ایک عمر رسیدہ اونٹ عطا فرمایا، ایک روز میں نے اونٹوں کو ایک انصاری کے گھر کے سامنے بٹھایا، میں ان پر اذخر (گھاس) لانا چاہتا تھا تاکہ اسے بیچ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے کا بندوبست کروں، میں نے مدد کے لئے بنو قینقاع کے ایک آدمی کا تعاون حاصل کیا تھا۔ (۶۴۸)

۶۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۴، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوہ اُحد (۳ ہجری)

رسول اللہ ﷺ کا خواب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا محفوظ زرہ میں ہوں اور میں نے ذبح شدہ گائے دیکھی ہے، میں نے یہ تعبیر لی ہے کہ محفوظ زرہ سے مراد مدینہ ہے اور گائے سے مراد بہ خدا خیر ہے، پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا: اگر ہم مدینہ ہی میں رہیں پھر اگر وہ (مشرکین مکہ) داخل ہو کر ہم پر یورش کریں تو ہم ان سے جنگ کریں؟ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں بھی کبھی ہمارا دشمن شہر میں داخل نہ ہو سکا، اب اسلام میں وہ کیسے داخل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی، آپ نے اپنا اسلحہ زیب تن فرمایا، انصار نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی تجویز کو ٹھکرایا ہے، چناں چہ وہ آ کر عرض گزار ہوئے، اے اللہ کے نبی! جیسے آپ کی مرضی ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی (علیہ السلام) کو زیب نہیں دیتا ہے کہ اپنا اسلحہ پہن کر اسے جنگ کے بغیر اتار دے۔ (۶۴۹)

کم سن لڑکوں کو واپس کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے موقع پر میں چودہ سال کا تھا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی، غزوۂ خندق میں مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا میں اس وقت پندرہ سال کا ہو چکا تھا، آپ نے مجھے شرکت کی اجازت دے دی۔ (۶۵۰)

منافقوں کی واپسی اور مسلمانوں کی رائے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف

۶۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۷۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۶۵۰۔ رقم الحدیث: ۴۶۴۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

روانہ ہوئے، اثنائے راہ میں آپ کے ساتھ نکلنے والے بعض لوگ واپس چلے گئے، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ نے کہا: انہیں قتل کر دیا جائے، دوسرے گروہ نے کہا: نہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ (۶۵۱)

تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شہر طیبہ ہے، یہ میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ (۶۵۲)

اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن ایک تلوار لے کر فرمایا یہ تلوار کون لے گا؟ لوگ تلوار لے کر اسے دیکھنے لگے، آپ نے فرمایا: اس تلوار کا حق ادا کرنے کے لئے اسے کون لے گا؟ لوگ پیچھے ہٹ گئے، حضرت ابو دجانہ سماک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے اس کا حق ادا کرنے کے لئے لیتا ہوں، پھر انہوں نے وہ تلوار لی اور اس سے مشرکوں کی کھوپڑیاں پھاڑنے لگے۔ (۶۵۳)

ایک مجاہد کا سوال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اگر میں قتل کر دیا جاؤں میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: جنت میں، اس نے اپنے ہاتھ میں موجود چند کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں مصروف ہو گیا، یہاں تک کہ شہادت پر فائز ہوا۔ (۶۵۴)

۶۵۱۔ النساء:۸۸

۶۵۲۔ رقم الحدیث:۲۱۰۸۹، ۲۱۱۲۰، ۲۱۱۲۵، ۲۱۱۲۷، حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۶۵۳۔ رقم الحدیث:۱۱۸۲۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۵۴۔ رقم الحدیث:۱۳۹۰۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

فرشتوں کا قتال

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمیوں کو آپ کی طرف سے سخت جنگ کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا۔(۶۵۵)

مشرکوں کی پسپائی اور رسول اللہ ﷺ کی دعا

حضرت عبداللہ (یا عبید) الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مشرکوں کے شکست کھانے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیدھے اور برابر ہو جاؤ، یہاں تک کہ تم اپنے رب کی حمد وثنا کرو، لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں، آپ نے یہ دعا فرمائی:

اے اللہ! ہر طرح کی حمد وثناء تیرے لئے ہے، اے اللہ! جسے تو کشادگی عطا فرمائے اسے کوئی تنگی سے ہم کنار نہیں کرسکتا، اور جسے تو تنگی میں مبتلا کردے اسے کوئی کشادگی نہیں دے سکتا، جسے تو گم راہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت عطا فرمادے اسے کوئی گم راہ نہیں کرسکتا، جسے تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا، جسے تو دور فرمادے اسے کوئی قریب نہیں کرسکتا اور جسے تو قرب عطا فرمادے اسے کوئی دور نہیں کرسکتا، اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمت، فضل اور رزق کشادہ فرمادے، اے اللہ! میں آپ سے ان دائمی نعمتوں کا سوالی ہوں جو پلٹتی ہیں نہ زائل ہوتی ہیں، اے اللہ! میں آپ سے تنگ دستی کے دن نعمتوں کا اور خوف کے دن امن کا سائل ہوں، اے اللہ! میں ان چیزوں کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جو آپ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آپ نے ہم سے روک لی ہیں، اے اللہ! ایمان کو ہمارے لئے محبوب بنادے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین

۶۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۷۱، ۱۴۷۴، ۱۵۳۳، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرما دے، ہمیں کفر، فسق اور نافرمانی سے نفرت عطا فرما دے، ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دے۔ اے اللہ! اسلام کی حالت میں موت دے، ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور ہمیں رسوائی اور آزمائش میں پڑے بغیر نیک لوگوں سے ملا دے، اے اللہ! ان کافروں کو نابود فرما دے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں، اے اللہ! ان پر اپنا عذاب مسلط فرما، اے اللہ! ان کافروں کو کیفر کردار تک پہنچا جنہیں پہلے کتاب دی گئی۔ (۶۵۶)

رسول اللہ ﷺ کا زخمی ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن نبی ﷺ کے سامنے کے چار دانتوں کو صدمہ پہنچا اور آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی جس کا خون آپ کے چہرۂ انور پر بہنے لگا، آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کرے، جب کہ وہ انہیں ان کے رب کی طرف بلا رہا ہو؟ تب یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ○ (۶۵۷)

اس امر سے آپ کے لئے کچھ نہیں یا ان پر (اللہ) رجوع برحمت ہو یا انہیں عذاب دے کیوں کہ وہ یقیناً ظالم ہیں۔ (۶۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اُحد کے دن زخمی ہو گئے اور آپ کے سامنے کے دانتوں کو صدمہ پہنچا، آپ اپنے چہرۂ انور سے خون کو صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کا چہرہ خون سے رنگین کر دیا ہے حال آں کہ وہ نبی ان کو ان کے رب کی طرف بلاتا ہے، تب یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ○ (۶۵۹)

۶۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۶۶، حدیث عبداللہ الزرقی رضی اللہ عنہ

۶۵۷۔ آل عمران: ۱۲۸

۶۵۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۴۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۵۹۔ آل عمران: ۱۲۸

Marfat.com

اس امر سے آپ کے لئے کچھ نہیں یا ان پر (اللہ) رجوع برحمت ہو یا انہیں
عذاب دے کیوں کہ وہ یقیناً ظالم ہیں۔(۶۶۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے روز نبی کریم ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا، آپ کے سامنے کے چار دانتوں کو صدمہ پہنچا اور آپ کے شانے پر تیر لگا، آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا، آپ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: وہ امت کیسے فلاح پا سکتی ہے جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جب کہ وہ ان کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ O (۶۶۱)
اس امر سے آپ کے لئے کچھ نہیں یا ان پر (اللہ) رجوع برحمت ہو یا انہیں
عذاب دے کیوں کہ وہ یقیناً ظالم ہیں۔(۶۶۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی پیغمبر گرامی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ اسے اس کی قوم نے زخمی کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے:

پروردگار! میری قوم کی مغفرت فرما یہ نہیں جانتے۔(۶۶۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا (غزوۂ اُحد میں) رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ انہوں نے بتایا علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں اور چٹائی جلا کر اس کی راکھ آپ کے زخم میں بھر دی۔(۶۶۴)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوۂ اُحد کے دن رسول

۶۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۴۲۰، ۱۲۷۲۵، ۱۳۲۴۵، ۱۳۶۵۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۶۶۱۔ آل عمران: ۱۲۸
۶۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۷۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۶۶۳۔ رقم الحدیث: ۳۶۰۰، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۶۶۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۹۳، حدیث ابی مالک سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ ﷺ کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے چٹائی کا ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ آپ ﷺ کے چہرے پر لگنے والے زخم پر لگانے لگیں، ڈھال میں پانی لایا گیا اس سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا خون دھویا۔(۶۶۵)

گھمسان کا رن اور انصاری جوان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب مشرکوں نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا، اس وقت آپ کے پاس سات انصاری اور دو مہاجر صحابہ موجود تھے، آپ نے فرمایا: ان کو ہم سے کون ہٹائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، ایک انصاری نے آگے بڑھ کر مشرکوں پر حملہ کیا اور شہید ہو گیا، مشرکوں نے پھر ہجوم کیا تو آپ نے پھر اسی طرح ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کو مجھ سے ہٹائے گا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا، دوسرا انصاری آگے بڑھا اور مشرکوں پر حملہ آور ہو کر شہید ہوا، یہاں تک کہ ساتوں کے ساتوں شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھی سے فرمایا: ہم نے اپنے بھائیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔(۶۶۶)

آزمائش کی گھڑی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن پچاس تیر اندازوں پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں ایک مقررہ مقام پر متعین فرما دیا اور ارشاد فرمایا: اگر تم دیکھو ہمیں پرندے اچک رہے ہیں (ہم شکست سے دوچار ہو چکے ہیں) تم اپنی جگہ سے مت ہٹنا جب تک میں تمہارے پاس پیغام نہ بھیجوں اور اگر تم دیکھو ہم نے اپنے دشمن پر فتح حاصل کر لی ہے اور اسے روند ڈالا ہے تو بھی اپنے مقام کو نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہارے پاس پیغام بھیجوں۔

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسلمانوں نے دشمنوں کو شکست دی، بہ خدا میں نے (مشرکوں کی) عورتوں کو پہاڑ پر اس حالت میں دوڑتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے کپڑے اوپر کئے ہوئے تھے ان کی پنڈلیاں اور پازیبیں نظر آ رہی تھیں۔ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ

۶۶۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۲۲، حدیث ابی مالک سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ

۶۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۴۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے تیر انداز ساتھیوں نے کہا: مالِ غنیمت، لوگو! مالِ غنیمت، تمہارے ساتھی غالب آ چکے اب انتظار کیسا؟ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کا حکم بھول گئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی قسم! لوگوں میں شامل ہو کر مالِ غنیمت حاصل کریں گے، جب وہ آ گئے (مشرکوں کے اچانک پیچھے سے حملے کی وجہ سے) ان کے چہرے پھیر دیئے گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگے، یہی وہ وقت تھا جب رسول اللہ ﷺ ان کو پیچھے سے آواز دے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے، ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے مشرکوں کے ایک سو چالیس آدمیوں کو نقصان پہنچایا تھا، ان میں سے ستر مارے گئے اور ستر قید ہو گئے تھے۔

ابوسفیان نے (مسلمانوں کے پسپا ہونے کے بعد) تین مرتبہ کہا: کیا لوگوں میں محمد (ﷺ، زندہ موجود) ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو جواب دینے سے منع فرما دیا، پھر اس نے دو مرتبہ کہا: کیا قوم میں ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ہیں؟ کیا قوم میں ابن الخطاب (عمر رضی اللہ عنہ) ہیں؟ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ لوگ قتل ہو گئے ہیں تم ان سے فارغ ہو چکے ہو، اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود پر قابو نہ رکھ سکے اور بولے: او اللہ کے دشمن! بہ خدا تو نے غلط کہا، جن کے تو نے نام گنوائے ہیں وہ سب زندہ ہیں، اب تیرے لئے پریشان کن خبر باقی رہی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے، جنگ تو ایک ڈول کی طرح ہے (کبھی فتح کبھی شکست) تم اپنے لوگوں میں مثلہ پاؤ گے (ان کے ناک کان کٹے ہوئے، آنکھیں پھوٹی ہوئی اور اعضا بگاڑے ہوئے پاؤ گے) میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا اور مجھے یہ برا بھی نہیں لگا، پھر وہ ہبل کی جے پکارنے لگا، ہبل کی جَے، ہبل کی جَے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے کہا: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا: کہو! اللّٰہ اعلیٰ و اجل، اللہ ہی بلند و برتر اور عظمت و جلال والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہمارے پاس عُزّٰی (بت) ہے تمہارے پاس کوئی عُزّٰی نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ فرمایا تم کہو اللّٰہ مولانا و لا مولیٰ لکم اللہ ہمارا مولیٰ ہے،

Marfat.com

تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔(۶۶۷)

عبید اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اللہ تعالیٰ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر مسلمانوں کی جیسی مدد فرمائی، ایسی مدد کسی موقع پر نہیں فرمائی، ہمیں اس پر تعجب ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے اور تمہارے تعجب کرنے والوں کے درمیان اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب فیصلہ کرے گی، اللہ عزوجل غزوہ اُحد کے متعلق فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ O (۶۶۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا، اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور (نبی علیہ السلام کے) حکم میں جھگڑا کرنے لگے اور پیغمبر کی نافرمانی کی، تم میں سے بعض دنیا کے طلب گار تھے اور بعض آخرت کے چاہنے والے، پھر اللہ نے تمہیں ان کے مقابلے سے پھیر دیا تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے، اور اس نے تمہارا قصور معاف فرما دیا اور اللہ مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اس سے تیر انداز مراد ہیں، ہوا یوں کہ نبی کریم ﷺ نے تیر اندازوں کو ایک مقام پر متعین فرما کر ان کو تاکید کی کہ تم پشت سے ہماری حفاظت کرنا اگر ہمیں قتل ہوتا دیکھو تب بھی ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر ہمیں مالِ غنیمت جمع کرتے دیکھو تو بھی ہمارے ساتھ شریک ہونے کو نہ آنا، پھر جب نبی ﷺ نے غنیمت حاصل کی اور مشرکوں کے لشکر کو شکست سے دوچار کر دیا تو تیر انداز بھی اس طرف متوجہ ہوئے اور لشکر میں شامل ہو کر مالِ غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے، اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صفیں باہم گتھ گئیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انگلیاں باہم

۶۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۲۰، ۱۸۱۲۶، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

۶۶۸۔ آل عمران: ۱۵۲

Marfat.com

پیوست کر کے بتایا، اس طرح یہ حضرات باہم خلط ملط ہو گئے۔

ادھر جب تیراندازوں نے اپنی متعین جگہ خالی کر دی، مشرکوں کے گھڑ سواروں نے اس مقام سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا، لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے، معاملہ الجھ گیا، مسلمانوں کے بہت سے لوگ شہید ہو گئے، حال آں کہ صبح کے وقت میدان رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے ہاتھ میں تھا، مشرکوں کے سات یا نو علم بردار مارے گئے تھے، بہ ہر حال مسلمان پہاڑ کی طرف گھوم کر پلٹے لیکن وہ کسی غار تک نہ پہنچ پائے، وہ ایک ابھری ہوئی چٹان کے نیچے تھے، اتنے میں شیطان نے چیخ کر کہا: محمد (ﷺ) قتل کر دیئے گئے ہیں، کسی کو اس خبر کے صحیح ہونے میں شک نہ ہوا، ہم (مسلمان) اسی شک میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ سعد نام کے دو صحابہ کے درمیان سامنے ظاہر ہوئے، ہم نے آپ کی چال سے آپ کو پہچان لیا، ہمیں بہت خوشی ہوئی اور اپنی اس مصیبت کو بھول گئے، آپ ہماری طرف چڑھنے لگے آپ فرما رہے تھے: اس قوم پر اللہ کا سخت غضب نازل ہوگا جس نے اپنے رسول (ﷺ) کے چہرے کو خون آلود کر دیا ہے، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ ہم پر غالب نہ آنے پائیں یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس پہنچ گئے۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ ابوسفیان پہاڑ کے زیریں حصے سے دو مرتبہ چیخا: ہُبل کی جَے، ہُبل کی جَے، ابن ابی کبشہ! (رسول اللہ ﷺ) کہاں ہیں؟ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ ابن الخطاب (عمر رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اعلیٰ واجل (اللہ ہی بلند و برتر ہے)، ابوسفیان نے کہا: تم اس (ہُبل) سے دشمنی کرو یا دوستی اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں، ابن ابی کبشہ کہاں ہے؟ ابن ابی قحافہ کہاں ہے؟ ابن الخطاب کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں یہ ابوبکر ہیں اور یہ رہا میں عمر (رضی اللہ عنہما) ابوسفیان نے کہا: یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں، جنگ ڈول کی طرح ہے (کبھی خالی کبھی بھرا ہوا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میں برابری نہیں ہمارے شہید جنت میں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہوں گے، ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا گمان ہے اگر ایسا ہوا تو ہم نقصان اور خسارے میں رہے۔

Marfat.com

پھر ابوسفیان نے کہا: تم اپنے مقتولوں کے ناک کان کٹے ہوئے پاؤ گے یہ ہمارے سرداروں کی رائے نہ تھی، پھر اس پر جاہلیت کی عصبیت غالب آ گئی تو اس نے کہا: بہ ہر حال ایسا ہوا ہے اور وہ اسے ناپسند نہیں کرتا۔ (۶۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (مشرکوں کی) عورتیں اُحد کے دن مسلمانوں کے پیچھے تھیں، مشرکوں کے زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں، اگر اس دن میں یہ قسم کھاتا کہ ہم میں سے کوئی دنیا کا طلب گار نہیں تھا، تو مجھے یہ امید ہے کہ میں سچا ہوتا، یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نازل ہوا:

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ (۶۷۰)

تم میں سے کوئی دنیا کا ارادہ کرتا تھا اور کوئی آخرت کو چاہتا تھا، پھر اللہ نے تمہارا منہ ان سے پھیر دیا تا کہ وہ تمہاری آزمائش کرے۔

پھر جب نبی کریم ﷺ کے (بعض) اصحاب نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی (تیراندازوں نے اپنی مقررہ جگہ چھوڑ دی) رسول اللہ ﷺ کے گرد صرف نو افراد رہ گئے، سات انصاری، دو قریشی اور آپ ﷺ دسویں تھے، جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے جو ان کو ہم سے ہٹا دے، ایک انصاری آگے بڑھا کچھ دیر جنگ کر کے شہید ہو گیا، مشرکوں نے پھر آپ کو گھیر لیا، آپ نے پھر فرمایا: اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جو انہیں ہم سے دور کر دے، آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ ساتوں انصاری آپ کے دفاع میں لڑ کر شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھی سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

(جنگ کے اختتام پر) ابوسفیان نے آ کر کہا: اعل هبل ہبل کی جے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کہو: الله اعلیٰ و اجل، اللہ ہی بزرگ و برتر ہے، ابوسفیان نے کہا: لنا عزّٰی و لا عزّٰی لکم ہماری دیوی عزی ہے تمہاری عزی دیوی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کہو:

۶۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۶۷۰۔ آل عمران: ۱۵۲

Marfat.com

اللّٰہ مولانا و الکافرون لا مولٰی لھم اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں پھر ابوسفیان نے کہا: یہ بدر کے دن کا بدلہ ہے، وہ دن تمہارا تھا یہ ہمارا ہے، ایک دن دکھ کا اور ایک دن خوشی کا، حنظلہ کے بدلے میں حنظلہ، فلاں کے بدلے فلاں، اور فلاں کے بدلے فلاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی برابری نہیں ہمارے مقتولین زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں، اور تمہارے مقتولین آگ میں ہیں عذاب پاتے ہیں۔

ابوسفیان نے کہا، قوم میں کچھ لوگوں کا مُثلہ کیا گیا ہے یہ ہمارے سرداروں کا کام نہیں ہے، میں نے اس کا حکم دیا ہے نہ اس سے منع کیا ہے، اسے پسند کیا ہے نہ ہی اسے برا سمجھا ہے، نہ مجھے یہ برا لگا ہے نہ مجھے اس سے خوشی ہوئی ہے، صحابہ کرام نے دیکھا حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا ہے اور ہند نے ان کا جگر نکال کر چبایا تھا مگر اسے نگل نہ سکی، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ہند نے اس میں سے کچھ کھایا ہے؟ صحابہ نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ حمزہ کے کسی حصے کو آگ میں داخل نہیں کرنا چاہتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حمزہ (کی لاش) کو سامنے رکھ کر ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور ایک انصاری کی میت لا کر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ دی گئی، آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر انصاری کی لاش اٹھالی گئی اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کو وہیں رہنے دیا گیا، اس کے بعد ایک اور شہید کی میت لائی گئی اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے بازو میں رکھ دیا گیا اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر اسے اٹھالیا گیا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش حسب سابق وہیں رہی، یہاں تک کہ اس روز حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ستر مرتبہ پڑھی گئی۔ (۶۷۱)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل ہونا

قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا وہ شل ہو چکا تھا، انہوں نے غزوۂ اُحد کے دن اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کو (آنے والے تیروں سے) بچایا تھا۔ (۶۷۲)

۶۷۱۔ رقم الحدیث: ۴۴۰۰، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۸، مسند ابی محمد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی تیراندازی اور جاں بازی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (غزوۂ اُحد میں) رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے مشرکوں پر تیر برسا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے پیچھے سے سر اٹھا کر دیکھتے کہ تیر کہاں لگا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو بچانے کے لئے اپنا سینہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر لیتے اور کہتے: آپ کے سینے سے پہلے میرا سینہ حاضر ہے۔ (۶۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ڈھال سے (کفار کی طرف سے آنے والے تیروں سے) بچاؤ کر رہے تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اچھے تیرانداز تھے، جب وہ تیر چلاتے نبی ﷺ اوپر ہو کر ان کے تیر کے نشانے کے مقام کو ملاحظہ فرماتے تھے۔ (۶۷۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے روز ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر تیر چلا رہے تھے، ابوطلحہ بہترین تیرانداز تھے، نبی اکرم ﷺ ابوطلحہ کی آڑ میں تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب تیر چلاتے رسول اللہ ﷺ اچک کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں لگا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینے آگے کر لیتے اور کہتے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کو کوئی تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینہ کے بدلے حاضر ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنی جان پیش کرتے اور کہتے تھے یا رسول اللہ! میں ہمت والا ہوں اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے مجھے حکم فرمائیں اور جو چاہیں مجھے اس کی انجام دہی کا فرمائیں۔ (۶۷۵)

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ

۶۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۱۳، ۱۲۷۲۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۸۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۴۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر نہ ہو سکے، جس کا انہیں قلق تھا، انہوں نے کہا: میں پہلے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر نہ ہو سکا، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اب کبھی رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ غزوہ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرمائے گا میں کیا کرتا ہوں، اس سے زیادہ کہتے ہوئے خوف کھایا، پھر غزوۂ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے (مسلمانوں کی عارضی پسپائی کے وقت) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سامنے نظر آئے تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعمرو! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو اُحد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے، انس رضی اللہ عنہ مشرکوں سے خوب لڑے بالآخر شہید ہو گئے، ان کے جسم پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

میری پھوپھی انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن ربیع بنت النضر نے بتایا میں نے اپنے بھائی کی لاش کو ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا، ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً ○ (۶۷۶)

کچھ ایسے (قوی) مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا تو اُن میں سے کوئی (جہاد میں شہید ہو کر) اپنی نذر پوری کر چکا اور ان میں سے کوئی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے (اپنے وعدہ میں کچھ بھی) ردّ و بدل نہیں کیا۔

صحابہ کرام سمجھتے تھے کہ یہ آیت کریمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (۶۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے، انہوں نے کہا: میں مشرکوں کے خلاف نبی اکرم ﷺ کی پہلی جنگ میں شریک نہ ہو سکا، اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکوں کے خلاف کسی جنگ کا موقع عطا فرمایا تو اللہ دیکھے گا میں کیا کرتا

۶۷۶۔ الاحزاب: ۲۳

۶۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۰۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوں، غزوۂ اُحد کے روز جب مسلمان منتشر ہو گئے وہ کہنے لگے اے اللہ! میں اپنے ساتھیوں کی اس حرکت پر آپ سے معذرت خواہ ہوں اور مشرکوں کے اس حملے سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھے تو انہیں سعد رضی اللہ عنہ اُحد کے پاس نظر آئے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے ساتھ ہوں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا انس رضی اللہ عنہ نے جس جان بازی کا مظاہرہ کیا میں نہ کر سکا، ان کے جسم پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زائد زخموں کے نشان تھے، ہم کہتے تھے کہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کے جان باز ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (۶۷۸)

تو اُن میں سے کوئی (جہاد میں شہید ہو کر) اپنی نذر پوری کر چکا اور ان میں سے کوئی انتظار کر رہا ہے۔ (۶۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس بن النضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے، انہوں نے کہا: میں پہلی جنگ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہو سکا، اگر اب جنگ ہوئی تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں، پھر جب غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ کے صحابہ پسپا ہوئے، انس رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو پسپا ہوتے دیکھ کر کہا: ابو عمرو! کہاں چلے، ٹھہرو، قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، مجھے اُحد کے نیچے سے جنت کی خوش بو آ رہی ہے، پھر انہوں نے مشرکوں پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہ خدا! میں اس جیسی ہمت نہ دکھا سکا، انس رضی اللہ عنہ کی بہن نے کہا: میں نے اپنے بھائی (کی لاش) کو ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا، ان کو تلواروں، تیروں اور نیزوں کے اسّی سے زائد زخم لگے تھے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○ (۶۸۰)

۶۷۸۔ الاحزاب: ۲۳

۶۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۷۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۸۰۔ الاحزاب: ۲۳

Marfat.com

کچھ ایسے (قوی) مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا تو اُن میں سے کوئی (جہاد میں شہید ہو کر) اپنی نذر پوری کر چکا اور ان میں سے کوئی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے (اپنے وعدہ میں کچھ بھی) ردّ و بدل نہیں کیا۔(۶۸۱)

بنو سلمہ کا شہید سُلَیم رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو سلمہ میں سلیم رضی اللہ عنہ کے نام کے ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر شکایت کی کہ معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) ہمارے سو جانے کے بعد ہمارے ہاں آتے ہیں، ہم دن بھر کام کاج کر کے تھکے ہوتے ہیں، معاذ رضی اللہ عنہ نماز کے لئے بلاتے ہیں، ہم نماز کے لئے نکلتے ہیں تو معاذ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! آزمائش میں ڈالنے والے نہ بنو، یا تم میرے ساتھ نماز ادا کر لیا کرو، یا پھر (امامت کرنی ہے تو) اپنی قوم سے تخفیف کیا کرو (نماز مختصر پڑھایا کرو) پھر آپ نے فرمایا: سلیم! تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ سلیم نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کی قسم! (دعا میں) آپ کی اور معاذ کی گنگناہٹ بہت خوب ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور معاذ کی گنگناہٹ بھی یہی ہوتی ہے کہ ہم اللہ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

پھر سُلیم رضی اللہ عنہ نے کہا: کل ان شاء اللہ جب دشمن کا سامنا ہوگا آپ دیکھئے گا، لوگ غزوۂ اُحد کی تیاریوں میں مصروف تھے، سُلیم غزوہ اُحد میں شرکت کے لئے نکلے وہ اُحد کے شہدا میں شامل تھے۔ رحمۃ اللہ ورضوانہ علیہ (۶۸۲)

طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنت واجب کر لی

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ

۶۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۲۴۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۸۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۷۶، حدیث سلیم من بنی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کوفرماتے سنا، طلحہ نے (اپنے لئے) جنت واجب کر لی، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے وہ خدمت انجام دی، یعنی (رسول اللہ ﷺ کو مشرکوں کی طرف سے کھودے گئے گڑھے میں گرنے کے بعد آپ کو نکالنے کے لئے) جب وہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ طلحہ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر چڑھ کر گڑھے سے باہر نکلے۔(۶۸۳)

میرے ماں باپ تم پر قربان، زبیر

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن (گھمسان کے رن میں) رسول اللہ ﷺ نے (میری جاں بازی ملاحظہ فرمائی تو) فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان۔(۶۸۴)

سعد! میرے والدین تم پر قربان

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن مجھ سے فرمایا: تیر چلائے جاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان۔(۶۸۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لئے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا ہو، میں نے غزوۂ اُحد کے دن سنا آپ فرما رہے تھے: اے سعد! تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔(۶۸۶)

رافع رضی اللہ عنہ کی چھاتی میں تیر

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ غزوۂ اُحد یا خیبر کے موقع پر رافع رضی اللہ عنہ کی چھاتی میں تیر آ کر لگا، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! یہ تیر نکال دیجئے، آپ نے فرمایا: اے رافع! اگر تم چاہو تو میں تیر اور اس

۶۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۰، مسند الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

۶۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۱، مسند الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

۶۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۸، ۱۶۱۹، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۶۸۶۔ رقم الحدیث: ۷۱۱، ۱۰۲۰، ۱۱۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کا پھل نکال دوں، اگر تم چاہو تو میں تیر نکال دوں اور اس کا پھل جوں کا توں رہنے دیں اور قیامت کے دن تیرے شہید ہونے کی گواہی دوں، رافع نے کہا: یا رسول اللہ! بل کہ تیر نکال دیں اور اس کا پھل جوں کا توں رہنے دیں اور قیامت کے دن میرے شہید ہونے کی گواہی دیں، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے تیر نکال دیا اور پھل رہنے دیا۔ (۶۸۷)

حضرت یمان رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہونا

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن مسلمان حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان رضی اللہ عنہ پر تلواروں سے حملہ آور ہوئے وہ یمان رضی اللہ عنہ کو پہچانتے نہیں تھے اور انہیں قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے یمان رضی اللہ عنہ کا خون بہا دینے کا ارادہ فرمایا، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں پر خون بہا معاف کر دیا (اپنے والد کی دیت نہیں لی)۔ (۶۸۸)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت جعفر بن عمرو الضمری بیان کرتے ہیں، میں عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ہم راہ شام کی طرف گیا، جب ہم حمص میں پہنچے، عبید اللہ نے مجھے کہا: کیا تمہیں اس سے دل چسپی ہے کہ ہم وحشی (رضی اللہ عنہ) سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں دریافت کریں؟ میں نے کہا: ہاں، وحشی رضی اللہ عنہ حمص میں مقیم تھے، ہم نے وحشی رضی اللہ عنہ کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا وہ اپنے محل کے سایے میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھرے پرے سیاہ جسم والے تھے، ہم نے ان کے پاس آ کر سلام کیا، انہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا، عبید اللہ نے اپنا عمامہ اس طرح لپیٹا ہوا تھا کہ وحشی رضی اللہ عنہ کو عبید اللہ کی صرف آنکھیں اور پیر نظر آ رہے تھے، عبید اللہ نے وحشی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ وحشی رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا: بہ خدا نہیں، البتہ مجھے اتنا معلوم ہے کہ عدی بن الخیار نے ابو العیص کی ام قتال نام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا، جس سے مکہ میں اس

۶۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۸۷، حدیث امرأۃ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما

۶۸۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۲۷، حدیث محمود بن لبید او محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کا ایک بیٹا پیدا ہوا، میں نے اس کے لئے دودھ پلانے والی تلاش کی اور ماں بیٹے کو لے جا کر عدی کے حوالے کر دیا تھا اب مجھے تمہارے پاؤں دیکھ کر وہی خیال آ رہا ہے (کہ تم وہی بچے ہو)۔

یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہا: کیا آپ ہمیں حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ وحشی رضی اللہ عنہ نے کہا: بتاتا ہوں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی کو قتل کیا تھا، میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا اگر تم میرے چچا کے بدلے میں حمزہ کو قتل کر دو تو تم آزاد ہو گے، عینین (غزوۂ اُحد) کے دن جب لوگ روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا (عینین جبل اُحد کے قریب ایک پہاڑ ہے دونوں پہاڑوں کے درمیان وادی ہے) جب لڑائی کے لئے صف بندی ہو چکی سباع مقابلے پر نکلا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس سے مقابلہ کرنے کو نکلے اور کہا: اے سباع ابن ام انمار، اے عورتوں کی ختنہ کرنے والی کے بیٹے! کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے، پھر اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

میں اسی اثنا میں ایک چٹان کے نیچے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کے لئے چھپا ہوا تھا جب وہ میرے پاس سے گزرے میں نے انہیں برچھی ماری جوان کی ناف کے نیچے سے گھس کر کولھوں کے درمیان سے جا نکلی، یہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کا واقعہ تھا (جس سے آپ شہید ہو گئے) پھر سب لوگوں کے ساتھ میں بھی واپس آ گیا، میں مکہ میں مقیم رہا یہاں تک کہ مکہ میں اسلام پھیل گیا، پھر میں طائف کی طرف چلا گیا، طائف والوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف قاصد بھیجے، مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قاصدوں کی گرفت نہیں فرماتے، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا، رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تم وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: حمزہ کو تو نے قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو جو خبر ملی ہے امر واقعہ وہی ہے، آپ نے فرمایا: کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم مجھے اپنا چہرہ نہ دکھایا کرو؟ سو میں وہاں سے واپس آ گیا۔

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر کے

Marfat.com

خروج کیا، میں نے کہا: میں مسیلمہ کے مقابلے کو ضرور جاؤں گا، شاید کہ میں مسیلمہ کو قتل کر کے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ اتار دوں، میں لوگوں کے ساتھ نکلا، اس کے مقابلے کی جو صورت ہوئی سو ہوئی، میں نے دیوار کے شگاف میں ایک شخص (مسیلمہ کذاب) کو کھڑا دیکھا جیسے گندمی رنگ کا اونٹ ہوتا ہے، اس کے سر کے بال پراگندہ تھے، میں نے اسے برچھی ماری جو اس کی چھاتی میں نکلی اور اس کے شانوں کے درمیان سے پار ہوگئی، اور ایک انصاری نے آگے بڑھ کر اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری (اور اس کا کام تمام کر دیا) اتنے میں ایک باندی نے گھر کی چھت پر کہا: ہائے امیر المؤمنین (مسیلمہ کذاب) کو ایک حبشی غلام نے قتل کر دیا ہے۔(۶۸۹)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھائی کی لاش پر

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن ایک خاتون دوڑتی ہوئی شہدا کی نعشوں کے قریب پہنچ گئیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا کہ خاتون شہدا کی نعشوں کو دیکھے (کیوں کہ شہدا کی نعشوں کا مثلہ کیا گیا تھا) آپ نے فرمایا: عورت کو روکو، عورت کو روکو، زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہ میری والدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، میں دوڑ کر گیا اور ماں کو شہدا کی نعشوں کے پاس پہنچنے سے پہلے روک لیا، میری ماں طاقت ور خاتون تھیں اس نے میرے سینے پر دو ہتڑ مارا اور کہنے لگیں پیچھے ہٹو، میں تم سے خوش نہیں ہوں (تمہاری اس حرکت سے راضی نہیں ہوں) میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو قسم دی ہے، میری ماں وہیں ٹھہر گئیں دو کپڑے نکالے اور کہا میں یہ دو کپڑے اپنے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کے لئے لائی ہوں، مجھے ان کا مقتول ہونا معلوم ہو گیا ہے اسے ان کپڑوں میں کفن دینا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم حمزہ رضی اللہ عنہ کی تکفین کے لئے دو کپڑے لائے، ہم نے دیکھا ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید کی مُثلہ شدہ نعش پڑی تھی، ہمیں شرم وحیا آئی کہ ہم حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں اور انصاری شہید کو کفن کے لئے

۶۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۴۷، حدیث وحشی الحبشی عن النبی ﷺ

Marfat.com

ایک کپڑا نہ ملے، ہم نے کہا: ایک کپڑا حمزہ کے لئے اور ایک انصاری کے لئے ہوگا، ہم نے کپڑوں کو ناپا ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا، ہم نے دونوں میں قرعہ ڈالا، جس کا قرعہ جس کپڑے کے لئے نکلا ہم نے اسے اس کپڑے کا کفن دیا۔(۶۹۰)

غزوۂ اُحد کے شہدا کی تعداد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے دوسرے سال غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا چناں چہ ستر مجاہدین شہید ہوئے، نبی اکرم ﷺ کے (بعض) صحابہ آپ کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانتوں کو صدمہ پہنچا، آپ کے سر پر خود ٹوٹ گئی اور آپ کے رخِ انور پر خون بہنے لگا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا (۶۹۱)

کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچی اس حال میں کہ اس سے دُگنی تم انہیں پہنچا چکے ہو۔

یعنی، تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے (یہ مصیبت تم پر آئی ہے)۔(۶۹۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ اُحد میں چونسٹھ انصاری جوان اور چھ مہاجر اصحاب شہید ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا اگر ہمیں کسی دن ایسا موقع ملا تو ہم مشرکوں کے خلاف ان سے بڑھ کر کارروائی کریں گے۔ (انہوں نے ہمارے شہیدوں کی لاشوں کا مثلہ کیا ہے ہم ان کے مقتولوں سے اس سے برا سلوک کریں گے) فتح مکہ کے روز ایک غیر معروف شخص نے کہا: آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے (ہم سب کا قلع قمع کر دیں گے) تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا: فلاں فلاں کے سوا ہر گورے اور کالے کو امن حاصل ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

۶۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۱، مسند الزبیر بن العوم رضی اللہ عنہ

۶۹۱۔ آل عمران: ۱۶۵

۶۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۸، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ O (۶۹۳)

اور اگر تم انہیں سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی، اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر بہت اچھا ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم صبر کریں گے، بدلہ نہیں لیں گے۔ (۶۹۴)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن چونسٹھ انصاری اور حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت چھ مہاجرین شہید ہوئے، مشرکوں نے مسلمان شہداء کی لاشوں کا مثلہ کیا، انصار نے کہا: اگر ہمیں کبھی قریش کے خلاف موقع ملا (ہم نے ان پر قابو پالیا) تو ہم ان سے بڑھ کر بدلہ لیں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا لوگوں میں سے ایک غیر معروف شخص نے پکار کر کہا: آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ O (۶۹۵)

اور اگر تم انہیں سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی، اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر بہت اچھا ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں (کے قتل) سے ہاتھ روک لو۔ (۶۹۶)

شہدائے اُحد کی تکفین و تدفین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے روز حکم دیا کہ شہدا سے لوہے اور کھالیں (زرہیں، خود اور ہتھیار) اتار کر انہیں ان کے خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیں۔ (۶۹۷)

۶۹۳۔ النحل: ۱۲۶

۶۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۳، حدیث ابی العالیہ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۶۹۵۔ النحل: ۱۲۶

۶۹۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۴، حدیث ابی العالیہ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۶۹۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کے پاس تشریف لائے آپ نے دیکھا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مُثلہ کیا گیا ہے (ان کی لاش کا حلیہ بگاڑا گیا ہے) آپ نے فرمایا: اگر مجھے صفیہ کے درد والم کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے یوں ہی چھوڑ دیتا اسے پرندے کھا لیتے اور حمزہ حشر کے روز ان کے پیٹوں سے نکلتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سفید وسیاہ دھاری دار چادر منگوا کر حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا، (چادر اتنی چھوٹی تھی کہ) جب اسے سر پر ڈالا جاتا تو ان کے قدم ظاہر ہوتے اور جب اسے ان کے پیروں پر ڈالا جاتا تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔

شہدا کی تعداد زیادہ تھی کپڑے کم تھے، دو دو یا تین تین شہیدوں کو ایک کپڑے کا کفن دیا گیا، رسول اللہ ﷺ معلوم کرتے جس شہید کو زیادہ قرآن یاد تھا اسے (قبر میں) پہلے قبلے کی طرف رکھتے، رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز پڑھے بغیر ان کی تدفین فرمائی۔ (۶۹۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن میرے والد کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے لائی گئی، ان کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا میں اپنے والد کا چہرہ کھولنا چاہتا لیکن میری قوم کے لوگ مجھے منع کر دیتے اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے بتایا: عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی یا بہن ہے، آپ نے فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟ یا فرمایا: تم رو رہی ہو اور فرشتے برابر ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے، یہاں تک کہ اسے اوپر اٹھا لیا گیا (اس کی روح کو آسمانوں پر لے جایا گیا)۔ (۶۹۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میرے والد شہید ہوئے میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانا چاہتا لوگ مجھے منع کرتے، رسول اللہ ﷺ مجھے منع نہیں فرماتے تھے، میری پھوپھی فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا رونے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رو رہی ہو؟ یا فرمایا: مت رو، اس کی میت پر فرشتے اپنے پروں سے برابر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ ان (کی روح) کو اوپر اٹھا لیا گیا۔ (۷۰۰)

۶۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۹۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۶۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۸۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۷۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اُحد کے شہیدوں کو میدانِ جنگ سے دوسری جگہ دفن کرنے کے لئے اٹھایا گیا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا: شہیدوں کو ان کے مقتل میں واپس لاؤ (ان کو ان کی شہادت گاہ میں دفن کرو، دوسری جگہ منتقل نہ کرو)۔(۷۰۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میرے والد غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے، میری بہنوں نے مجھے آب پاشی کا اونٹ دے کر بھیجا کہ میں والد کی میت اس اونٹ پر لاؤں اور اسے بنو سلمہ کے قبرستان میں دفن کروں، میں اپنے چند مددگاروں کے ساتھ وہاں گیا، رسول اللہ ﷺ میدانِ اُحد میں تشریف فرما تھے، آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اسے اس کے شہید بھائیوں کے ساتھ دفن کیا جائے، گا چناں چہ میرے والد کو اُحد کے دیگر شہدا کے ساتھ دفن کیا گیا۔(۷۰۲)

حضرت ہشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن لوگوں کو بڑے زخم اور شدید مشکلات پیش آئیں (شہدا کی تدفین کے وقت) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبریں کشادہ کھودو اور ایک قبر میں دو دو، تین تین (شہیدوں) کو دفن کرو، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم پہلے کسے قبر میں اتاریں؟ آپ نے فرمایا: جس کو قرآن زیادہ یاد تھا، میرے والد کو زیادہ قرآن یاد تھا ان کو پہلے رکھا گیا۔(۷۰۳)

حضرت ہشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن انصار رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمیں زخم اور مشکلات پیش آئی ہیں، آپ (شہدا کی قبور اور تدفین کے بارے میں) کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کشادہ قبریں کھودو، اور ہر قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کر دو، انہوں نے پوچھا: ان میں سے پہلے کس کو رکھیں؟ آپ نے فرمایا: جسے قرآن زیادہ یاد ہو، حضرت ہشام رضی اللہ

۷۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۵۵، ۱۳۸۹۳، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۷۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۴، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۷۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۸۱۸، ۱۵۸۲۱، حدیث ہشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہما

Marfat.com

عنہ کہتے ہیں میرے والد عامر رضی اللہ عنہ کو ایک یا دو آدمیوں سے پہلے قبر میں رکھا گیا۔ (۷۰۴)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میرے والد اُحد کے روز شہید ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کشادہ، اچھی اور گہری قبریں کھودو، اور ہر قبر میں دو، دو، تین تین کو دفن کر دو، جس کو قرآن زیادہ یاد تھا اس کو مقدم کرو، میرے والد قبر میں تین میں تیسرے تھے، ان کو قرآن زیادہ یاد تھا اس لئے ان کو باقی دو سے مقدم رکھا گیا۔ (۷۰۵)

حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کا بخت یاوری پر

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا ارشاد ہے اگر میں اللہ کی راہ میں جنگ کروں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں تو میں اپنے اس صحیح پاؤں کے ساتھ جنت میں چلوں پھروں گا؟ عمرو رضی اللہ عنہ ایک پاؤں سے لنگڑے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، غزوۂ اُحد کے دن عمرو رضی اللہ عنہ، ان کا بھتیجا اور ان کا آزاد کردہ غلام شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ عمرو رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس سے گزرے اور فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنی صحیح ٹانگ کے ساتھ جنت کی سیر کر رہے ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے عمرو، ان کے بھتیجے اور ان کے آزاد کردہ غلام کو ایک قبر میں دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ (۷۰۶)

شہیدوں کو ان کے لباس میں دفن کر دو

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن فرمایا: ان (شہدا) کو ان کے کپڑوں میں لپیٹ دو، اُحد کے دن ایک ایک قبر میں کئی کئی افراد دفن کئے جانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو زیادہ قرآن یاد تھا اسے آگے رکھو۔ (۷۰۷)

۷۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۸۲۲، ۱۵۸۲۵، حدیث ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہما

۷۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۸۲۷ تا ۱۵۸۳۰، حدیث ہشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہما

۷۰۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۰۴۷، حدیث ابی قتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ

۷۰۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴۴، حدیث عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب شہدائے اُحد کے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: میں ان پر گواہ ہوں کہ جو شخص راہِ خدا میں زخمی ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا، اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس میں سے مشک کی خوش بو آتی ہوگی، دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد تھا اسے قبر میں سب سے پہلے اتارو۔ (۷۰۸)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ شہدائے اُحد کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں ان پر گواہی دیتا ہوں (کہ یہ راہِ خدا میں شہید ہوئے ہیں) ان کو ان کے زخموں اور خونوں کے ساتھ کپڑوں میں لپیٹ دو۔ (۷۰۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ اس روز شہید ہونے والوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں ان کے خون سمیت کپڑوں میں لپیٹ دو، میں ان پر گواہ ہوں، چناں چہ ایک ایک قبر میں، دو اور تین تین شہدا دفن کئے گئے، پوچھا جاتا کہ ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد تھا، اسے باقیوں سے آگے رکھا جاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن میرے والد اور چچا کو ایک قبر میں دفنایا گیا۔ (۷۱۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں کے بارے میں فرمایا: انہیں غسل نہ دو، قیامت کے دن ان کا ہر زخم یا ہر خون مشک کی طرح مہکتا ہوگا، اور آپ نے ان پر نماز نہیں پڑھی۔ (۷۱۱)

شہیدوں کو ان کے مقتل میں دفن کرنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے مشرکوں سے جنگ کے لئے نکلے، میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: جابر! تم مدینہ میں

۷۰۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴۵، حدیث عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۷۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴۶، حدیث عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۷۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴۷، حدیث عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۷۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۷۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رہ کر انتظار کرنا کہ ہمارا کیا انجام ہوتا ہے، اللہ کی قسم! اگر میں نے اپنے پیچھے بیٹیاں نہ چھوڑی ہوتیں میں اسے پسند کرتا کہ تم میرے سامنے (راہِ خدا میں) مارے جاتے، میں انتظار کرنے والوں میں ہی تھا کہ میری پھوپھی میرے والد اور ماموں کی لاشیں آبپاشی کے اونٹ پر رکھ کر مدینے میں لائیں تا کہ وہ انہیں ہمارے قبرستان میں دفن کریں، اتنے میں ایک منادی نے ندا دی، سنو! نبی کریم ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے شہیدوں کو ان کے مقتل میں دفن کرو، چناں چہ ہم ان کی لاشیں واپس لے گئے اور انہیں ان کی قتل گاہوں میں دفن کر دیا۔ (۷۱۲)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک سفید اور سیاہ دھاری دار چادر کا کفن دیا۔ (۷۱۳)

حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں، میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے ہاں (ان کی عیادت کے لئے) آیا، آپ (کے زخم) کو سات بار داغا گیا تھا، حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے تو میں (اس تکلیف کی وجہ سے) ضرور موت کی تمنا کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی یہ حالت دیکھی ہے کہ میرے پاس ایک درہم نہیں ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم رکھے ہیں۔

پھر خباب رضی اللہ عنہ کے لئے کفن لایا گیا جسے دیکھ کر آپ رو پڑے اور فرمایا: لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ کو تو کفن میں ایک ایسی سادہ سی چادر ملی کہ جب اسے ان کے سر پر ڈالا جاتا ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر اسے ان کے پاؤں پر ڈالا جاتا تو ان کا سر کھل جاتا تھا، چناں چہ ان کا سر ڈھانپ دیا گیا اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ (۷۱۴)

۷۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۵۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۱۲، ۱۴۴۳۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۱۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۶۷، ۲۶۶۷۷، حدیث خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا کفن

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر رہا، ہم (مہاجرین) میں سے بعض حضرات ایسے تھے جو اس دار فانی سے چلے گئے، انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ کھایا، ان میں سے ایک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے، ہمیں ان کے کفن کے لئے ایک دھاری دار چادر کے سوا کوئی چیز نہ ملی، اس چادر سے اگر ہم اس کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھلے رہتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر کھل جاتا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ چادر سے ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جن کا پھل تیار ہو گیا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں (اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں)۔ (۷۱۵)

بغیر کوئی نماز پڑھے جنت کا حق دار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مجھے اس شخصیت کے بارے میں بتاؤ جو کوئی نماز پڑھے بغیر جنت میں داخل ہوا، جب حاضرین نہ بتا سکتے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھتے، آپ بتائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے وہ بنو عبد الاشہل کے اصیرم عمرو بن ثابت بن وقش ہیں۔

اس حدیث کے راوی حصین بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں، میں نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اصیرم رضی اللہ عنہ کا کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے بتایا: اصیرم اپنی قوم کے سامنے اسلام کا انکار کرتا تھا، غزوۂ اُحد کے دن جب رسول اللہ ﷺ اُحد کی طرف روانہ ہوئے اصیرم کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہوئی، اس نے اسلام قبول کیا، اپنی تلوار لی اور قوم کے پاس جا پہنچا اور جنگ میں شریک ہو گیا، لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو گیا۔

بنو عبد الاشہل کے لوگ معرکے میں شہید ہونے والے اپنے ہم قبیلہ لوگوں کی تلاش میں اصیرم کے پاس جا پہنچے، انہوں نے کہا: بہ خدا یہ تو اصیرم ہے یہ یہاں کیسے؟ ہم اسے اس

۷۱۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۵۴، ۲۰۵۷۲، ۲۶۶۷۲، حدیث خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دین کا انکاری چھوڑ کر آئے تھے، انہوں نے اس سے پوچھا: عمرو! تم یہاں کیسے آئے اپنی قوم کی طرف سے لڑنے یا اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے؟ اصیرم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مجھے اسلام کی کشش لائی ہے، میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا اور مسلمان ہو گیا، پھر میں نے اپنی تلوار لی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گیا، لڑائی میں مجھے زخم لگنے تھے لگ چکے، پھر اصیر م رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں دَم توڑ دیا، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔(۷۱۶)

شہدا کا مقام اور خواہش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائی اُحد میں شہادت سے ہمکنار ہوئے اللہ عز وجل نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں کر دیا، وہ جنت کی نہروں پر اترتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے زیر سایہ سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں۔

جب انہوں نے اتنی بہترین کھانے پینے کی چیزیں اور عمدہ ٹھکانا دیکھا تو وہ کہنے لگے کاش ہمارے بھائیوں کو بھی معلوم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کیا تیار فرمایا ہے تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور لڑائی سے روگردانی نہ کریں۔ اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری طرف سے یہ پیغام پہنچائے دیتا ہوں، چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں:

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ○ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ○ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ○ (۷۱۷)

۷۱۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۲۳، حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ

۷۱۷۔ آل عمران: ۱۶۹، ۱۷۱

Marfat.com

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بل کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ وہ خوش ہیں اس پر جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا اور اپنے پچھلوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے یہ بشارت پا کر خوش ہوتے ہیں کہ ان پر (بھی) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔ وہ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (۷۱۸)

میں دوبارہ شہادت کا خواہش مند ہوں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا تمہیں معلوم نہیں اللہ عز وجل نے تیرے والد کو زندہ کر کے اس سے فرمایا: مجھ سے مانگو، تیرے والد نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں دنیا میں بھیجا جاؤں اور دوسری مرتبہ شہادت پاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ لوگ دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے۔ (۷۱۹)

حمزہ پر رونے والیاں نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے، انصار کی عورتیں غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والے اپنے شوہروں پر رو رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن حمزہ پر رونے والیاں نہیں ہیں، پھر آپ سو گئے، آپ بیدار ہوئے (آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ) انصار کی عورتیں حمزہ پر رو رہی تھیں، آپ نے دریافت فرمایا: یہ تب سے حمزہ کا نام لے کر روتی رہی ہیں۔ (۷۲۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب اُحد سے واپس تشریف لائے انصار کی عورتیں اپنے (شہید ہونے والے) شوہروں پر رو رہی تھیں،

۷۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۴، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۶۷، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۷۲۰۔ رقم الحدیث: ۴۹۶۴، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آپ نے فرمایا: لیکن حمزہ پر رونے والیاں نہیں، انصار کی خواتین کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ آ کر حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں، رسول اللہ ﷺ رات میں بیدار ہوئے ان کے رونے کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا: ان پر افسوس یہ رات گئے تک روتی ہی رہیں گی، انہیں کہو واپس جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر مت روئیں۔ (۷۲۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے، ہیں رسول اللہ ﷺ اُحد سے واپس تشریف لائے تو آپ نے بنو عبدالاشہل کی عورتوں کی آواز سنی جو اپنے شہیدوں پر رو رہی تھیں، آپ نے فرمایا: لیکن حمزہ پر رونے والیاں نہیں ہیں، انصار کی عورتیں آپ کے پاس آ کر حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں، رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے وہ ابھی تک رو رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ان پر افسوس! تم اس وقت سے اب تک رو رہی ہو، ان سے کہو واپس جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر (بلند آواز سے) نہ روئیں۔ (۷۲۲)

اُحد کے ایک زخمی کا علاج

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بازو کی ایک رگ (الاکحل) میں تیر لگا، نبی اکرم ﷺ کے حکم سے ان کی اس رگ کو داغ دیا گیا۔ (۷۲۳)

اُحد کے شہید کی بچیاں اور آیت میراث کا نزول

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سعد رضی اللہ عنہ کی دو بچیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ دونوں سعد کی بچیاں ہیں، ان کے والد آپ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے ہیں، ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے، ان کی شادی اس صورت میں ہو گی جب ان کے پاس مال ہو گا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائے گا، تب آیت میراث نازل ہوئی، رسول

۷۲۱۔ رقم الحدیث: ۵۵۳۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۲۔ رقم الحدیث: ۵۶۳۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۴۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ ﷺ نے بچیوں کے چچا کی طرف آدمی بھیجا اور اس سے فرمایا: دو تہائی مال سعد کی بیٹیوں کو اور آٹھواں حصہ سعد کی اہلیہ کو دو، جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔ (۷۲۴)

شہید کے قرض کی ادائیگی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میرے والد اپنے اوپر کھجوروں کا قرضہ چھوڑ گئے، ان کے بعض قرض خواہوں نے مجھ سے سختی سے قرض کی ادائیگی کا تقاضہ کیا، میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے نبی! میرے والد فلاں دن شہید ہو گئے اور انہوں نے مجھ پر کھجوروں کا قرضہ چھوڑا ہے، ان کے بعض قرض خواہوں نے مجھ سے سختی سے تقاضا کیا ہے، میں آپ کی مدد کا خواست گار ہوں تا کہ وہ کھجور کی آئندہ فصل تک مجھے کچھ کھجوروں کی ادائیگی کی مہلت دے دے، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ان شاء اللہ دوپہر کے قریب آؤں گا، آپ (دوپہر کے قریب) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے، اجازت طلب فرمائی اور گھر میں تشریف لے آئے، میں نے اپنی بیوی سے کہا: نبی اکرم ﷺ آج میرے ہاں دوپہر میں تشریف لائے ہیں، میں تجھے نہ دیکھوں اور تم اپنے کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دینا (آپ کے آرام میں مخل نہ ہونا) نہ ہی آپ سے باتیں کرنا، آپ اندر آئے تو میں نے آپ کے لئے بستر بچھا دیا اور تکیہ رکھ دیا، آپ نے سر رکھا اور سو گئے۔ میں نے اپنے غلام سے کہا: گھر میں پلنے والی یہ موٹی بکری جلدی جلدی ذبح کرو، تا کہ رسول اللہ ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے تم فارغ ہو جاؤ میں بھی تمہارا ساتھ دے رہا ہوں، چناں چہ ہم آپ کی نیند کے دوران ہی اس کام سے فارغ ہو گئے، میں نے غلام سے کہا: رسول اللہ ﷺ بیدار ہوتے ہی پانی طلب فرمائیں گے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ وضو سے فارغ ہو کر (باہر جانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں گے، ہمیں آپ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے بکری کا گوشت آپ کے سامنے رکھ دینا ہے۔ آپ نیند سے اٹھے فرمایا: جابر! وضو کے لئے پانی لاؤ، ابھی آپ وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ میں نے گوشت آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا:

۷۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۸۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

گویا تجھے گوشت سے ہماری محبت کا علم ہے، ابو بکر کو میرے پاس بلاؤ، پھر آپ نے اپنے ساتھ آنے والے دوسرے ساتھیوں کو بلایا وہ اندر آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے (گوشت کی طرف) ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ، سب کھا کر سیر ہو چکے اور بہت سا گوشت بچ گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بہ خدا! بنو سلمہ کے لوگ آپ کے انتظار میں تھے آپ انہیں اپنی آنکھوں سے بھی زیادہ محبوب تھے، لیکن ان میں سے کوئی شخص آپ کے قریب نہیں آ رہا تھا کہ آپ کو اذیت نہ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر اٹھے آپ کے صحابہ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کے آگے باہر نکلے، آپ فرمایا کرتے تھے میری پشت ملائکہ کے لئے خالی چھوڑ دیا کرو، میں بھی صحابہ کے ساتھ چل پڑا جب آپ دروازے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے، میری بیوی نے گھر کے ستون کی آڑ سے نکل کر کہا: یا رسول اللہ! میرے اور میرے شوہر کے لئے دعا فرمایئے، اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اپنے اس قرض خواہ کو بلاؤ جس نے تجھ سے سختی سے ادائیگی کا تقاضا کیا تھا، وہ آ گیا تو آپ نے فرمایا: جابر بن عبداللہ کے والد کے قرض کی ادائیگی سے اسے آئندہ فصل اترنے تک کے لئے آسانی کر دو، اس نے اکڑ کر کہا میں ایسا نہیں کروں گا، وہ یتیموں کا مال ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جابر کہاں ہیں؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا: اسے کھجوریں ماپ دو اللہ تعالیٰ تمہارا قرض پورا کر دے گا، میں نے آسمان کی طرف دیکھا سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے فرمایا: ابو بکر! نماز، لوگ مسجد کی طرف چلے گئے، میں نے قرض خواہ سے کہا: اپنا برتن لاؤ، میں نے عجوہ کھجوریں ماپ کر دے دیں، اللہ تعالیٰ نے اس کا قرض پورا کر دیا اور ہمارے لئے کھجوروں کی اتنی مقدار بچ بھی گئی، میں چنگاری کی طرح اڑتا ہوا مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نماز سے فارغ ہو چکے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دیکھئے تو میں نے اپنے قرض خواہ کو کھجوریں ماپ دیں، اللہ تعالیٰ نے اس کا قرض پورا فرما دیا اور ہمارے لئے اتنی

Marfat.com

اتنی کھجوریں بچ گئیں، آپ نے فرمایا: عمر بن الخطاب کہاں ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا: جابر بن عبداللہ سے اس کے قرض خواہ اور کھجوروں کے متعلق پوچھو، انہوں نے عرض کیا: میں نہیں پوچھوں گا، جب آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ عز وجل تمہارا قرض پورا کردے گا مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ عزوجل جابر کا قرض پورا فرمادے گا۔

آپ نے یہ بات تین بار دہرائی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ عرض کرتے رہے میں نہیں پوچھوں گا، تین مرتبہ کے بعد آپ پھر وہ بات نہیں دہراتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جابر کہاں ہے؟ تمہارے قرض خواہ اور کھجوروں کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے کہا: اللہ عز وجل نے میرا قرض پورا فرمادیا اور ہمارے لئے اتنی اتنی کھجوریں بچ گئی ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے پاس آکر کہا: میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات نہ کہنا اس نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عزوجل رسول اللہ ﷺ کو میرے گھر میں لائے پھر آپ باہر تشریف لے جائیں اور میں آپ کے باہر تشریف لے جانے سے پہلے آپ سے اپنے لئے اور اپنے شوہر کے لئے دعا کی درخواست بھی نہ کروں؟ (۷۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد یہود کا قرض چھوڑ گئے ہیں، آپ نے فرمایا: میں ان شاء اللہ ہفتے کے دن تمہارے پاس آؤں گا، یہ کھجوریں توڑنے اور کھجوروں کے درختوں کی درستی کا زمانہ تھا، ہفتے کے دن صبح کو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں پانی کے پاس تھا (باغ کو سیراب کررہا تھا) آپ پانی کی نالی کے پاس گئے وضو کیا پھر مسجد کی طرف گئے دو رکعتیں ادا کی، میں آپ کو اپنے خیمے میں لایا، آپ کے لئے بالوں سے تیار کردہ دھاری دار چادر بچھادی اور کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ ڈال دیا، آپ نے اس پر ٹیک لگالی، تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے گویا انہوں نے نبی کریم ﷺ کے عمل کو دیکھ لیا تھا، سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی، معمولی دیر گزری تھی کہ عمر رضی اللہ عنہ آگئے، انہوں نے آتے ہی وضو کیا اور دو رکعات نماز پڑھی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دو ساتھیوں کا عمل دیکھا ہے، پھر دونوں خیمے میں داخل ہوئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سر کی جانب اور عمر

۷۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۵۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رضی اللہ عنہما آپ کے پیروں کی جانب بیٹھ گئے۔(۷۲۶)

شہدائے اُحد پر نماز اور خطبہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر نکلے اور شہدائے اُحد کی نماز جنازہ پڑھی، پھر منبر کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں، اور میں بہ خدا اس وقت اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، آگاہ رہو مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا: زمین کی کنجیاں، اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔(۷۲۷)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال کے بعد شہدائے اُحد پر نماز جنازہ پڑھی، جیسے آپ زندوں اور مردوں کو الوداع کر رہے ہوں، پھر (واپس آ کر) منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، تم پر گواہ ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے، میں اسے دیکھ رہا ہوں، مجھے یہ خوف نہیں کہ تم شرک یا فرمایا کفر کرو گے لیکن دنیا، تم اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش کرو گے۔(۷۲۸)

اُحد کے شہید کی قبر کھلنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مجھے ایک شخص نے آ کر کہا: معاویہ کے کارندوں نے تیرے والد کی قبر کو کھول دیا ہے، اور ان کی میت کا ایک حصہ ظاہر ہو گیا، میں والد کی قبر پر آیا، میں نے انہیں ویسا ہی پایا جیسے میں نے انہیں دفن کیا تھا، ان کا کچھ بھی نہیں بدلا تھا سوائے قتل کے نشانات

۷۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۲۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۸۹۳، ۱۶۹۴۱، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

۷۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۹۴۹، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے، پھر میں نے (ان کی قبر درست کر دی) ان کی میت چھپا دی۔ (۷۲۹)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) بیوہ ہو گئیں، وہ خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، یہ بدری صحابی تھے، مدینہ منورہ میں فوت ہوئے، میری عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات ہوئی، میں نے انہیں حفصہ سے نکاح کی پیش کش کی، انہوں نے کہا: میں سوچوں گا، کئی روز کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: میرا ابھی شادی کا ارادہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر میری ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں؟ لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، مجھے ان پر عثمان کی بہ نسبت زیادہ غصہ آیا، چند دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کے لئے نکاح کا پیغام دیا، چناں چہ میں نے حفصہ کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کر دیا، پھر میری ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: شاید آپ کو اس وقت مجھ پر بہت غصہ آیا تھا جب آپ نے مجھے حفصہ سے نکاح کی پیش کش کی تھی اور میں خاموش رہا، میں نے کہا: ہاں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہاری پیش کش کا اس وقت اس لئے کوئی جواب نہ دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے حفصہ کا تذکرہ سن چکا تھا (کہ آپ حفصہ سے نکاح میں دل چسپی رکھتے ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر رسول اللہ حفصہ سے نکاح نہ کرتے تو میں اس سے نکاح کر لیتا۔ (۷۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی پیش کش کی، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے عورتوں میں رغبت نہیں ہے (میں فی الحال شادی

۷۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۵۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم

۷۳۰۔ رقم الحدیث: ۷۵، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نہیں کرنا چاہتا) البتہ میں غور کروں گا، پھر ان کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی یہ پیش کش کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بہت غصہ آیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو حفصہ سے نکاح کی پیش کش کی تو اس نے صاف جواب دے دیا لیکن جب میں نے آپ کو پیش کش کی تو آپ خاموش رہے، جس کی وجہ سے مجھے آپ پر عثمان سے زیادہ غصہ آیا، حال آں کہ اس نے مجھے صاف جواب دے دیا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حفصہ (سے نکاح) کا ذکر فرمایا تھا، یہ آپ کا راز تھا اور مجھے آپ کا راز فاش کرنا پسند نہ تھا۔ (۷۳۱)

۷۳۱۔ رقم الحدیث: ۴۷۹۲، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اہم واقعات

قبیلہ عکل وعرینہ کے ڈاکو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم دودھ پر گزارا کرنے والے لوگ ہیں، آبادیوں میں رہنے والے نہیں، مدینے کی آب و ہوا ہمیں راس نہیں آئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے اونٹوں اور چرواہے کا حکم دیا، اور انہیں فرمایا کہ وہ اونٹوں میں چلے جائیں ان کے دودھ اور پیشاب پئیں، وہ چلے گئے جب وہ حرہ کی طرف پہنچے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا، مرتد ہو گئے اور اونٹوں کو بھگا لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی تلاش میں صحابہ کو بھیجا، انہیں گرفتار کر کے لایا گیا، تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں حرہ کی طرف ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔ (واضح رہے کہ ان ظالموں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)۔ (۷۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے انہوں نے شکایت کی ہمیں مدینے کی آب و ہوا راس نہیں آئی، ہمارے پیٹ پھول گئے ہیں اور ہمارے اعضا کم زور ہو گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اونٹوں کے چرواہے کے پاس چلے جانے کا فرمایا، تا کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ وہاں چلے گئے انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا، یہاں تک کہ ان کے پیٹ صحیح ہو گئے اور رنگ نکھر آیا، پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ بھگا کر لے گئے، نبی کریم ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے ان کی تلاش میں لوگوں کو روانہ فرمایا، انہیں لایا گیا، تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔

محمد بن سیرین نے کہا کہ یہ حدود کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے۔ (۷۳۳)

۷۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۳۲۶، ۱۳۰۳۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۷۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے اسلام پر بیعت کی، یہاں کی آب وہوا انہیں راس نہ آئی وہ بیمار ہو گئے، انہوں نے اس کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، آپ نے فرمایا: تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے تم ان کے دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے کہا: جی ہاں، وہ چلے گئے، انہوں نے دودھ اور پیشاب پیا تو تن درست ہو گئے، پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے، وہ پکڑ کر لائے گئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں، پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ (۷۳۴)

دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کا واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد پر مشتمل ایک دستہ جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت عاصم بن ثابت بن افلح رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا، جب یہ حضرات عسفان اور مکہ کے درمیان ہداۃ نامی مقام پر پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ بنولحیان کو ان کی خبر ملی، ان کے سو کے قریب تیرانداز ان حضرات کی تلاش میں نکلے، وہ ان کے نشانات پر چلتے رہے، یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس ٹھکانے کو تلاش کر لیا جہاں صحابہ کرام نے بیٹھ کر کھجوریں کھائی تھیں، کافروں نے کہا: یہ تو مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں، جب حضرت عاصم اور آپ کے ساتھیوں کو ان کی آمد کی خبر ہوئی وہ پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گئے، لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور کہا: اتر آؤ، اپنا ہاتھ ہمیں دے دو، (گرفتاری دے دو) ہمارا تم سے عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے، دستے کے امیر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی امان میں نہیں اتروں گا، اے اللہ! اپنے نبی ﷺ کو ہماری خبر پہنچا دے، کافروں نے تیراندازی کی جس سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد

۷۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۲۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شہید ہو گئے، تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر نیچے اترے، ان میں حضرت خبیب انصاری، حضرت زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی شامل تھے، جب کافروں نے ان پر قابو پالیا تو انہوں نے اپنے کمانوں کی تانتیں کھول کر انہیں باندھ دیا، تیسرے صحابی نے کہا: یہ ان لوگوں کی پہلی وعدہ خلافی ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، میں اپنے ساتھیوں کی راہ پر چلوں گا، کافروں نے انہیں کھینچا اور ساتھ چلنے پر مجبور کیا لیکن انہوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، سو کافروں نے انہیں وہیں قتل کر دیا اور حضرت خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے گئے اور انہیں مکہ میں بیچ دیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر بن نوفل کو قتل کیا تھا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے ہاں قید رہے، جب وہ لوگ آپ کے قتل کے لئے جمع ہوئے، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے زیر ناف بال صاف کرنے کے لئے استرا مانگا، اس نے آپ کو استرا دے دیا، اسی دوران اس لڑکی کا بچہ رینگتا ہوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا، لڑکی کو خبر نہ ہوئی، یہاں تک کہ اس نے بچے کو خبیب رضی اللہ عنہ کی ران پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں استرا تھا، تو وہ ڈر گئی، خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا: کیا تجھے یہ خوف ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا، وہ لڑکی کہتی تھی اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر قیدی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! میں نے اس کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا وہ اسے کھا رہے تھے، حال آں کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکے میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا، وہ رزق اللہ کی طرف سے تھا جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا۔

جب کافر خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے حدود حرم سے باہر لے گئے، خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، کافروں نے انہیں چھوڑ دیا، انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد انہوں نے کہا: بہ خدا اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں قتل سے خوف زدہ ہوں تو میں طویل نماز پڑھتا، پھر یہ دعا کی: اے اللہ!

Marfat.com

ان کو شمار فرمالے، ان کو الگ الگ ہلاک کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ، پھر یہ شعر کہے:

فلست ابالی حین اقتل مسلما علی ای جنب کان لله مصرعی

و ذلک فی ذات الاله و ان یشا یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب میں اسلام پر قتل کیا جارہا ہوں تو مجھے اس بات کی پروانہیں کہ میں اللہ کی راہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ یہ تو اللہ کی ذات کے لئے ہے اور وہ چاہے تو کٹے ہوئے اعضا کے ٹکڑوں میں برکت عطا فرمائے۔

پھر حارث کے بیٹے ابوسروعہ عقبہ نے آپ کو قتل کر دیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر قیدی مسلمان کے لئے قتل سے قبل نماز کو مسنون کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے دن مانگی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسی دن اس واقعے کی خبر دے دی۔

قریش کے بعض لوگوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر سن کر چند لوگوں کو روانہ کیا، تاکہ وہ آپ کے جسم کا کوئی حصہ بہ طور نشانی کاٹ کر لائیں، حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن ان کے ایک سردار کو قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان پر بھڑوں کا جھنڈ بھیج دیا، جس نے قریش کے آدمیوں سے ان کی (لاش کی) حفاظت کی اور وہ آپ کے جسم کا کوئی حصہ کاٹنے میں کام یاب نہ ہو سکے۔ (۷۳۵)

بیر معونہ کا المیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ستر جوان تھے جنہیں قرّا کہا جاتا تھا، یہ مسجد میں رہتے تھے، شام ہوتی تو مدینہ طیبہ کے کسی کونے میں چلے جاتے، قرآن پڑھتے پڑھاتے اور نمازیں پڑھتے رہتے، ان کے گھر والے سمجھتے وہ مسجد میں ہیں اور مسجد والے سمجھتے وہ گھر والوں میں ہیں، صبح ہوتی تو وہ میٹھا پانی لاتے اور ایندھن کی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے پاس رکھ دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو بھیجا وہ بیر معونہ کے روز شہید ہوئے، نبی کریم نے پندرہ روز فجر کی نماز

۷۳۵۔ رقم الحدیث: ۷۸۶۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میں ان کے قاتلوں کے خلاف دعا کی۔(۷۳۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیر معونہ کے شہدا پر جس قدر غم زدہ ہوئے اس قدر کسی پر غم زدہ نہیں ہوئے۔(۷۳۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ رعل، عصیہ، ذکوان اور بنولحیان کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور بتایا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور آپ سے اپنی قوم کے خلاف مدد کی درخواست کی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کے لیے ستر انصار بھیجے، جنہیں ہم اس وقت قرّا کہا کرتے تھے، وہ دن میں لکڑیاں جمع کرتے اور رات نماز میں گزارتے تھے، جب یہ حضرات بیر معونہ پہنچے، ان لوگوں نے قرّا کے ساتھ دھوکہ کیا، اور انہیں قتل کر دیا، نبی ﷺ ایک مہینے تک ان قبائل عصیہ، رعل، ذکوان اور بنولحیان کے خلاف دعا کرتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قرآن کریم میں ان کے یہ جملے ''ہماری قوم کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچا دیں کہ ہم اپنے رب عزوجل سے ملے وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں'' تلاوت کرتے رہے، بعد میں ان کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔(۷۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ ایسے لوگ بھیجیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں، آپ نے ان کے ہم راہ ستر انصاری صحابہ کو روانہ فرمایا، جنہیں قرّا کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، یہ لوگ رات کو قرآن پڑھتے پڑھاتے تھے اور دن میں مسجد میں پانی لا کر رکھتے تھے، اور لکڑیاں چن کر فروخت کرتے اور اس سے اہل صفہ اور فقرا کے لئے کھانا خرید کر لاتے تھے، نبی ﷺ نے انہیں بھیج دیا، انہیں ساتھ لے جانے والوں نے انہیں الگ الگ کر دیا اور مقررہ مقام تک پہنچنے سے پہلے انہیں شہید کر دیا، انہوں نے کہا:

۷۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۵، ۱۳۵۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۷۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۵۳، ۱۳۲۷۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی (ﷺ) کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے اس حال میں ملاقات کی کہ ہم (اے اللہ) تجھ سے راضی ہو گئے اور تو ہم سے راضی ہوا، اسی دوران ایک آدمی نے انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کو پیچھے سے اس زور کا نیزہ مارا کہ وہ ان کے پار ہو گیا، حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کام یاب ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تمہارے جو بھائی شہید ہو گئے ہیں انہوں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ: ہمارے نبی (ﷺ) کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے (اے اللہ!) آپ سے ملاقات کی، ہم آپ سے راضی ہوئے اور (اے اللہ!) تو ہم سے راضی ہوا۔ (۷۳۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے میری والدہ ام سلیم کے بھائی میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کو ستر صحابہ کے ساتھ بنو عامر کی طرف بھیجا، جب یہ حضرات وہاں پہنچے میرے ماموں نے ان سے کہا: میں تم سے آگے جاتا ہوں، اگر انہوں نے مجھے اتنی دیر امن دے دیا کہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں، ورنہ تم میرے قریب رہنا، بنو عامر نے آپ کو امان دی حرام رضی اللہ عنہ ان کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام بتانے لگے، کہ انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا جس نے آپ پر نیزے کا ایسا بھرپور وار کیا جو آپ کے جسم کے پار ہو گیا حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! میں کام یاب ہو گیا، پھر دشمن دوسرے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں شہید کر دیا، صرف ایک لنگڑے صحابی باقی رہے وہ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ حدیث کے ایک راوی ہمام کے خیال میں لنگڑے صحابی کے ساتھ ایک اور صحابی بھی پہاڑ پر چڑھ کر بچ گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو آ کر خبر دی کہ وہ لوگ اپنے رب سے جا ملے، ان کا رب ان سے راضی ہوا اور وہ اپنے رب سے راضی ہوئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم یہ وحی تلاوت کرتے تھے کہ ''ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے وہ ہم سے راضی ہوا اور ہمیں راضی کر دیا''

۷۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۴۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بعد میں یہ وحی منسوخ ہوگئی۔

اور رسول اللہ ﷺ تیس دن تک صبح میں رعل، ذکوان، بنولحیان اور عصیہ کے خلاف دعا کرتے رہے جنہوں نے اللہ رحمٰن اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔ (۷۴۰)

بنوالنضیر کو بدعہدی پر سزا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کی (بدعہدی کی سزا کے طور پر ان کی) کھجوریں کٹوا اور جلوا دیں۔ (۷۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی بویرہ کھجوریں کٹوا کر جلوا دیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ O (۷۴۲)

کھجوروں کے جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر ان کو کھڑا چھوڑ دیا تو یہ (سب) اللہ کے اذن سے ہوا اور اس لئے کہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔ (۷۴۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنونضیر کے اموال کا تعلق مال فے سے تھا، یہ اموال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمائے تھے، مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے، (یہودیوں سے مقابلہ نہیں کیا تھا) یہ رسول اللہ ﷺ کا مخصوص مال تھا، آپ اس میں سے اپنے اہل وعیال کو سال بھر کا نفقہ دیتے تھے اور جو باقی رہتا اس سے راہ خدا میں جہاد کی تیاری کے لئے اسلحے اور گھوڑوں پر خرچ فرماتے تھے۔ (۷۴۴)

۷۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۶۶۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۴۱۔ رقم الحدیث: ۴۵۱۸، ۵۱۱۵، ۵۴۹۵، ۵۵۵۷۔ مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۷۴۲۔ الحشر: ۵

۷۴۳۔ رقم الحدیث: ۶۲۱۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۷۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۷۲، ۳۳۹، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مدینہ طیبہ میں تجارت کا مشغلہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں قافلہ آیا نبی ﷺ نے ان سے کچھ خریدا، آپ کو چند اوقیہ نفع ہوا، جسے آپ نے بنو عبدالمطلب کی بیواؤں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا: میں ایسی چیز نہیں خریدتا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔ (۷۴۵)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ (ہجرت کر کے) مدینہ طیبہ آئیں، لوگوں کو بتایا کہ وہ ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں، لوگوں نے اسے جھوٹ سمجھا اور ان کی بات تسلیم نہ کی، یہاں تک کہ چند لوگ حج کے روانہ ہونے لگے، انہوں نے آپ سے کہا: کیا آپ اپنے گھر والوں کے لئے کچھ لکھنا چاہتی ہیں، آپ نے ان لوگوں کے ذریعے خط بھیجا جب وہ لوگ (حج سے واپس) مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کی (کہ آپ واقعی ابوامیہ بن مغیرہ کی صاحب زادی ہیں) اور آپ کی عزت بڑھ گئی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد) جب میرے ہاں زینب کی ولادت ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا، میں نے عرض کیا: میرے جیسی عورتوں سے کہاں نکاح کیا جاتا ہے میری عمر زیادہ ہے، میں بہت غیرت مند اور صاحب عیال ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عمر میں تم سے بڑا ہوں، تمہاری غیرت مندی کو اللہ تعالیٰ دور فرما دے گا، رہے بچے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے حوالے ہیں، چناں چہ نبی ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ (۷۴۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میت یا مریض کے پاس جاؤ کلمہ خیر کہو، کیوں کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسلمہ فوت ہو گئے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ کہو اے اللہ! میری اور ابوسلمہ کی مغفرت فرما، اور مجھے ان کا نعم

۷۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۹۴، ۲۹۶۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۷۹، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

البدل عطا فرما، میں نے یہ دعا مانگی تو اللہ عزوجل نے مجھے ابوسلمہ کا نعم البدل خود محمد ﷺ کی صورت میں عطا فرما دیا۔ (۷۴۷)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون اے اللہ! مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما، تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا، (ابوسلمہ کے انتقال پر) میں نے یہی کہا اللہ نے مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرمایا، میں نے سوچا ابوسلمہ کا نعم البدل کون ہوسکتا ہے؟ جب ان کی عدت پوری ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ (۷۴۸)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون اے اللہ! مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل مرحمت فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت پر اجر عطا فرماتا ہے اور اس کا نعم البدل مرحمت فرماتا ہے، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے سوچا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوسلمہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے عزم کی قوت دی میں نے یہ دعا کی اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا چناں چہ میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے ہوگیا۔ (۷۴۹)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے وہ کہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! میں اس مصیبت پر تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں، مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مرحمت فرما، جب ابوسلمہ کا آخری وقت آگیا انہوں نے کہا: اے اللہ! میرے اہل کو خیر سے نواز، جب ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا، میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! میں اس مصیبت پر تجھ سے ثواب کی امیدوار ہوں مجھے اس مصیبت پر

۷۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۵۹۵۸، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ
۷۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۶۱۸۳، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ
۷۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۹۵، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

اجر عطا فرما، میں نے یہ کہنا چاہا اور مجھے اس کا نعم البدل مرحمت فرما تو میں نے سوچا: ابوسلمہ کا نعم البدل کون ہوسکتا ہے؟ تاہم میں نے یہ دعا بھی کر لی، جب میری عدت گزر گئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا جسے انہوں نے رد کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا، اسے بھی انہوں نے رد کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے کہا: رسول اللہ اور آپ کا پیغام لانے والے کو خوش آمدید ہو، رسول اللہ ﷺ کو جا کر بتاؤ، میں نہایت غیور عورت ہوں، میرے بچے ہیں اور میرے سرپرستوں میں کوئی موجود نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہلوایا کہ تمہارا یہ کہنا کہ تمہارے بچے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہارے بچوں کے لئے کافی ہوگا، تمہارا یہ کہنا کہ تم غیرت مند ہو، میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں گا وہ تمہاری غیرت کو دور فرما دے گا، اور تمہارے حاضر اور غائب سرپرستوں میں سے کوئی اس نکاح کو ناپسند نہیں کرے گا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (اپنے بیٹے) عمر سے کہا، اٹھو، میرا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کر دو، (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری فلاں بہن (آپ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کا نام لیا) کو جو کچھ دیا ہے تجھے اس سے کم نہیں دوں گا، دو چکیاں، دو گھڑے اور ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے، جوں ہی آپ تشریف لاتے ام سلمہ رضی اللہ عنہا زینب کو گود میں لے کر دودھ پلانے لگتیں، رسول اللہ ﷺ نہایت حیادار کریم تھے، آپ شرما کر واپس تشریف لے جاتے، ایسا کئی بار ہوا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما (آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے) کو یہ معلوم ہوا، تو وہ ایک روز آئے اور زینب کو ان کی گود سے اٹھا لیا اور کہا یہ گندی بچی مجھے دے دو، تم اس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتی ہو، پھر رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے، آپ نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور فرمایا: زینب کہاں ہے؟ زینب کا کیا ہوا؟ ام سلمہ نے بتایا اسے عمار آ کر لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب باشی فرمائی، پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس

Marfat.com

سات دن گزاروں، پھر دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات دن گزاروں گا۔(۷۵۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے اور بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی ہے جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا ہے: جس کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہنے کے بعد یہ کہے: اے اللہ! مجھے اس مصیبت پر ثواب عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما، اسے یہ عطا ہوگا، میں نے یہ کلمات یاد کر لئے، جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ کر یہ دعا کی، پھر میں نے دل میں سوچا: مجھے ابوسلمہ کا نعم البدل کہاں ملے گا؟ جب میری عدت ختم ہوگئی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں اس وقت کچی کھال رنگ رہی تھی، میں نے سلم کے پتوں سے اپنے ہاتھ صاف کئے اور آپ کو اندر تشریف لانے کی اجازت دی، اور آپ کے لئے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی، آپ اس پر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے متعلق نکاح کا پیغام دیا۔

جب آپ اپنی بات سے فارغ ہو گئے میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ سے منہ تو نہیں موڑ سکتی لیکن میں بہت غیرت والی ہوں، میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ کہیں آپ کو مجھ سے ایسی چیز نہ نظر آجائے جس پر اللہ مجھے عذاب دے، پھر میں بڑھاپے میں داخل ہو چکی ہوں اور میں بچوں والی بھی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے غیرت کا جو ذکر کیا ہے اللہ عز وجل اسے تم سے زائل فرما دے گا، تم نے بڑھاپے کا ذکر کیا ہے میں بھی اسی عمر میں قدم رکھ چکا ہوں، اور تم نے جو بچوں کا ذکر کیا ہے تو تمہارے بچے میرے بچے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیا (اپنا معاملہ حضور کے سپرد کر دیا) اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کر لیا، سو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ کا نعم البدل رسول اللہ ﷺ کی صورت میں عطا فرما دیا۔(۷۵۱)

۷۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۶۱۲۹، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

۷۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۰۹، حدیث ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے عقد فرمایا، آپ نے تین دن ان کے ہاں قیام فرمایا اور فرمایا: تمہارے اہل خانہ کے سامنے تمہاری قدر میں کمی نہ ہو، اگر تم چاہو میں تمہارے پاس سات دن قیام کروں لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن گزاروں گا تو اپنی دیگر ازواج کے پاس بھی سات سات دن گزاروں گا۔ (۷۵۲)

شراب کی حرمت

جب شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم بیان فرمادے، اس پر سورۃ البقرہ کی آیت:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ (۷۵۳)

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں فرمادیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

نازل ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی، انہوں نے پھر یہ دعا کی: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمیں واضح حکم فرمادے، پھر سورۃ النساء کی آیت:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی (۷۵۴)

اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ نشے کی حالت میں۔

نازل ہوئی، نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کا منادی اعلان کرتا: نشے والے لوگ نماز کے قریب نہ آئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا کر یہ آیت سنوائی گئی، انہوں نے پھر دعا کی: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم بیان فرمادے، پھر سورۃ المائدہ کی آیت:

۷۵۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۹۶۵، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

۷۵۳۔ البقرہ: ۲۱۹

۷۵۴۔ النساء: ۴۳

Marfat.com

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ ط فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ○(۷۵۵)

شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دے اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے تو کیا (ان کاموں سے) تم باز آنے والے ہو؟

نازل ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا کر یہ آیت تلاوت کی گئی، جب انہوں نے آیت کا آخری جملہ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ سنا تو بول اٹھے: ہم رک گئے ہم باز آ گئے۔(۷۵۶)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے متعلق چار آیات نازل ہوئیں، ایک انصاری نے کھانا تیار کیا، ہماری دعوت کی ہم شراب پی کر مست ہو گئے تو انصار اور قریش نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کر دیا، انصار نے کہا: ہم تم سے بہتر ہیں، قریش نے کہا: ہم تم سے افضل ہیں، ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لے کر سعد کی ناک پر ماردی اور ان کی ناک توڑ دی، سعد رضی اللہ عنہ کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (۷۵۷)

اے ایمان والو! اس کے سوا کچھ نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر (سب) ناپاک ہیں، شیطانی کاموں سے ہیں، تو تم ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(۷۵۸)

۷۵۵۔ المائدہ:۹۱

۷۵۶۔ رقم الحدیث:۳۸۰، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۷۵۷۔ المائدہ:۹۰

۷۵۸۔ رقم الحدیث:۱۶۱۷، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شراب کی حرمت سے پہلے فوت ہونے والے صحابہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب شراب کی حرمت نازل ہوئی، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو فوت ہو گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ط وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ O (۷۵۹)

ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں اس میں جو (حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے) انہوں نے کھایا (پیا) جب کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہے اور ایمان لائے اور نیک کام کئے پھر ڈرتے رہے اور آنے والے حکم پر ایمان لائے پھر ڈرتے رہے اور انہوں نے نیک کام کئے، اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (۷۶۰)

شراب کی تجارت حرام کر دی گئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سود کے متعلق سورۃ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے، مسجد میں یہ آیات پڑھیں اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔ (۷۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سود کے متعلق آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، لوگوں کے سامنے یہ آیات تلاوت کیں، پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔ (۷۶۲)

۷۵۹۔ المائدہ: ۹۳

۷۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۸۹، ۲۴۴۸، ۲۶۸۶، ۲۷۷۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۷۳، ۲۳۶۷۴، ۲۵۰۴۸، ۲۵۸۴۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۷۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۰۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن وعلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب کی تجارت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ قبیلۂ ثقیف یا دوس میں رسول اللہ ﷺ کا ایک دوست تھا، اس نے فتح مکہ کے سال آپ سے ملاقات کی وہ شراب کا مشکیزہ بہ طور ہدیہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوفلاں! کیا تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس شخص نے اپنے غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا: جاؤ اسے بیچ دو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوفلاں! تو نے اسے کیا کہا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اسے شراب فروخت کرنے کا کہا ہے، آپ نے فرمایا: جس نے شراب کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کی فروخت کو بھی حرام کر دیا ہے، چناں چہ اس کے حکم پر شراب کو بطحا میں انڈیل دیا گیا۔ (۷۶۳)

شراب کے مشکیزے پھاڑ دیے گئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھری لانے کا حکم دیا، میں چھری لایا، آپ نے اسے تیز کرنے کے لئے بھیجا، پھر وہ چھری مجھے دے کر فرمایا: اسے صبح کو میرے پاس لانا، میں نے ایسا ہی کیا، آپ اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ کے بازاروں کی طرف تشریف لے گئے، جہاں شام سے لائے گئے شراب کے مشکیزے تھے: آپ نے میرے ہاتھ سے چھری لی اور جو مشکیزہ نظر آیا اسے پھاڑ دیا، پھر وہ چھری مجھے عطا فرمائی اور اپنے ساتھ موجود صحابہ کو میرے ساتھ جانے اور مجھ سے تعاون کرنے کا حکم دیا، اور مجھ سے فرمایا کہ میں سارے بازاروں کا چکر لگاؤں اور جہاں کہیں شراب کا مشکیزہ پاؤں اسے چاک کر دوں، چناں چہ میں نے بازاروں میں جو مشکیزہ پایا اسے چاک کر دیا۔ (۷۶۴)

۷۶۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۴۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۶۴۔ رقم الحدیث: ۶۱۳۰، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

غزوۂ خندق (۵ ہجری)

خندق کی کھدائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک ٹھنڈی صبح کو باہر تشریف لائے، مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے، آپ نے فرمایا:

اللّٰھم ان الخیر خیر الآخرة فاغفر للانصار و المهاجرة

اے اللہ! خیر تو بس آخرت کی خیر ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

صحابہ کرام نے آپ کے جواب میں کہا:

نحن الذین بایعوا محمداً علی الجهاد ما بقینا ابدا

ہم وہ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کے لئے محمد (ﷺ) کی جہاد پر بیعت کی ہے۔ (۷۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک ٹھنڈی صبح میں باہر تشریف لائے، مہاجرین خندق کھود رہے تھے، ان کے پاس خادم نہیں تھے (جو یہ کام کرتے)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰھم ان الخیر خیر الآخرة فاغفر للانصار و المهاجرة

اے اللہ! خیر تو بس آخرت کی خیر ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

صحابہ کرام نے آپ کے جواب میں کہا:

نحن الذین بایعوا محمداً علی الجهاد ما بقینا ابدا

ہم وہ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کے لئے محمد (ﷺ) کی جہاد پر بیعت کی ہے۔

ہم فرار نہیں ہوں گے ہم فرار نہیں ہوں گے، ہم فرار نہیں ہوں گے۔ (۷۶۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام خندق کھود رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۷۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۳۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۱۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللّٰھم ان الخیر خیر الآخرة فاصلح للانصار و المهاجرة

اے اللہ! خیر تو بس آخرت کی خیر ہے، پس تو انصار اور مہاجرین کا معاملہ درست فرمادے۔(۷۶۷)

سید کائنات ﷺ خندق کی کھدائی کے دوران

کسی شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بہ طور مزاح کہا: آپ رسول اللہ ﷺ سے بھاگ گئے تھے، حال آں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں اس روز رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے، اور میں نے خندق کی کھدائی والے دن دیکھا، آپ لوگوں کے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اللّٰھم لو لا انت ما اهتدينا و لا تصدقنا و لا صلينا

فانزلن سكينة علينا و ثبت الاقدام ان لاقينا

فان الالى قد بغوا علينا و ان ارادوا فتنة ابينا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے۔
ہم پر تسکین نازل فرما اور اگر دشمن سے ہمارا مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔
انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے اور اگر وہ ہمیں فتنے میں ڈالنا چاہیں گے تو ہم ایسا نہ ہونے دیں گے۔

آخری لفظ ''ابینا'' پر آپ اپنی آواز بلند فرمالیتے تھے۔(۷۶۸)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا کر لا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

اللهم لو لا انت ما اهتدينا و لا تصدقنا و لا صلينا

فانزلن سكينة علينا ان الالى قد بغوا علينا

و اذا ارادوا فتنة ابينا

۷۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۷۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۷۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۱۷، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آخری لفظ پر آپ اپنی آواز بلند فرما لیتے تھے۔(۷۶۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ غزوۂ احزاب کے موقع پر ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے، مٹی نے آپ کے شکم کی سفیدی کو چھپا لیا تھا اور آپ کہہ رہے تھے:

اللّٰھم لو لا انت ما اھتدینا و لا تصدقنا و لا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا ان الالی قد بغوا علینا

بسا اوقات فرماتے:

ان الملا قد بغوا علینا فاذا ارادوا فتنۃ ابینا

آپ آخری الفاظ کو بلند آواز سے کہتے تھے۔(۷۷۰)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے خندق کے روز نبی ﷺ کو دیکھا آپ مٹی منتقل کر رہے تھے، مٹی نے آپ کے سینے کے بالوں کو چھپا لیا تھا۔(۷۷۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ خندق کی مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے، یہاں تک کہ مٹی نے آپ کے شکم اطہر کی جلد کو چھپا لیا تھا اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے یہ رجزیہ اشعار کہہ رہے تھے:

اللّٰھم لو لا انت ما اھتدینا و لا تصدقنا و لا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا و ثبت الاقدام ان لاقینا

ان الالی قد بغوا علینا و ان ارادوا فتنۃ ابینا(۷۷۲)

شکم اطہر پر پتھر باندھا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے خندق کھودی، انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے بھوک کی

۷۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۴۲، حدیث البراء ابن عازب رضی اللہ عنہ

۷۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۹۸، ۱۸۰۹۹، ۱۹۱۰۰، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۷۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۸۷، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۷۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۰۹، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وجہ سے اپنے شکم اطہر پر پتھر باندھا۔ (۷۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب خندق کی کھدائی کے دوران یہ شعر پڑھتے جاتے تھے:

نحن الذين بايعو محمداً على الجهاد ما بقينا ابدا

ہم وہ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کے لئے محمد (ﷺ) کی جہاد پر بیعت کی ہے۔

اور نبی کریم ﷺ فرماتے:

اللّٰهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار و المهاجرة

اے اللہ! خیر تو بس آخرت کی خیر ہے، پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی لائی گئی جس پر سنا ہوا روغن تھا، صحابہ نے اسی کو تناول فرمالیا، اور نبی ﷺ نے فرمایا: بھلائی تو بس آخرت کی بھلائی ہے۔ (۷۷۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کے کام میں مصروف تھے، میرے پاس بکری کا موٹا تازہ میمنا تھا، میں نے کہا: بہ خدا! کیوں نہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے تیار کرلیں، سو میں نے اپنی بیوی سے کہا، اس نے کچھ جو پیسے اور اس سے روٹیاں بنالیں، میں نے بکری کے اس بچے کو ذبح کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کا گوشت بھون لیا، جب شام ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے خندق سے واپسی کا ارادہ فرمایا، ہم لوگ دن بھر کام کرتے تھے اور شام کو اپنے گھر والوں میں واپس آ جاتے تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کے لئے اپنے ہاں موجود بکری کے بچے کا گوشت تیار کیا ہے اور جو کی چند روٹیاں پکائی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر میں تشریف لے چلیں، میرا ارادہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا میرے ہاں تشریف

۷۷۳۔ رقم الحدیث. ۱۳۸۰۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۲۳۴، ۱۳۶۵۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لے آئیں، جب میں نے آپ سے یہ کہا آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اور ایک منادی کو حکم فرمایا اس نے اعلان کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جابر کے گھر چلو، میں نے (دل میں) کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، اتنے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہم راہ لوگ آ کر بیٹھ گئے، ہم نے کھانا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ نے برکت کی دعا کی اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا تناول فرمایا، لوگ یکے بعد دیگرے آتے رہے اور کھانا کھاتے رہے، یہاں تک کہ تمام اہل خندق نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔(۷۷۵)

چٹان کا ریزہ ریزہ ہونا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کی کھدائی کے دوران نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ پر تین دن ایسے گزرے کہ انہوں نے کھانے کی کوئی چیز نہ چکھی، صحابہ نے عرض کیا. یا رسول اللہ! یہاں پہاڑ کی سخت چٹان آ گئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی چھڑک دو، انہوں نے اس پر پانی چھڑک دیا، پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے، آپ نے کدال لی، اور بسم اللہ پڑھ کر اس پر تین ضربیں لگائیں تو چٹان ریت کے ٹیلے جیسی ہو گئی۔

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غور کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے شکم اطہر پر پتھر باندھا ہوا تھا۔(۷۷۶)

شام، فارس اور یمن کی کنجیاں عطا ہونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم فرمایا، خندق کی کھدائی کے دوران ایک جگہ ایسی چٹان آ گئی جس پر کدالیں اثر نہیں کرتی تھیں، صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اپنا کپڑا رکھا، پھر چٹان کی طرف اترے، کدال ہاتھ میں لی، بسم اللہ کہہ کر ایک ضرب لگائی جس سے چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور آپ نے کہا: اللہ

۷۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۱۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۷۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۹۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اکبر! مجھے شام کی کنجیاں عطا کر دی گئیں، اللہ کی قسم! میں اپنی اس جگہ سے شام کے سرخ محلات کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے بسم اللہ کہہ کر دوسری ضرب لگائی جس سے پتھر کا مزید ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا مجھے فارس کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں، اللہ کی قسم! میں اپنی اس جگہ سے مدائن اور اس کا سفید محل دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے بسم اللہ کہہ کر ایک اور ضرب لگائی تو باقی ماندہ پتھر بھی جھڑ گیا، آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں عطا کر دی گئیں، اللہ کی قسم! میں اپنی اس جگہ سے صنعا کے دو دروازے دیکھ رہا ہوں۔ (۷۷۷)

نمازیں قضا ہونا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں نماز نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ (۷۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ نماز عصر نہیں پڑھنے دی، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان نماز عصر ادا کی۔ (۷۷۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ احزاب کے روز فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا یا ڈوبنے کے قریب پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں یا قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (۷۸۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے غزوۂ احزاب کے روز ہمیں نماز عصر نہ ادا کرنے دی، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر نہیں پڑھنے دی اللہ ان کی قبروں اور گھروں یا ان کے پیٹوں کو آگ

۷۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۱۹، ۱۸۲۲۰، حدیث البراء ابن عازب رضی اللہ عنہ
۷۷۸۔ رقم الحدیث: ۵۹۲، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۷۷۹۔ رقم الحدیث: ۶۱۸، ۹۱۳، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۷۸۰۔ رقم الحدیث: ۹۹۷، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے بھر دے۔(۷۸۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوۂ خندق کے روز خندق کے کنارے پر تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطی ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔(۷۸۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے روز فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (کی ادائیگی) سے مشغول کر دیا، یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔(۷۸۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے دن ہم نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر (کی ادائیگی) سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔(۷۸۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر سے روک دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔(۷۸۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے روز کہا: اے اللہ! ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (کی ادائیگی) سے مشغول رکھا، یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔(۷۸۶)

۷۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۳۹، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۷۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۳۰۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۷۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۲۲۵، ۱۳۲۹، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۷۸۴۔ رقم الحدیث. ۱۲۵۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۷۸۵۔ رقم الحدیث. ۱۳۰۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۷۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دشمن سے جنگ کی یہاں تک کہ نماز عصر اپنے وقت سے مؤخر ہوگئی، آپ نے یہ دیکھ کر کہا: اے اللہ! جس نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روکا تو ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے یا اس جیسے کلمات فرمائے۔ (۷۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (۷۸۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز عصر سے روکے رکھا، یہاں تک کہ سورج زرد یا سرخ ہوگیا، آپ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں (حملے کی وجہ سے) صلوٰۃ وسطیٰ (کے ادا کرنے) سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں کو یا ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (۷۸۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن مشرکوں نے نبی اکرم ﷺ کو چار نمازوں کی ادائیگی سے مشغول رکھا، یہاں تک کہ اللہ نے جس قدر چاہا رات گزر گئی، پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی، پھر اقامت کہی آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز ادا کی پھر اقامت کہی تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر اقامت کہی اور آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔ (۷۹۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز سے روک دیا گیا، مجھ پر یہ بات گراں گزری، پھر میں نے سوچا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور اللہ کی راہ میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے

۷۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۷۴۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۸۸۔ رقم الحدیث: ۳۷۰۸، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۸۹۔ رقم الحدیث: ۳۸۱۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۹۰۔ رقم الحدیث: ۳۵۴۵، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اقامت کہی آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں مغرب کی نماز بڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس چکر لگایا اور فرمایا: اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہی ہو۔ (۷۹۱)

نبی اکرم ﷺ کے صحابی حبیب بن سباع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے سال نبی ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے پوچھا: کیا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی نماز پڑھی؟ صحابہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی، آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی، آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز لوٹائی۔ (۷۹۲)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن ہمیں نمازیں پڑھنے کا موقع نہیں ملا، یہاں تک کہ مغرب کے بعد بھی کچھ وقت بیت گیا، یہ جنگ میں اللہ تعالیٰ کے کافی ہونے کا فرمان نازل ہونے کے قبل کی بات ہے، اللہ کا فرمان یہ ہے:

وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ○ (۷۹۳)

اور اللہ نے ایمان والوں کو کفایت فرما دی قتال سے اور اللہ بڑی قوت والا بڑی عزت والا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے ظہر کی نماز کے لئے اقامت کہی، اور آپ نے نماز ظہر کو اسی طرح ادا کیا جس طرح اسے اپنے وقت میں پڑھتے تھے (پوری چار رکعتیں پڑھیں) پھر بلال نے عصر کے لئے اقامت کہی اور آپ نے عصر کو اسی طرح پڑھا جیسے اس کے وقت میں پڑھتے تھے، پھر مغرب کے لئے اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز اسی طرح ادا فرمائی جس طرح اسے اپنے وقت میں ادا کرتے تھے۔ یہ نماز

۷۹۱۔ رقم الحدیث ۴۰۰۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۹۲۔ رقم الحدیث ۱۶۵۲۷، حدیث ابی جمعہ حبیب بن سباع رضی اللہ عنہ

۷۹۳۔ الاحزاب ۲۵

Marfat.com

خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے، جس میں پیدل اور سواری پر نماز پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔(۷۹۴)

ہجرت پر بیعت

حضرت حارث بن زیاد الساعدی الصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ لوگوں سے ہجرت پر بیعت لے رہے تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ اسے بیعت فرما لیجئے، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ میرا چچازاد حوط بن یزید (یا یزید بن حوط) ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے بیعت نہیں لوں گا، لوگ تمہاری طرف ہجرت کر کے آتے ہیں تم ان کی طرف ہجرت کر کے نہیں جاتے ہو، قسم ہے اس ذات کہ جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، جو شخص انصار سے محبت کرتا ہوا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہوئے ملاقات کرے گا، اور جو شخص انصار سے بغض رکھتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کرے گا، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔(۷۹۵)

ایک انصاری نوجوان کی گھر جانے کی خواہش

ابوالسائب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ میں نے ان کی چارپائی کے نیچے کسی چیز کی آہٹ سنی، میں نے دیکھا تو وہاں سانپ تھا، میں کھڑا ہوا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہوا؟ میں نے بتایا: یہاں سانپ ہے، انہوں نے کہا: تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اسے مارنا چاہتا ہوں، انہوں نے اپنے گھر کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا جوان کے کمرے کے سامنے تھا اور فرمایا: میرا چچازاد بھائی یہاں رہتا تھا، غزوہ خندق کے موقع پر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اہل خانہ کے پاس جانے کی اجازت مانگی، اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی،

۷۹۴۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۱۴، ۱۰۸۱۵، ۱۱۰۷۳، ۱۱۲۵۰، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۷۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۱۴، حدیث حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی اور اپنا اسلحہ ساتھ لے جانے کا حکم دیا، وہ اپنے گھر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے دیکھا، اس نے بیوی کی طرف نیزے سے اشارہ کیا تو اس کی بیوی نے کہا: جلدی نہ کرو، یہ دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے؟ جوان گھر میں داخل ہوا تو اسے عجیب قسم کا سانپ نظر آیا، اس نے اسے نیزہ مارا پھر اسے نیزے میں باہر لایا، سانپ تڑپ رہا تھا، مجھے نہیں معلوم ان میں سے پہلے کون مرا، وہ جوان یا سانپ؟ اس جوان کی قوم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے ساتھی کو لوٹا دے، آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کے لیے استغفار کرو، پھر فرمایا: جنات کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے، اگر تم میں سے کوئی سانپ کو دیکھے تو اسے تین مرتبہ ڈرائے، پھر اگر وہ اسے مارنا مناسب سمجھے تو تیسری مرتبہ کے بعد اسے مار ڈالے۔ (۷۹۶)

بنو قریظہ کی عہد شکنی کی خبر کون لائے گا؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر (بنو قُریظہ کی عہد شکنی کی خبر سے) معاملہ سخت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو بنو قریظہ کی خبر لائے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گئے اور ان کی خبر لائے، تین مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری ہیں، میرا حواری زبیر ہے۔ (۷۹۷)

لاش کے بدلے مال نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں نے مشرکوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا، مشرکوں نے اس کی لاش کے حصول کے لیے مال کی پیش کش کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ان کی لاش دے دو، یہ خبیث لاش ہے، اس

۷۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۰۹۷۶، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۷۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۸۵، ۱۳۹۶۶، ۱۴۵۱۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کی دیت بھی خبیث ہے، آپ نے لاش کے بدلے مشرکوں سے کوئی چیز نہ لی۔ (۷۹۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق میں ایک مشرک مارا گیا، مشرکوں نے نبی ﷺ سے اس کی لاش اٹھانے کی اجازت مانگی، آپ نے فرمایا: نہیں تمہاری کوئی عزت نہیں، انہوں نے کہا: ہم آپ کو اس کے بدلے مال دیتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ (لاش بھی اور اس کے بدلے مال بھی) خبیث ترین، خبیث ترین ہے۔ (۷۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے روز مسلمانوں نے ایک مشرک کو قتل کر دیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اس کی لاش کے بدلے مال دینا چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ناپاک ہے، اس کی لاش اور اس کے بدلے مال بھی ناپاک ہے، آپ نے انہیں بلا معاوضہ لاش لے جانے دی۔ (۸۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے قریش کے ایک سردار (عمرو بن عبدود) کو قتل کر دیا، مشرکوں نے اس کی لاش خریدنے کی پیش کش کی۔ (۸۰۱)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخمی ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام (بازو کی ایک رگ) میں تیر لگا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پھل سے اسے داغ دیا، زخم پر ورم آ گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغ دیا۔ (۸۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق کے موقع پر قریش کے ایک شخص حبان بن عرفہ نے رگ ہفت اندام میں تیر مارا، رسول اللہ ﷺ نے

۷۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۰۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۰۱۔ رقم الحدیث: ۳۰۰۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۳۳؛ ۱۴۷۲۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مسجد میں سعد کے لئے خیمہ لگوایا تا کہ قریب رہ کر ان کی عیادت فرماتے رہیں۔(۸۰۳)

مشرکوں کے خلاف دعا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد احزاب میں تشریف لائے آپ نے اپنی چادر رکھی، کھڑے ہوئے اور ہاتھ دراز فرما کر مشرکوں کے خلاف دعا کی، نماز نہیں پڑھی، پھر آپ تشریف لائے، ان کے خلاف دعا کی اور نماز پڑھی۔(۸۰۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کوئی ایسی دعا ہے جو ہم مانگیں، اب تو دل حلق میں آگئے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں! اَللّٰھُمَّ سَتِّرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا، اے اللہ! ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں خطرات سے مامون فرما دے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آندھی سے دشمنوں کے منہ پھیر دیے اور انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔(۸۰۵)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق میں احزاب کے خلاف یہ دعا کی: اے اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور جھنجھوڑ کر رکھ دے۔(۸۰۶)

مشرکوں کا فرار

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ ہم اہل کوفہ میں سے ایک جوان نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے اور شرفِ صحابیت پایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! ہاں، اس نے کہا: آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہ خدا ہم (آپ کا اطاعت کے

۸۰۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۷۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۰۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۱۳، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۸۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۲۸، حدیث عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لئے) بہت مشقت میں پڑتے تھے، اس جوان نے کہا: اللہ کی قسم ! اگر ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کو پالیتے تو آپ کو زمین پر نہ چلنے دیتے اپنے کندھوں پر بٹھائے رکھتے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! ہم نے خندق کے روز خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ آپ نے رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایسا کون ہے جو اس پر تیار ہو کہ وہ ہمارے لئے یہ دیکھ کر آئے کہ لوگوں (مشرکوں) نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے لئے شرط لگا رہے تھے کہ جو یہ خبر لائے گا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا، پھر رسول اللہ ﷺ نے رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگوں کی خبر کون لائے گا جو ایسا کرے گا میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، لیکن خوف، بھوک اور سردی کی شدت کی وجہ سے کوئی بھی نہ اٹھا۔

جب کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، اس وقت میرے لئے کھڑے ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا، آپ نے فرمایا: حذیفہ! تم جاؤ لوگوں میں جا کر دیکھو کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ اور جب تک ہمارے پاس نہ آجاؤ کچھ نہ کرنا، میں گیا کفار کے مجمع میں داخل ہو گیا، وہاں ہوائیں اور اللہ کے لشکر اپنا کام کر رہے تھے، یہ ہوائیں ان کی ہانڈیوں، ان کی آگ اور خیموں کو بکھیر رہی تھیں۔

یہ حالت دیکھ کر ابوسفیان بن حرب نے کھڑے ہو کر کہا: قریش کے لوگو! ہر آدمی دیکھ لے کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟ (کہیں کوئی جاسوس تو نہیں گھس آیا ہے) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں فلاں بن فلاں ہوں، پھر ابوسفیان نے کہا: اے گروہِ قریش! بہ خدا اب اس جگہ تمہارے لئے ٹھہرنا ممکن نہیں رہا، اونٹ، گھوڑے ہلاک ہو گئے، بنو قریظہ نے وعدہ خلافی کی ہے، ان کی طرف سے ہمیں ناپسندیدہ پیغام پہنچا ہے، اور اس ہوا سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تم دیکھ رہے ہو، بہ خدا نہ تو ہماری کوئی ہانڈی ٹھہر رہی ہے نہ ہی آگ جلتی ہے نہ خیمے اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں، اس لئے کوچ کرو میں بھی واپس جا رہا ہوں۔

Marfat.com

پھر ابوسفیان اپنے اونٹ کی طرف گیا جو رسی سے بندھا ہوا تھا، اس پر سوار ہو کر اسے مارا، اونٹ تین ٹانگوں پر اچھل کر کھڑا ہوا، ابوسفیان نے کھڑے اونٹ کے گھٹنے کی رسی کھولی، (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ میرے پاس واپس آنے تک کچھ نہ کرنا تو میں تیر مار کر اسے قتل کر سکتا تھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کی منقش چادر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو اپنے پاؤں کے قریب بٹھا لیا اور چادر کا ایک کنارہ مجھ پر ڈال دیا، میں چادر ہی میں رہا آپ نے رکوع اور سجدہ کیا، جب سلام پھیرا تو میں نے آپ کو تمام حالات بتائے۔ اور غطفان نے قریش کا حال سنا تو وہ بھی اپنے اپنے علاقوں کو واپس چلے گئے۔ (۸۰۷)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے روز (احزاب کی واپسی کے بعد) فرمایا: اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔ (۸۰۸)

بنو قریظہ کا انجام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احزاب سے فارغ ہو کر آئے آپ غسل خانے میں غسل فرمانے کے لئے داخل ہوئے تو جبریل علیہ السلام آ گئے، اور کہا: کیا آپ لوگوں نے ہتھیار رکھ دیے ہیں؟ ہم نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں رکھے ہیں، بنو قریظہ کی طرف چلیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں دروازے کی درز سے جبریل علیہ السلام کو دیکھ رہی ہوں ان کے سر پر غبار تھا۔ (۸۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ خندق سے واپس آئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا، جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے ان کے سر پر گرد

۸۰۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۲۳، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

۸۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۸۴۴، ۱۷۸۴۵، ۲۶۶۶۵، حدیث سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

۸۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۴۷۳، ۲۵۸۶۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

وغبار تھا، انہوں نے کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ہتھیار نہیں اتارے، آپ ان کی طرف روانہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کس طرف؟ انہوں نے کہا ادھر، اور بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہشام (حدیث کے راوی) بیان کرتے ہیں، میرے والد نے بیان کیا کہ بنوقریظہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر اتر آئے آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگ جو افراد قتل کر دیے جائیں، ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے مال تقسیم کر دیے جائیں، رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا: تو نے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ (۸۱۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جنگ احزاب میں تیر لگا جس سے ان کی رگ ہفت اندام کٹ گئی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں داغ دیا، سعد کے ہاتھ پر ورم آ گیا، آپ نے دوبارہ داغا، ان کا ہاتھ پھر سوج گیا اور خون بہنے لگا سعد رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا انہوں نے دُعا کی: اے اللہ! میری روح اس وقت تک قبض نہ فرمانا جب تک بنوقریظہ کے متعلق میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں، چناں چہ ان کا خون بہنا بند ہو گیا اور خون کا ایک قطرہ نہ ٹپکا، یہاں تک کہ بنوقریظہ سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر اتر آئے، سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو زندہ رہنے دیا جائے تا کہ مسلمان ان سے مدد لے سکیں، رسول اللہ ﷺ نے (سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سن کر) فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے، یہ چار سو مرد تھے (جنہیں قتل کیا گیا) جب مسلمان ان کے قتل سے فارغ ہو گئے سعد رضی اللہ عنہ کی رگ سے خون بہنے لگا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ (۸۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن میں لوگوں کے پیچھے گئی، میں نے اپنے پیچھے آہٹ سنی، میں نے پلٹ کر دیکھا وہاں سعد بن معاذ اور ان کا بھتیجا حارث بن اوس تھا جو ان کی ڈھال اٹھائے ہوئے تھا، میں زمین پر بیٹھ گئی، سعد رضی اللہ عنہ

۸۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۷۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۵۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

وہاں سے گزر گئے ان پر لوہے کی زرہ تھی جس سے ان کے بدن کے بعض اعضا باہر نکلے ہوئے تھے (ان کی زرہ چھوٹی تھی) مجھے سعد کے زرہ سے باہر نکلے ہوئے اعضا کے متعلق اندیشہ ہونے لگا، سعد رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے طویل اور بھاری جثّہ والے تھے، سعد یہ رجز پڑھتے ہوئے گزرے:

تھوڑی دیر انتظار کر ولڑائی اپنا بوجھ اٹھائے گی۔ مقررہ وقت پر آنے والی موت کتنی اچھی ہے۔

میں وہاں سے اٹھ کر ایک باغ میں گھس گئی، وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی جن میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان میں ایک آدمی کے سر پر خود تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: آپ کیوں آئی ہیں؟ بہ خدا آپ بہت جری ہیں، آپ اس سے کیسے بے خطر ہو گئیں کہ کوئی مصیبت آ جائے یا کوئی آپ کو پکڑ کر لے جائے، وہ برابر مجھے ملامت کرتے رہے حتی کہ میں نے چاہا کہ اب زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں، اتنے میں خود والے آدمی نے اپنے چہرے سے خود ہٹایا تو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ تھے، وہ کہنے لگے: عمر! تو نے تو آج حد کر دی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کہاں کا فرار اور کیسا پکڑ کر لے جانا۔ اور سعد رضی اللہ عنہ پر مشرکین قریش کا ابن عرقہ نامی ایک شخص تیر برسانے لگا، اس نے سعد سے کہا: لو یہ تیر سنبھالو میں ابن عرقہ ہوں، تیر سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ ہفت اندام میں لگا اور اسے کاٹ دیا، سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل سے دعا کی اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کے معاملے میں ٹھنڈی نہ ہو جائیں، بنو قریظہ دورِ جاہلیت میں ان کے حلیف اور تعلق دار تھے، سعد رضی اللہ عنہ کا زخم بہتر ہو گیا اور اللہ عزوجل نے مشرکوں پر آندھی بھیجی اور لڑائی سے اہل ایمان کی کفالت فرمالی او راللہ ہی بڑا طاقت والا، غالب ہے۔

سو ابوسفیان اور اس کے ساتھی تہامہ (مکہ مکرمہ) واپس چلے گئے اور عیینہ بن بدر اور اس کے حملہ آور ساتھی نجد چلے گئے، بنو قریظہ واپس جا کر اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے، رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ واپس آ گئے اور ہتھیار رکھ دیے، سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد

Marfat.com

میں چمڑے کا خیمہ نصب کرنے کا حکم فرمایا۔

اسی اثنا میں جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے ان کے دانتوں پر غبار تھا، انہوں نے کہا: آپ نے اسلحہ رکھ دیا، اللہ کی قسم! فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نہیں رکھا، آپ بنو قریظہ کی طرف روانہ ہوں، ان سے جنگ کیجئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ پہنی اور لوگوں میں بنو قریظہ کی طرف کوچ کی منادی کرادی، رسول اللہ ﷺ کا گزر بنو غنم پر ہوا یہ مسجد نبوی کے اردگرد رہنے والے پڑوسی تھے، آپ نے پوچھا: تمہارے پاس سے کوئی گزرا ہے؟ انہوں نے کہا: دحیہ کلبی ہمارے پاس سے گزرے ہیں، دحیہ کلبی اپنی داڑھی، دانتوں اور چہرے میں جبریل علیہ السلام سے مشابہت رکھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کے ہاں تشریف لائے ان کا محاصرہ کرلیا، پچیس روز یہ محاصرہ جاری رہا، جب ان کا محاصرہ سخت ہوگیا اور ان کی پریشانیاں بڑھ گئیں، ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر سر جھکا دو، انہوں نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا (کہ اگر ہم ایسا کرلیں تو ہمارا کیا انجام ہوگا؟) انہوں نے اشارے سے بتایا کہ انہیں قتل کردیا جائے گا، اس پر انہوں نے کہا ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سعد کے فیصلے پر اترو، وہ قلعوں سے اتر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا، انہیں ایک دراز گوش پر سوار کرکے لایا گیا جس کا پالان کھجور کی چھال کا تھا، سعد رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگوں نے انہیں گھیر رکھا تھا اور وہ ان سے کہہ رہے تھے: ابوعمرو! یہ آپ کے حلیف اور تعلق دار ہیں، مغلوب ہوچکے ہیں، ان پر احسان کیجئے، لیکن وہ انہیں کوئی جواب دے رہے تھے نہ ان کی طرف توجہ کررہے تھے، یہاں تک کہ جب سعد رضی اللہ عنہ ان کے گھروں کے قریب پہنچ گئے تو اپنے قبیلے کے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا: اب وہ وقت آگیا ہے کہ میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروانہ کروں۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئے آپ نے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوں انہیں سواری سے اتارو،

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارا آقا اللہ عزوجل ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: انہیں اتارو، لوگوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو سواری سے اتارا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فیصلہ کرنے کو کہا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگ جو افراد کو قتل کر دیا جائے، ان کے بچے قیدی بنا لئے جائیں اور ان کے مال تقسیم کر دیے جائیں، رسول اللہ ﷺ نے (سعد کا یہ فیصلہ سن کر) فرمایا: تو نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی (ﷺ) کے خلاف قریش کی جنگوں کا کچھ حصہ باقی رکھا ہے تو مجھے زندہ رکھ، اور اگر تو نے اپنے نبی ﷺ اور ان کے درمیان جنگوں کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے، سو ان کا زخم پھوٹ پڑا حال آں کہ قبل ازیں وہ تقریباً صحیح ہو چکا تھا صرف ایک بالی کے برابر زخم نظر آ رہا تھا، سعد رضی اللہ عنہ اپنے خیمے میں واپس چلے گئے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے لگوایا تھا۔

رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، (سعد رضی اللہ عنہ کے انتقال پر) میں اپنے حجرے میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز کو ابو بکر کے رونے کی آواز سے الگ پہچان رہی تھی، یہ حضرات اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے مصداق تھے: رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (وہ آپس میں رحم دل ہیں)۔

حدیث کے راوی علقمہ کہتے ہیں میں نے کہا: امی جان! ایسے وقت میں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسے وقت (عموماً) آپ کسی پر آنسو نہیں بہاتے تھے، لیکن جب آپ غم گین ہوتے تھے تو اپنی ریش مبارک اپنے ہاتھ میں لے لیتے تھے۔ (۸۱۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو قریظہ کی صرف ایک

۸۱۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۷۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

عورت قتل کی گئی، بہ خدا وہ میرے پاس بیٹھی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی جب کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں مردوں کو قتل کروا رہے تھے، کہ کسی نے اس عورت کا نام لے کر کہا: فلانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: واللہ! یہ تو میں ہوں، میں نے اس سے کہا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگی میں قتل کی جاؤں گی، میں نے کہا: کس لئے؟ کہنے لگی میں نے ایسی حرکت کی ہے، سو اسے لے جا کر اس کی گردن اڑا دی گئی، حضرت عائشہ فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! میں اس حیرت کو کبھی نہیں بھلا سکتی، وہ کتنی ہشاش بشاش تھی، برابر ہنسے جا رہی تھی حال آں کہ اسے معلوم تھا کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (۸۱۳)

نابالغ لڑکوں کو قتل نہ کرنا

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریظہ کے (فیصلے کے) روز ہمیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، جن لڑکوں کے (زیر ناف) بال آ گئے تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور جن کے بال نہیں آئے تھے (ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے) انہیں چھوڑ دیا گیا، میں ان لڑکوں میں شامل تھا جن کے بال نہیں آئے تھے، سو مجھے چھوڑ دیا گیا (قتل نہیں کیا گیا)۔ (۸۱۴)

حضرت عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے قریظہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، مسلمانوں کو میرے (بالغ یا نابالغ ہونے کے) بارے میں شک تھا، نبی کریم ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا کہ دیکھو اس کے زیر ناف بال نکلے ہیں، انہوں نے دیکھا میرے بال نہیں نکلے تھے، تو انہوں نے مجھے قتل نہیں کیا اور قیدیوں میں شامل کر لیا، سو میں اب تمہارے درمیان موجود ہوں۔ (۸۱۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہمارے

۸۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۳۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۹۹، حدیث عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ

۸۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۲۸، ۱۸۹۲۹، ۲۲۱۵۲، ۲۲۱۵۳، حدیث عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سامنے رکھا ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ فرمارہے تھے: اس (کی موت) پر ربّ رحمان کا عرش ہل گیا۔(۸۱۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت پر اللہ کا عرش بھی ہل گیا۔(۸۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دومۃ الجندل کے حکم ران نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ریشم کا جبہ تحفے کے طور پر بھیجا، یہ نبی ﷺ کی طرف سے (مردوں کے لئے) ریشم کے کپڑے پہننے کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے، آپ نے وہ جبہ زیب تن فرمایا، صحابہ کو وہ جبہ بہت پسند آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جنت میں سعد کے رومال اس سے زیادہ عمدہ اور حسین ہیں۔(۸۱۸)

مجاہدین کو ہدایات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے: اللہ کے نام پر روانہ ہو جاؤ، اللہ سے کفر کرنے والوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرو، دھوکہ نہ کرنا، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا، لاشوں کا حلیہ نہ بگاڑنا، بچوں اور عبادت گاہوں والوں کو قتل نہ کرنا۔(۸۱۹)

ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک صاحب کو اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں میں بھی شامل تھا، آپ نے ہمیں مزدوروں اور قابل خدمت لڑکوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا تھا۔(۸۲۰)

۸۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۳۹، ۱۴۳۵۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۱۳۰۴۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۹۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۲۶۲۵۳، ۲۶۲۵۴، حدیث رمیثہ رضی اللہ عنہا

۸۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۴۳۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۷۲۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۹۴، حدیث رجل عن ابیہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت عصام المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب لشکر روانہ فرماتے اسے ارشاد فرماتے: جب تم مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سنو تو کسی کو بھی قتل نہ کرو۔ (۸۲۱)

دن کے ابتدائی حصے میں لشکر روانہ فرمانا

حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی لشکر روانہ فرماتے تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں روانہ فرمایا کرتے تھے۔ (۸۲۲)

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح، آیت حجاب کا نزول، نکاح کا پیغام

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت کی مدت ختم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ جا کر زینب کو آپ کے ساتھ نکاح کا پیغام دیں، زید رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس پہنچے وہ آٹا گوندھ رہی تھیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے زینب کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی اتنی عظمت بیٹھ گئی کہ میں ان کی طرف دیکھ نہ سکا۔ میں نے ان سے اپنی پیٹھ پھیری اور اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹ کر کہا: زینب! تمہیں خوش خبری ہو، رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری طرف نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اپنے رب عز وجل سے مشورہ کئے بغیر کوئی کام نہیں کروں گی، یہ کہہ کر وہ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑی ہوگئیں، اور (اسی اثناء میں) قرآن نازل ہوا (جس میں اللہ نے فرمایا پھر ہم نے زینب سے آپ کا نکاح کر دیا)۔ (۸۲۳)

اور رسول اللہ ﷺ بغیر اجازت لئے زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔ (۸۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

۸۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۸۷، حدیث عصام المزنی رضی اللہ عنہ

۸۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۱۲، ۱۵۱۳۰، ۱۸۹۳۷، ۱۸۹۸۷، حدیث صخر الغامدی رضی اللہ عنہ

۸۲۳۔ الاحزاب: ۲۷

۸۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۱۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی ازواج پر اپنے نکاح سے فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر فرمایا ہے۔(۸۲۵)

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا تحفہ

حضرت انس رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) امّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں پتھر کے برتن میں حیس (گھی، پنیر اور کھجور سے تیار کردہ مالیدہ) کا تحفہ بھیجا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ، جو ملے اسے بلا لاؤ، لوگ اندر آتے رہے، کھا کر باہر جاتے رہے، نبی اکرم ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا فرمائی جو اللہ نے چاہا آپ نے دعا میں کہا، مجھے جو شخص ملا میں نے اسے بلایا، سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے، چند لوگ وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ازراہِ مروت ان سے کچھ نہ کہا، آپ انہیں گھر میں چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ لا وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ز وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ط وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ (۸۲۶)

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کے لئے نہ بلایا جائے (پہلے سے آ کر) کھانا پکنے کا انتظار نہ کرتے رہو، ہاں جب بلائے جاؤ تو آ جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو (فوراً) منتشر ہو جاؤ اور (وہاں بیٹھے) باتوں میں دل نہ بہلاؤ، بے شک یہ (تمہارا طرزِ عمل) نبی کو تکلیف دیتا ہے، تو وہ تم سے شرماتے ہیں اور اللہ حق فرمانے سے نہیں رکتا، اور جب تم نبی

۸۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۹۴۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۲۶۔ الاحزاب: ۵۳

Marfat.com

کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لئے بہت ہی پاکیزگی کا سبب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں شب زفاف گزارنے کے بعد صبح کو میں نے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے ولیمے کی دعوت دی، مسلمانوں نے سیر ہو کر روٹی اور گوشت کھایا، پھر آپ نے حسب معمول نئے عقد کے بعد اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں جا کر انہیں سلام کیا، انہوں نے آپ کو دعائیں دیں، پھر آپ اپنے گھر کی طرف تشریف لائے، میں آپ کے ساتھ تھا، گھر پہنچ کر آپ نے دیکھا، گھر کے ایک کونے میں دو آدمی مصروف گفت گو ہیں، آپ انہیں دیکھ کر واپس پلٹ گئے، جب ان آدمیوں نے آپ کو گھر سے واپس پلٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے کھڑے ہو گئے، مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور نے آپ کو ان کے چلے جانے کی خبر دی، آپ اپنے گھر میں واپس تشریف لے آئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، جب آپ نے گھر کی چوکھٹ پر قدم رکھا، تو اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا لیا اور آیت حجاب نازل ہو گئی۔ (۸۲۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے سے عمدہ اور بھرپور ولیمہ کسی کا نہیں کیا، آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت کھلایا، یہاں تک کہ لوگ (بچا ہوا) کھانا چھوڑ کر چلے گئے۔ (۸۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا، لوگ کھانا کھا کر چلے گئے، چند لوگ کھانے کے بعد گھر میں باتیں کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، میں آپ کے پیچھے گیا، آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں میں تشریف لے گئے، آپ انہیں سلام کرتے وہ کہتیں: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی زوجہ کو کیسا پایا؟ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ

۸۲۷۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۱۲، ۱۲۶۵۹، ۱۳۱۶۳، ۱۳۳۵۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۲۳۴۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو بتایا کہ لوگ باہر چلے گئے یا کسی اور نے آپ کو بتایا، آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے، میں بھی اندر آنے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور حجاب کی آیت نازل ہوگئی۔(۸۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں گوشت اور روٹی کھلائی، لوگ کھانا کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے رہے، رسول اللہ ﷺ اٹھ کر باہر چلے گئے، جتنا اللہ نے چاہا اتنا وقت ٹھہرنے کے بعد واپس تشریف لائے، لوگ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے، آپ کو اس سے تکلیف پہنچی اور آپ کے رخ انور پر اس کا اثر دکھائی دیا، اس موقع پر آیت حجاب نازل ہوئی۔(۸۳۰)

ازواجِ مطہرات اور بناتِ طاہرات رضی اللہ عنہن کا مہر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ فرمایا: عورتوں کے مہر میں حد سے نہ بڑھو (غلو نہ کرو) اگر یہ چیز دنیا میں باعزت ہوتی یا اللہ کے ہاں تقوے میں شمار ہوتی تو نبی ﷺ اس کے زیادہ حق دار تھے، جب کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ یا صاحب زادی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔(۸۳۱)

۸۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۱۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۹۴۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۸۷، ۲۸۹، ۳۴۲، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوۂ بنوالمصطلق (۵ہجری)

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو خط لکھ کر دریافت کیا، کیا جنگ سے پہلے (میدان جنگ میں) مشرکوں کو اسلام کی دعوت دی جاتی تھی؟ انہوں نے لکھا کہ ابتدائے اسلام میں ایسا ہوتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے بنوالمصطلق پر جس وقت حملہ کیا وہ لوگ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جارہا تھا، آپ نے ان کے لڑاکا لوگوں کو قتل کر دیا اور بقیہ افراد کو قیدی بنالیا، اسی دن حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کو آپ نے حاصل کیا، مجھے یہ بات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتائی جو اس لشکر میں شامل تھے۔ (۸۳۲)

ابن عون بیان کرتے ہیں میں نے نافع رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے دریافت کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جہاد میں شرکت کیوں چھوڑ دی؟ لڑائی سے پہلے دشمن کو کس چیز کی دعوت دیتے تھے؟ اور کیا کوئی شخص اپنے سالار کی اجازت کے بغیر دشمن پر حملہ کرسکتا ہے؟ انہوں نے میرے خط کے جواب میں لکھا: ابن عمر رضی اللہ عنہما تو جنگوں میں شریک ہوتے تھے اور سواری کی پشت پر سوار رہے ہیں، وہ خود فرماتے تھے: نماز کے بعد افضل عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے، اب ان کا جنگوں میں شریک نہ ہونا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیتوں کی تکمیل، کم سن بچوں اور زیادہ زمینوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے بنوالمصطلق پر اس وقت حملہ کیا تھا جب کہ وہ غافل تھے، اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے، آپ نے ان کے جنگ جو افراد کو قتل کر دیا اور باقیوں کو قیدی بنالیا، اور آپ نے حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کو حاصل کیا۔ مجھ سے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی وہ اس لشکر میں شامل تھے، اور ابتدائے اسلام میں جنگ سے قبل کفار کو دین کی دعوت دی جاتی تھی اور یہ کہ اپنے امیر کی اجازت کے بغیر کوئی کسی لشکر پر حملہ آور نہ ہو۔ (۸۳۳)

۸۳۲۔ رقم الحدیث: ۴۸۴۲، ۵۱۰۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۸۳۳۔ رقم الحدیث: ۴۸۵۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

بنوالمصطلق کی طرف سفر کے دوران

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کی طرف جاتے ہوئے مجھے کسی کام سے بھیج دیا، میں آپ کے پاس آیا آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ سے بات کی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، میں نے پھر آپ سے بات کرنا چاہی، پھر آپ نے ہاتھ سے اسی طرح اشارہ فرمایا، میں نے آپ کو قرأت کرتے اور (رکوع وسجود کے لئے) اپنے سر سے اشارہ فرماتے دیکھا، جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کا کیا بنا؟ میں نے تم سے بات اس لئے نہیں کی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ (۸۳۴)

جمع بین الصلاتین

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بنو المصطلق کے روز دو نمازیں (ایک وقت میں) جمع فرمائیں۔ (۸۳۵)

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ نے مغرب اور عشاء (کی نمازوں) کو جمع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، جس زمانے میں ہم نے بنوالمصطلق سے جنگ کی۔ (۸۳۶)

مہاجر اور انصاری میں جھگڑا اور عبداللہ بن اُبی کا کردار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ بنوالمصطلق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک مہاجر کی انصاری سے دھکم دھکا ہوگئی، انصاری نے کہا: اے انصار کے لوگو! (مدد کو پہنچو) مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (مدد کو پہنچو) نبی ﷺ نے یہ آوازیں سن کر فرمایا: یہ زمانۂ جاہلیت کی پکاریں کیسی ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ ایک مہاجر نے

۸۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۳۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۳۵۔ رقم الحدیث: ۶۶۴۴، ۶۸۶۷، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۸۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۳۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ایک انصاری کو دھکا دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان بدبودار پکاروں کو چھوڑ دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے ان کی تعداد انصار سے کم تھی، پھر مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی، عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) کو یہ بات معلوم ہوئی وہ کہنے لگا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ (کہ ہمارے آدمیوں پر اب ہاتھ اٹھانے لگے ہیں) اللہ کی قسم! اگر ہم مدینے واپس پہنچ گئے تو ہم میں کا معزز ترین آدمی، ذلیل ترین آدمی کو وہاں سے نکال دے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمر! اسے رہنے دو، لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔ (۸۳۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دے دیا، اِس کی اور اُس کی قوم جمع ہوگئی، اس نے کہا: اے مہاجرین! (مدد کو پہنچو) اس نے انصار کی دہائی دی، نبی اکرم ﷺ تک یہ آوازیں پہنچیں تو آپ نے فرمایا: ان بدبودار پکاروں کو چھوڑ دو، پھر آپ نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت کی ان پکاروں کا کیا مطلب؟ زمانۂ جاہلیت کی ان پکاروں کا اب کیا کام؟ (۸۳۸)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کے قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد کے حصے میں آئیں، انہوں نے اپنے مالک سے مکاتبت کر لی، جویریہ رضی اللہ عنہا بہت حسین وملیح خاتون تھیں، جو انہیں دیکھتا اس کے دل پر قابض ہو جاتیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بدل کتابت میں معاونت کی درخواست لے کر آئیں، اللہ کی قسم! میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا تو مجھے ناگوار محسوس ہوا، میں سمجھ گئی کہ ان کا

۸۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۰۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۲۱، ۱۴۷۰۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

جو حسن و جمال میں نے دیکھا ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں گے، بہرحال وہ آپ کے پاس اندر آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں حارث بن ابی الضرار کی بیٹی جویریہ ہوں، وہ اپنی قوم کے سردار ہیں، جو مصیبت مجھ پر آپڑی ہے آپ سے مخفی نہیں، میں ثابت بن قیس (یا ان کے چچازاد) کے حصے میں آئی ہوں، میں نے اسے کتابت پر راضی کرلیا ہے، اب میں آپ کے پاس اپنے بدل کتابت میں معاونت کی خواہش لے کر آئی ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سے بہتر برتاؤ سے دل چسپی ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارا بدل کتابت ادا کردوں اور تمہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے لوں، انہوں نے کہا: ہاں یارسول اللہ! (میں راضی ہوں)، آپ نے فرمایا: میں نے کرلیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سب لوگوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت الحارث کو رشتۂ زوجیت میں لے لیا ہے تو لوگوں نے کہا: یہ (بنو مصطلق) تو رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بن گئے، چناں چہ انہوں نے اپنے تمام قیدی آزاد کردیئے، یوں اس عقد کی برکت سے بنو مصطلق کے سو گھرانوں کو آزادی ملی، میرے علم میں اپنی قوم کے لئے جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑی برکت والی کوئی خاتون نہیں۔ (۸۳۹)

حدیث افک

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے، جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے، ایک مرتبہ کسی غزوہ (۸۴۰) میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئی، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے، میں دورانِ سفر اپنے کجاوے میں اٹھائی جاتی اور کجاوے میں اتاری جاتی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس روانہ ہوکر مدینے کے قریب آگئے تو ایک شب آپ نے کوچ کا

۸۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۳۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۴۰۔ غزوہ بنوالمصطلق، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ بنی المصطلق

Marfat.com

اعلان فرمایا، اس اعلان پر میں اٹھی اور لشکر سے آگے بڑھ گئی اور قضائے حاجت کے بعد اپنے کجاوے کے پاس آ گئی، میں نے اپنے سینے پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو میرا اظفار کے مہروں والا ہار ٹوٹ گیا تھا، میں واپس جا کر اپنا ہار تلاش کرنے لگی، اس کی تلاش میں مجھے دیر ہو گئی اور وہ لوگ جو میرا کجاوہ اٹھایا کرتے تھے انہوں نے میرا کجاوہ اٹھا کر میرے اونٹ پر کس دیا، ان کا خیال تھا کہ میں کجاوے میں موجود ہوں، کیوں کہ اس زمانے میں عورتیں بہت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، بھاری بھر کم اور فربہ اندام نہیں ہوتی تھیں اور ان کی خوراک کم ہوتی تھی، اس لئے کجاوہ اٹھاتے اور رکھتے وقت انہیں اس کے ہلکے ہونے کا احساس نہ ہو سکا، میں تو ویسے بھی کم عمر لڑکی تھی، سو انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے، لشکر کی روانگی کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا، میں واپس پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا، میں نے اسی جگہ پر بیٹھنے کا ارادہ کر لیا جہاں میں اتری تھی اور یہ خیال کیا کہ جب لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے، وہاں بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آ گئی اور میں سو گئی۔

صفوان بن معطل سلمی (جو بعد میں ذکوانی کہلائے) لشکر کے پیچھے تھے، وہ صبح کو میرے ٹھکانے کے پاس آئے اور کسی سوتے ہوئے انسان کو دیکھا، میرے پاس آ کر انہوں نے مجھے پہچان لیا، کیوں کہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا، انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، ان کی آواز سے میں بیدار ہو گئی اور اپنی چادر سے اپنا چہرہ چھپا لیا، اللہ کی قسم! اس کے علاوہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی نہ میں نے ان سے کوئی بات سنی، انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پیر پر اپنا پاؤں رکھا، میں اونٹ پر سوار ہو گئی، وہ اونٹ کی مہار پکڑ کر روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ دوپہر کی سخت گرمی میں ہم لشکر کے پڑاؤ پر پہنچ گئے۔ پھر میرے بارے میں جس نے ہلاک ہونا تھا ہلاک ہوا اور اس کا بڑا ذمے دار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، مدینے پہنچ کر میں ایک مہینے بیمار رہی، لوگ افترا پردازوں کی بات کا چرچا کرتے اور میں اس سے لاعلم تھی، البتہ بیماری کی حالت میں مجھے شک ضرور ہوتا کہ اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کا وہ لطف و کرم نہیں دیکھتی تھی جو اس سے پہلے اپنی بیماری کے دوان دیکھا کرتی تھی، رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور یہ

Marfat.com

پوچھتے: تم کیسی ہو؟ اس سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے شرانگیزی کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ بیماری سے افاقے کے بعد میں ام مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے میدان کی طرف گئی، کیوں کہ اس وقت تک ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے، ہم صرف رات کے وقت ہی وہاں جایا کرتے تھے، دورِ جاہلیت کے دستور کے مطابق ہم قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور ہمیں گھروں کے پاس بیت الخلاء بنانے سے تکلیف ہوتی تھی۔

ام مسطح، ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی، اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھی، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا، میں ام مسطح کے ساتھ باہر گئی، فراغت کے بعد جب میں اور ام مسطح اپنے گھر کے قریب پہنچے تو ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ کر پھسل گیا تو اس نے کہا: مسطح ہلاک ہو، میں نے اس سے کہا: آپ نے غلط بات کہی، آپ ایک ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جس نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہے، ام مسطح نے جواب میں کہا: لڑکی! کیا تو نے سنا نہیں اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے پوچھا: اس نے کیا کہا ہے؟ تو ام مسطح نے مجھے افترا پردازوں کی بات بتائی، جس سے میری بیماری مزید بڑھ گئی۔ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا: تم کیسی ہو؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میں یہ چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا: امی! لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: بیٹی! غم نہ کرو، جب کوئی خاتون پاکیزہ صورت ہو، اس کا خاوند اسے چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو اللہ کی قسم عموماً اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں، میں نے کہا: سبحان اللہ کیا لوگ یہ چہ مے گوئیاں کر رہے ہیں؟ اور میں اس رات صبح تک روتی رہی، میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھے نیند آتی تھی اور صبح کو بھی میں روتی رہی۔

نزول وحی میں تاخیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور

Marfat.com

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا تا کہ ان سے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے بارے میں مشورہ لیں، اسامہ بن زید نے رائے دیتے ہوئے یہ اشارہ کیا کہ وہ آپ کی اہلیہ کو پاک دامن جانتے ہیں اور اہل بیت کی محبت کے تقاضے کے مطابق مشورہ دیا، اور کہا یا رسول اللہ! وہ آپ کی اہلیہ ہیں، ہم ان میں نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں فرمائی، اس کے علاوہ بھی بہت عورتیں ہیں، آپ باندی سے دریافت فرمائیں وہ آپ سے سچ سچ بیان کر دے گی، رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلا کر فرمایا: بریرہ! تو نے کبھی عائشہ میں شک والی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے ان میں اس سے زیادہ قابل تنقید کوئی بات نہیں دیکھی کہ وہ نوعمر لڑکی ہے، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور منبر پر جا کر فرمایا: کون ہے جو اس شخص (عبداللہ بن ابی بن سلول) کے مقابلے میں میری مدد کرے جس نے میری اہلیہ کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے، بہ خدا میں اپنی اہلیہ کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا اور انہوں نے جس شخص کا نام لیا ہے میں اس میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا، وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں نہیں آیا، یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میں اس معاملے میں آپ کی مدد کروں گا، اگر اس کا تعلق قبیلۂ اوس سے ہے ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر اس کا تعلق ہمارے بھائی خزرج سے ہے تو آپ جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے، یہ سن کر خزرج کا سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھا حال آں کہ وہ نیک شخص تھا لیکن اس پر قبائلی حمیت غالب آ گئی، انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: بہ خدا تم اسے قتل نہیں کرو گے نہ ہی اس کے قتل پر قدرت پا سکو گے، تب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: تو نے جھوٹ کہا، اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور قتل کر دیں گے، تو منافق ہے، منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے، اس پر دونوں قبیلے اوس و خزرج مشتعل ہو گئے اور لڑنے پر آمادہ ہو گئے، رسول اللہ ﷺ منبر پر

Marfat.com

کھڑے تھے، آپ برابر انہیں خاموش کرا رہے تھے، یہاں تک کہ لوگ خاموش ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے بھی خاموشی اختیار فرمالی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس روز بھی دن بھر روتی رہی، میرے آنسو نہ تھمے نہ ہی مجھے نیند آئی، آنے والی رات بھی میری یہی کیفیت رہی، میرے والدین کا خیال تھا کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا، اسی اثنا میں کہ میں رو رہی تھی اور میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے ایک انصاری خاتون نے مجھ سے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اسے اندر آنے کی اجازت دی، وہ خاتون بھی میرے ساتھ رونے لگی، ہم اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور بیٹھ گئے، جب سے مجھ پر افترا باندھا گیا آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک ماہ تک میرے بارے میں آپ کے پاس وحی نہیں آئی۔

بیٹھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کلمۂ شہادت پڑھا پھر ارشاد فرمایا: عائشہ! میں نے تیرے بارے میں اس اس طرح کی باتیں سنی ہیں اگر تم تہمت سے بری ہو تو عن قریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاک دامنی بیان فرما دے گا اور اگر تم گناہ میں مبتلا ہو چکی ہو تو اللہ سے توبہ و استغفار کرو، کیوں کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات پوری فرمالی تو میرے آنسو تھم گئے، ایک قطرہ بھی نہ نکلا، میں نے اپنے والد سے کہا: میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا عرض کروں، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں، انہوں نے بھی کہا: اللہ کی قسم! میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات کا کیا جواب عرض کروں، میں خود عرض گزار ہوئی، حال آں کہ میں کم عمر لڑکی تھی اور بہت زیادہ قرآن بھی پڑھی ہوئی نہ تھی، اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں لوگوں سے سن کر یہ بات آپ لوگوں کے دل میں سما گئی ہے اور آپ لوگوں نے اسے سچ سمجھا ہے، اور اگر میں آپ

Marfat.com

سے کہوں میں اس تہمت سے بری ہوں اور اللہ عزوجل جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے، اور اگر میں اس کا اعتراف کرلوں حال آں کہ اللہ عزوجل جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق کریں گے، اللہ کی قسم! مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور آپ کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد جیسی ہے جنہوں نے کہا تھا:

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ O (۸۴۱)

تو اب صبر (ہی) اچھا ہے اور میں اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم ظاہر کرتے ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ پھر میں منہ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، بہ خدا مجھے اپنی برأت کا یقین تو تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت ظاہر فرمائے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جو تلاوت کی جائے گی، میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے گا، البتہ مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں خواب میں دکھایا جائے گا جس میں اللہ عزوجل مجھے اس تہمت سے بری فرمادے گا، لیکن اللہ کی قسم نہ تو رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے تھے نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور معمول کے مطابق آپ پر نزول وحی والی کیفیت طاری ہوگئی، یہاں تک کہ سردی کے دنوں میں بھی ثقل وحی کی وجہ سے آپ کے جسم سے موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگتے تھے۔

جب آپ سے نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے ہنستے ہوئے پہلی بات یہ فرمائی: عائشہ! تمہیں خوش خبری ہو اللہ عزوجل نے تمہیں (اس الزام سے) بری فرمادیا ہے، میری والدہ نے مجھ سے کہا: کھڑی ہو اور رسول اللہ ﷺ کا شکریہ ادا کرو، میں نے جواب دیا: بہ خدا! میں کھڑی ہوں گی نہ ہی آپ کا شکریہ ادا کروں گی میں صرف اللہ عزوجل کی

۸۴۱۔ یوسف:۱۸

Marfat.com

تعریف اور حمد کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ دس آیات نازل فرمائیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْ بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ ط لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ ط بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ط لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَ الَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ O لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا لا وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ O لَوْلَا جَآءُ وْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ج فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَاللّٰهِ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ O وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّکُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ O اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِکُمْ مَّالَیْسَ لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا صلے وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ O وَ لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِهٰذَا صلے سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ O یَعِظُکُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ O وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ط وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ O اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ط وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ O (۸۴۲)

بے شک جن لوگوں نے (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر) تہمت لگائی وہ تم میں سے ایک گروہ ہے، تم اس (تہمت) کو اپنے لئے شر نہ سمجھو بل کہ وہ (مآل کے اعتبار سے) تمہارے لئے خیر ہے، اس گروہ میں سے ہر فرد کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور جس شخص نے ان میں سے اس (تہمت) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ جب تم نے اس (تہمت) کو سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنوں کے متعلق نیک گمان کیوں نہیں کیا اور یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے۔

۸۴۲۔ النور: ۱۱، ۲۰

Marfat.com

(تہمت لگانے والے) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم نے جس (تہمت) کا چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ جب تم یہ (تہمت) اپنی زبانوں سے نقل کرتے رہے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہتے رہے جس کا تمہیں علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے رہے حال آں کہ اللہ کے نزدیک وہ بہت سنگین بات تھی۔ تم نے اس (تہمت) کو سنتے ہی یہ کیوں نہ کہا ایسی بات کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت عظیم بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دوبارہ ایسی بات کبھی بھی نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان فرما رہا ہے اور اللہ بہت علم والا بہت حکمت والا ہے۔ بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت شفیق اور بے حد مہربان ہے (تو تم پر عذاب آجاتا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسطح پر رشتہ داری اور اس کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے، میری برأت کے نزول کے بعد انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی بھی کچھ نہیں دوں گا۔ (مسطح رضی اللہ عنہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ (۸۴۳)

اور تم میں سے جو لوگ صاحبِ فضل اور وسعت والے ہیں اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے

۸۴۳۔ النور:۲۲

Marfat.com

والوں کو (کچھ) نہ دیں گے اور انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے نزول کے بعد کہا: مجھے یہ محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دے اور وہ مسطح رضی اللہ عنہ پر حسب سابق خرچ کرنے لگے اور کہا: میں اس کا خرچہ کبھی بند نہیں کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے بارے میں دریافت کیا کہ انہیں کیا معلوم ہے؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھ اور کان کو محفوظ رکھنا چاہتی ہوں، میں عائشہ میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں وہ میری برابری کرتی تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے انہیں بچا لیا اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا ان سے جھگڑنے لگیں اور ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو کر (تہمت لگا کر) ہلاک ہو گئی۔ (۸۴۴)

عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں صرف حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کا نام لیا گیا ہے، باقیوں کے نام مجھے معلوم نہیں حال آں کہ اللہ کے ارشاد کے مطابق وہ ایک جماعت تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہا جائے اور فرماتی تھیں انہوں نے یہ شعر کہا ہے:

فان ابی و والده و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

میرا والد، میرا دادا اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو کے لئے تم لوگوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! جس شخص پر تہمت لگائی گئی تھی وہ کہتا تھا: سبحان اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے

۸۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۹۵، ۲۵۷۴۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، بعدازاں وہ صاحب ایک جہاد میں شہید ہو گئے۔(۸۴۵)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور اس نے اپنے بیٹے کے متعلق کہا: اللہ فلاں کے ساتھ ایسا کرے، میں نے کہا: تم نے یہ بات کیوں کہی؟ اس خاتون نے کہا: میرا بیٹا بھی ان لوگوں میں شامل ہے جنہوں نے یہ بات کہی ہے، میں نے کہا: وہ کیا بات ہے؟ اس نے پوری بات بتادی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پھر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ بات سنی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غش کھا کر اپنی والدہ پر گر پڑیں اور انہیں تپ لرزہ چڑھ گیا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر کپڑے ڈال دیے، اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے آپ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے کپکپی کے ساتھ بخار ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: شاید ان چہ مے گوئیوں کی وجہ سے جو کی جا رہی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ، اتنے میں عائشہ نے سر اٹھا کر کہا: اگر میں خود کو عیب سے پاک کہوں تو آپ کو یقین نہ آئے گا اور اگر میں قسم کھا لوں تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے، جب انہوں نے کہا تھا: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ○ اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، پھر جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اندر تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ عزوجل نے تیری برأت نازل فرمائی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں، آپ کا نہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عائشہ! تم رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہہ رہی ہو، کہا: جی ہاں۔

ام رومان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے اس افترا پردازی میں حصہ لیا تھا ان میں ایک ایسا شخص بھی شامل تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ جس کی کفالت کرتے تھے، ابوبکر

۸۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۰۹۶۔ حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہیں کریں گے، تو اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نازل ہوا:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ الخ (۸۴۶)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں مجھے مغفرت مطلوب ہے اور پھر اس کی کفالت کرنے لگے۔ (۸۴۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب میرے بارے میں الٹی سیدھی بات کہی گئی جن کا مجھے علم نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ میرے بارے میں خطبہ دینے کو کھڑے ہوئے، شہادتین کے اقرار اور اللہ عزوجل کے شایان شان حمد وثنا کے بعد فرمایا: امابعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر الزام لگایا ہے، اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ میں کسی قسم کی برائی قطعاً معلوم نہیں، اور انہوں نے جس شخص سے اسے متہم کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی قسم کی برائی کا علم نہیں، وہ جب بھی میرے گھر میں آیا ہے میری موجودگی ہی میں آیا ہے، اور میں جب بھی سفر میں گیا ہوں وہ میرے ساتھ رہا ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان کی گردنیں اڑا دیں، تب قبیلۂ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اس شخص کی قوم میں سے تھیں۔ اس نے (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے) کہا: تم نے جھوٹ کہا، اللہ کی قسم! اگر ان (تہمت لگانے والوں) کا تعلق قبیلۂ اوس سے ہوتا تو تم ان کی گردنیں اڑانے کو اچھا نہ سمجھتے یہاں تک کہ اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی ہونے کو تھی، میں اس سے لاعلم رہی۔

اس دن کی شام کو میں مسطح کی ماں کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے نکلی، وہ پھسلیں تو وہ بولیں: مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا: اپنے بیٹے کو برا کیوں کہہ رہی ہو؟ وہ خاموش رہیں، پھر وہ دوسری بار پھسل کر گریں تو اس نے پھر مسطح کو بددعا دی، میں نے پھر کہا: تم اپنے بیٹے کو برا کیوں کہہ رہی ہو؟ پھر تیسری بار وہ پھسلیں تو مسطح کو برا کہا، میں نے اسے ڈانٹ کر کہا: تم

۸۴۶۔ النور: ۲۲

۸۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۳۰، ۲۶۵۳۱، حدیث ام رومان ام عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اپنے بیٹے کو برا کیوں کہہ رہی ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے تمہاری وجہ ہی سے برا کہہ رہی ہوں، میں نے کہا میرا کون سا ایسا معاملہ ہے؟ تو اس نے مجھے ساری بات بتائی میں نے پوچھا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: بہ خدا ایسا ہی ہوا ہے، میں اپنے گھر واپس آئی، مجھے قضائے حاجت کی ضرورت باقی نہ رہی، مجھے بخار ہو گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے اپنے والد کے گھر بھیج دیں، آپ نے میرے ساتھ لڑکے کو بھیجا، میں گھر گئی وہاں میری والدہ ام رومان موجود تھیں، انہوں نے کہا: بیٹی کیسے آنا ہوا؟ میں نے انہیں (تہمت والی) بات بتائی، انہوں نے کہا: حوصلہ رکھو، بہ خدا ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی عورت حسین ہو، اپنے شوہر کی چہیتی ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں، مگر وہ اس سے چڑتی ہیں اور اس کے عیب نکالتی ہیں، میں نے پوچھا: کیا ابو کو یہ بات معلوم ہے؟ کہا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کو بھی؟ کہا: رسول اللہ کو بھی معلوم ہے، اس پر میرے آنسو نکل آئے اور میں رونے لگی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی، آپ گھر کی چھت پر تلاوت کر رہے تھے، وہ نیچے اتر آئے اور میری امی سے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اسے بھی تہمت والا واقعہ معلوم ہو گیا ہے، میرے والد کے آنسو نکل آئے اور انہوں نے کہا: بیٹی تجھے قسم ہے اپنے گھر واپس چلی جاؤ، میں واپس چلی گئی، میرے والدین بھی میرے پاس آ گئے اور میرے پاس ہی رہے یہاں تک کہ عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میرے والدین میرے دائیں بائیں موجود تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے شہادتین اور اللہ کے شایانِ شان حمد و ثنا کے بعد فرمایا: امابعد! اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، اسی دوران انصار کی ایک خاتون دروازے پر آ کر بیٹھ گئی، مجھے اس کے سامنے اس تہمت کے متعلق کسی قسم کی بات کرنے سے حیا آئی، میں نے اپنے والد سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں، انہوں نے کہا: میں کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ جواب دیں، انہوں نے کہا: میں کیا کہوں؟ جب میرے والدین میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا، اللہ عزوجل کی حمد کی اور اس کے شایان شان اس کی ثناء کے

Marfat.com

بعد کہا: امابعد! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کو کہوں میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا اور اللہ جل جلالہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں، یہ بات آپ کی نظروں میں مجھے فائدہ نہیں دے گی کہ آپ کے دلوں میں یہ بات جم چکی ہے، اور اگر اس (ناکردہ گناہ) کا اقرار کرلوں حال آں کہ اللہ عزوجل جانتا ہے میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا تو آپ مجھے سچا جان لیں گے، بہ خدا مجھے اپنے اور آپ لوگوں کے لیے یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال کے سوا کوئی مثال نہیں ملتی (مجھے اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد نہیں آیا) جنہوں نے کہا تھا: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔

اسی وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی، جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی، میں نے آپ کے چہرہ پر مسرت کے آثار دیکھے آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے: عائشہ! تمہیں خوش خبری ہو اللہ عزوجل نے تمہاری برأت نازل فرمائی ہے، میں اس وقت سخت غصے میں تھی، میرے والدین نے مجھے کہا: آپ کی طرف شکریے کے لیے کھڑی ہوں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کھڑی ہو کر آپ ﷺ کا شکریہ ادا نہیں کروں گی نہ ہی آپ دونوں کا شکریہ ادا کروں گی، آپ لوگوں نے یہ سب کچھ سنا، اس کی تردید نہیں کی، میں تو اللہ کی حمد کروں گی جس نے میری برأت (پاک دامنی) نازل فرمائی، (قبل ازیں) رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور باندی سے میرے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس میں کوئی عیب نہیں معلوم، البتہ وہ کبھی سو جاتی ہیں اور بکری گھر میں داخل ہو کر اس کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے اسے ڈانٹ کر کہا: رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتاؤ تو اس نے کہا: بہ خدا میں اس کے متعلق اسی طرح جانتی ہوں جیسے سنار سرخ سونے کے ٹکڑے کو جانتا ہے، اور جس شخص کے متعلق یہ بات کہی گئی تھی جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں نے کبھی بھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، پھر وہ راہ خدا میں شہید کر دیے گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے ان کی دین داری کی وجہ سے (تہمت کے گناہ سے) محفوظ رکھا، انہوں نے اس

Marfat.com

بارے میں کلمہ خیر کہا، لیکن ان کی بہن حمنہ ہلاک ہونے والوں میں (تہمت لگانے والوں میں) شامل تھی، ان لوگوں میں منافق عبداللہ بن ابی بھی شامل تھا وہ اس تہمت کے پھیلانے میں بڑا حصہ دار تھا، مسطح اور حسان بن ثابت بھی شامل تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کی کبھی بھی کسی طرح مدد نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ص وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ ط وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (۸۴۸)

اور تم میں سے جو لوگ صاحبِ فضل اور وسعت والے ہیں اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہ دیں گے اور انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے، اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: ہاں، اللہ کی قسم! ہم اللہ کی مغفرت کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور آپ مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسب سابق سلوک کرنے لگے۔ (۸۴۹)

افک میں حصہ لینے والوں پر حد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برأت نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اس کا ذکر فرمایا اور قرآن کی آیات تلاوت کیں، جب آپ منبر سے اترے آپ کے حکم سے دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگائی گئی۔ (۸۵۰)

۸۴۸۔ النور:۲۲

۸۴۹۔ رقم الحدیث:۲۳۷۹۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۵۰۔ رقم الحدیث:۲۳۵۴۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی گزر بسر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے گھر والے مسلسل کئی کئی راتیں بھوکے گزارتے، ان کے لیے رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا اور ان کا عمومی کھانا جو کی روٹی ہوتی تھی۔(۸۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احد (پہاڑ) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے یہ پسند نہیں کہ آل محمد (ﷺ) کے لیے احد کو سونے کا بنا دیا جائے، میں اسے راہ خدا میں خرچ کروں اور موت کے وقت میں اس میں سے دو دینار چھوڑ جاؤں، سوائے ان دو دیناروں کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے رکھے ہوں اگر قرض ہو، چناں چہ آپ نے اپنے وصال کے وقت دینار، درہم، غلام اور باندی نہیں چھوڑے، آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔(۸۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی زرہ اپنے اہل خانہ کے لئے تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔(۸۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ چٹائی پر تشریف فرما تھے، آپ کے پہلو پر اس کا نشان پڑ گیا تھا، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اس سے نرم بستر بنوا لیتے؟ (تو خوب رہتا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دنیا کی مثال تو اس سوار جیسی ہے جو گرمی کے دن میں سفر کرتا ہے، پھر دن میں گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کا سایا

۸۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۳، ۳۵۳۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۵۲۔ رقم الحدیث: ۲۷۱۹، ۲۷۳۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۵۳۔ رقم الحدیث: ۳۳۹۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حاصل کرتا ہے، پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو جاتا ہے۔(۸۵۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ چٹائی پر لیٹے، جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے، جب آپ بیدار ہوئے تو میں آپ کے پہلو پر ہاتھ پھیرنے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت مرحمت نہیں فرماتے کہ ہم اس چٹائی پر کچھ بچھا دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق، میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے جو کسی درخت کے سایے میں (کچھ دیر کے لئے) رکے پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو جائے۔(۸۵۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے[1] کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا ہے، آپ کے پاس ردی کھجوریں بھی نہ ہوتیں جن سے اپنا پیٹ بھر لیتے۔(۸۵۶)

غزوات میں خواتین کی شرکت

عطاء بیان کرتے ہیں کہ نجدہ حروری (خارجی) نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک خط میں بچوں کے قتل کے متعلق دریافت کیا، اور یہ پوچھا کہ خُمس کس کا حق ہے، بچے کا دور یتیمی کب ختم ہوتا ہے، عورتوں کو جنگ میں ساتھ لے جایا سکتا ہے، اور یہ کہ غلام کا مال غنیمت میں حصہ ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب میں لکھا کہ جہاں تک بچوں کے قتل کا معاملہ ہے اگر تم خضر ہو کہ کافر اور مومن میں فرق کر سکتے ہو تو انہیں قتل کر دو، رہا خُمس تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے، لیکن ہماری قوم کے خیال میں یہ ہمارا حق نہیں ہے، رہا عورتوں کا معاملہ، رسول اللہ ﷺ بیماروں کے علاج اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے انہیں ساتھ لے جاتے تھے، عورتیں جنگ میں شریک نہیں ہوتی تھیں، بچے کے بالغ ہونے پر اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور غلام کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں، البتہ کبھی ان کو بھی تھوڑا بہت

۸۵۴۔ رقم الحدیث: ۲۷۳۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۵۵۔ رقم الحدیث: ۳۷۰۱، ۴۱۹۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۰، ۳۵۵، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دے دیا جاتا تھا۔(۸۵۷)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، ہم لوگوں کو پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے، اور زخمیوں اور شہدا کو مدینہ طیبہ پہنچاتے تھے۔(۸۵۸)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مریضوں کا علاج کرتی، زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھی اور ان کے ٹھکانوں میں ان کے لئے کھانا بناتی تھی۔(۸۵۹)

غزوات میں عورتوں اور بچوں کے قتل کے ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی غزوے میں ایک عورت کو مقتول دیکھا تو آپ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔(۸۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ایک مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: یہ تو جنگ کرنے والی نہ تھی۔ پھر آپ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔(۸۶۱)

مال غنیمت میں سے عورتوں اور غلاموں کا حصہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لشکر کو حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو عطا فرماتے تھے، دوسری روایت میں ہے لشکر کو حاصل ہونے والے مال غنیمت کے علاوہ سے عطا فرماتے تھے۔(۸۶۲)

۸۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۹۶۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۸۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۴۷۷، حدیث الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما

۸۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۵۵، حدیث ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

۸۶۰۔ رقم الحدیث: ۴۷۲۵، ۴۷۳۲، ۵۴۳۵، ۵۶۲۶، ۵۷۱۹، ۶۰۰۱، ۶۰۱۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۸۶۱۔ رقم الحدیث: ۵۹۲۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۸۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۹۲۴ تا ۲۹۲۶، ۳۲۸۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

صلح حدیبیہ (۶ ہجری)

حدیبیہ میں شریک صحابہ کرام کی تعداد

ذیال بن حرملہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے پوچھا: بیعت رضوان کے موقع پر آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم چودہ سو تھے، رسول اللہ ﷺ نماز کے دوران ہر تکبیر پر رفع یدین کرتے تھے۔ (۸۶۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ تک پہنچے، یہ ایک کنواں تھا جس میں بہت کم پانی تھا، ہم چودہ سو افراد تھے، اس میں سے ایک ڈول پانی نکالا گیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے کلی کی اور کلی کا پانی اس کنوئیں میں ڈال دیا اور دعا فر پھر ہم نے پانی پیا اور خوب سیراب ہوئے۔ (۸۶۴)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں ہم چودہ سو افراد تھے، ہم نے اس کنوئیں کا پورا پانی نکال لیا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی (کہ کنوئیں میں باقی نہیں بچا) آپ تشریف لائے، کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے، برتن منگوایا، اس میں کلی کی اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا، ہم نے اسے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا، پھر ہم اور ہماری سواریاں حسب خواہش اس کے پانی سے سیراب ہوتے رہے۔ (۸۶۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاسے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ وضو فرما رہے تھے کہ لوگ گھبرائے ہوئے آپ کے پاس آئے، آپ نے دریافت فرمایا: کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس پینے کے لئے پانی ہے نہ وضو کے لئے پانی ہے، صرف یہی پانی ہے جو

۸۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۱۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۹۱، ۱۸۱۹۶، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۸۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۹۲، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ کے سامنے ہے، رسول اللہ ﷺ نے پیالے میں ہاتھ رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا، ہم نے پانی پیا اور وضو کیا۔ سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔ (۸۶۶)

دورانِ سفر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا شکار

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا، ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ دشمن مقام فیقہ میں ہے، رسول اللہ روانہ ہو گئے، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے نظر دوڑائی تو مجھے جنگلی گدھا (حمار وحشی) نظر آیا، میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے (احرام میں ہونے کی وجہ سے) انکار کر دیا، میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کا شکار کر لیا، اور ہم نے اس کا گوشت کھایا، پھر ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم بھٹک نہ جائیں، میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، کبھی گھوڑے کو دوڑاتا کبھی آہستہ چلاتا، آدھی رات کو بنو غفار کے ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی میں نے اس سے پوچھا: تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو سقیا کے قریب مقام تعہن میں چھوڑا ہے، میں آپ کے پاس پہنچا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کو سلام کہتے ہیں، انہیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ سے بچھڑ نہ جائیں، آپ ان کا انتظار فرمائیں، آپ ان کا انتظار کرنے لگے، میں نے عرض کیا: میں نے حمار وحشی کا شکار کیا ہے میں احرام میں نہیں تھا، میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت موجود ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: اسے کھاؤ، حال آں کہ وہ حالت احرام میں تھے۔ (۸۶۷)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سر میں جوئیں

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ

۸۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۶۹، ۱۴۱۱۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۰۶۳، حدیث ابی قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے ساتھ تھے، ہم حالت احرام میں تھے مشرکوں نے ہمیں روک لیا تھا، میرے سر کے بال لمبے تھے، جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا، آپ نے میری حالت دیکھ کر فرمایا: کیا تمہیں جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا: سر منڈوالو اور تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا قربانی کرلو، یہ آیت کریمہ میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (۸۶۸)

پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (اس پر سر منڈوانے کا) بدلہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی۔ (۸۶۹)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سر میں اتنی جوئیں پڑ گئیں میرا خیال تھا کہ ہر بال کی جڑ سے سرے تک جوئیں بھری پڑی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھ کر فرمایا: سر منڈالو، اور (مذکور الصدر) آیت نازل ہوئی، آپ نے فرمایا: چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں کھلا دو۔ (۸۷۰)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے مجھے سر منڈوانے کا حکم دیا، لوگ حدیبیہ میں تھے، انہیں توقع تھی کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے (اور عمرہ کر کے سر منڈائیں گے) اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے، یا تین دن کا روزہ رکھنے یا بکری کی قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ (۸۷۱)

۸۶۸۔ البقرہ:۱۹۶

۸۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۳۵، ۱۷۶۴۱، حدیث کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۳۸، حدیث کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۴۷، حدیث کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرے کے ارادے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، میرے سر، داڑھی، بھنوؤں اور مونچھوں میں جوئیں پڑ گئیں، نبی ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے مجھے بلوایا، جب میری حالت دیکھی تو فرمایا: تم مصیبت میں مبتلا ہو، ہمیں یہ احساس نہیں تھا (کہ ہمیں بیت اللہ سے روکا جائے گا) حجام کو بلاؤ، جب حجام آ گیا آپ کے حکم سے اس نے میرا سر مونڈ دیا، آپ نے فرمایا: کیا قربانی کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھلاؤ، ہر مسکین کو نصف صاع کھجوریں دو۔ (۸۷۲)

احتیاطی تدبیر

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے روز ارشاد فرمایا: رات کو آگ نہ جلانا، پھر بعد میں فرمایا: آگ جلاؤ اور کھانا تیار کرو، کیوں کہ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے صاع اور مد کو نہیں پا سکتی۔ (تمہارے مقام کو نہیں پہنچ سکتی)۔ (۸۷۳)

اسّی حملہ آوروں کی گرفتاری اور رہائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز فجر کے وقت اہل مکہ کے اسّی مسلح افراد جبل تنعیم سے اترے، وہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ پر دھوکے سے حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انہیں بغیر مقابلہ کئے پکڑ لیا اور پھر معاف فرما کر چھوڑ دیا، اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ (۸۷۴)

اور وہی ہے جس نے روک دیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے وسط میں اس کے بعد کہ تمہیں ان پر کام یاب فرما دیا۔

۸۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۵۴، حدیث کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۲۲، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۸۷۴۔ الفتح: ۲۴

Marfat.com

حدیبیہ میں نماز فجر

حضرت خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو ہونے والی بارش کے بعد حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جانتے ہو تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ستاروں کے انکاری ہو کر صبح کی، اور بعض نے ستاروں پر ایمان رکھا اور میرے منکر ہوئے، سو جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا منکر ہے، اور جس نے یہ کہا کہ فلاں، فلاں ستارے کے طلوع وغروب کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے، وہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔(۸۷۵)

صلح حدیبیہ

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے روانہ ہوئے آپ کا لڑائی کا ارادہ نہ تھا، آپ کے ہم راہ قربانی کے ستر اونٹ تھے، (قربانی کا ارادہ رکھنے والے) لوگوں کی تعداد سات سو تھی، ہر اونٹ دس افراد کی طرف سے تھا، رسول اللہ ﷺ جب عسفان میں پہنچے، آپ سے بشر بن سفیان الکعبی رضی اللہ عنہ ملے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش کو آپ کے آنے کی خبر مل چکی ہے، وہ اپنی عورتوں اور بچوں سمیت نکل آئے ہیں، انہوں نے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں، اور یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ آپ کو بہ زور طاقت ہرگز مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، اور خالد بن ولید اپنے ستر سواروں کے ساتھ کراع الغمیم تک بڑھ آئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا برا ہو انہیں تو جنگ کھا گئی، اگر وہ اس معاملے کو مجھ پر اور دیگر تمام لوگوں پر چھوڑ دیتے تو ان کا کیا بگڑتا؟ اگر لوگ مجھے ہلاک کر

۸۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۶۱۳، حدیث زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دیں تو قریش کا مقصد پورا ہو جاتا، اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے لوگوں پر غالب فرما دے تو وہ بہ کثرت اسلام میں داخل ہو جاتے، اگر وہ اسلام میں داخل نہ ہوتے تو جب تک ان میں قوت ہو گی جنگ کریں گے، پھر قریش کس خیال میں ہیں اللہ کی قسم! میں اس مقصد کے حصول کے لئے برابر ان سے جہاد کرتا رہوں گا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، یہاں تک اللہ تعالیٰ اس امر کو غالب فرما دے یا میری گردن کٹ جائے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ عام راستے سے دائیں جانب چلیں اور دشوار گزار علاقے سے گزرتے ہوئے مکے کے زیریں علاقے ثنیۃ المرار اور حدیبیہ جا نکلیں، لشکر اس راستے پر چل پڑا، قریش کے گھڑ سوار دستے نے جب لشکر کا غبار دیکھا کہ انہوں نے اپنا راستہ بدل لیا ہے وہ واپس قریش کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے ہوئے ثنیۃ المرار میں پہنچے تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگوں نے کہا: اونٹنی اڑ گئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اڑی نہیں نہ یہ اس کی عادت ہے لیکن اسے اس ذات نے روک دیا ہے جس نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک دیا تھا، اللہ کی قسم! آج قریش کسی بھی ایسی چیز کی طرف مجھے دعوت دیں جو صلہ رحمی پر مبنی ہو تو میں انہیں ضرور دوں گا۔

پھر آپ نے لوگوں سے اترنے کا فرمایا، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! وادی میں پانی ہی نہیں جس کے پاس لوگ پڑاؤ کریں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اپنے ایک صحابی کو دیا، یہ صحابی تیر لے کر وہاں کے ایک کنوئیں میں اتر گئے اور وہ تیر اس میں گاڑ دیا تو بہ کثرت پانی ابل پڑا، یہاں تک کہ لوگوں کو وہاں سے ہٹ کر اونٹوں کی جگہ جانا پڑا، جب رسول اللہ ﷺ مطمئن ہو گئے تو بدیل بن ورقاء قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس آئے، آپ نے ان سے بھی وہی بات ارشاد فرمائی جو بشر بن سفیان سے فرما چکے تھے، یہ لوگ واپس قریش کے پاس گئے اور جا کر کہا: اے گروہِ قریش! تم محمد (ﷺ) کے بارے میں جلد بازی کر رہے ہو، محمد لڑائی کے لئے نہیں آئے، وہ تو صرف بیت اللہ کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی زیارت کو آئے ہیں، قریش نے خزاعیوں پر الزام تراشی کی، خزاعہ کے مسلمان اور مشرک رسول اللہ ﷺ کے خاص راز دار تھے وہ مکہ میں ہونے والا

Marfat.com

کوئی معاملہ رسول اللہ سے نہیں چھپاتے تھے۔قریش نے کہا: اگر چہ وہ لڑائی کے ارادے سے نہیں آئے، مگر اللہ کی قسم! وہ بیت اللہ میں کبھی بھی بہ زور داخل نہیں ہو سکتے، اور عربوں کو چاہئے کہ وہ اس بارے میں ہم سے بات نہ کریں۔

اس کے بعد قریش نے بنو عامر بن لوَی کے مکرز بن حفص بن اخیف کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ عہد شکنی کرنے والا آدمی ہے، جب یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے وہی کچھ فرمایا جو بدیل اور ان کے ساتھیوں سے فرمایا تھا، یہ لوٹ کر قریش کے پاس گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے جو کچھ فرمایا تھا قریش کو بتایا۔

پھر (مکرز کے بعد) انہوں نے احابیش کے سردار حلیس بن علقمہ الکنانی کو بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ عبادت گزار قوم میں سے ہے اس لئے اس کے سامنے ہدی (قربانی کے جانوروں) کو لے جاؤ، صحابہ نے ہدی اس کے سامنے کیں، جب اس نے ہدی کے جانوروں کو وادی کی جانب سے مسلسل اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا جن کے گلوں میں قلادے پڑے تھے، اور جن کی تانتیں زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے بوسیدہ ہو رہی تھیں۔ چوں کہ قربانی کے جانور دیکھ کر اس کے دل میں عظمت نے گھر کر لیا تھا اس لئے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے بغیر واپس چلا گیا، اور قریش سے جا کر کہا: میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی وجہ سے محمد (ﷺ) کو روکنا جائز نہیں ہے، ان کے قربانی کے جانوروں کے گلوں میں ڈالے گئے قلادوں (جو جانور کے ہدی ہونے کی علامت تھے) کی تانتیں زیادہ دن گزرنے کی وجہ سے بوسیدہ ہو چکی ہیں، قریش کے لوگوں نے حلیس سے کہا: تم بیٹھو، تم تو بدوی ہو تمہیں (ایسے معاملات کے بارے میں) کچھ نہیں معلوم۔

پھر انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، اس نے کہا: اے گروہ قریش! تمہارے پاس سے جو شخص محمد (ﷺ) کے پاس جاتا ہے، اس کی واپسی پر تم انہیں جو سخت سست کہتے ہو وہ میں دیکھ چکا ہوں، اور تمہیں معلوم ہے کہ آپ لوگ میرے والد کی جگہ ہیں اور میں آپ کا (ایک طرح سے) بیٹا ہوں، اور مجھے یہ معلوم ہے کہ تم پر کیا

Marfat.com

افتاد پڑی ہے، اس لئے میں نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو جمع کر لیا ہے جنہوں نے میری فرمانبرداری کی ہے میں تمہارے پاس تمہاری مدد کرنے آیا ہوں، قریش کے لوگوں نے کہا: تم نے سچ کہا ہے، ہمیں تم پر بھروسہ ہے، (تم ہمارے نزدیک متہم نہیں ہو) چناں چہ عروہ روانہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر کہنے لگا: اے محمد! (ﷺ) آپ نے آوارہ منش لوگوں کو جمع کر لیا ہے اور انہیں لے کر آ گئے ہو تا کہ اپنے قبیلے کو ان کے ذریعہ سے نقصان پہنچاؤ، قریش تو اپنی عورتوں اور بچوں سمیت نکل آئے ہیں، وہ چیتے کی کھالوں میں ملبوس ہیں، انہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ وہ آپ کو بہ زور شہر میں کبھی داخل نہیں ہونے دیں گے، اور اللہ کی قسم! یہ لوگ لڑائی کا رخ بدلنے کی صورت میں تمہیں چھوڑ جائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عروہ کو گالی دی (لات بت کی شرم گاہ چوس) کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ جائیں گے؟ عروہ نے پوچھا: اے محمد! (ﷺ) یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابن ابی قحافہ ہیں، عروہ بولا اللہ کی قسم! (ابوبکر!) اگر مجھ پر تیرا احسان نہ ہوتا تو میں تجھے اس سخت کلامی کا جواب دیتا، لیکن یہ اس احسان کا بدلہ ہے (کہ میں خاموش ہوں) پھر اس نے (عربوں کے طریقے کے مطابق) رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زرہ پہنے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے، وہ اپنا ہاتھ کھٹکھٹاتے اور کہتے: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے اپنا ہاتھ ہٹاؤ ورنہ بہ خدا تیرا یہ ہاتھ واپس نہیں جائے گا، عروہ بولا: تیرا برا ہو تو کتنا سخت دل اور درشت مزاج شخص ہے، رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے، عروہ نے پوچھا: اے محمد! (ﷺ) یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تمہارا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے، عروہ بولا: او غدار! میں نے تیری برائی کل ہی دھوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے عروہ سے بھی وہی بات کی جو اس کے پہلے ساتھیوں سے کر چکے تھے اور اسے بتایا کہ آپ جنگ کے ارادے سے نہیں آئے ہیں، پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے کھڑا ہوا اور اس نے یہاں یہ منظر دیکھا کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ کے صحابہ آپ کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں، آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کا پانی لینے میں سبقت کرتے ہیں، آپ کے لعاب دہن کو حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں اور اگر آپ کا کوئی بال گرتا ہے تو اسے بھی سنبھال کر رکھتے ہیں، عروہ نے قریش کے پاس آ کر کہا: اے گروہ قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس گیا، میں نے قیصر اور نجاشی کے ملکوں میں ان سے ملاقاتیں کیں، اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو اپنے ساتھیوں میں محمد (ﷺ) کی طرح معزز و محترم نہیں دیکھا، میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جو کسی بھی قیمت پر انہیں نہیں چھوڑے گی، آگے تمہاری مرضی۔

رسول اللہ ﷺ اس سے قبل خراش بن امیہ خزاعی کو اپنے ثعلب نامی اونٹ پر بٹھا کر مکہ روانہ فرما چکے تھے، جب خراش مکہ میں داخل ہوئے قریش نے اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں اور خراش کو قتل کرنا چاہا، لیکن احابیش نے انہیں روک دیا اور خراش رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ انہیں مکہ روانہ کریں، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے قریش سے اپنی جان کا خطرہ ہے، مکہ میں بنو عدی کا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھے اپنی حمایت میں لے لے، قریش سے مجھے جو عداوت ہے اور ان کے معاملے میں میری جو سختی ہے وہ اسے خوب جانتے ہیں، میں آپ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جو مجھ سے زیادہ باعزت ہیں یعنی عثمان بن عفان۔

رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں قریش کے پاس یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا کہ آپ ﷺ جنگ کے لئے نہیں آئے، آپ کے آنے کا مقصد بیت اللہ کی تعظیم و تکریم اور زیارت ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہو کر مکہ میں پہنچے، ان سے ابان بن سعید بن العاص ملا، وہ اپنی سواری سے اترا عثمان رضی اللہ عنہ کو آگے سوار کیا خود پیچھے بیٹھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی پناہ فراہم کی، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ابوسفیان اور قریش کے بڑوں کے پاس آئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا وہ پیغام پہنچایا، جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھیجا تھا، ان لوگوں

Marfat.com

نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تم چاہو تو بیت اللہ کا طواف کر لو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ خود طواف نہ کریں، قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس روک لیا، رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

پھر قریش نے بنو عامر بن لوَی کے سہیل بن عمرو کو بھیجا اور کہا تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے مصالحت کرو اور اس صلح میں یہ شرط ہو کہ وہ اس سال واپس جائیں، کیوں کہ اللہ کی قسم! عرب یہ نہ کہیں کہ وہ بزور مکہ میں داخل ہوئے ہیں، سہیل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے اسے آتے دیکھ کر فرمایا: اس آدمی کو بھیج کر قریش نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔

جب سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو رسول اللہ اور اس کے درمیان خاصی طویل گفت گو ہوئی، یہاں تک کہ صلح ہوگئی، جب معاملہ اختتام کو پہنچ گیا اور صرف لکھنا باقی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے اٹھ کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا حضور ﷺ اللہ کے رسول نہیں ہیں؟ کیا ہم مسلمان نہیں؟ کیا یہ لوگ مشرک نہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا ہی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں یہ ذلت کیوں دی جا رہی ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: عمر! ہر حال میں حضور کا دامن تھامے رہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں، پھر عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم مسلمان نہیں؟ کیا وہ لوگ مشرک نہیں؟ پھر ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں یہ ذلت کیوں دی جا رہی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں اس کے حکم کے ہرگز خلاف نہیں کرتا اور وہ مجھے کبھی ضائع نہیں فرمائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اس موقع پر جو کچھ میں نے کہا اس کی وجہ سے میں برابر روزے رکھتا رہا، صدقہ کرتا رہا، نمازیں پڑھتا رہا اور غلام آزاد کرتا رہا، اپنی اس گفت گو سے میں خوف زدہ رہا، جو میں نے اس روز کی تھی یہاں تک کہ میں خیر کا امیدوار ہو گیا۔

Marfat.com

پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور ارشاد فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، سہیل بن عمرو نے کہا: میں یہ نہیں جانتا بل کہ لکھو باسمک اللھم (اے اللہ تیرے نام سے) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: باسمک اللھم ہی لکھو، یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول نے سہیل بن عمرو سے مصالحت کی، سہیل بن عمرو نے کہا: اگر میں اس بات کا اقرار کرتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو میں آپ سے جنگ نہ کرتا، بل کہ لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے مصالحت کی کہ دس سال تک جنگ بند رہے گی، اس دوران لوگ امن سے رہیں گے اور ایک دوسرے سے ہاتھ روکے رہیں گے، اور یہ بھی کہ قریش کا جو آدمی اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے گا اسے قریش کے پاس واپس کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی قریش کے پاس آئے گا تو وہ اسے واپس نہیں کریں گے، اور دلوں کی باتیں دلوں میں رہیں گی، انہیں ظاہر کیا جائے گا نہ بدعہدی اور خیانت کی جائے گی، اس معاہدے کی شرط یہ بھی تھی کہ جو قبیلہ محمد (ﷺ) کے عقد وعہد میں داخل ہونا پسند کرے وہ اس میں داخل ہو اور جو قبیلہ قریش کے عقد وعہد میں داخل ہونا پسند کرے وہ ان کے عقد وعہد میں داخل ہو جائے۔ اس پر بنو خزاعہ نے تیزی سے اٹھ کر کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عقد وعہد میں ہیں، اور قبیلہ بنو بکر کے لوگوں نے کہا: ہم قریش کے عقد وعہد میں، اور یہ کہ آپ اس سال واپس چلے جائیں گے مکہ میں داخل نہیں ہوں گے، آئندہ سال ہم شہر سے نکل جائیں گے آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں گے اور آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے، آپ کے ساتھ سوار کے ہتھیار ہوں گے، تلواریں نیام میں کئے بغیر آپ مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔

ابھی رسول اللہ ﷺ یہ معاہدہ لکھ رہے تھے کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑی میں جکڑا ہوا آ گیا، اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچنے کا موقع مل گیا، حال آں کہ رسول اللہ کے صحابہ اس اُمید پر نکلے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے خواب کی وجہ سے کام یابی میں کوئی شبہ نہیں تھا (کہ وہ اسی سال عمرہ کریں گے) مگر جب انہوں نے صلح اور واپسی کا معاملہ دیکھا

Marfat.com

اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کس طرح بہ جبر برداشت فرمایا ہے تو ان میں بڑی الجھن اور تشویش پیدا ہو گئی جس نے انہیں ہلاکت کے قریب پہنچا دیا، جب سہیل نے (اپنے مسلمان بیٹے) ابو جندل کو دیکھا تو اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا: اے محمد! (ﷺ) اس کے آنے سے پہلے آپ کے اور میرے درمیان معاملہ طے پا چکا ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا، پھر اس نے ابو جندل کا گریبان پکڑ لیا، ابو جندل بلند آواز سے چیخا: مسلمانو! کیا تم مجھے مشرکوں کے حوالے کر دو گے، جو مجھے میرے دین کے متعلق مصیبت میں ڈالیں گے، اس نے مسلمانوں کی تشویش میں اضافہ کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو جندل! صبر سے کام لو اور ثواب کی امید رکھو، اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کم زور مسلمانوں کے لئے جو تمہارے ساتھ ہیں کشادگی اور نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا، ہم نے اپنے اور اس قوم کے درمیان صلح کا معاہدہ کر لیا ہے اور باہم پختہ عہد کر لیا ہے جسے ہم ہرگز نہیں توڑیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے ابو جندل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگے ابو جندل! صبر سے کام لو، یہ تو مشرک ہیں اور ان کا خون کتے کے خون کی طرح ہے، اور (ان کلمات کے ساتھ) تلوار کا دستہ ابو جندل کے قریب کرتے جا رہے تھے، فرمایا کرتے تھے: مجھے توقع تھی ابو جندل تلوار لے لیں گے اور اپنے باپ کو مار دیں گے، لیکن ابو جندل نے باپ کا لحاظ کیا اور معاملہ نافذ ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نماز حدود حرم میں ادا کرتے تھے (حدیبیہ کا ایک حصہ حدود حرم میں ہے) اور آپ کی رہائش حِل میں (حدود حرم سے باہر) تھی، جب معاہدہ لکھا جا چکا، رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: لوگو! قربانی کر لو اور سر منڈوا لو لیکن تعمیل ارشاد میں کوئی نہیں اٹھا، آپ نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی ارشاد فرمایا لیکن کوئی شخص نہیں اٹھا، آپ پلٹ کر ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور فرمایا: ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا دکھ اور تشویش آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے، آپ ان میں سے کسی سے کچھ نہ فرمائیں، آپ اپنے قربانی کے جانور کے پاس جائیں اسے ذبح فرمائیں اور حلق کروا لیں، جب آپ ایسا کریں گے لوگ بھی آپ کی پیروی کریں گے،

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، کسی سے بات کئے بغیر اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا، پھر بیٹھ کر حلق کروالیا، تو لوگ اٹھے انہوں نے قربانیاں کیں اور سر منڈوانے لگے۔

جب رسول اللہ ﷺ مکے اور مدینے کے درمیان راستے میں تھے، سورۃ الفتح نازل ہوئی۔(۸۷۶)

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ ایک ہزار چند سو صحابہ کے ہم راہ روانہ ہوئے، جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے آپ نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا، اس کا شعار کیا (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر اس کی کوہان کو خون آلود کیا) اور عمرے کا احرام باندھا، اور بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو بہ طور جاسوس قریش کی خبر لانے کے لئے اپنے آگے روانہ کیا، اور آپ نے سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب آپ عسفان کے قریب غدیر الاشطاط پر پہنچے آپ کے خزاعی جاسوس نے آپ کو آکر بتایا کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے مقابلے کے لئے احابیش (حلیف قبائل) اور بہت سے لوگوں کو جمع کر رکھا ہے، وہ آپ سے جنگ کریں گے اور آپ کو بیت اللہ جانے سے روکیں گے۔

نبی ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: مجھے مشورہ دو، کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ میں قریش کے ان معاونین کے اہل وعیال کی طرف متوجہ ہو کر انہیں گرفتار کر لوں، اس کے بعد اگر وہ خاموش بیٹھتے ہیں تو اس حالت میں بیٹھیں گے کہ جنگ کی عار اور غم والم سے دوچار ہو چکے ہوں گے اور اگر مقابلے کو آتے ہیں تو بھی اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ ان کی گردن توڑ چکا ہوگا؟ یا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم بیت اللہ کا رخ کریں اور جو ہمیں روکے ہم اس سے جنگ کریں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں کسی سے جنگ کرنے نہیں آئے، البتہ جو ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگا اس سے لڑیں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو چلو، چناں چہ

۸۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۳۱، حدیث المسور بن مخرمہ الزھری ومروان بن الحکم رضی اللہ عنہما

Marfat.com

لوگوں نے سفر جاری رکھا، اثنائے راہ میں حضور ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید مقام عُمیم میں قریش کے سواروں کے ساتھ مقدمۃ الجیش میں ہیں، لہٰذا تم دہنی جانب چلو، بہ خدا خالد کو مسلمانوں کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ لشکر اسلام کا غبار دیکھ کر محسوس کیا کہ مسلمان پہنچ گئے ہیں (اور انہوں نے راستہ تبدیل کرلیا ہے) تو انہوں نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بھاگم بھاگ قریش کو خبر دینے جا پہنچے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب آپ اس پہاڑی (ثنیۃ المرار) پر پہنچے، جس سے اتر کر لوگ مکہ میں داخل ہوتے تھے تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی، نبی کریم ﷺ نے اونٹنی کو جھڑکا لیکن وہ بیٹھی ہی رہی، لوگوں نے کہا قصوا اڑ گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قصوا اڑی نہیں ہے نہ یہ اس کی عادت ہے لیکن اسے اس ذات نے روک دیا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا، پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر یہ لوگ مجھ سے کسی بھی ایسے معاملے کا مطالبہ کریں گے جس سے یہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کر رہے ہوں تو میں ان کا وہ مطالبہ ضرور تسلیم کرلوں گا، پھر آپ نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی، پھر آپ راستے سے ہٹ کر حدیبیہ کے کنارے ایسے کنوئیں کے پاس اترے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے رہے یہاں تک کہ وہ بالکل صاف ہوگیا، اب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور فرمایا: اسے کنوئیں میں گاڑ دو، بہ خدا پانی جوش مارنے لگا یہاں تک کہ سب خوب سیراب ہوکر پلٹے۔

اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی اپنے قبیلے کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا، تہامہ کے علاقے میں یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے راز دار اور خیر خواہ تھے، بدیل نے عرض کیا: میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے فراواں پانی والے چشموں پر پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ عورتیں اور بچے ہیں، وہ آپ سے لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں، قریش کو لڑائیوں نے کمزور کردیا ہے اور نقصان پہنچایا

Marfat.com

ہے، اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لئے ایک مدت طے کر دوں وہ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں، اگر میں غالب آ جاؤں تو وہ بھی اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں ورنہ (مدت کے اختتام تک) وہ آرام سے بیٹھیں، اگر وہ اس بات کو منظور نہ کریں تو اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میں اپنے دین کے معاملے میں ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن جدا نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ نہ فرما دے، بدیل نے کہا: آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں میں قریش تک پہنچا دوں گا، پھر وہ قریش کے پاس پہنچا اور کہا: ہم اس شخص (سیدنا محمد ﷺ) سے تمہارے پاس آئے ہیں اور ہم نے ان سے ایک بات سنی ہے، اگر تم چاہو تو وہ بات ہم تم سے بیان کر دیں، اس پر ان کے بے وقوفوں نے کہا: ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ تم ہمیں ان کی کوئی بات بتاؤ، اور ان کے عقل مند لوگوں نے کہا: تم نے جو کچھ سنا ہے بیان کرو، بدیل نے کہا: میں نے انہیں اس اس طرح کہتے ہوئے سنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا، بیان کر دیا۔

یہ سن کر عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: لوگو! کیا تم میرے والد کی جگہ نہیں ہو اور میں تمہارے بیٹے کی طرح نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، عروہ نے کہا: کیا تمہیں مجھ سے کوئی بدظنی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، عروہ بولا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کے لئے بلایا تھا لیکن جب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا تو میں اپنے اہل و عیال اور جس نے میرا کہنا مانا انہیں تمہارے پاس لے آیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، عروہ نے کہا: اس شخص (سیدنا محمد ﷺ) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے اسے منظور کر لو، اور مجھے اس کے پاس جانے دو، لوگوں نے کہا: جاؤ، چناں چہ وہ آپ کے پاس آیا اور آپ سے گفت گو کرنے لگا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہی باتیں کہیں جو بدیل نے ارشاد فرمائی تھیں، اس پر عروہ بولا: اے محمد! (ﷺ) اگر آپ نے اپنی قوم کی بیخ کنی کر دی (تو آپ کو کیا ملے گا؟) کیا آپ نے اس سے پہلے کسی عرب کے متعلق سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ دوسری صورت میں (اگر قریش غالب آ گئے) خدا کی قسم! میں

Marfat.com

(تمہارے ساتھ) ایسے چہرے اور ایسے اوباش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں گے، یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غصے میں آ کر) کہا: جا، لات کی شرم گاہ چوس، کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ابوبکر ہیں، عروہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مجھ پر تمہارا ایسا احسان نہ ہوتا جس کا بدلہ میں ابھی تک نہیں دے سکا تو میں ضرور تمہیں جواب دیتا، پھر وہ نبی کریم ﷺ سے گفت گو کرنے لگا اور گفت گو کے دوران (عربوں کے رواج کے مطابق) آپ کی داڑھی پکڑ لیتا، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور سر پر خود، عروہ جب نبی ﷺ کی داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہاتھ پر تلوار کا دستہ مار کر کہتے: اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے پرے رکھو، عروہ ہاتھ ہٹا لیتا، عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: مغیرہ بن شعبہ، وہ بولا: او بدعہد! کیا میں تیری بدعہدی کے سلسلے میں دوڑ دھوپ نہیں کر رہا ہوں، جاہلیت کے دور میں مغیرہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے پھر انہیں قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا، بعد میں وہ آ کر مسلمان ہو گئے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: میں تیرا اسلام قبول کر لیتا ہوں لیکن مال سے میرا کوئی واسطہ نہیں (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ عروہ کے بھتیجے تھے اسی لئے عروہ اس معاملے میں دوڑ دھوپ کر رہا تھا)۔

اس کے بعد عروہ گوشہ چشم سے نبی ﷺ کو دیکھنے لگا، اس نے کہا: بہ خدا جب بھی رسول اللہ ﷺ تھوکتے تھے تو وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا، جسے وہ اپنے چہرے یا جسم پر مل لیتا تھا، اور جب آپ کوئی حکم دیتے تھے تو اس کی بجا آوری کے لئے سب دوڑ پڑتے تھے اور جب وضو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپ کے وضو کے پانی کے لئے لڑ پڑیں گے، اور جب آپ بات کرتے تھے تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے تھے، اور بہ غرض تعظیم آپ کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے تھے، عروہ نے اپنے لوگوں میں واپس آ کر کہا: لوگو! بہ خدا میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں، میں قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے ہاں جا چکا ہوں، اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد (ﷺ) کے

Marfat.com

ساتھی محمد (ﷺ) کی تعظیم کرتے ہیں، بہ خدا جب وہ کھنکار تھوکتے ہیں تو وہ ان میں سے کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے، جب وہ اپنے ساتھیوں کو کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہیں، جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ ان کے وضو کے پانی کے لئے لڑ پڑیں گے، جب وہ بات کرتے ہیں تو اس کے صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ادب کے باعث ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے، بے شک انہوں نے تمہارے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے، لہٰذا اسے قبول کر لو۔

یہ سن کر بنو کنانہ کا ایک شخص بولا: مجھے اجازت دو کہ میں ان کے پاس جاؤں، لوگوں نے کہا: چلو تم جاؤ، وہ شخص نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے آیا، تو آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ فلاں شخص ہے اس کا اس قوم سے تعلق ہے جو قربانی کے جانوروں کی بہت تعظیم کرتے ہیں، سو تم قربانی کے جانور اس کے سامنے لاؤ، لوگ قربانی کے جانور لے کر تلبیہ کہتے ہوئے اس کے سامنے آئے، جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا نامناسب ہے، جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس آیا تو اس نے کہا: میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا ہے جنہیں قلادے پہنا دیے گئے ہیں اور ان کی کوہانیں (بہ طور نشان) خون آلود کی گئی ہیں، میں مناسب نہیں سمجھتا کہ انہیں بیت اللہ کی زیارت سے روکا جائے۔

یہ سن کر ان میں سے ایک شخص جسے مکرز بن حفص کہا جاتا تھا کھڑا ہو کر کہنے لگا مجھے ان کے پاس جانے دیں، لوگوں نے کہا: جاؤ، جب وہ مسلمانوں کے پاس پہنچا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مکرز ہے، بدکردار شخص ہے، وہ نبی ﷺ سے گفت گو کرنے لگا، اسی دوران آپ کے پاس سہیل بن عمرو آ گیا، جب سہیل آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کام آسان ہو گیا، سہیل نے کہا: آپ ہمارے اور اپنے درمیان صلح نامہ لکھ دیں، رسول اللہ ﷺ نے لکھنے والے کو بلا کر فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ کون ہے؟ آپ اسی طرح لکھوائیں باسمک اللھم جیسا کہ پہلے لکھا کرتے تھے، مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھیں گے، نبی اکرم ﷺ نے

Marfat.com

(کاتب سے فرمایا): لکھو باسمک اللھم پھر فرمایا لکھو' یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی، سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے، آپ محمد بن عبداللہ لکھوائیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم میری تکذیب کرتے ہو، محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو، آپ نے فرمایا: صلح اس پر ہو رہی ہے کہ تم ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان سے ہٹ جاؤ تا کہ ہم اس کا طواف کر لیں، سہیل نے کہا: بہ خدا تا کہ عرب یہ نہ کہیں کہ ہم مجبور کر دیے گئے لیکن آپ آئندہ سال زیارت کو آسکیں گے، یہ لکھ دیا گیا۔

سہیل نے کہا یہ شرط بھی ہوگی کہ ہماری طرف سے کوئی مرد اگر تمہارے ہاں آجائے خواہ وہ آپ کے دین پر ہو آپ اسے ہماری طرف واپس کر دیں گے، مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! وہ کیسے مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جائے گا، حال آں کہ وہ مسلمان ہو کر آیا ہے، اسی دوران ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بیڑیاں کھڑکھڑاتے ہوئے مکہ کے نشیب سے وہاں پہنچے اور خود کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا، سہیل بولے: اے محمد! (ﷺ) یہی پہلی شرط ہے جس پر ہم صلح کر رہے ہیں ابو جندل کو میرے حوالے کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی ہم نے تحریر مکمل نہیں کی، سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! پھر ہم آپ سے کسی بات پر صلح نہیں کریں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صرف اسی کی اجازت دے دو، اس نے کہا: میں اس کی اجازت نہیں دوں گا، آپ نے پھر فرمایا: ہاں، اس ایک آدمی کی اجازت دے دو، اس نے انکار کر دیا، مکرز نے کہا: ہم آپ کو اس کی اجازت دیتے ہیں (لیکن سہیل کا انکار برقرار رہا)۔

ابو جندل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکوں کی طرف واپس کر دیا جائے گا حال آں کہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا تم نہیں دیکھتے مجھ پر کیا گزری ہے؟ ابو جندل رضی اللہ عنہ کو دین قبول کرنے کی پاداش میں سخت تکالیف پہنچائی گئی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: کیا آپ اللہ کے نبی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہوں، میں نے عرض کیا: کیا ہم حق پر اور ہمارے

Marfat.com

دشمن باطل پر نہیں ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں ہیں، میں نے عرض کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اس کی نافرمانی نہیں کروں گا اور وہی میرا مددگار ہے، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ میں پہنچ کر اس کا طواف کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم اسی سال جاؤ گے، میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: یقیناً تم کعبہ میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابوبکر! کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں، انہوں نے کہا: ہاں ہیں، میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے شخص! یقیناً آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اپنے رب عزوجل کی نافرمانی نہیں کریں گے، وہی ان کا مددگار ہے، زندگی کے آخری لمحے تک مضبوطی سے ان کا دامن تھامے رکھو، اللہ کی قسم! آپ حق پر ہیں، میں نے کہا: کیا حضور نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں فرمایا تھا، کیا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم اسی سال جائیں گے؟ میں نے کہا: نہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تو پھر یقیناً تم بیت اللہ میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس طرح کی گفت گو کرنے کے پچھتاوے پر) میں نے بہت سے نیک عمل کیے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب صلح نامہ لکھا جا چکا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اٹھو، قربانی کرو، پھر سر منڈاؤ، لیکن ان میں سے کوئی شخص نہ اٹھا، آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ ادا فرمائے، تاہم (غم واندوہ کی وجہ سے) کوئی بھی نہیں اٹھا، حضور ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور لوگوں کے طرز عمل کے بارے میں بتایا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو آپ باہر تشریف لے جائیں کسی سے بھی ایک لفظ نہ بولیں، اپنا جانور قربان کریں اور سر مونڈنے والے کو بلا کر

Marfat.com

اپنا سر منڈوالیں۔

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ان میں سے کسی سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور حلق کرنے والے کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیا، لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ اٹھے انہوں نے قربانی کے جانور ذبح کئے اور ایک دوسرے کے سر مونڈے، ایسا لگتا تھا کہ دکھ اور غم کی وجہ سے ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے۔ پھر حضور ﷺ کے پاس کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ج فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ط لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ط وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ط وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ط وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ (۸۷۷)

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم انہیں آزما لیا کرو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پھر اگر تمہیں ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ نہ یہ ان (کفار) کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کفار) ان کے لئے حلال ہیں اور تم انہیں دے دو جو انہوں نے خرچ کیا اور ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب تم ان کے مہر ادا کر دو، اور (اے مسلمانو) تم بھی کافر عورتوں کو اپنی زوجیت میں نہ روکے رکھو۔

اس حکم کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روز اپنی دو مشرک بیویوں کو طلاق دے دی، جن میں سے ایک نے معاویہ بن ابی سفیان سے اور دوسری نے صفوان بن امیہ سے نکاح کر لیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کو لوٹ آئے، مدینے میں ایک قریشی ابو بصیر بن اسید ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اخنس بن شریق

۸۷۷۔ الممتحنۃ: ۱۰

Marfat.com

نے بنو عامر بن لوَی کے ایک کافر شخص کو اجرت پر اور اپنے غلام کو خط دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، آپ سے وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ کیا تھا (کہ اگر کوئی مشرک مسلمان ہو کر آپ کے پاس مدینہ آئے گا آپ اسے واپس کر دیں گے) قریش نے دو افراد کو ابو بصیر کی طلب میں روانہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے کہلوایا کہ جو عہد آپ نے کیا ہے اس کی پاس داری کیجئے، آپ نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو ان کے سپرد کر دیا، وہ دونوں ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو سواری سے اتر کر کھجوریں کھانے لگے، ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک شخص سے کہا: اللہ کی قسم! فلانے تمہاری یہ تلوار تو میرے خیال میں بہت عمدہ ہے، دوسرے نے اسے نیام سے نکال کر کہا: اللہ کی قسم یہ بہت عمدہ ہے، میں نے اسے کئی مرتبہ آزمایا ہے، ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ذرا مجھے دکھاؤ، میں بھی دیکھوں کیسی ہے؟ اس نے تلوار ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو دے دی، انہوں نے تلوار لے کر اس پر وار کیا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، دوسرا شخص بھاگا یہاں تک کہ مدینے جا پہنچا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ خوف زدہ ہے، اس نے نبی ﷺ کے پاس پہنچ کر کہا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا میں بھی قتل کر دیا جاتا (اگر میں نہ بھاگتا) اتنے میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ آ کر عرض گزار ہوا: اے اللہ کے نبی! بے شک آپ کو اللہ نے اپنی ذمے داری سے بری کر دیا ہے، آپ نے مجھے ان کے حوالے کر دیا، اب اللہ نے مجھے ان سے نجات دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے، اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا، جب ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ اسے پھر قریش کی طرف واپس کر دیں گے، سو وہ وہاں سے چل دیے اور سمندر کے ساحل پر مقیم ہو گئے، اسی دوران ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی بھاگ کر ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے، پھر قریش میں سے جو شخص مسلمان ہوتا وہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جاتا، یہاں تک کہ ان کی اچھی خاصی جماعت ہو گئی، بہ خدا وہ جب سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف جا رہا ہے وہ اس پر حملہ کرتے، لوگوں کو قتل کرتے اور ان کا مال لے لیتے، قریش نے (پریشان ہو کر) نبی کریم ﷺ کے پاس کسی کو بھیجا، آپ کو اللہ اور قرابت کا واسطہ دے کر کہا کہ ان لوگوں کو اپنے پاس بلوا

Marfat.com

لیں، اب جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے گا وہ امن میں ہوگا (ہم اس کی واپسی کا تقاضا نہیں کریں گے) رسول اللہ ﷺ نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بلوا بھیجا، اس پر یہ ارشاد الٰہی نازل ہوا:

وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا O هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا O اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ (۸۷۸)

اور وہی ہے جس نے روک دیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے وسط میں اس کے بعد کہ تمہیں ان پر کام یاب فرما دیا اور اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور مسجد حرام سے تمہیں روکا اور قربانی کے جانوروں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا، اور اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد و عورت موجود نہ ہوتے جنہیں تم نہیں جانتے اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور اس سے تم پر حَرف آئے گا (تو جنگ نہ روکی جاتی، روکی وہ اس لئے گئی) تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے، وہ مومن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہل مکہ میں سے) جو کافر تھے ان کو ہم ضرور سخت سزا دیتے۔ جب ان کافروں نے اپنے دل میں جاہلانہ حمیت بٹھالی۔

ان کی جاہلانہ حمیت یہ تھی کہ انہوں نے حضور ﷺ کے اللہ کے نبی ہونے کا اقرار نہ کیا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھنے دیا اور مسلمانوں کو بیت اللہ سے روک دیا۔ (۸۷۹)

۸۷۸۔ الفتح: ۲۴، ۲۶

۸۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۳۰، ۱۸۴۴۱، ۱۸۴۴۵، ۱۸۴۴۹۔ حدیث المسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

صلح نامے میں اعتراض اور صلح کی بعض شرائط

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ سے مصالحت فرمائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاہدہ لکھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ لکھا تو مشرکوں نے کہا: محمد رسول اللہ مت لکھو، اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے (ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے) تو آپ سے جنگ نہ کرتے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے مٹا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں مٹاؤں گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، اور ان سے اس شرط پر مصالحت فرمائی کہ حضور ﷺ اور آپ کے ساتھی (آئندہ سال عمرۃ القضاء میں) تلواریں میانوں میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں گے۔(۸۸۰)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی القعدہ میں عمرہ کا ارادہ کیا، اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا، اور یہ فیصلہ ہوا کہ (آئندہ سال عمرے کے لئے آئیں اور) تین دن مکہ میں گزاریں، جب معاہدہ لکھا جانے لگا، لکھا گیا یہ وہ شرط ہے جس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) نے صلح کی ہے، مشرکوں نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کو منع نہ کرتے، آپ محمد بن عبداللہ ہیں، آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں، آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ کا لفظ مٹا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ کا اسم گرامی کبھی بھی نہیں مٹاؤں گا، نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے تحریر لی، آپ اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے، آپ نے رسول اللہ کی جگہ لکھا: یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ (ﷺ) نے کیا ہے کہ آپ (آئندہ سال) مکہ میں اسلحہ لے کر داخل نہیں ہوں گے، سوائے نیام میں پڑی ہوئی تلوار کے۔ اور مکہ سے کسی شخص کو ساتھ نہیں لے جائیں گے، الّا یہ کہ وہ شخص خود ساتھ جانا چاہے، اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں قیام کرنے سے نہیں روکیں گے، چناں چہ (عمرۃ القضاء میں) جب تین دن گزر گئے وہ لوگ (مشرکین مکہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۸۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۹۵، ۱۸۱۰۸، مسند البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) کو یہاں سے روانگی کے لئے کہیں، مدت پوری ہوگئی، چناں چہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے روانہ ہوگئے۔(۸۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم ﷺ سے مصالحت کی جن میں سہیل بن عمرو بھی تھا نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سہیل بولا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہم نہیں جانتے، آپ وہ لکھوایئے جو ہم جانتے ہیں باسمک اللھم پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو محمد رسول اللہ کی طرف سے، سہیل بولا: اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی اتباع کرتے، آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، لکھو: محمد بن عبد اللہ کی طرف سے، مشرکوں نے آپ پر یہ شرط لگائی کہ آپ کی طرف سے اگر کوئی ہماری طرف آیا ہم اسے آپ کے حوالے نہیں کریں گے، اور اگر ہماری طرف سے کوئی آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کریں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لکھا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جو ہمارے پاس سے ان کے ہاں جائے اللہ اسے اور دور کرے۔(۸۸۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمرے کے ارادے سے روانہ ہوئے، کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑے آگئے، آپ نے حدیبیہ ہی میں قربانی کی اور اپنا سر منڈوالیا، اور ان سے اس شرط پر مصالحت ہوئی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کریں گے، اور ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے، صرف تلواریں ساتھ ہوں گی اور جتنے دن قریش پسند کریں گے آپ مکہ میں رہیں گے، دوسرے سال آپ نے عمرہ کیا، معاہدے کے مطابق آپ مکے میں داخل ہوئے، تین دن کے بعد انہوں نے آپ سے چلے جانے کا کہا اور آپ روانہ ہوگئے۔(۸۸۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے حدیبیہ کے روز

۸۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۶۱، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۸۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۱۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۸۸۳۔ رقم الحدیث: ۶۰۳۱، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ سے تین شرائط پر صلح کی، اس پر کہ جو شخص نبی ﷺ کی طرف سے (اسلام چھوڑ کر) مشرکوں کے پاس آئے گا، وہ اسے ہرگز واپس نہیں کریں گے، اور مشرکوں میں سے جو شخص (مسلمان ہوکر) ہمارے پاس آئے گا، اسے مشرکوں کی طرف واپس کیا جائے گا، اور یہ کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ آئندہ سال عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں آئیں گے اور وہاں صرف تین دن ٹھہریں گے اور شہر میں تلوار، تیر وغیرہ نیام میں ڈال کر داخل ہوں گے۔ (۸۸۴)

حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ میں اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے، اس درخت کی ٹہنیاں رسول اللہ ﷺ کے پشت مبارک سے لگ رہی تھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سہیل بن عمرو آپ کے سامنے تھے، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل بن عمرو نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے واقف نہیں، ہمارے معاملے میں وہیں لکھیں جس سے ہم واقف ہیں باسمک اللھم لکھئے، پھر علی رضی اللہ عنہ نے (حضور ﷺ کے حکم سے) لکھا، یہ وہ فیصلہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) نے اہل مکہ سے صلح کی ہے، سہیل بن عمرو نے پھر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے، آپ ہمارے معاملے میں وہی لکھیں جس سے ہم واقف ہیں، آپ لکھیں: یہ وہ فیصلہ ہے ہے جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے مصالحت کی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں، وہی لکھا گیا (جس کی سہیل بن عمرو نے خواہش کی تھی)۔

ہم اسی حالت میں (حدیبیہ میں مقیم) تھے کہ تیس مسلح جوان ہمارے سامنے آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی سلب فرمالی، ہم نے آگے بڑھ کر ان کو پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم کسی کی ذمے داری میں آئے ہو؟ یا کسی نے تمہیں امان دی ہے؟ وہ بولے نہیں، تو آپ ﷺ نے انہیں

۸۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۰۸، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چھوڑ دیا، اس موقع پر اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نازل ہوا:

وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا O (۸۸۵)

اور وہی ہے جس نے روک دیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے وسط میں اس کے بعد کہ تمہیں ان پر کام یاب فرما دیا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔ (۸۸۶)

بیعت کہاں ہوئی؟ اور کس بات پر ہوئی؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی، انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا کی تھی، آپ نے بیعت صرف حدیبیہ کے درخت کے پاس لی تھی۔ (۸۸۷)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے، انہوں نے لوگوں سے بیعت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے ایک ٹہنی کو اپنے ہاتھ سے اوپر اٹھا رکھا تھا، آپ نے لوگوں سے اس پر بیعت لی کہ وہ فرار نہیں ہوں گے، اس روز اُن کی تعداد چودہ سو تھی۔ (۸۸۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے روز اس بات پر نبی ﷺ سے بیعت کی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔ (۸۸۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز ہم چودہ سو افراد تھے، ہم نے آپ سے بیعت کی، عمر رضی اللہ عنہ ببول کے درخت کے نیچے (بوقت بیعت) حضور ﷺ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، ہم نے اس پر بیعت کی کہ میدان چھوڑ کر نہیں بھاگیں گے ہم

۸۸۵۔ الفتح: ۲۴

۸۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۵۸، حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ

۸۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۷۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۸۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۷۸۲، حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۸۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۰۰، مسند جابر بن عبداللہ عنہما

Marfat.com

نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔(۸۹۰)

حضرت یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگوں نے حدیبیہ کے موقع پر کس چیز پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا: موت پر۔(۸۹۱)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے درخت کی ایک ٹہنی پکڑ رکھی تھی جس کی مدد سے میں نے نبی کریم ﷺ پر سایہ کر رکھا تھا، صحابہ کرام آپ سے بیعت کر رہے تھے، انہوں نے عرض کیا: ہم آپ سے موت پر بیعت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں، فرار نہ ہونے پر بیعت کرو۔(۸۹۲)

حضرت ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حدیبیہ میں آپ نے کسی بات پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، کیا موت پر بیعت کی تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ہم نے اس پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے، میں نے پوچھا: آپ نے بیعت رضوان کے موقع پر کیا ملاحظہ کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، یہاں تک کہ ہم نے آپ سے بیعت کر لی، میں نے پوچھا: آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: چودہ سو تھے، جد بن قیس کے علاوہ ہم سب نے بیعت کی تھی، وہ اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا، اس روز ہم نے ستر اونٹ قربان کئے، ہر سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ۔(۸۹۳)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دورانِ محاصرہ لوگوں سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے موقع پر جب

۸۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۰۹، ۱۴۶۶۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۸۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۹۸، بقیہ حدیث ابن الاکوع رضی اللہ عنہ

۸۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۲۳، حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ

۸۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مجھے مشرکین اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا تھا تو آپ نے بیعت کے وقت اپنے ایک ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دیا تھا، اور میرے لئے بیعت لی تھی تو لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔(۸۹۴)

وہ درخت جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی

حضرت سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے (حدیبیہ کے سال) نبی اکرم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی، جب آئندہ سال ہم حج (عمرۃ القضاء) کے ارادے سے گئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہوگئی (ہم وہ جگہ بھول گئے) اگر وہ ظاہر رہتی تو تم بہتر جانتے ہو۔(۸۹۵)

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا گیا (جس کے نیچے بیعت رحیضوان ہوئی تھی) تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بتایا: میں اس سال ان صحابہ میں شامل تھا جنہوں نے بیعت کی تھی لیکن آنے والے سال ہم اسے (اس درخت کو) بھول گئے۔(۸۹۶)

حدیبیہ کا تذکرہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی زبانی

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ آئے، ہم چودہ سو افراد تھے، حدیبیہ کا کنواں وہاں کی پچاس بکریوں کو بھی سیراب نہیں کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ اس کی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے دعا فرمائی یا اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، تو کنواں جوش سے ابل پڑا، ہم نے پانی پیا اور پلایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کی جڑ کے پاس بیعت کے لئے بلایا، میں نے سب سے پہلے لوگوں کے ساتھ بیعت کی، پھر لوگ بیعت کرتے رہے جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو حضور ﷺ نے فرمایا: سلمہ! بیعت کرو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سب سے پہلے لوگوں

۸۹۴۔ رقم الحدیث: ۴۲۲، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۸۹۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۶۳، حدیث مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ

۸۹۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۶۴، حدیث مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے ساتھ بیعت کر لی ہے، آپ نے فرمایا: پھر سہی، میں نے پھر بیعت کی، آپ نے مجھے اسلحہ کے بغیر دیکھا تو مجھے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال عطا فرمائی، پھر آپ نے بیعت کا سلسلہ جاری رکھا، جب آخری لوگ بیعت کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے پہلے لوگوں کے ساتھ بیعت کی، پھر درمیان میں دوبارہ بیعت کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: اچھا پھر سہی، میں نے پھر بیعت کر لی، تب آپ نے مجھ سے فرمایا: میں نے تجھے جو ڈھال دی تھی وہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرا چچا عامر مجھ سے اس حالت میں ملا کہ اس کے پاس کسی قسم کا اسلحہ نہیں تھا، سو میں نے ڈھال اسے دے دی، آپ نے ارشاد فرمایا: تم گویا اس شخص کی طرح ہو جس نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے عزیز تر ہو اور آپ ہنس دیئے۔

پھر مشرکوں کی طرف سے صلح کی تحریک ہوئی اور اس سلسلے میں آمد و رفت شروع ہوئی۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا خادم تھا، ان کے گھوڑے کی خدمت کرتا اور اسے پانی پلاتا، میں طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھاتا تھا، میں اپنے اہل و عیال اور مال چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا، جب ہماری اور اہل مکہ کی صلح ہو گئی اور ہمارا ایک دوسرے سے میل جول ہوا، میں ایک درخت کے پاس آیا، اس کے کانٹے ہٹا کر اس کے سایے میں لیٹ گیا، اسی اثنا میں مشرکین مکہ میں سے چار شخص وہاں آ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گستاخانہ باتیں کرنے لگے، میں وہاں سے ہٹ کر دوسرے درخت کی طرف چلا گیا، انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے، اسی دوران وادی کے نشیب سے کسی نے پکار کر کہا: اے مہاجرو! ابن زنیم قتل کر دیے گئے ہیں، میں نے فوراً تلوار سونتی اور ان چاروں پر حملہ کر دیا، میں نے ان کے ہتھیار اپنے ہاتھ میں لے کر کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو عزت بخشی ہے، تم میں سے کسی نے اگر سر اٹھایا تو میں اس کے سر کا وہ حصہ قلم کر دوں گا جس میں دو آنکھیں ہیں، میں انہیں ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ بھی ابن مکرز کے ساتھ ستر آدمیوں کو گرفتار کر لائے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ

Marfat.com

کر فرمایا: انہیں چھوڑ دو، برائی کی ابتدا انہیں کے سر رہے گی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرما دیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ (۸۹۷)

پھر ہم مدینے کی طرف روانہ ہوئے اور ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جسے لخیٔ جمل کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی جو اس رات میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی پہرے داری کے لئے پہاڑ کے اوپر چڑھے، میں اس رات دو یا تین مرتبہ اس پہاڑ پر چڑھا، پھر ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام رباح رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے اونٹ (چراگاہ کی طرف) روانہ کر دیے، میں بھی رباح کے ساتھ تھا، میں طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھا، جب صبح ہوئی عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا، وہ سب اونٹوں کو ہانک کر لے گیا اور آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ (۸۹۸)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، پھر میں ہٹ کر ایک درخت کے سایے میں ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ سے لوگ چھٹ گئے، آپ نے فرمایا: ابن اکوع! بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بیعت کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: پھر سہی، میں نے پھر بیعت کر لی، یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے کہا: ابوسلمہ! آپ نے اس روز کس چیز پر بیعت کی تھی؟ فرمایا: موت پر۔ (۸۹۹)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: مجھے اپنا ہتھیار دے دو، میں نے انہیں ہتھیار دے دیا، پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے ہتھیار مرحمت فرمائیں، آپ نے فرمایا: تمہارا اپنا ہتھیار کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے چچا عامر کو دے دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس شخص کی مثال یاد آ رہی ہے کہ جس نے کہا: اے اللہ! مجھے ایسا

۸۹۷۔ الفتح: ۲۴

۸۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۸۳، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

۸۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۱۴، بقیہ حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بھائی عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو، پھر آپ نے مجھے اپنی کمان، ڈھال اور اپنے ترکش سے تین تیر عطا فرمائے۔(۹۰۰)

قربانیاں

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ سے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادے ڈالے اور ان کا اِشعار کیا، اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا، حدیبیہ میں (رکاوٹ کی وجہ سے) اپنے عمرے کا حلق فرمایا، اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا، اور حدیبیہ میں ہی حلق سے پہلے قربانی فرمائی اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم فرمایا۔(۹۰۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے سات سات افراد کی طرف سے قربان کئے۔(۹۰۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ ستر اونٹ لے گئے، آپ نے سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ کی قربانی دی۔(۹۰۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے موقع پر ستر اونٹ ذبح کئے ہر اونٹ سات افراد کی طرف سے تھا۔(۹۰۴)

حضرت ابن عباس ارضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سال اپنی قربانی میں ابوجہل کا وہ اونٹ بھی شامل فرمالیا جو غزوۂ بدر کے دن چھینا گیا تھا، اس کے سر میں چاندی کا حلقہ تھا، تاکہ اس سے مشرکوں کو غصہ دلائیں۔(۹۰۵)

۹۰۰۔ رقم الحدیث:۱۶۱۰۹، بقیہ حدیث ابن الاکوع رضی اللہ عنہ

۹۰۱۔ رقم الحدیث:۱۸۴۴۱، حدیث المسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

۹۰۲۔ رقم الحدیث:۱۳۷۱۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۰۳۔ رقم الحدیث:۱۳۹۸۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۰۴۔ رقم الحدیث:۱۴۳۹۴، ۱۴۵۰۷۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۰۵۔ رقم الحدیث:۲۳۵۸، ۲۴۲۴، ۲۴۶۲، مسند عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حلق اور قصر کرنے والوں کے لئے دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن بعض صحابہ نے حلق کرایا (سر منڈایا) اور بعض نے قصر کرایا (بال چھوٹے کروالئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قصر کرانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا: اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے، انہوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! اور قصر کرانے والوں پر بھی، آپ نے پھر ارشاد فرمایا: اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور قصر کرانے والوں کو بھی (دعا میں شامل فرمالیں) آپ نے فرمایا: اور قصر کرانے والوں پر بھی رحم فرمائے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حلق کرانے والوں میں ایسی کون سی بات ہے کہ ان کے لئے آپ نے رحمت کی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا: وہ شک میں نہیں پڑے، اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ (۹۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرمادے، ایک شخص نے کہا: اور قصر کرانے والوں کی بھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما، آپ نے تین یا چار مرتبہ یہی جملہ دہرایا، پھر فرمایا: اور قصر کرانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔ (۹۰۷)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال عثمان اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ نبی ﷺ اور سب لوگوں نے احرام باندھا، آپ نے حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور قصر کرانے والوں کے لئے ایک مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی۔ (۹۰۸)

حدیبیہ سے واپسی کا سفر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو حدیبیہ

۹۰۶۔ رقم الحدیث: ۳۳۰۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۹۰۷۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۹، ۶۳۴۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۹۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۶۵، مسند ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے واپس آ رہے تھے، ہم نے ایک نرم زمین پر پڑاؤ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ہماری نگہ داشت کون کرے گا؟ (نماز فجر کے لئے کون بیدار کرے گا) بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: اگر تم سو گئے تو؟ وہ بولے: نہیں سوؤں گا، پھر وہ بھی سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا، اور فلاں، فلاں بیدار ہوئے جن میں عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ان لوگوں کے بولنے سے نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے، اور آپ نے فرمایا: اسی طرح کرو جس طرح کیا کرتے تھے (وضو کر کے نماز پڑھ لو) جب صحابہ کرام ایسا کر چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح کر لیا کرے۔ (۹۰۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے (ایک رات) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری نگہ بانی کون کرے گا (نماز فجر کے لئے ہمیں کون بیدار کرے گا) میں نے عرض کیا: میں، آپ نے کئی مرتبہ یہ ارشاد دہرایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خدمت میں انجام دوں گا، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم ہی سہی، میں نے لوگوں کی نگہ بانی کی، یہاں تک کہ جب صبح (قریب) ہوئی مجھے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ''تم بھی سو جاؤ گے'' نے پالیا، میری بھی آنکھ لگ گئی اور ہماری پیٹھوں پر پڑنے والی سورج کی کرن نے ہمیں جگایا، رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ نے حسب معمول وضو کیا اور فجر کی دو رکعتیں پڑھیں، پھر ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل چاہتا کہ تم نہ سوؤ تو تم نہ سوتے لیکن اس کی یہ مشیت تھی کہ تم بعد میں آنے والو ں کے لئے ایک مثال ہو جاؤ، سو اگر کوئی شخص (نماز سے) سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح کرے۔ (جاگنے اور یاد آنے کے بعد نماز ادا کر لے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی اور لوگوں کے اونٹ منتشر ہو گئے، لوگ ان کی تلاش میں نکلے، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے سوا تمام اونٹ مل گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری اونٹنی کو) وہاں سے جا کر لو، میں نے آپ کی اونٹنی کو وہاں سے جا کر لیا جہاں کا آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا، میں نے دیکھا

۹۰۹۔ رقم الحدیث: ۳۶۴۹، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس کی مہار ایک درخت سے الجھی ہوئی تھی جسے ہاتھ ہی سے کھولنا ممکن تھا، میں اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنایا ہے، میں نے اس کی مہار کو درخت سے الجھے ہوئے پایا جسے ہاتھ ہی سے کھولنا ممکن تھا۔ اور (بعدازاں) رسول اللہ ﷺ پر سورۃ الفتح نازل ہوئی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (۹۱۰)

بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمادی۔ (۹۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ حدیبیہ سے آرہے تھے، ہم نے نرم زمین پر پڑاؤ کیا، آپ نے فرمایا: ہماری (نماز فجر کے لئے) حفاظت کون کرے گا؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بھی سو گئے تو؟ چناں چہ لوگ سو گئے، یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو کچھ لوگ جاگ گئے، جن میں فلاں فلاں صاحب اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ہم نے کہا: باتیں کرو، پھر نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اسی طرح کرو جیسے تم کیا کرتے تھے (حسب معمول وضو کرو اور نماز ادا کرو) ہم نے ایسا ہی کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی (نماز سے) سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح کیا کرو۔

اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی گم ہو گئی، میں اس کی تلاش میں گیا، وہ مجھے اس حال میں ملی کہ اس کی مہار ایک درخت سے اٹک گئی تھی، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا، آپ اس پر خوش خوش سوار ہو گئے، اور نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی آپ پر بہت گراں ہوتی، ہم اس کی کیفیت دیکھ کر پہچان لیتے تھے، چناں چہ (نزول وحی کی وجہ سے) آپ ہمارے پیچھے ایک طرف کو ہو گئے، آپ نے اپنا سر مبارک اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا اور آپ پر شدت اور گرانی کی کیفیت طاری ہو گئی جس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر (نزول وحی کے بعد) آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں بتایا

۹۱۰۔ الفتح:۱

۹۱۱۔ رقم الحدیث:۳۷۰۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہ آپ پر سورۃ الفتح اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا نازل ہوئی ہے۔(۹۱۲)

واپسی کا سفر اور سورۃ الفتح کا نزول

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (حدیبیہ سے واپسی کے) سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، میں نے تین مرتبہ آپ سے ایک بات دریافت کی، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، میں نے اپنے دل میں کہا: ابن الخطاب تجھے تیری ماں روئے تو نے متواتر تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لیکن آپ نے تجھے جواب نہیں دیا، میں اپنی سواری پر سوار ہوا اور اس ڈر سے آگے بڑھ گیا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن نہ نازل ہو جائے۔

اتنے میں ایک آواز دینے والے نے میرا نام لے کر آواز دی، عمر کہاں ہے؟ میں واپس لوٹا اور ڈر گیا کہ شاید میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاO لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَأَخَّرَ

بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی۔ تا کہ اللہ آپ کے لئے معاف فرما دے آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ سب کام۔(۹۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ سے واپس روانہ ہوئے، آپ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاO لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَ یَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًاO (۹۱۴)

بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی۔ تا کہ اللہ آپ کے لئے معاف فرما دے آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ سب کام اور اپنی نعمت آپ پر پوری کر دے اور آپ کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے۔

۹۱۲۔ رقم الحدیث: ۴۴۰۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۹، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۹۱۴۔ الفتح: ۱، ۲

Marfat.com

مسلمانوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو اللہ کی یہ عطا مبارک ہو، ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا O (۹۱۵)

تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل فرمائے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیاں ان سے دور فرما دے، اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کام یابی ہے۔(۹۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے، آپ کے صحابہ غم واندوہ میں مبتلا تھے، انہیں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور انہوں نے حدیبیہ میں قربانیاں کی تھیں کہ آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا O لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا O (۹۱۷)

آپ نے فرمایا: مجھ پر ایسی دو آیات نازل ہوئی ہیں جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں، ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے، ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے بعد کی یہ آیت نازل فرمائی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا O (۹۱۸)

تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل فرمائے،

۹۱۵۔ الفتح:۵

۹۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۱۷، ۱۲۳۶۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۱۷۔ الفتح:۱، ۲

۹۱۸۔ الفتح:۵

Marfat.com

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیاں ان سے دور فرما دے، اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کام یابی ہے۔(۹۱۹)

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ میں شریک تھے جب ہم وہاں سے واپس ہوئے، اچانک لوگ اپنے اونٹ بھگانے لگے، لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے، ہم بھی سواریاں بھگاتے لوگوں کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کراع غمیم (نامی جگہ) پر اپنی سواری پر پایا، لوگ آپ کے گرد جمع تھے، آپ نے انہیں اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پڑھ کر سنائی، آپ کے صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فتح ہے؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ فتح ہے، پھر خیبر کے غنائم صرف ان لوگوں میں تقسیم کئے گئے جو حدیبیہ میں شریک تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان غنائم کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا، لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، ان میں تین سو گھڑ سوار تھے، آپ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ مرحمت فرمایا۔(۹۲۰)

بدر و حدیبیہ کے شرکا کا مرتبہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی، ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا۔(۹۲۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔(۹۲۲)

۹۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۶۶، ۱۲۶۱۳، ۱۲۸۳۴، ۱۳۲۲۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۴۴، حدیث مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ

۹۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۶۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اسدی کا غلام ان کی شکایت لے کر آیا اور کہا: یارسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا، وہ جہنم میں نہیں جائے گا، وہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔ (۹۲۳)

حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حاطب رضی اللہ عنہ کے غلام نے آ کر کہا: اللہ کی قسم! حاطب جنت میں نہیں جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے غلط کہا، وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔ (۹۲۴)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے ان شاء اللہ بدر اور حدیبیہ کے شرکا میں سے کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا، میں نے عرض کیا: کیا اللہ عزوجل نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (۹۲۵)

اور تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے۔

تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھ کر سنائی:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا O (۹۲۶)

پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو متقی تھے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔ (۹۲۷)

عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری کا ڈاکہ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچے تو میں اور رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح رضی اللہ عنہ رسول

۹۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۷۵، ۱۴۳۵۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۰۵، حدیث ام مبشر امرأۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما

۹۲۵۔ مریم: ۷۱

۹۲۶۔ مریم: ۷۲

۹۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۵۹۰۱، ۲۶۵۰۲، حدیث حفصہ ام المؤمنین بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ ﷺ کے اونٹ لے کر (چراگاہ کی طرف) نکلے، میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا بھی لے گیا، میرا ارادہ تھا کہ اسے بھی چراگاہ میں اونٹوں کے ساتھ چھوڑ دوں، رات کی تاریکی میں عبدالرحمٰن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا، اور وہ اپنے سوار ساتھیوں کے ساتھ اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے لے گیا۔

میں نے رباح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس گھوڑے پر سوار ہو کر اے طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دو اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دو کہ آپ کے اونٹ لوٹ لئے گئے ہیں، اور میں نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ ''یا صباحاہ'' پکارا، (یہ کلمہ دشمن سے ہوشیار کرنے کے لئے کہا جاتا تھا) پھر میں نے اپنی تلوار اور تیروں کے ساتھ غارت گروں کا پیچھا کیا، میں انہیں اپنے تیروں سے زخمی کرنے لگا، میں درختوں کی کثرت کے وقت انہیں اپنے تیروں کا نشانہ بناتا تھا، جب کوئی سوار میری طرف پلٹتا تو میں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر اسے تیر مارتا، میں نے اپنی طرف آنے والے ہر سوار کو زخمی کر دیا، میں تیر اندازی کرتے ہوئے یہ کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج قابل ملامت لوگوں کے لئے مصیبت کا دن ہے، میں ان کے کسی آدمی کو پاتا، اسے تیر کا نشانہ بناتا، وہ اپنی سواری پر ہوتا، میرا تیر اس کے کندھے کو زخمی کر دیتا، اور میں کہتا: لے میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے، جب میں درختوں میں ہوتا انہیں اپنے تیروں سے زخمی کرتا اور جب وہ تنگ راستے میں ہوتے میں پہاڑ پر چڑھ کر ان پر پتھر برساتا، میرا اور ان کا برابر یہی معاملہ رہا، میں مسلسل ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ رسول اللہ ﷺ کے ہر اونٹ کو میں نے ان سے چھین کر اپنے پیچھے چھوڑا، میں پھر بھی ان کا پیچھا کرتا رہا، انہیں اپنے تیروں کا نشانہ بناتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے تیس سے زائد نیزے اور چادریں پھینکیں، وہ جو کچھ پھینکتے میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے راستے پر جمع کر کے ان پر پتھر رکھ دیتا تھا۔

جب دن نکلا تو عیینہ بن بدر الفزاری ان کی مدد کو آ گیا، اور وہ لوگ اس وقت تنگ وادی میں تھے، میں پہاڑ پر چڑھ کر ان کے اوپر آ گیا، عیینہ نے ان سے میرے متعلق پوچھا:

Marfat.com

یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: اس نے ہمیں بہت تکلیف دی ہے، یہ صبح سے ہمارے پیچھے لگا ہوا ہے، اس نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے اور (اپنی حفاظت میں) اپنے پیچھے کر لیا ہے، عیینہ نے کہا: ایسا نہ ہو کہ اس کے پیچھے کوئی اور تمہارا متلاشی ہو، تم میں سے کچھ لوگ اس کی طرف جائیں، چناں چہ ان میں سے چار آدمی پہاڑ پر چڑھنے لگے، جب وہ میری بات سننے کے فاصلے پر پہنچے، میں نے کہا: مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اکوع کا بیٹا ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کے رخ انور کو مکرم فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص مجھے نہیں پا سکتا اور جسے میں چاہوں وہ مجھ سے بچ نہیں سکتا، ان میں سے ایک شخص کہنے لگا میرے خیال میں یہ سچ کہہ رہا ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی میں اپنی جگہ بیٹھنے نہ پایا تھا کہ میں نے درختوں کے درمیان سے رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سواروں کو دیکھا، حضرت اخرم اسدی رضی اللہ عنہ سب سے آگے تھے، رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت مقداد کندی رضی اللہ عنہ تھے، مشرک بھاگ کھڑے ہوئے، میں پہاڑ سے اتر کر اخرم رضی اللہ عنہ کے سامنے آ گیا اور ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کہا: اخرم! ان لوگوں سے بچو، وہ آپ پر قابو پا سکتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی آمد کا انتظار کرو، اخرم رضی اللہ عنہ نے کہا: سلمہ! اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور یہ جانتے ہو کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو، میں نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی، وہ عبدالرحمٰن بن عیینہ سے جا ٹکرائے اور وہ ان پر پلٹ پڑا، دونوں ایک دوسرے پر نیزوں سے وار کرنے لگے، اخرم رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو زخمی کر دیا اور عبدالرحمٰن نے نیزے کا وار کر کے انہیں شہید کر دیا، اور اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اتنے میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن کے مقابل آ گئے، باہم نیزہ بازی ہوئی اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا اور اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔

میں برابر لٹیروں کے پیچھے بھاگتا رہا، یہاں تک کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کا

Marfat.com

غبار بھی نظر نہ آتا تھا، وہ غروب آفتاب سے قبل ذوقرد نامی ایک چشمے پر پہنچے، انہوں نے وہاں پانی پینے کا ارادہ کیا، لیکن وہ مجھے اپنے پیچھے دوڑتے دیکھ کر وہاں سے ہٹ گئے اور ایک گھاٹی ثنیہ ذی بَر میں بھاگے، سورج ڈوب گیا اتنے میں مَیں نے ایک آدمی کو جالیا اور اسے تیر مار کر کہا: یہ لے میں ابن اکوع ہوں آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے، اس نے کہا: اے میرے ماں کے رلانے والے! کیا تم صبح والے ابن اکوع ہو؟ میں نے کہا: ہاں، اے اپنی جان کے دشمن، یہ وہی شخص تھا جسے میں نے صبح کو تیر مارا تھا، میں نے اسے ایک اور تیر مارا، دونوں تیر اسے جا لگے، وہ لوگ دو گھوڑے چھوڑ گئے، میں انہیں ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ اس وقت ذوقرد کے اسی چشمہ پر تشریف فرما تھے جہاں سے میں نے ان لٹیروں کو بھگایا تھا، آپ کے ساتھ پانچ سو صحابہ تھے، بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو جو میں نے ان لٹیروں سے چھینے تھے ذبح کیا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے تھے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اجازت فرمائیں کہ میں آپ کے اصحاب میں سے سو افراد منتخب کرلوں اور کافروں پر شب خون ماروں اور ان میں سے کسی خبر دینے والے کو بھی قتل کئے بغیر نہ چھوڑوں، آپ نے فرمایا: کیا تم ایسا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت سے سرفراز فرمایا ہے، جی ہاں، میں یہی چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ (میرا جواب سن کر) اس قدر ہنسے کہ میں آگ کی روشنی میں آپ کی داڑھیں دیکھ لیں، پھر آپ نے فرمایا: اس وقت وہ لوگ غطفان کے علاقے میں مہمانی کھا رہے ہوں گے۔

اسی دوران غطفان کے ایک آدمی نے آکر بتایا کہ وہ لوگ فلاں غطفانی کے ہاں پہنچے تو اس نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا، جب یہ لوگ اس کی کھال اتار رہے تھے انہوں نے غبار دیکھا تو یہ لوگ اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے، (وہ سمجھے کہ مسلمان ان کے تعاقب میں آ رہے ہیں)۔

جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا آج کا بہترین شہ سوار ابو قتادہ اور

Marfat.com

بہترین پیادہ سلمہ ہے اور آپ نے مجھے سوار اور پیادے کا حصہ مرحمت فرمایا، اور مدینہ طیبہ کی طرف واپسی کے سفر میں مجھے اپنی عضباء اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ جب ہمارے اور مدینہ طیبہ کے درمیان تقریباً چاشت کا فاصلہ رہ گیا، ایک انصاری جس سے دوڑ میں کوئی آگے نہیں نکل سکتا تھا اعلان کرنے لگا کوئی ہے جو مدینہ طیبہ تک میرے ساتھ دوڑ لگائے، اس نے کئی بار یہ بات دہرائی، میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی سواری پر بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس سے کہا: کیا تمہیں کسی کی بزرگی اور شرافت کا لحاظ نہیں؟ وہ بولا: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کا نہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس شخص کے ساتھ دوڑ لگانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: جیسے چاہو، میں نے انصاری سے کہا: میں آ رہا ہوں، وہ اپنی سواری سے نیچے کودا، میں بھی اونٹنی سے کود پڑا، پھر جب ایک یا دو چڑھائیاں باقی رہ گئیں میں نے دم لیا، پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے جا لیا، اور اس کے شانوں کے درمیان مکا مار کر کہا: اللہ کی قسم! اب میں تجھ سے آگے نکلا، یا ایسی ہی کوئی بات کہی، اس پر وہ انصاری ہنس پڑا اور کہا: میرا بھی یہی خیال ہے، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ (۹۲۸)

۹۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۰۴، بقیہ حدیث ابن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بادشاہوں کو دعوتِ اسلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (شاہِ فارس) قیصر (شاہِ روم) اور دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے۔(۹۲۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے قبل کسریٰ، قیصر اور ہر حکمران کی طرف خطوط روانہ فرمائے تھے۔(۹۳۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو اپنا مکتوب دے کر کسریٰ کی طرف روانہ فرمایا، انہوں نے وہ مکتوب گرامی بحرین کے گورنر کو دیا تا کہ وہ اسے کسریٰ کے پاس پہنچائے، بحرین کے گورنر نے آپ ﷺ کا مکتوب گرامی کسریٰ تک پہنچایا، کسریٰ (شاہِ فارس) نے آپ کا گرامی نامہ پڑھ کر اسے چاک کر دیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابن المسیب نے اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے خلاف دعا کی کہ انہیں مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ (ان کی سلطنت پارہ پارہ کر دی جائے)۔(۹۳۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دعوت اسلام کا خط دے کر قیصر روم کی طرف بھیجا، اور آپ نے دحیہ سے فرمایا کہ یہ خط بصریٰ کے حکمران تک پہنچانا، تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے، بصریٰ کے گورنر نے وہ خط قیصر روم تک پہنچا دیا، اور قیصر کو اللہ عزوجل نے ایرانی لشکروں پر کامیابی عطا فرمائی تھی اس لئے وہ (شکرانے کے طور پر) حمص سے بیت المقدس تک پیدل آیا اس

۹۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۴۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۹۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۵، ۲۷۷۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کے لئے راستے میں قالین بچھائے گئے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب قیصر کو رسول اللہ ﷺ کا مکتوب ملا، اس نے اسے پڑھ کر کہا: ان کی قوم کا کوئی آدمی تلاش کرو تا کہ میں اس سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق کچھ دریافت کروں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھ سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ وہ قریش کے چند سواروں کے ساتھ بہ غرض تجارت شام میں آئے ہوئے تھے، یہ رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت کے دوران کا واقعہ ہے، میرے پاس قیصر کا قاصد آیا، وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بیت المقدس لے گیا، ہم قیصر کے دربار میں حاضر کئے گئے، وہ تاج پہنے اپنے دربار میں بیٹھا تھا، اس کے اردگرد رومی سردار موجود تھے، اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے پوچھو جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان میں سے اس کا قریبی رشتہ دار کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں، قیصر نے پوچھا: تمہارا اس سے کیا رشتہ ہے، میں نے کہا: وہ میرا چچا زاد ہے۔ اور میرے ساتھیوں میں میرے علاوہ بنوعبد مناف کا کوئی آدمی نہیں تھا۔

ہرقل نے کہا: اسے میرے قریب کرو، پھر میرے ساتھیوں کے بارے میں کہا انہیں اس کے پیچھے کھڑا کر دو، اور اپنے ترجمان سے کہا: اس کے ساتھیوں سے کہو میں اس سے اس شخص کے متعلق سوال کرتا ہوں جس کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے، اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلا دینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم! اگر مجھے اس روز اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں اس کے سوالوں کے جواب میں جھوٹ بولتا، سو میں نے اس خیال سے آپ کے بارے میں تمام باتوں کے سچے جواب دیئے۔

پھر اس نے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو وہ تم میں کیسے نسب کا آدمی ہے؟ (اس کا نسب کیسا ہے؟) میں نے کہا: وہ ہم میں بڑے نسب والا ہے، اس نے کہا: کیا تم میں سے کسی نے پہلے بھی یہ بات کہی ہے؟ (نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟) میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: کیا نبوت کے دعوے سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا:

Marfat.com

کیا اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے دریافت کیا: اس کی پیروی بااثر لوگ کر رہے ہیں یا کم زور لوگ؟ میں نے جواب دیا: کم زور لوگ، اس نے سوال کیا: اس کے پیروکار بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: بل کہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا کسی شخص نے اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناپسندیدگی سے اس کا دین چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، قیصر نے پوچھا: کیا وہ عہد شکنی کرتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ اب ہمارے اور ان کے درمیان ایک مدت مقرر ہے اور ہمیں اس سے عہد شکنی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ مجھے اس کلمے کے علاوہ کوئی ایسی بات نہ ملی جسے میں آپ کے خلاف کہتا۔ اس نے پوچھا: کیا اس نے یا تم نے کبھی اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے پوچھا: تمہاری باہمی جنگوں کا نتیجہ کیسا رہا؟ میں نے کہا: کبھی ہم غالب رہے اور کبھی وہ، قیصر نے سوال کیا: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہمارے باپ دادا جن کی عبادت کرتے تھے، ان (بتوں) کی عبادت نہ کریں اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حکم کرتے ہیں۔

اس کے بعد قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا: ابوسفیان سے کہو: میں نے تم سے ان کا نسب پوچھا، تم نے کہا: وہ تمہارے درمیان اعلیٰ نسب والے ہیں، اسی طرح تمام رسول اپنی قوم میں اعلیٰ نسب والے مبعوث کیے گئے ہیں، میں نے تم سے پوچھا: کیا یہ بات (اپنے نبی ہونے اعلان) ان سے پہلے تم میں سے کبھی کسی نے کہی ہے؟ تو تم نے کہا: نہیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ پہلے اگر یہ بات تم میں سے کسی نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ اس نے پہلے کی بات کی پیروی کی ہے، میں نے تم سے پوچھا کہ اپنے اعلان نبوت سے پہلے کبھی تم نے ان پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی ہے؟ تو تم نے کہا: نہیں، میں نے جان لیا کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ عزّ وجلّ پر کیوں کر جھوٹ بولے گا، میں نے تم سے سوال کیا: کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو تم نے بتایا: نہیں، میں نے سوچا اگر

Marfat.com

ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو پھر یہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی لینے کا خواہش مند ہے، میں نے پوچھا کہ بااثر لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا کم زور لوگوں نے؟ تو تم نے کہا: کہ کم زور لوگ اس کے پیروکار ہیں، حقیقت یہ ہے کہ رسولوں کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں، میں نے پوچھا: ان کے ماننے والے کم ہو رہے ہیں یا بڑھ رہے ہیں؟ تم نے کہا: وہ بڑھ رہے ہیں، ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے تاوقتے کہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے سوال کیا کہ ان کے دین میں داخل ہونے والا کوئی شخص ان کے دین سے ناخوش ہو کر ان کے دین سے پھرا بھی ہے؟ تو تم نے کہا: نہیں، اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جب اس کی بشاشت دلوں میں گھر کر لیتی ہے تو پھر کوئی اس سے پھرتا نہیں ہے، میں نے تم سے پوچھا: وہ عہد شکنی کرتے ہیں؟ تو تم نے کہا: نہیں، اور تمام رسول عہد شکن نہیں ہوتے، میں نے تم سے سوال کیا: کیا تمہاری باہم جنگیں بھی ہوئی ہیں؟ تم نے کہا: ہاں، کبھی ہم کام یاب ہوئے ہیں اور کبھی وہ، اسی طرح رسولوں کا معاملہ ہوتا ہے اور آخر کار وہی کام یاب ہوتے ہیں، میں نے تم سے پوچھا: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تم نے کہا: وہ ہمیں صرف اللہ عز وجل کی عبادت کا حکم دیتے ہیں، اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے سے منع کرتے ہیں، اور تمہیں ان بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں جن کی پرستش تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور وہ تمہیں سچائی، نماز، پاک دامنی، ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں، یہ نبی کی شان ہے، مجھے یہ تو معلوم تھا کہ ایک نبی تشریف لانے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا، تم نے جو کچھ کہا ہے اگر یہ سچ ہے تو عن قریب وہ اس جگہ کے مالک ہوں گے جو میرے ان قدموں کے نیچے ہے، بہ خدا اگر میں ان تک پہنچنے کی امید رکھتا تو ان سے ملاقات کے لئے بڑی سعی کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے قدموں کو دھوتا۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب منگوایا اور اسے پڑھنے کا حکم دیا، اس میں تحریر تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ اس پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی

Marfat.com

کرے، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے، اسلام قبول کرلو اللہ تمہیں دہرا اجر مرحمت فرمائے گا، اور اگر تم نے (اس دعوت سے) روگردانی کی تو تم پر رعایا (کے ایمان نہ لانے) کا گناہ ہوگا۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ○ (۹۳۲)

اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یک ساں ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے، اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم (صرف خدا کی بندگی واطاعت کرنے والے) ہیں۔

جب قیصر نے اپنی بات ختم کی تو اس کے دربار میں موجود رومی سرداروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور شور مچ گیا، معلوم نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ ہمیں وہاں سے نکلوا دیا گیا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کہتے ہیں جب میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اور ہم تنہا ہوئے تو میں نے ان سے کہا: ابن ابی کبشہ (محمد ﷺ) کا بڑا رتبہ ہے کہ روم کا بادشاہ بھی اس سے خوف کھاتا ہے، اللہ کی قسم! میں ہمیشہ سرنگوں اور پُر یقین رہا کہ آپ ﷺ عن قریب غالب ہوں گے، یہاں تک کہ اللہ نے میرے دل میں اسلام کو داخل فرما دیا حال آں کہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔ (۹۳۳)

شاہوں کی طرف سے تحائف

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ (شاہ فارس) نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تحفہ بھیجا جسے آپ نے قبول فرمالیا، قیصر (شاہِ روم) نے رسول اللہ ﷺ کی طرف

۹۳۲۔ آل عمران: ۶۴

۹۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تحفہ بھیجا جسے آپ نے قبول فرمایا، دیگر بادشاہوں کے بھی تحفے آپ نے قبول فرمائے۔(۹۳۴)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجاشی (شاہِ حبشہ) نے نبی کریم ﷺ کی طرف کالے رنگ کے سادہ موزے بہ طور تحفہ بھیجے، آپ نے انہیں پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔(۹۳۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دومہ کے حکمران اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا جبہ تحفتاً بھیجا، یہ نبی ﷺ کی طرف سے (مردوں کے لئے) ریشمی کپڑوں کے استعمال کی ممانعت سے پہلے کی بات ہے، آپ نے اسے زیب تن فرمایا، لوگوں کو بہت پسند آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جنت میں سعد (بن معاذ رضی اللہ عنہ) کے رومال اس سے زیادہ حسین ہیں۔(۹۳۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دومہ کے اکیدر نے ریشم کا حلّہ یا کپڑا نبی اکرم ﷺ کو تحفہ بھیجا، آپ نے مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ اس سے خواتین کے دوپٹے بنا لو۔(۹۳۷)

۹۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۳۹، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۹۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۷۲، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۹۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۴۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوۂ خیبر (۶/۷ ہجری)

خواتین کی شرکت

حشرج بن زیاد الاشجعی روایت کرتے ہیں کہ میری دادی نے بیان کیا میں غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ نکلی، میں (خیبر کی طرف نکلنے والی چھ عورتوں میں سے) چھٹی عورت تھی، رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ہم راہ خواتین بھی ہیں تو آپ نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم کیوں اور کس کے حکم سے نکلی ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس لئے نکلی ہیں کہ ہم تیر لا کر دیں گی، لوگوں کو ستو پلائیں گی، ہمارے پاس زخمیوں کے علاج کا سامان بھی ہے، ہم بال کاتیں گی اور اس کے ذریعے اللہ کی راہ میں معاونت کریں گی، آپ نے فرمایا: اٹھو، واپس جاؤ، (بعد ازاں انہیں ساتھ جانے کی اجازت مرحمت فرما دی چناں چہ) جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیبر پر فتح عطا فرمائی، آپ نے مردوں کی طرح ہمارے بھی حصے نکالے۔ میں نے دادی سے پوچھا: تمہارا کیا حصہ نکالا گیا، میرے دادی نے کہا: کھجوریں۔(۹۳۸)

امیہ بنت ابی ا لصلت بنو غفار کی ایک خاتون سے (راوی جس کا نام بھول گئے) روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں بنو غفار کی چند خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ خیبر کی طرف جانا چاہتی ہیں، ہم زخمیوں کا علاج کریں گی اور مسلمانوں کی ممکنہ مدد کریں گی، آپ نے فرمایا: اللہ کی برکت سے چلو، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئیں، میں کم سن لڑکی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی کے پالان کی کاٹھی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ صبح کے وقت آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا تو میں نے دیکھا کاٹھی پر میرے خون کا نشان تھا، میں شرم سے سمٹ گئی، رسول اللہ ﷺ نے میری کیفیت ملاحظہ فرمائی اور خون کا نشان دیکھا تو آپ

۹۳۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۲۷، ۲۶۵۵۲، حدیث امرأۃ رضی اللہ عنہا ھی جدۃ ابن زیاد رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے مجھے نمک ملے پانی سے طہارت حاصل کرنے اور کاٹھی دھونے کا حکم دیا اور اپنی سواری کی طرف چلے جانے کے لئے فرمایا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح فرما دیا، آپ نے ہمیں بغیر حصہ نکالے کچھ عطا فرما دیا، اور تم میرے گلے میں جو ہار دیکھ رہے ہو یہ آپ نے مجھے عطا فرمایا اور اپنے ہاتھوں سے میرے گلے میں ڈالا، اللہ کی قسم! میں اسے اپنے گلے سے کبھی الگ نہیں کروں گی، یہ ہار موت تک ان کے گلے میں رہا اور انہوں نے اسے قبر میں اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت کی، اور وہ ہمیشہ غسلِ طہارت کے پانی میں نمک ملاتی تھیں اور یہ وصیت کی کہ ان کی میت کو جس پانی سے غسل دیا جائے اس میں نمک بھی ملایا جائے۔(۹۳۹)

دورانِ سفر نماز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے خیبر کی طرف سفر کے دوران دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ دراز گوش پر نماز (نوافل) پڑھ رہے ہیں، آپ کا رخ خیبر کی جانب مشرق کی طرف تھا۔(۹۴۰)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام شقران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ دراز گوش پر خیبر کی طرف سفر کے دوران اشاروں سے نماز پڑھ رہے تھے۔(۹۴۱)

عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کو حدی خوانی کا حکم

حضرت نصر بن دہر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خیبر کی طرف سفر کے دوان عامر بن اکوع کو جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا تھے (اور اکوع کا اصل نام سنان تھا) یہ فرماتے سنا کہ ابن اکوع سواری سے اترو، اور اپنے اشعار سے ہمارے لئے حدی خوانی کرو، چناں چہ وہ اتر کر رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ رجزیہ اشعار کہنے لگے:

۹۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۹۵، حدیث امرأۃ من بنی غفار رضی اللہ عنہا

۹۴۰۔ رقم الحدیث: ۵۰۸۰، ۵۱۸۴، ۶۰۸۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۹۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۱۱، حدیث شقران مولیٰ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

بہ خدا اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔ ہم ایسے لوگ ہیں جب کوئی قوم ہم پر زیادتی کرتی ہے اور فتنے کا ارادہ کرتی ہے ہم سر نہیں جھکاتے۔ اے اللہ! ہم پر سکینت نازل فرما اور اگر ٹکراؤ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ (۹۴۲)

رسول اللہ ﷺ کی خیبر میں آمد

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، آپ وہاں رات کے وقت پہنچے، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ اگر آپ کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح تک رکے رہتے، اگر آپ اذان کی آواز سنتے تو حملہ نہ کرتے ورنہ ان پر حملہ کرتے، ہم نے وہاں منہ اندھیرے فجر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اور مسلمان اپنی سواریوں پر سوار ہوئے، بستی والے اپنی کدالوں اور ٹوکریوں کے ساتھ اپنے کھیتوں کی طرف نکلے، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر سمیت آ گئے ہیں، رسول اللہ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں اپنی سواری کو دوڑایا، میرا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کی رانوں کو مس کر رہا تھا، اور آپ کی رانوں سے تہہ بند ہٹ گیا تو میں نے آپ کی رانوں کی سفیدی دیکھی۔ (۹۴۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں صبح کی وہ لوگ پھاوڑے، کدالیں لے کر اپنے کھیتوں کی طرف نکلے، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو یہ کہتے ہوئے اپنے قلعوں کی طرف بھاگے کہ محمد (ﷺ) لشکر سمیت آ گئے ہیں، محمد لشکر کے ساتھ آئے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا،

۹۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۲۸، حدیث نصر بن دھر عن النبی ﷺ

۹۴۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۸۱، ۱۲۷۲۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پھر فرمایا: خیبر برباد ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے۔(۹۴۴)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر میں صبح کی، وہ لوگ (خیبر کے یہودی) صبح کے وقت اپنے پھاوڑے، کدالیں لے کر اپنے کھیتوں اور زمینوں کی طرف نکلے، جب انہوں نے نبی ﷺ کو لشکر کے ساتھ دیکھا تو واپس بھاگے، نبی کریم نے دوبار فرمایا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! خیبر برباد ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے۔(۹۴۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی طرف سفر کیا، ہم وہاں پہنچے، صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اور مسلمان سوار ہوئے، میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھا، ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کے بازو میں تھے، میرا پیر رسول اللہ کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کو مہلت دی، یہاں تک کہ اُن کے کسان اپنے اوزاروں کے ساتھ اپنے کھیتوں کی طرف اور مویشیوں والے اپنے مویشیوں کی طرف نکلے، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور لشکر کو دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس بھاگے کہ محمد لشکر سمیت آگئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔(۹۴۶)

خیبر کا محاصرہ اور حملہ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حملہ کرنے کے لئے) جھنڈا لیا، واپس آئے قلعہ فتح نہ ہوا، اس روز لوگوں کو مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت

۹۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۷۶، ۱۲۲۵۹، ۱۲۲۶۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۱۲، ۱۵۹۱۵، ۱۵۹۱۶، ۱۵۹۲۳، حدیث ابی طلحہ زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ

۹۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۶۰، ۱۳۴۵۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رکھتا ہوگا اور وہ فتح حاصل کئے بغیر واپس نہیں آئے گا۔

سو ہم نے رات اس خوشی میں گزاری کہ کل فتح ہوگی جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی پھر کھڑے ہوئے جھنڈا منگوایا، لوگ اپنی صفوں میں تھے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب چشم تھا (ان کی آنکھیں دکھتی تھیں) آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کیا اور ان کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اس (جھنڈے) کی خواہش رکھنے والوں میں شامل تھا۔(۹۴۷)

حضرت بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر والوں کے ایک قلعے کے پاس اترے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسلمانوں نے خوب جدوجہد کی (لیکن فتح حاصل نہ ہو سکی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول جس سے محبت کرتے ہیں، دوسرے دن آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انہیں آشوبِ چشم کی شکایت تھی، آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور جھنڈا عطا فرمایا، لوگ ان کے ساتھ اہل خیبر پر حملہ کرنے کے لئے مستعد ہو کر نکلے، مرحب ان کے سامنے یہ رجزیہ اشعار کہتا ہوا آ گیا:

لقد علمت خیبر انی مرحب　　شاکی السلاح بطل مجرب

اذا اطعن احیانا و حینا اضرب　　اللیوث اقبلت تلهب

خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں، ہتھیار سجانے والا، آزمودہ کار، بہادر۔ جب جنگ جو شیر غضب ناک ہو کر آگے بڑھتے ہیں تو میں کبھی ان پر نیزوں سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلواروں سے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب میں مقابلہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کی کھوپڑی پر تلوار ماری، تلوار اس کی داڑھوں تک اتر گئی، اہل لشکر نے بھی ان کی ضرب کی آواز سن لی، لوگ آخر تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ انہیں فتح

۹۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۸۴، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نصیب ہوئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مرحب کو قتل کر کے میں اس کا سر حضور ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔(۹۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اسے فتح یاب فرمائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی تھی، میں منتظر رہا اور اس لئے آپ کے سامنے آیا کہ شاید یہ جھنڈا مجھے عطا ہو۔

دوسرے دن آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اسے جھنڈا دے کر فرمایا: حملہ کرو اور فتح کے حصول تک ادھر ادھر متوجہ نہ ہونا، علی رضی اللہ عنہ جب قلعے کے قریب پہنچے تو پکار کر کہا: یا رسول اللہ! میں کس بات پر جنگ کروں؟ آپ نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لئے اور ان کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔(۹۴۹)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ خیبر کے موقع پر) جھنڈا لے کر اسے ہلایا اور فرمایا: اسے اس کے حق کی ادائیگی پر کون لیتا ہے؟ فلاں نے آ کر کہا: میں، آپ نے اسے واپس کر دیا، پھر دوسرا آدمی آیا، آپ نے اسے بھی واپس کر دیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد (ﷺ) کو باعزت فرمایا، میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو فرار نہیں ہوگا، علی! آگے آؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ (جھنڈا لے کر) روانہ ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح عطا فرمائی اور وہ وہاں کی عجوہ کھجوریں اور خشک گوشت لائے۔(۹۵۰)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر کے

۹۴۸۔ رقم الحدیث: ۹۸۰، ۲۲۵۰۰، ۲۲۵۲۲، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۹۴۹۔ رقم الحدیث: ۸۷۶۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۳۸، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

روز رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں، ہم اس جھنڈے کے امیدوار تھے، آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔(۹۵۱)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں، لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوتا ہے، صبح کو ہر آدمی اس امید پر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا کہ شاید جھنڈا اسے عطا ہو، آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ آپ کو بتایا گیا: یا رسول اللہ! اس کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے انہیں بلوایا، انہیں لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی وہ شفایاب ہو گئے، ایسا لگتا تھا کہ انہیں کوئی بیماری ہی نہ تھی، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا، وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں ان سے جنگ کروں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ جب ان کے میدان میں پہنچو ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو اللہ کے حق کے بارے میں خبردار کرو، اللہ کی قسم! اگر اللہ تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(۹۵۲)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل خیبر پر حملہ کرنے کے لئے جھنڈا دے کر بھیجا، ہم بھی ان کے ساتھ تھے، جب علی رضی اللہ عنہ قلعے کے قریب ہوئے، وہ لوگ مقابلے کے لئے نکلے، باہم جنگ چھڑ گئی، ایک یہودی نے ان پر تلوار کا وار کیا تو ان کے ہاتھ سے ڈھال

۹۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۱، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۹۵۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۱۴، حدیث ابی مالک سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گرگئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعے کے پاس سے ایک دروازہ اٹھایا اور اس سے ڈھال کا کام لیا، جب تک لڑائی جاری رہی، اس سے ڈھال کا کام لیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی، جنگ سے فارغ ہو کر علی رضی اللہ عنہ نے وہ دروازہ پھینک دیا، میرے سات ساتھیوں نے جن میں آٹھواں میں تھا اس دروازے کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اسے نہ ہٹا سکے۔ (۹۵۳)

رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی برکت

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ) رات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے باتیں کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں کے کپڑے سردیوں میں اور سردیوں کے کپڑے موسم گرما میں پہنا کرتے تھے، میرے والد سے اس بارے میں دریافت کرنے کا کہا گیا، انہوں نے دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز میری طرف آدمی بھیجا، میں آشوب چشم میں مبتلا تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آشوب چشم کی تکلیف ہے، رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور دعا فرمائی: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے، اس دن سے آج تک مجھے گرمی اور سردی کا احساس نہیں ہوا۔ (۹۵۴)

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کی شہادت

ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا نے خیبر کے روز مرحب یہودی کو مقابلے کی دعوت دی، مرجب نے یہ رجزیہ اشعار کہے: خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں، اسلحہ سے مسلح، تجربہ کار بہادر ہوں، جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔

میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ نے یہ رجز کہی:

خیبر جانتا ہے میں عامر ہوں، ہتھیار سجانے والا، بہادر، خطرات میں گھسنے والا۔

۹۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۴۶، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

۹۵۴۔ رقم الحدیث: ۷۸۰، ۱۱۲۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پھر دونوں ایک دوسرے پر تلواروں کی ضربیں لگانے لگے، مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال کو لگی، عامر نے مرحب پر نیچے سے تلوار کا وار کیا تو ان کی اپنی تلوار پلٹ کر ان کی پنڈلی پر لگی جس نے ان کی رگ ہفت اندام کو کاٹ دیا اور وہ شہید ہو گئے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہو گیا اس نے خود اپنے آپ کو مار ڈالا ہے، میں روتا ہوا اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عامر کا عمل ضائع ہو گیا؟ آپ نے فرمایا: کس نے کہا؟ میں نے کہا: آپ کے بعض صحابہ نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا غلط کہا ہے، بل کہ اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

عامر رضی اللہ عنہ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے انہوں نے حدی خوانی میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سواریوں کو ہنکاتے ہوئے یہ اشعار کہے:

تالله لو لا الله ما اهتدينا و لا تصدقنا و لا صلينا
ان الذين قد بغوا علينا ان ارادوا فتنة ابينا
و نحن عن فضلک ما استغينا فثبت الاقدام ان لاقينا
و انزلن سكينة علينا

اللہ کی قسم! اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔ ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی ہے، اگر انہوں نے فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا ہے تو ہم اس سے انکار (نفرت) کرتے ہیں۔ اور ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، سو جب ہماری ان سے مڈبھیڑ ہو ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر تسکین نازل فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے (یہ اشعار سماعت فرما کر) پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عامر ہوں، آپ نے فرمایا: تیرا رب تیری مغفرت فرمائے، راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کے لئے خصوصاً مغفرت کی دعا فرماتے وہ ضرور شہید ہو جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ ہمیں عامر سے فائدہ حاصل

Marfat.com

کرنے دیتے، چناں چہ وہ آگے جا کر (خیبر میں) شہید ہو گئے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: آج میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے یا اللہ اور اس کا رسول جس سے محبت کرتے ہیں، میں علی رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم کی وجہ سے ہاتھ پکڑ کر لے آیا، نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انہیں جھنڈا عطا فرمایا، مرحب اپنی تلوار لہراتے ہوئے نکلا، وہ کہہ رہا تھا:

خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں، ہتھیار بند، آزمودہ کار بہادر ہوں، جب جنگوں کی آگ بھڑکتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواباً کہا:

میں وہ ہوں میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے، جنگلوں کے ڈراؤنی شکل کے شیر کی طرح دشمنوں کو صاع کے بدلے بڑا پیمانہ دیتا ہوں (اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہوں)

علی رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر پھاڑ دیا اور آپ کو فتح نصیب ہوئی۔ (۹۵۵)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سخت جنگ کی، پھر ان کی تلوار اچٹ کر انہیں لگی اور وہ شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس بارے میں گفت گو کی اور انہوں نے ان کی شہادت کے متعلق شک کا اظہار کیا کہ وہ اپنے ہی ہتھیار سے فوت ہوئے ہیں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس روانہ ہوئے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ میں آپ کے لئے رجز خوانی کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بتاؤ کیا کہو گے؟ میں نے کہا:

بہ خدا! اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

۹۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۰۳، بقیہ حدیث ابن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔ اے اللہ! تو ہم پر تسکین نازل فرما اور (دشمن سے) مڈبھیڑ کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ، مشرکوں نے ہمارے خلاف سرکشی کی ہے۔

جب میری رجز ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اشعار کس نے کہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میرے بھائی نے کہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! لوگ اس پر نماز پڑھنے سے گھبرائے اور کہنے لگے یہ شخص اپنے ہی ہتھیار سے مرا ہے، یہ سن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہاد میں مصروف مجاہد کے طور پر مرا ہے، لوگوں نے غلط کہا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (۹۵۶)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے (خیبر کی طرف سفر کے دوران) کسی نے ان سے کہا: عامر! ہمیں اپنے اچھے اشعار سناؤ، وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے، کہنے لگے:

اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا ہمیں ہدایت نہ ملتی، نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

ہم تجھ پر فدا ہوں ہمارے کاموں کی مغفرت فرما اور دشمن سے ملاقات کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہم پر تسکین نازل فرما۔

جب ہمیں جنگ کے لئے آواز دی جاتی ہے ہم جا پہنچتے ہیں، آواز کے ساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں (کہ ہم ان کی پکار پر ضرور ان کی مدد کو آئیں گے)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوان (اونٹوں کو ہنکانے والا) کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ابن الاکوع ہے، آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے، کسی آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ضرور شہید ہوں گے، آپ نے ہمیں اس سے کوئی فائدہ حاصل کرنے نہ دیا، پھر ایک

۹۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۶۸، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یہودی سے مقابلے کے دوران گھٹنے پر اپنی تلوار کی دھار لگنے سے وہ شہید ہو گئے، لوگوں نے کہا: اس نے خودکشی کی ہے اس کے عمل برباد ہو گئے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ مدینہ طیبہ آ گئے تھے اور مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں کا خیال ہے عامر کے سب عمل برباد ہو گئے، آپ نے فرمایا: کون کہتا ہے؟ میں نے کہا: انصار میں سے فلاں فلاں، آپ نے فرمایا: جو ایسا کہتا ہے غلط کہتا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے، وہ کوشش کرنے والا مجاہد تھا، اس جیسے عرب کم ہی زمین پر چلتے ہوں گے۔ (۹۵۷)

متعہ، خچروں اور پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر کئی چیزوں کو حرام قرار دیا۔ (۹۵۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ (۹۵۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما عورتوں سے متعہ کی اجازت دیتے ہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ (۹۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت پکانے سے منع فرما دیا۔ (۹۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ نے ہر درندے، ٹکٹکی پر باندھ کر نشانہ بنائے ہوئے جانور اور پالتو گدھوں کو حرام قرار دے دیا۔ (۹۶۲)

۹۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۷۶، ۱۶۰۹۰، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

۹۵۸۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۴۳، حدیث المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

۹۵۹۔ رقم الحدیث: ۵۹۴، ۸۱۴، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۹۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۷، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۹۶۱۔ رقم الحدیث: ۴۷۰۶، ۶۲۵۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۹۶۲۔ رقم الحدیث: ۸۵۷۱، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے روز گدھے ہمارے ہاتھ آئے، ان (کے گوشت) سے ہانڈیاں ابل رہی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کیا (پک رہا) ہے، ہم نے کہا: گدھے ہمارے ہاتھ آئے، آپ نے پوچھا: پالتو یا جنگلی؟ ہم نے عرض کیا: پالتو، آپ نے فرمایا: ہانڈیاں الٹادو، تو ہم نے ہانڈیاں الٹادیں۔(۹۶۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر میں ایک شخص نے دومرتبہ آ کر کہا: گدھے کھالئے گئے، پھر آ کر کہا: گدھے ختم ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیوں کہ یہ ناپاک ہے، پھر (یہ اعلان سنتے ہی) ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔(۹۶۴)

حضرت ابوسلیط بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر میں ہم بھوکے تھے، ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا حکم آیا، اس وقت حالت یہ تھی کہ ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا، ہم نے ہانڈیاں انڈیل دیں۔(۹۶۴)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم خیبر میں آئے رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت بہت جگہ آگ جلتی دیکھ کر پوچھا: یہ آگ کس چیز پر جل رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پکایا جارہا ہے، آپ نے فرمایا: ہانڈیاں توڑ دو اور جو کچھ ان میں ہے اسے پھینک دو، ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا: یارسول اللہ! کیا ہم ایسا نہ کریں کہ گوشت گرادیں اور ہانڈیاں دھولیں۔آپ نے فرمایا: ''ایسا کرلو''۔(۹۶۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے روز گدھے پائے، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے، ہم ہانڈیاں چڑھا چکے تھے، آپ نے فرمایا:

۹۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۲۵، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۹۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۳۰، ۱۱۸۰۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۳۲، ۱۵۰۳۳، حدیث ابی سلیط البدری رضی اللہ عنہ۔رقم الحدیث: ۱۵۴۷۷، ۱۵۴۸۳، حدیث سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ

۹۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۷۸، ۱۶۰۹۰، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہمیں گدھے ملے ہیں (یہ ان کا گوشت ہے) آپ نے فرمایا: وحشی یا پالتو؟ ہم نے کہا: پالتو، آپ نے فرمایا: ہانڈیاں انڈیل دو، خواہ گوشت پکا ہو یا کچا، آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔(۹۶۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر گھوڑے اور حمار وحشی کھائے اور رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں سے منع فرما دیا۔(۹۶۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے روز گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کئے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خچروں اور گدھوں (کا گوشت کھانے) سے منع فرما دیا اور گھوڑے (کا گوشت کھانے) سے منع نہیں فرمایا۔(۹۶۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر لوگ بھوک میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے پالتو گدھوں کو پکڑ کر انہیں ذبح کیا اور ہانڈیاں بھر لیں، نبی ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا تو ہم نے اپنی ابلتی ہوئی ہانڈیاں الٹا دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عن قریب اللہ عزوجل تمہیں اس سے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمائے گا، اسی روز رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں اور خچروں کا گوشت، کچلی والے ہر درندے، پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو حرام قرار دے دیا اور باندھ کر نشانہ بنائے جانے والے ہر جانور، درندے کے منہ سے چھڑائے ہوئے (ذبح سے قبل) مرنے والے جانور اور لوٹ مار کو حرام قرار دیا۔(۹۶۹)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر کیا (فتح کے بعد) لوگ جلدی سے یہودیوں کے باڑوں میں داخل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خالد! لوگوں میں اعلان کرو، الصلوٰۃ جامعۃ اور جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو گا، (مجاہدین کے جمع ہو جانے پر) آپ نے فرمایا: لوگو! تم

۹۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۰۱، ۱۸۱۴۹، ۱۸۱۹۵، ۱۸۶۳۷، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۹۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۴۱، ۱۴۷۱۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۲۶، ۱۴۴۷۴، ۱۴۴۸۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۹۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۵۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

یہودیوں کے باڑوں میں جلدی سے داخل ہو گئے ہو، سنو! ذمیوں کا ناحق مال لینا جائز نہیں ہے، اور تم پر پالتو گدھے، گھوڑے، خچر اور ہر درندہ جانور اور پنجوں سے شکار کرنے والا پرندہ حرام ہے۔(۹۷۰)

باندیوں سے وضع حمل سے قبل قربت حرام ہونا

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے، پالتو گدھوں کے گوشت، جانور کے منہ سے چھڑوائے ہوئے مردار، باندھ کر نشانہ بنائے جانے والے جانور (جو ذبح سے پہلے مر جائے) اور باندیوں سے وضع حمل سے پہلے قربت کو حرام کر دیا۔(۹۷۱)

مجاہدین کے لئے کھانے کا انتظام

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے سال مقام صہباء میں پڑاؤ فرمایا، نماز عصر کے بعد آپ نے کھانا منگوایا، صرف ستو پیش کیا گیا، ہم نے وہی کھائے، جب مغرب کا وقت ہوا، رسول اللہ ﷺ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی۔(۹۷۲)

حضرت ابو الیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر میں ایک شام ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک یہودی کی بکریاں ان کے قلعے کی طرف جاتی ہوئی سامنے آئیں، ہم نے خیبر والوں کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کون ہے جو ان بکریوں میں سے کوئی بکری ہمیں کھلائے؟ ابو الیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں، آپ نے فرمایا: تو جاؤ، میں نرشتر مرغ کی طرح تیز دوڑتا ہوا گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دوڑتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ! ہمیں اس سے فائدہ پہنچا، میں نے بکریوں کو جا لیا اس وقت تک ریوڑ کی پہلی بکریاں قلعے میں داخل ہو چکی تھیں،

۹۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۷۵، ۱۶۳۷۶، ۱۶۳۷۷، حدیث یزید بن العوام رضی اللہ عنہ

۹۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۷۰۳، حدیث العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۶۰، حدیث سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میں نے ریوڑ کے آخر سے دو بکریاں پکڑیں، انہیں بغل میں دبایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا آیا گویا میرے پاس کوئی چیز ہی نہ تھی، یہاں تک کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لا ڈالا، لوگوں نے انہیں ذبح کیا اور کھایا۔

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے، جب وہ یہ واقعہ بیان کرتے تو رو دیتے تھے، پھر فرماتے مجھ سے فائدہ اٹھالو، بہ خدا میں آخری صحابی ہوں۔ (۹۷۳)

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا، جب اہل خیبر کو شکست ہوگئی ہم ان کی رہائش گاہوں میں چلے گئے، لوگوں کو وہاں سے جو معمولی چیزیں ملیں اٹھالیں اور فوراً ہانڈیاں چڑھ گئیں، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو ہانڈیاں انڈیل دی گئیں اور آپ نے ہم میں سے ہر دس آدمیوں پر ایک بکری تقسیم فرمائی۔ (۹۷۴)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا زخم

یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا، میں نے پوچھا: ابو سلمہ! یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر کے دن لگا تھا، لوگوں نے کہا: سلمہ نہیں بچے گا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس پر تین مرتبہ دم کیا، اس کے بعد اب تک مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (۹۷۵)

مالِ غنیمت کی تقسیم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں گھوڑے کے لئے دو اور آدمی کے لئے ایک حصہ مقرر فرمایا (سوار کو تین اور پیدل مجاہد کو مالِ غنیمت میں سے ایک حصہ مرحمت فرمایا)۔ (۹۷۶)

۹۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۹۹، حدیث کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

۹۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۷۹، حدیث ابی لیلیٰ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ

۹۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۷۹، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

۹۷۶۔ رقم الحدیث: ۴۴۳۴، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر فتح پالی اور خیبر رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا ہوگیا تو مسلمانوں کے لئے خیبر میں کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے اس شرط پر یہودیوں کے پاس رہنے دیا گیا کہ وہ ان زمینوں میں کام کریں اور اس پر خرچ کریں گے اور اس کے عوض انہیں کل پیداوار کا نصف دیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم فرمادیا، جن میں سے ہر مجموعہ سو حصوں پر مشتمل تھا، ان تمام حصوں میں سے نصف مسلمانوں کے لئے مقرر فرمادیا جس میں رسول اللہ ﷺ کا حصہ بھی شامل تھا، اور دوسرا نصف وفود کی مہمان نوازی، دیگر امور اور لوگوں کی پریشانیوں کے دفعیے کے لئے مختص فرمادیا۔ (۹۷۷)

محمد بن ابی مجالد بیان کرتے ہیں کہ مجھے مسجد والوں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے حاصل ہونے والے غلے میں کیا کیا تھا؟ چناں چہ میں نے اُن کے پاس آکر پوچھا: کیا حضور نے اس کا خمس نکالا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، وہ اس مقدار سے کم تھا اور ہم میں سے جو شخص چاہتا اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا تھا۔ (۹۷۸)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے حاصل شدہ مالِ غنیمت میں سے رشتہ داروں (ذوی القربیٰ) کا حصہ بنو ہاشم اور بنوالمطلب میں تقسیم فرمایا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بنو ہاشم کی فضیلت سے انکار نہیں ہے، کیوں کہ ان میں آپ کا ایک مقام ہے جس سے اللہ عزوجل نے آپ کو موصوف فرمایا ہے، لیکن آپ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا ہے، حال آں کہ وہ اور ہم آپ کے ساتھ ایک جیسا رشتہ رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ (بنو مطلب) دورِ جاہلیت اور اسلام میں مجھ سے کبھی الگ نہیں ہوئے (انہوں نے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا ہے) بنو ہاشم اور

۹۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۸۲، حدیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

۹۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۴۵، بقیہ حدیث عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بنومطلب ایک ہی چیز ہیں، پھر اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل فرمائیں۔(۹۷۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کو بھی حصہ مرحمت فرمایا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فتح خیبر کے تین دن بعد اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے ہمیں حصہ دیا، ہمارے علاوہ فتح خیبر میں شریک نہ ہونے والے کسی اور کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا۔(۹۸۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ (اسلام قبول کرنے کے لئے) مدینہ طیبہ میں پہنچے، نبی کریم ﷺ خیبر میں تھے، حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ آپ کے نائب تھے، نماز فجر پڑھنے کے بعد حضرت سباع رضی اللہ عنہ نے انہیں زادِراہ کے طور پر کچھ دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر میں پہنچے، نبی ﷺ خیبر کو فتح فرما چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے بات کی تو انہوں نے ہمیں بھی اپنے غنیمت کے حصوں میں شریک کرلیا کیوں کہ یہ مالِ غنیمت حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے مخصوص تھا۔(۹۸۱)

غلام کو بھی عطا فرمانا

حضرت ابی اللحم رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقاؤں کے ہم راہ غزوۂ خیبر میں شریک ہوا، انہوں نے میرے (حصے کے) بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا، میں نے گلے میں تلوار لٹکالی، میں اسے (بڑی ہونے کی وجہ سے) گھسیٹ کر چلنے لگا، پھر آپ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے بچے کھچے مالِ غنیمت میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم فرمایا۔(۹۸۲)

۹۷۹۔ رقم الحدیث:۱۶۲۹۹، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۹۸۰۔ رقم الحدیث:۱۹۱۳۸، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۹۸۱۔ رقم الحدیث:۸۳۴۷، ۱۰۵۲۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۲۔ رقم الحدیث:۲۱۴۳۳، ۲۱۴۳۴، حدیث عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہما

Marfat.com

چربی کا تھیلا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے چربی کا تھیلا ملا، میں نے اسے قابو کرلیا اور کہا: میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے مڑکر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔(۹۸۳)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے خیبر کے قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تھا کہ ہماری طرف ایک آدمی نے چربی کا تھیلا پھینکا، میں اسے لینے کے لئے گیا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو مجھے شرم آگئی۔(۹۸۴)

جنت میں صرف مؤمن جائیں گے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر چند صحابہ کرام نے آ کر کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ ان کا گزر ایک شخص پر ہوا جس کے متعلق انہوں نے کہا: فلاں بھی شہید ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں، میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے، اس نے (مالِ غنیمت میں سے) چوغہ یا چادر چوری کی (راوی کو شک ہے)، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن الخطاب! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائیں گے، میں نے باہر جا کر منادی کی: سنو! جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔(۹۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ نے اسلام کے دعوے دار ایک شخص کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمیوں میں سے ہے، جب ہم (مجاہدین) لڑائی میں شریک ہوئے، اس نے خوب بہادری سے جنگ کی اور زخمی ہوا، آپ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا وہ جہنمیوں میں سے ہے، اس نے تو آج زبردست جنگ کی ہے اور فوت ہوگیا ہے، نبی

۹۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۴۹، حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ

۹۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۳۲، حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ

۹۸۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۳، ۳۳۰، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم کی طرف گیا، لوگوں کو تشویش ہوئی کہ اسی دوران کسی نے کہا: وہ مرا نہیں ہے بل کہ وہ شدید زخمی ہے، جب رات ہوئی وہ اپنے زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اس نے خودکشی کر لی، نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ دوسری روایت میں ہے: لوگوں نے آپ سے آ کر کہا: یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا، اس شخص نے خودکشی کر لی۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے لوگوں میں اعلان کیا کہ جنت میں صرف مسلمان شخص ہی داخل ہوگا، اور اللہ عزوجل اس دین کی مدد فاجر آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔ (۹۸۶)

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر میں ایک مسلمان فوت ہو گیا، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا، رسول اللہ ﷺ نے (یہ کیفیت دیکھ کر) فرمایا: تمہارے ساتھی نے راہِ خدا میں خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس کے سامان سے (مالِ غنیمت سے چرایا گیا) دو درہم کے برابر قیمت کا یہودیوں کا مہرہ (کانچ کا منکہ) ملا۔ (۹۸۷)

فتح خیبر کے بعد یہودیوں کی سازش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں (خیبر میں) ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی طرف زہر آلود بکری تیار کر کے بھیجی، آپ نے اسے بلوایا اور پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: میں نے چاہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے باخبر فرما دے گا اور اگر آپ نبی نہیں ہیں تو لوگ آپ سے راحت پا لیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب اس زہر کے اثرات محسوس ہوتے آپ سینگی لگوا لیتے تھے، ایک مرتبہ دورانِ سفر احرام کی حالت میں زہر کے اثرات محسوس ہونے پر آپ نے سینگی لگوائی۔ (۹۸۸)

۹۸۶۔ رقم الحدیث: ۸۰۲۹، ۸۰۳۰، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۸۳، ۲۱۱۶۷، حدیث زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۹۸۸۔ رقم الحدیث: ۲۷۸۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت گوشت کو زہر آلود کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی، رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول کر کے فرمایا: اس عورت نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے حلق میں اس کے اثرات معلوم تھے۔(۹۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنے یہودی یہاں ہیں انہیں جمع کرو، آپ کے حکم سے تمام یہودی جمع کیے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تم سے ایک چیز کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ (جدّ اعلیٰ) کون ہے؟ (کس کی نسل سے ہو) انہوں نے کہا: ہمارا باپ (جد اعلیٰ) فلاں شخص ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، تمہارا باپ فلاں شخص ہے، وہ بولے آپ نے سچ کہا، صحیح فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا بتاؤ اگر میں تم سے کوئی (اور) بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح صحیح بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اے ابو القاسم! (ﷺ) اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا جیسے آپ کو ہمارے باپ کے بارے میں معلوم ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمی لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم کچھ دن جہنم میں رہیں گے، پھر ہمارے بعد آپ لوگ جہنم میں رہیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کبھی بھی تمہارے بعد جہنم میں نہیں رہیں گے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تم سے کوئی اور بات پوچھوں تو کیا تم صحیح صحیح بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اے ابو القاسم (ﷺ)، آپ نے فرمایا: تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا، انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہم نے یہ چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے جان چھوٹ جائے

۹۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۷۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گی اور اگر آپ نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (۹۹۰)

دفینے میں خمس

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ خیبر کے لئے روانہ ہوئے، ہمارا ایک ساتھی قضائے حاجت کے لئے ویرانے میں گیا، اس نے استنجا کرنے کے لئے اینٹ اٹھائی تو وہاں سے چاندی کا بغیر ڈھلا ہوا ڈلا گرا، وہ اسے اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لایا اور واقعہ بتایا، آپ نے فرمایا: اسے تولو، اس نے وزن کیا تو وہ دوسو درہم کے برابر ہوا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دفینہ (مدفون خزانہ) ہے، اس میں خمس (کی ادائیگی واجب) ہے۔ (۹۹۱)

سونے کے بدلے سونا برابر تول کر فروخت کرنا

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ سونے کی یہودیوں سے دو اور تین دینار (سونے کی اشرفیوں) کے عوض بیع کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں بغیر برابر برابر وزن کے فروخت نہ کریں۔ (۹۹۲)

حضرت فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے فتح خیبر کے موقع پر بارہ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور پتھر کے نگینے تھے، جب میں نے ہار سے سونا الگ کیا تو وہ سونا بارہ دینار سے زیادہ تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: سونے کو الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔ (۹۹۳)

خیبر کی اراضی اور پیداوار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین

۹۹۰۔ رقم الحدیث: ۹۵۱۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۸۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۹۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۴۸، مسند فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

۹۹۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۴۲، مسند فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اور باغات کو نصف حصے پر بٹائی پر دے دیا۔(۹۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے پھلوں اور کھیتوں کی نصف پیداوار پر معاملہ فرمایا۔(۹۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی کھجوروں یا کھیتوں کی نصف پیداوار پر معاملہ فرمایا، رسول اللہ اپنی ازواج مطہرات کو ہر سال سو وسق عطا فرماتے تھے، اسّی وسق کھجوریں اور بیس وسق جَو، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا، انہوں نے خیبر کی اراضی تقسیم کر دی، نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو زمین کا ٹکڑا لے لیں یا ہر سال حسب سابق سو وسق لے لیں، ان میں اختلاف رائے پیدا ہوا، بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے زمین لینا پسند فرمائی اور بعض نے سو وسق کو ترجیح دی، حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما ان ازواج نبی ﷺ میں تھیں جنہوں نے سو وسق (سالانہ) لینا پسند فرمایا۔(۹۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا، انہوں نے پیداوار کا تخمینہ لگایا، پھر خیبر والوں کو اختیار دیا کہ وہ اسے قبول کر لیں یا رد کر دیں، یہودیوں نے کہا: یہ حق ہے، اسی حق ہی کی بہ دولت زمین و آسمان قائم ہیں۔(۹۹۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کھجوریں اترنے سے قبل کھانے کے قابل ہو جاتیں نبی اکرم ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کے پاس کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا کرتے تھے، پھر یہودیوں کو اس بات کا اختیار دے دیتے کہ وہ اس تخمینے کے مطابق کھجوریں لیتے ہیں یا مسلمانوں کو دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے پھل کھانے اور توڑنے سے پہلے تخمینہ لگانے کا حکم اس لئے فرمایا تا کہ زکوٰۃ (عُشر) کا حساب لگا

۹۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۹۹۵۔ رقم الحدیث: ۴۶۴۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۹۹۶۔ رقم الحدیث: ۴۷۱۸، ۴۹۲۷، ۶۴۳۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۹۹۷۔ رقم الحدیث: ۴۷۵۴، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

لیا جائے۔(۹۹۸)

خیبر کی کھجوروں کے پھلوں کی مقدار

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کے پھل کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا، جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیا اور ان کے ذمے (مسلمانوں کے حصے کے) بیس ہزار وسق لازم ہو گئے۔(۹۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے خیبر رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت کے طور پر عطا فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو حسب سابق وہیں رہنے دیا اور اس (کی پیداوار) کو اپنے اور یہود کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ (یعنی پیداوار میں سے نصف حصہ رسول اللہ ﷺ کا اور نصف یہود کا ہوگا) پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا، انہوں نے پیداوار کا تخمینہ لگایا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے کہا: یہودیو! تم میرے نزدیک ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو، تم نے اللہ عزوجل کے انبیائے کرام کو شہید کیا اور اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، لیکن میری تم سے یہ نفرت مجھے تم سے ناانصافی نہیں کرنے دے گی، میں نے کھجوروں کے پھلوں (کے نصف) کا تخمینہ بیس ہزار وسق لگایا ہے، اگر تم چاہو تو تم لے لو اگر تمہیں منظور نہ ہو تو میں لے لیتا ہوں، انہوں نے کہا: اسی انصاف سے آسمان وزمین قائم ہیں، ہم نے لے لیا۔(۱۰۰۰)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے عقد، ان کا مہر اور ولیمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ عزوجل نے خیبر کے یہودیوں کو شکست دی، حسین وجمیل صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں، رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام کی درخواست پر) انہیں سات غلاموں کے بدلے خرید لیا، اور

۹۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۷۷، ۲۴۷۷۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۴۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۳۶، مسند جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ عنہما

Marfat.com

انہیں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا تا کہ وہ انہیں بنا سنوار کر دلہن بنائیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمے کے لئے کھجوروں، پنیر اور گھی کا انتظام فرمایا، پھر زمین میں گڑھا کر کے اس میں چمڑے کا دستر خوان رکھ دیا گیا اور پنیر، کھجوریں اور گھی لایا گیا، لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور کہنے لگے معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حبالۂ عقد میں لائے ہیں یا اسے ام ولد (باندی) بنایا ہے؟ پھر کہنے لگے آپ اسے حجاب میں لے لیں گے تو یہ آپ کی زوجہ ہوں گی ورنہ یہ آپ کی باندی ہوں گی، جب آپ نے سوار ہونے کا ارادہ فرمایا، انہیں حجاب میں لے لیا اور وہ اونٹ پر پیچھے بیٹھ گئیں، جس سے صحابہ کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں شرفِ زوجیت عطا فرمایا ہے۔

جب مدینہ کے قریب پہنچے آپ ﷺ نے اور ہم نے حسب معمول اپنی سواریوں کو تیز چلایا تو آپ کی ناقہ عضباء نے ٹھوکر کھائی، جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا گر گئے، ازواج مطہرات دیکھ رہی تھیں انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے (کہ اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ گر گئے ہیں) رسول اللہ ﷺ اٹھے اور صفیہ رضی اللہ عنہا پر پردہ کر دیا۔

حدیث کے راوی ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو حمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ گر گئے تھے۔ (۱۰۰۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو جب حبالۂ عقد میں لیا تو ان کے پاس تین دن گزارے، صفیہ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ خاتون تھیں (کنواری نہ تھیں)۔ (۱۰۰۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما دیا اور انہیں شرفِ زوجیت بخشا، ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھی۔ (۱۰۰۳)

۱۰۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۱۸۳۱، ۱۳۱۶۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۴۶، ۱۲۲۷۶، ۱۲۴۵۵، ۱۲۵۲۲، ۱۲۵۲۸، ۱۳۰۹۴، ۱۳۱۳۳، ۱۳۵۷۰، ۱۳۵۸۶، ۱۳۶۸۹، ۱۳۶۹۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کھجوروں اور ستو سے کیا۔ (۱۰۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری خدمت کے لئے کوئی لڑکا تلاش کرو، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر روانہ ہوئے، جہاں نبی اکرم ﷺ پڑاؤ کرتے میں آپ کی خدمت کرتا تھا، میں آپ سے اکثر یہ دعا سنا کرتا تھا:

اللھم انی اعوذ بک من الھم و الحزن و العجز و الکسل و الجبن و البخل و ضلع الدین و غلبة الرجال

اے اللہ! میں پریشانی، غم، بے بسی، سستی، بزدلی، بخل، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

میں برابر آپ کا خدمت گار رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس روانہ ہوئے، حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا آپ کے ساتھ تھیں، میں دیکھتا تھا آپ اپنے پیچھے کسی چادر یا عباء سے پردہ کرتے پھر انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے، یہاں تک کہ جب ہم مقام صہباء میں پہنچے چمڑے کے دسترخوان پر حیس (کھجور، پنیر یا ستو اور گھی ملا کر بنایا ہوا مالیدہ) بنایا گیا، پھر آپ نے مجھے بھیجا میں لوگوں کو بلا لایا، انہوں نے کھایا، یہ آپ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

پھر آپ روانہ ہوئے جب اُحد پہاڑ نظر آیا آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر جب مدینہ طیبہ نظر آیا آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! اس شہر کے صاع اور مد (ماپ کے پیمانوں) میں برکت عطا فرما۔ (۱۰۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا، آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت فرمائی، میں نے لوگوں کو آپ کے ولیمے کے لئے بلایا، اس میں روٹی اور گوشت نہ تھا، آپ نے ہمیں

۱۰۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۶۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۰۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چمڑے کا دستر خوان بچھانے کا حکم فرمایا، اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا، یہی آپ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے آپس میں کہا: صفیہ (رضی اللہ عنہا) امہات المؤمنین میں سے ہیں یا آپ کی باندی رہیں گی، پھر کہا: اگر آپ نے انہیں پردہ کرایا تو امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کرایا تو یہ آپ کی باندی ہوں گی، پھر جب آپ نے کوچ فرمایا، انہیں اپنے پیچھے سوار کیا اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ لگا دیا۔ (۱۰۰۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر سے واپس آ رہے تھے، میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ہم رکاب تھیں، آپ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی، رسول اللہ ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فوراً آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، خاتون کی خبر لو، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئے اور وہ کپڑا ان پر ڈال دیا، اور ان کی سواری کو دوبارہ درست کیا، پھر ہم سوار ہو گئے، اور ہم میں کسی نے دائیں جانب اور کسی نے بائیں جانب سے آپ کو اپنے گھیرے میں لے لیا، جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب یا حرہ پر پہنچے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون

ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

آپ برابر یہ کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ (۱۰۰۷)

جبلِ اُحد کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس تشریف لائے، جب اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر جب مدینہ منورہ کی طرف نظر کی تو فرمایا: اے اللہ! میں اس کے دو

۱۰۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۷۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۳۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سنگستانوں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔(۱۰۰۸)

حضرت سوید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ خیبر سے واپس آئے، جب جبلِ اُحد آپ کے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(۱۰۰۹)

خیبر سے لائے ہوئے دو غلام

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس تشریف لائے تو آپ کے ساتھ دو غلام بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں خادم عطا فرمائیں، آپ نے فرمایا: ان دو میں سے جسے چاہو لے لو، انہوں نے گزارش کی: آپ ہی میرے لئے منتخب فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے لو، اسے مارنا نہیں، میں نے خیبر سے واپسی کے سفر میں اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے، اور دوسرا غلام ابوذر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا (کچھ عرصے کے بعد) نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: غلام کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس سے نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا تھا سو میں نے اسے آزاد کر دیا۔(۱۰۱۰)

حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کا قصہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح فرما لیا تو حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مکہ میں میرا مال اسباب اور اہل خانہ ہیں، میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں (تاکہ اپنا مال لے آؤں) کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ میں آپ کے بارے میں یوں ہی کوئی (نامناسب) بات کہہ دوں؟

۱۰۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۱۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۳۲، حدیث سوید الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۵۰، ۲۱۷۲۴، حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی کہ جو چاہیں کہیں۔

چناں چہ وہ مکہ پہنچے اور اپنی بیوی سے کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کر کے مجھے دے دو، کیوں کہ میں محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں سے حاصل شدہ مالِ غنیمت خریدنا چاہتا ہوں، وہ (خیبر میں) قتل کئے گئے ہیں اور ان کا مال و متاع چھین لیا گیا ہے، یہ خبر مکہ مکرمہ میں پھیل گئی (مکہ میں موجود) مسلمان گھروں میں بیٹھ گئے اور مشرکوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا، جب یہ خبر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو وہ گر گئے اور ان میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی، پھر انہوں نے اپنے بیٹے قثم کو چت لٹا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور یہ کہنے لگے:

حی قثم حی قثم، شبیه ذی الانف الاشم

بنی ذی النعم، یرغم من رغم

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ذریعہ حجاج کو یہ کہلا بھیجا: تیرا ستیاناس ہو کیسی خبر لائے ہو اور کیا کہہ رہے ہو؟ اللہ کا وعدہ تمہاری اس خبر سے بہتر ہے، حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے ان کے غلام سے کہا: ابوالفضل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو میرا سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اپنے کسی گھر میں میرے لئے تخلیہ کا موقع فراہم کریں، کیوں کہ خبر ایسی ہے جو انہیں خوش کر دے گی، غلام واپس آیا، گھر کے دروازے پر پہنچ کر اس نے کہا: ابو الفضل! آپ کو خوش خبری ہو، حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوئے اور غلام کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، غلام نے انہیں حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام سنایا، عباس رضی اللہ عنہ نے (اس خوشی میں) اسے آزاد کر دیا۔

پھر حجاج رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کر لیا ہے، یہودیوں کے اموال کو مالِ غنیمت بنا چکے ہیں اور ان کے اموال میں اللہ تعالیٰ کے حصہ (خمس) کا اجرا ہو چکا ہے، رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی (رضی اللہ عنہا) کو اپنے لئے منتخب فرما کر اسے اختیار دیا کہ رسول اللہ ﷺ اسے آزاد فرما کر اپنی زوجیت میں لے لیں یا وہ اپنے اہل خانہ میں واپس چلی جائیں، صفیہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی آزادی اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ بننے کو ترجیح دی ہے، لیکن میں یہاں پر موجود اپنے مال کے حصول اور اسے ساتھ لے جانے کی وجہ سے آیا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

سے اجازت لے لی تھی کہ میں جو چاہوں کہوں، آپ میری یہ خبر تین دن تک مخفی رکھیں، اس کے بعد مناسب سمجھیں تو ذکر کر دیں۔

حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے پاس موجود زیورات اور ساز وسامان جمع کر کے ان کے حوالے کر دیا اور وہ اسے لے کر روانہ ہو گئے، تین دن گزرنے کے بعد عباس رضی اللہ عنہ حجاج کی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: تمہارے شوہر نے کیا کیا؟ اس نے بتایا وہ فلاں دن چلا گیا، اور کہنے لگی: ابوالفضل! اللہ آپ کو رسوا نہ کرے، آپ کی پریشانی سے ہمیں بہت دکھ ہوا ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ مجھے رسوا نہ فرمائے اور الحمدللہ وہی ہوا جو ہم چاہتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے خیبر فتح فرما دیا اور اس (کے اموال) میں اللہ کے حصے جاری ہو چکے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو اپنے لئے منتخب فرما لیا ہے، اگر تمہیں اپنے شوہر کی ضرورت ہو تو اس کے پاس (مدینہ طیبہ) چلی جاؤ، وہ کہنے لگی: بہ خدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے سب سچ ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے چل کر قریش کی مجلسوں کے پاس آئے، وہ آپ کو گزرتے ہوئے دیکھ کر کہہ رہے تھے ابوالفضل! تمہیں ہمیشہ خیر حاصل رہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الحمدللہ! مجھے خیر ہی حاصل ہوئی ہے، مجھے حجاج بن علاط نے بتایا کہ اللہ نے خیبر کو اپنے رسول (ﷺ) کے ہاتھوں فتح فرما دیا ہے، اس (کے مالِ غنیمت) میں اللہ کے (مقرر فرمودہ) حصے جاری ہو چکے، رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لئے منتخب فرما لیا ہے، حجاج نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں تین روز تک اس خبر کو مخفی رکھوں، وہ تو صرف اپنا مال اور ساز وسامان لینے آیا تھا اور چلا گیا۔

اس طرح اللہ نے مسلمانوں کا غم واندوہ مشرکوں پر ڈال دیا، چناں چہ مسلمان اور گھروں میں پڑے ہوئے دکھ درد کے مارے تمام لوگ باہر آ گئے اور عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں پوری خبر سنائی، مسلمان بہت خوش ہوئے، اور اللہ نے وہ غم وغصہ مشرکوں پر لوٹا دیا۔ (۱۰۱۱)

۱۰۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۰۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوہ ذات الرقاع

صلوٰۃ الخوف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الخوف (کی مشروعیت) سے قبل چھ غزوات فرمائے، نماز خوف (ہجرت کے) ساتویں سال میں مشروع ہوئی۔(۱۰۱۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نخل میں غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر صلوٰۃ الخوف پڑھائی، آپ نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم فرمادیا، ایک گروہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا، رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور آپ کے پیچھے صف بستہ لوگوں نے بھی تکبیر کہی، آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سر اٹھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کچھ دیر بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے خود ہی دوسرا سجدہ کیا اور کھڑے ہو کر الٹے قدم ایڑیوں کے بل چلتے ہوئے پیچھے جا کھڑے ہوئے، اب دوسرا گروہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بستہ ہوا، انہوں نے تکبیر کہی اور خود ہی (الگ سے) رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ تو دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے خود ہی دوسرا سجدہ کیا، اس کے بعد دونوں گروہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے، رسول اللہ نے ان کے ساتھ رکوع کیا سب نے ایک ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا، سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا، پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سر اٹھایا، رسول اللہ ﷺ نے تمام ارکان تیزی سے ادا فرمائے اور انہیں مختصر کرنے میں کوئی کمی نہیں کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا، پھر

۱۰۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۴۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے، اس طرح تمام لوگ نماز میں رسول اللہ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ (۱۰۱۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نخل (غطفان کے علاقے میں نجد کا ایک مقام) میں تھے آپ نے اپنے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی، مشرکوں نے حملے کا ارادہ کیا، پھر انہوں نے کہا: انہیں ابھی چھوڑ دو، اس کے بعد ان کی ایسی نماز ہے جو انہیں اپنے بیٹوں سے بھی محبوب تر ہے (اس نماز کی ادائیگی کے وقت ان پر حملہ کریں گے) جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مشرکوں کے ارادہ سے باخبر کیا، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی دو صفیں بنائیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے آگے تھے، سب نے تکبیر کہی، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسرے صف والے کھڑے رہے، جب سجدہ کرنے والوں نے سر اٹھایا تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا، پھر جب وہ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو پہلی صف والے پیچھے ہٹ گئے اور دوسری صف والے اگلی صف میں آ گئے، سب نے رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد نبی اکرم ﷺ سے متصل صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسرے صف والے کھڑے رہے، جب پہلی صف والوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا۔ (۱۰۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی، دشمن رسول اللہ ﷺ اور آپ کے قبلے کے درمیان تھے، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں، آپ نے تکبیر کہی، ہم سب نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی آپ نے رکوع کیا ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی، جب آپ سجدہ کر کے کھڑے ہوئے اور پہلی صف والے آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے تو پچھلی صف والے سجدوں میں چلے گئے، پھر پچھلی صف والے آگے بڑھے اور پہلے صف والے پیچھے ہٹ

۱۰۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۲۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۰۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آئے، پھر ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو پہلی صف والوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر جب پہلی صف والے سجدے کے بعد قعدے میں بیٹھے تو پچھلی صف والے سجود میں چلے گئے، پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا۔ (۱۰۱۵)

حضرت صالح بن خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ اس صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف باندھی اور صحابہ کی دوسری جماعت دشمن کے سامنے موجود رہی، انہوں نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، رسول اللہ ﷺ حالت قیام میں رہے، صحابہ کی وہ جماعت پہلی رکعت مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلی گئی، دوسری جماعت آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کی باقی ماندہ دوسری رکعت ادا کی، آپ ﷺ قعدہ کی حالت میں رہے، یہاں تک کہ دوسری جماعت نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ (۱۰۱۶)

مخمل بن دماث اور ثعلبہ بن زہدم الیربوعی روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان کی ایک جنگ میں شرکت کی، انہوں نے لوگوں سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں کوئی شریک ہوا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شریک ہوا ہوں، آپ نے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہی، پھر یہ حضرات پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کے مقابل جا کھڑے ہوئے اور دوسری جماعت آگے آئی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا، رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہوئی۔ (۱۰۱۷)

غورث بن الحارث کا واقعہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ذات الرقاع میں رسول

۱۰۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۲۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۱۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۲۶، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۰۱۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۸۰، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، (دستور یہ تھا کہ) جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیتے (آپ ﷺ ایسے ہی درخت کے سایہ میں آرام فرما تھے کہ) ایک مشرک آیا، رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی تھی اس نے آپ کی تلوار لے کر اسے سونت لیا اور رسول اللہ ﷺ سے بولا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، تب اس نے کہا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ عزوجل تجھ سے بچائے گا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار میان میں ڈال کر اسے لٹکا دیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام نخل میں محارب بن خصفہ سے جنگ کی، مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غورث بن الحارث نام کا مشرک تلوار سونت کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ، تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ غورث بولا: آپ اچھے گرفت میں لینے والے ہو (مجھ پر احسان کریں)، آپ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ سے لڑائی نہیں کروں گا اور نہ آپ سے لڑائی کرنے والوں کا ساتھ دوں گا، آپ نے اسے جانے دیا، اس نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا کہ میں تمہارے یہاں سب سے اچھے انسان کے پاس سے آرہا ہوں۔

پھر جب ظہر یا عصر کی نماز کا وقت آیا تو آپ نے صحابہ کو نماز خوف پڑھائی، صحابہ کے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا، دوسرے گروہ نے آپ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ لوگ ان لوگوں کی جگہ چلے گئی جو دشمن کے مقابل کھڑے تھے اور دوسری جماعت نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اس طرح صحابہ کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں۔ (۱۰۱۸)

۱۰۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۱۱، ۱۴۵۱۲، ۱۴۷۶۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

عدیم النظیر پہرہ داری

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، وہاں مشرکوں کی ایک عورت ماری گئی، جب رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس روانہ ہوئے، اس عورت کا شوہر آ گیا جو پہلے وہاں موجود نہ تھا، تو اس نے قسم کھائی کہ وہ اس وقت چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک اصحاب محمد ﷺ میں سے کسی کو (اپنی بیوی کے بدلے میں) قتل نہیں کر دے گا، وہ نبی اکرم ﷺ کے لشکر کے پیچھے چل پڑا، نبی ﷺ نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور فرمایا: آج رات ہماری پہرہ داری کون کرے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! ہم یہ کام کریں گے، آپ نے فرمایا: تم گھاٹی کے دہانے پر پہرہ دو، نبی اکرم ﷺ لشکر کے ساتھ گھاٹی میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، جب یہ دو حضرات گھاٹی کے دہانے پر پہنچے تو انصاری صحابی نے مہاجر سے پوچھا: آپ کو پہرہ داری کے لئے رات کا کون سا حصہ پسند ہے پہلا یا آخری؟ تاکہ دوسرے حصے میں میں یہ ذمے داری نبھاؤں، اس نے کہا: تم رات کے پہلے حصے میں یہ ذمے داری نبھاؤ، چناں چہ مہاجر صحابی لیٹ کر سو گیا، اور انصاری صحابی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔

اتنے میں وہ شخص (مقتولہ عورت کا شوہر) آ پہنچا، جب اس نے ایک آدمی کی پرچھائیں دیکھی تو سمجھ گیا کہ یہ لشکر کا دیدبان ہے، اس نے انصاری کو تیر مارا، تیر آ کر لگا تو انصاری صحابی نے اپنے جسم سے تیر نکال کر رکھ دیا اور خود برابر کھڑا نماز پڑھتا رہا، اس آدمی نے دوسرا تیر مارا، تیر آ کر لگا اور انصاری نے پھر اسی طرح کیا، تیر کھینچ کر نکالا اسے رکھا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، پھر اپنے ساتھی کو جگایا اور کہا میرے اوپر حملہ ہوا ہے، وہ صحابی اچھل کر کھڑے ہوئے جب حملہ آور نے دو آدمیوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ ان لوگوں کو اس کا پتہ چل گیا ہے اور وہ بھاگ گیا۔

جب مہاجر صحابی نے انصاری صحابی پر خون دیکھ کر حیرت سے کہا: سبحان اللہ! تم نے مجھے کیوں نہ جگایا؟ انصاری نے کہا: میں ایک سورت پڑھ رہا تھا، میں نے اسے مکمل کیے بغیر

Marfat.com

نماز کو ختم کرنا پسند نہیں کیا، لیکن جب اس نے لگا تار تیر برسائے تو میں نے رکوع کر لیا اور تمہیں جگا دیا، اللہ کی قسم! اگر پہرہ داری ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہوتا جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا تو اس سورت کے ختم ہونے سے پہلے میں اپنی جان دے دیتا (لیکن اسے مکمل کئے بغیر نہ رہتا)۔(۱۰۱۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کم زور اونٹ پر سوار ہو کر گیا، جب آپ واپس ہوئے، میرے ساتھی آگے نکلتے جا رہے تھے اور میں پیچھے ہوتا جا رہا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس اونٹ نے مجھے پیچھے کر دیا ہے، آپ نے فرمایا: اسے بٹھاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری کو بٹھا دیا اور مجھ سے فرمایا: اپنے ہاتھ کی چھڑی مجھ کو دو یا فرمایا کہ درخت سے ایک چھڑی کاٹ لاؤ، میں نے ایسا ہی کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس چھڑی سے کئی مرتبہ اس اونٹ کو کونچا، پھر ارشاد فرمایا: اب سوار ہو جاؤ، میں سوار ہوا اونٹ چلا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اونٹ اب رفتار میں آپ ﷺ کی ناقہ کا مقابلہ کر رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ مجھ سے باتیں کرتے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا: جابر! کیا تم اپنا یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بل کہ میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں، بل کہ تم اسے میرے ہاتھ بیچ دو، میں نے عرض کیا: آپ اس کی قیمت لگائیے، آپ نے فرمایا: میں نے اسے ایک درہم کے عوض لے لیا، میں نے عرض کیا: نہیں، اس میں تو یا رسول اللہ آپ مجھے گھاٹے میں ڈال رہے ہیں، آپ نے فرمایا: اچھا دو درہم میں، میں نے عرض کیا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی قیمت بڑھاتے بڑھاتے ایک اوقیے تک پہنچا دی، تب میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں، آپ نے فرمایا: تم راضی ہو، میں نے کہا: جی ہاں، اب یہ اونٹ آپ کا ہوا، آپ نے فرمایا: میں نے اسے لے لیا۔

۱۰۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۹۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: شوہر دیدہ یا کنواری سے؟ میں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے، آپ نے فرمایا: تو نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے اور اپنی سات بیٹیاں چھوڑ گئے، تو میں نے ایسی خاتون سے نکاح کر لیا جو ان کی کنگھی چوٹی کرتی ہے اور ان کی نگرانی رکھتی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اب جو ہم لوگ مقام صرار پر پہنچیں گے تو ہم اونٹ ذبح کرنے کا کہیں گے اور وہ پورا دن وہاں ٹھہریں گے، جب وہ (تمہاری بیوی) ہمارے بارے میں سنے گی تو اپنے غالیچے جھاڑے گی (گھر کی صفائی ستھرائی کرے گی بستر وغیرہ مہیا کرے گی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہ خدا، ہمارے ہاں تو غالیچے نہیں ہیں، آپ نے فرمایا: عن قریب ہو جائیں گے، جب تم گھر پہنچو تو ہوشیاری سے کام لینا، چناں چہ جب ہم لوگ صرار پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، اونٹ ذبح کر دیا گیا، اور ہم نے وہ دن وہیں گزارا، پھر شام کو رسول اللہ ﷺ اور ہم مدینے میں داخل ہوئے، میں نے اپنی بیوی کو سارا قصہ سنایا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ بھی بتایا، اس نے کہا: تمہیں اطاعت و فرماں برداری سے کام لینا چاہئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی، میں نے اونٹ کو پکڑا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر جا بٹھایا، پھر میں مسجد میں آپ ﷺ کے قریب جا بیٹھا، رسول اللہ مسجد سے باہر نکلے، اونٹ دیکھ کر فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ جابر لایا ہے، آپ نے فرمایا: جابر کہاں ہے؟ مجھے بلایا گیا، آپ نے فرمایا: بھتیجے! آؤ، اپنا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہے، پھر بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: جابر کو لے جاؤ اور اسے ایک اوقیہ (سونا) دے دو، میں بلال کے ساتھ گیا، انہوں نے مجھے ایک اوقیہ اور اس سے کچھ زیادہ ہی دے دیا، اللہ کی قسم! یہ اوقیہ ہمارے ہاں برابر بڑھتا رہا اور ہمارے گھر میں

Marfat.com

موجود رہا، یہاں تک کہ وہ یوم حرہ میں لوگوں کے سامان کی لوٹ مار میں لوٹ لیا گیا۔(۱۰۲۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے تھکے ماندے اونٹ پر چلا جا رہا تھا، میں نے سوچا اسے آزاد چھوڑ دوں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے اسے پیر مارا اور اس کے لئے دعا فرمائی، پھر تو وہ ایسا چلا کہ ایسا کبھی نہیں چلا تھا، آپ نے فرمایا: اسے ایک اوقیے میں میرے ہاتھ بیچ دو، میں نے اسے بیچنا مناسب نہ سمجھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یہ مجھے بیچ دو، تو میں نے اسے آپ کے ہاتھ بیچ دیا اور اپنے اہل خانہ تک اس پر سوار رہنے کی شرط لگا لی، جب ہم واپس آ گئے میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جب میں تم سے سودا کر رہا تھا تو تم سمجھ رہے تھے کہ میں تمہارا اونٹ لے لوں گا، اپنا اونٹ اور اس کی قیمت لے جاؤ، دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔(۱۰۲۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شرط پر مجھ سے میرا اونٹ خرید فرمایا کہ میں اس پر سوار ہو کر (اپنے گھر تک) جاؤں گا، پھر آپ نے مجھے اونٹ اور اس کی قیمت دونوں عطا فرما دیں۔(۱۰۲۲)

۱۰۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۰۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۸۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۰۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

عمرۃ القضاء (ذی قعدہ ۷ ہجری)

صرف تین دن مکہ میں گزارنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (حدیبیہ میں) اہل مکہ سے اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ آپ (آئندہ سال جب عمرہ کرنے آئیں گے تو) صرف تین روز مکہ مکرمہ میں گزاریں گے۔ اور صحابہ کی تلواریں میانوں میں ہوں گی۔ (۱۰۲۳)

قوت کا مظاہرہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش مکہ نے کہا: محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کو یثرب (مدینہ طیبہ) کے بخار نے کم زور کر دیا ہے، جب رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضاء کے سال تشریف لائے آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ طواف کرتے وقت تین چکروں میں رَمل کریں (کندھے ہلاتے ہوئے تیز تیز لپک کر چلیں) تاکہ مشرک ان کی قوت دیکھیں چناں چہ جب مسلمانوں نے رَمل کیا تو قریش نے کہا: انہیں بخار نے کم زور نہیں کیا۔ (۱۰۲۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم عمرے کے لئے آئے انہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کم زور کر دیا تھا، مشرکوں نے کہا: تمہارے پاس ایسے لوگ آرہے ہیں جنہیں بخار نے کم زور کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات سے مطلع فرما دیا، سو آپ نے اپنے اصحاب کو رَمل کا حکم فرمایا، مشرک حطیم کی طرف بیٹھے انہیں دیکھ رہے تھے، صحابہ کرام نے رَمل کیا اور دو رکنوں (رکن یمانی اور رکن اسود) کے درمیان (معمول کے مطابق) چلے، مشرکوں نے

۱۰۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۷۴، ۱۸۱۰۸، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۴، ۲۷۹۰، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

(آپس میں) کہا: تم تو ان کے بارے یہ کہتے تھے کہ انہیں بخار نے کم زور کر دیا ہے لیکن یہ تو اچھے خاصے طاقت ور ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے بہ طور شفقت مسلمانوں کو تمام چکروں میں رَمل کرنے کا حکم نہیں دیا (صرف پہلے تین چکروں میں رَمل کا حکم فرمایا)۔(۱۰۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے، انہیں یثرب کے بخار نے کم زور کر دیا تھا، مشرکوں نے کہا: تمہارے ہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کم زور کر دیا اور انہیں وہاں کے نامناسب حالات کا سامنا ہے، مشرک حطیم کی طرف بیٹھ گئے، اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کی بات سے آگاہ فرما دیا، سو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو طواف کے تین چکروں میں رَمل کرنے کا حکم فرمایا تا کہ مشرک ان کی قوت کا نظارہ کریں اور دو رکنوں کے درمیان چلنے کا حکم فرمایا، وہاں سے مسلمان مشرکوں کو دکھائی نہیں دیتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو از راہِ شفقت تمام چکروں میں رَمل کا حکم نہیں فرمایا، مشرکوں نے کہا: تمہارا تو یہ خیال تھا کہ انہیں بخار نے کم زور کر دیا ہے حال آں کہ یہ تو فلاں، فلاں سے زیادہ طاقت ور ہیں۔(۱۰۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے بعد عمرۃ القضاء میں مکہ مکرمہ میں داخلے کے وقت نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: کل تمہاری قوم کے لوگ تمہیں دیکھیں گے وہ تمہیں مضبوط دیکھیں، پھر جب صحابہ کرام مسجد (حرام) میں داخل ہوئے، انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، پھر رَمل کیا (کندھے ہلاتے ہوئے لپک لپک کر تیز تیز چلے) نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے، جب رکن یمانی پر پہنچے تو رُکن اسود تک اپنی عام چال سے چلے، آپ نے تین چکروں میں اسی طرح (رَمل) کیا اور باقی چار چکر عام رفتار سے پورے فرمائے۔(۱۰۲۷)

۱۰۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۸۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۸۶۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمرے کے لئے مرالظہر ان میں پڑاؤ فرمایا، صحابہ کرام کو معلوم ہوا کہ قریش ان کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ کم زوری کے باعث یہ لوگ صحیح طرح طواف بھی نہیں کرسکیں گے، صحابہ کرام نے کہا: اگر ہم اپنے اونٹ ذبح کر کے ان کا گوشت کھالیں اور شوربہ پی لیں تو صبح جب ہم لوگوں کے سامنے مکہ میں داخل ہوں تو ہم تازہ دم ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بل کہ تمہارے پاس زادِراہ کے طور پر جو کچھ ہے اسے جمع کرلو، صحابہ کرام نے زادِراہ جمع کرلیا اور چمڑے کے دسترخوان بچھادیے، سب نے مل کر کھایا اور سیر ہوکر اپنے اپنے تھیلے بھر کر چلے گئے۔

پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے مسجد حرام میں داخل ہوئے، قریش حطیم کی طرف بیٹھے تھے، آپ نے اپنی چادر سے اضطباغ کیا (اپنی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال لیا) اور فرمایا: لوگ تم میں کم زوری نہ دیکھیں، پھر آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور طواف شروع کیا، جب رکن یمانی پر پہنچ کر (لوگوں سے) اوجھل ہوئے تو رکن اسود تک عام رفتار سے چلے، قریش کے لوگوں نے (یہ دیکھ کر) کہا: یہ تو عام رفتار سے چل ہی نہیں رہے ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھر رہے ہیں، آپ ﷺ نے تین چکروں میں اسی طرح (رَمل) کیا، سو یہ سنت ہے، نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں بھی اس طرح (پہلے تین چکروں میں) رمل فرمایا تھا۔ (۱۰۲۸)

صحابہ کرام حضور ﷺ کی حفاظت کرتے رہے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، ہم نے بھی طواف کیا، آپ نے نماز پڑھی ہم نے بھی نماز پڑھی، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، ہم نے مشرکوں کی ایذارسانی سے آپ کو بچانے کے لئے آپ کو اپنی حفاظت میں لئے رکھا۔ (۱۰۲۹)

۱۰۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۷۷۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۲۹، ۱۸۶۵۰، مسند عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنا معاملہ عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا (کہ وہ جیسے مناسب سمجھیں کریں) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح نبی ﷺ سے کر دیا۔ (۱۰۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا۔ (۱۰۳۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما احرام کی حالت میں کسی شخص کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے سرف نامی چشمے پر حالت احرام میں میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، اور مناسک کی تکمیل کے بعد آپ نے اسی مقامِ سرف میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شبِ عروسی بسر فرمائی تھی۔ (۱۰۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور مناسک کی تکمیل کے بعد احرام سے باہر آنے کے بعد مقام سرف میں ان کے ساتھ شبِ عروسی بسر فرمائی، اور سرف ہی میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ (۱۰۳۳)

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے غیر مُحرم ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور غیر محرم ہونے کی حالت میں شب عروسی بسر فرمائی۔ یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی سرف نامی جگہ میں وفات ہوئی، اور انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ تخلیہ فرمایا تھا، میں

۱۰۳۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۲، ۲۴۳۳، ۲۵۸۲، ۲۹۷۳، ۳۰۴۴، ۳۰۹۹، ۳۲۲۳، ۳۲۷۳، ۳۳۹۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۸، ۳۰۹۹، ۳۳۰۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۳۔ رقم الحدیث: ۳۳۷۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کی قبر میں اترے تھے۔(۱۰۳۴)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری مکہ مکرمہ سے واپسی پر احرام سے نکلنے کے بعد مجھ سے مقامِ سرف میں نکاح فرمایا تھا۔(۱۰۳۵)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر محرم ہونے کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور غیر محرم ہونے ہی کی حالت میں شب عروسی بسر فرمائی، میں دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔(۱۰۳۶)

شہر سے چلے جانے کا مطالبہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ میں آئے اور معاہدے کے مطابق (مکہ میں تین دن اقامت کی) مدت پوری ہوگئی، اہل مکہ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: اپنے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) سے کہیں کہ شہر سے چلے جائیں کیوں کہ مدت پوری ہو چکی ہے، چناں چہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے نکل گئے۔(۱۰۳۷)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم (عمرے کی ادائیگی کے بعد) مکہ سے نکلے تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چچا، چچا پکارتے ہوئے ہمارے پیچھے آئی، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا اور کہا: اپنی چچازاد بہن کو سنبھالو، جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اس لڑکی کے بارے میں میرا، جعفر اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم میں تنازعہ ہوا (کہ بچی کس کی کفالت میں رہے گی) جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میری چچازاد ہے اور

۱۰۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۸۸، حدیث میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

۱۰۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۷۵، ۲۶۳۰۱، حدیث میمونہ بنت الحارث الھلالیہ زوج النبی ﷺ

۱۰۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۶۵۶، حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۶۱، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس کی خالہ یعنی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میرے عقد میں ہے (لہٰذا اس کی پرورش میرا حق ہے) زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ اور زید رضی اللہ عنہما میں مؤاخات قائم فرمائی تھی) میں نے کہا: اسے میں لایا ہوں اور یہ میری چچازاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جعفر! تم صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو، علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، اور زید! تم ہمارے بھائی اور دوست ہو، لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیوں کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی (دودھ شریک) بھائی کی بیٹی ہے۔ (۱۰۳۸)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، انہوں نے نجاشی کی طرف (حبشہ میں) ہجرت کی، وہاں ان کا انتقال ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ فرمایا، اس وقت وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کر دیا اور چار ہزار درہم بطور مہر کے دیے، پھر ان کی تیاری کرائی اور انہیں شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا، پوری تیاری نجاشی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کرائی گئی، رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف کچھ نہیں بھیجا، اور نبی کریم ﷺ کی (دیگر) ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم تھا۔ (۱۰۳۹)

۱۰۳۸۔ رقم الحدیث: ۷۷۲، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۰۴۱، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۸۶۲، من حدیث ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

جنگ موتہ

لشکر کے ساتھ روانگی کا اجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موتہ کی طرف ایک لشکر بھیجا، اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا: اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو ابن رواحہ سالار لشکر ہوں گے، حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ میں شریک ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: تمہیں (لشکر کے ساتھ روانگی سے) کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا: تاکہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کی ایک صبح یا شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (۱۰۴۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریئے میں بھیجا، یہ جمعہ کا دن تھا، ان کے ساتھی روانہ ہو گئے، انہوں نے سوچا میں پیچھے رہ جاتا ہوں، نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر لشکر سے جا ملوں گا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: تم صبح کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں روانہ نہیں ہوئے، انہوں نے عرض کیا: میں نے سوچا آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر ان سے جا ملوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم زمین کے تمام خزانے خرچ کر دو تم ان کی صبح (کے اجر) کو نہیں پا سکتے۔ (۱۰۴۱)

یکے بعد دیگرے تینوں سالارانِ لشکر کی شہادت کی خبر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اگر زید شہید ہو جائیں تو

۱۰۴۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۹۶۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تمہارے امیر جعفر ہوں گے اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو تمہارے امیر عبداللہ بن رواحہ ہوں گے، ان لوگوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، زید رضی اللہ عنہ نے علم سنبھالا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے علم لیا وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم لے لیا، وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، تو جھنڈا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا، اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی، نبی کریم ﷺ کو ان کی خبر ملی، آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: تمہارے بھائیوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا، زید نے علم سنبھالا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، پھر جعفر بن ابی طالب نے علم سنبھالا اور لڑتے لڑتے شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے علم لے لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے تو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے علم لیا اور اللہ نے اسے فتح عطا فرمائی۔

پھر آپ رکے رہے اور تین روز تک جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے پاس تشریف نہ لائے، پھر ان کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر گریہ نہ کرنا، میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم چوزوں کی طرح (ننھے منے سے) تھے، آپ نے فرمایا: حجام کو بلاؤ، حجام کو لایا گیا اس نے ہمارے سر مونڈ دیے، پھر آپ نے فرمایا: (جعفر رضی اللہ عنہ کا بیٹا) محمد ہمارے چچا ابو طالب کا ہم شکل ہے، (دوسرا بیٹا) عبداللہ سیرت وصورت میں میرے مشابہ ہے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بلند فرمایا اور تین مرتبہ دعا کی کہ اے اللہ! جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور عبداللہ کے ہاتھ کی تجارت میں برکت عطا فرما۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہماری والدہ ہمیں لائیں اور ہماری یتیمی اور اپنے دکھ کا اظہار کرنے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خاندان پر فقر و فاقے سے خوف زدہ ہو، میں دنیا اور آخرت میں ان کا سرپرست ہوں۔ (۱۰۴۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: زید نے علم لیا وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہو گیا پھر عبد

۱۰۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۷۵۳، حدیث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ ابن رواحہ نے علم لیا اور وہ بھی شہید ہو گیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر بغیر سالاری کے خالد نے پرچم لیا اور اللہ نے اسے فتح عطا فرما دی، اور مجھے اس پر خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یا فرمایا: انہیں اس بات پر خوشی نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔(۱۰۴۳)

رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش امرا کو روانہ کیا اور فرمایا: تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ ابن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، جعفر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میرا یہ خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر فرمائیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا: جاؤ، تم نہیں جانتے کہ کس بات میں خیر ہے۔

سو لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرا، پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور ''الصلاۃ جامعۃ'' کی منادی کرنے کا حکم دیا (لوگ جمع ہو گئے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ لوگ روانہ ہو کر دشمن کے مقابل ہوئے تو زید شہید ہو گئے اس کے لئے بخشش کی دعا کرو، لوگوں نے زید رضی اللہ عنہ کے لئے مغفرت کی دعا کی، پھر علَم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمن پر سخت حملہ کیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں، اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو، پھر علَم عبداللہ بن رواحہ نے لیا اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کر کے شہید ہو گیا، اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو، پھر علَم خالد بن ولید نے لے لیا، وہ (مقرر کردہ) امرا میں سے نہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں بلند فرما کر دعا کی: اے اللہ! خالد تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد فرما، اسی دن سے خالد رضی اللہ عنہ کا نام سیف اللہ پڑ گیا، پھر (اس لشکر کی واپسی پر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائیوں کے استقبال اور ان کی مدد کے لئے نکلو، کوئی شخص پیچھے نہ رہے، چناں چہ شدید گرمی میں سب

۱۰۴۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۰۴، ۱۱۷۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ (۱۰۴۴)

آل جعفر رضی اللہ عنہ کا گریہ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں اس وقت چالیس کھالوں کی دباغت کر چکی تھی، آٹا گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلا کر تیل لگا کر صاف ستھرا کر چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں آپ کے پاس لائی، آپ نے ان کو سونگھا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کیا آپ کو جعفر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ آج مارے گئے ہیں، میں کھڑی ہو کر رونے چیخنے لگی اور میرے پاس عورتیں جمع ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کی طرف چلے گئے، اور آپ نے (گھر والوں سے) فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا بنانے میں غفلت نہ کرنا وہ سب جعفر کے صدمے میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۰۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر حزن و ملال کے آثار نظر آئے، میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! جعفر کے گھر کی عورتیں گریہ وزاری کر رہی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انہیں منع کرو، وہ صاحب گئے پھر واپس آ کر کہا: میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی، پھر تیسری مرتبہ اس صاحب کے واپس آ کر یہی الفاظ دہرانے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے مونہوں میں مٹی جھونک دو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دل میں کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے نہ تو تو رسول اللہ ﷺ کا حکم پورا

۱۰۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۰۴۵، ۲۲۰۶۰، حدیث ابی قتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۴۶، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کرتا ہے نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی جان چھوڑتا ہے۔(۱۰۴۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر حزن و ملال کے آثار دیکھے، ایک صاحب نے آپ کے پاس آ کر کہا: یارسول اللہ! عورتیں (گریہ وزاری کرنے میں) ہم پر غالب آ گئی ہیں اور انہوں نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے، آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور انہیں خاموش کرو، وہ صاحب گئے پھر واپس آ کر وہی الفاظ دہرائے، بسا اوقات تکلف نے تکلف کرنے والوں کو نقصان پہنچایا ہے، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کرو اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے مونہوں میں مٹی جھونک دو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا: تجھے اللہ دُور کرے، بہ خدا تو نے اپنی طبیعت پر قابو نہ پایا (بار بار آ کر اپنے الفاظ دہراتا رہا) اور نہ تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر سکا، میں سمجھ گئی کہ یہ ان عورتوں کے مونہوں میں مٹی جھونکنے پر بھی قادر نہ ہو سکیں گے۔(۱۰۴۷)

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا بنانے کا حکم

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب (میرے والد) جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آل جعفر کے لئے کھانا بناؤ ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں (حزن و ملال میں) مشغول کر دیا ہے۔(۱۰۴۸)

تین دن کے بعد سوگ نہیں

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تیسرے روز نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد سوگ

۱۰۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۹۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۳۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۵۴، حدیث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نہ منانا۔(۱۰۴۹)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تین دن سوگ کے کپڑے پہننا پھر جو چاہو کرنا۔(۱۰۵۰)

جنگ موتہ میں شریک ایک حمیری مجاہد کا واقعہ

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان مسلمانوں میں شامل تھا جو شام کی طرف جنگ موتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، ہمارے ساتھ یمن کے قبیلہ حمیر کا ایک شخص آ کر شامل ہوا جس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے اونٹ ذبح کیا، وہ شخص برابر تاک میں رہا یہاں تک کہ اس نے اونٹ کے چمڑے سے ڈھال کے برابر کھال حاصل کی اور اسے زمین پر بچھا کر سکھایا، جب وہ خشک ہوگئی تو اس کے لئے ڈھال جیسی بن گئی۔

پھر ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوا جن میں رومی اور قضاعہ کے عرب شامل تھے، انہوں نے ہم سے سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک شخص سرخ وسفید رنگ کے گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین سونے کی تھی اور پٹکا بھی مخلوط سونے کا تھا، تلوار بھی اسی طرح تھی، وہ مسلمانوں پر سخت حملے کر رہا تھا، وہ حمیری شخص ایک پتھر کے پیچھے اس شخص کی تاک میں بیٹھا تھا، جیسے ہی وہ رومی اس کے پاس سے گزرا، اس شخص نے پیچھے سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور تلوار سے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں، رومی گر پڑا اور اس شخص نے تلوار کے بھرپور وار سے اس کو قتل کر دیا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اس آدمی نے رومی مقتول کا سامان طلب کیا، لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مقتول رومی کا کچھ سامان اسے دیا اور باقی روک لیا (اسے مقتول کا پورا ساز وسامان

۱۰۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۴۳، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۱۰۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۶۹۲۲، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

Marfat.com

نہ دیا اسے بہت زیادہ سمجھا) جب اس شخص نے عوف رضی اللہ عنہ کے ٹھکانے پر واپس آ کر انہیں واقعہ سنایا تو حضرت عوف نے اس سے کہا: خالد کے پاس واپس جاؤ وہ تمہیں باقی ماندہ سامان بھی دے گا، وہ شخص خالد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس کے بعد عوف رضی اللہ عنہ خود خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا: ہاں معلوم ہے، عوف رضی اللہ عنہ بولے: پھر آپ نے اسے مقتول رومی کا پورا سامان کیوں نہیں دیا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسے بہت زیادہ سمجھا ہے، عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے مقتول کا پورا سامان دے دو ورنہ اگر میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی میں رسول اللہ کو یہ بات بتاؤں گا، خالد رضی اللہ عنہ نے پھر بھی اسے مقتول کا باقی سامان نہ دیا۔

جب یہ حضرات مدینہ طیبہ پہنچے تو عوف رضی اللہ عنہ نے اس حمیری کو نبی اکرم ﷺ کے پاس واقعہ عرض کرنے کو بھیجا، آپ نے خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا، عوف رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے تھے اور فرمایا: خالد! تجھے کس چیز نے اس کو مقتول کا سامان دینے سے روکا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اسے بہت زیادہ سمجھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے سامان دے دو، خالد رضی اللہ عنہ عوف کے پاس سے گزرے تو عوف رضی اللہ عنہ نے خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور کہا: وہی ہوا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے متعلق تجھ سے کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے عوف رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن لی، آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: اسے مت دو، کیا تم میری خاطر میرے امرا کو نہیں چھوڑ سکتے، تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اونٹ اور بکریاں خریدیں پھر پانی پینے کے وقت انہیں حوض پر لایا تو انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف پانی پی لیا اور گدلا پانی چھوڑ دیا، تو صاف اور عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور گھٹیا چیزیں امرا کے لئے ہیں؟۔(۱۰۵۱)

۱۰۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۶۷، ۲۳۴۷۷، حدیث مالک بن عوف الاشجعی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کے مقابلے اور انعام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرایا جو گھوڑے گھڑ دوڑ کے لئے تیار کئے گئے تھے، انہیں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑوایا، اور جو گھوڑے مقابلے کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک کروایا، میں بھی اس روز گھوڑے کا سوار تھا میں مقابلہ جیت گیا، مجھے گھوڑے نے اپنی سبک رفتاری سے مسجد بنوزریق تک پہنچادیا۔ (۱۰۵۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کرایا اور سبقت لے جانے والے کو انعام عطا فرمایا۔ (۱۰۵۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (رسول اللہ ﷺ کی) عضباء اونٹنی (دوڑ کے مقابلے میں کبھی) پیچھے نہیں رہتی تھی، ایک مرتبہ ایک بدوی اپنے جوان اونٹ پر آیا، عضباء سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس سے آگے نکل گیا، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر یہ بات گراں گزری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر حق ہے وہ اس دنیا میں جس چیز کو رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے اسے پست بھی فرماتا ہے۔ (۱۰۵۴)

سرکاری چراگاہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (مقام) نقیع کو گھوڑوں کی چراگاہ قرار دیا۔ حدیث کے ایک راوی حماد کہتے ہیں میں نے اس حدیث کے راوی (اپنے شیخ) عبداللہ سے پوچھا: حضور ﷺ نے اسے اپنے گھوڑوں کے لئے چراگاہ بنایا تھا، انہوں نے جواب دیا: نہیں، مسلمانوں کے گھوڑوں کے لئے۔ (۱۰۵۵)

۱۰۵۲۔ رقم الحدیث: ۴۴۷۳، ۴۵۸۰، ۵۱۵۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۵۳۔ رقم الحدیث: ۵۶۲۴، ۶۴۳۰، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۲۴۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۔ رقم الحدیث: ۵۶۲۳، ۶۴۰۲، ۶۴۲۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اسے تین یا پانچ، طاق مرتبہ غسل دو، پانچویں مرتبہ میں کافور یا قدرے کافور لگا دینا، جب تم انہیں غسل دے چکو تو مجھے خبر کرنا، ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند عطا فرمایا اور فرمایا اسے (کفن سے پہلے) اس میں لپیٹ دو۔

دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحب زادی کے غسل کے وقت ان سے فرمایا: دائیں طرف سے اور وضو کے مقامات سے غسل کی ابتدا کرنا، اور ہم نے نبی ﷺ کی صاحب زادی کے سر کے بالوں کے تین حصے کئے، بالوں کی دو حصے ان کے سر کے پیچھے اور ایک حصہ ان کی پیشانی پر رکھ دیا۔(۱۰۵۶)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم آپ کی صاحب زادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ نے فرمایا: اسے تین، پانچ یا زیادہ مرتبہ غسل دینا، اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا، آخر میں کافور لگا دینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا، جب ہم فارغ ہو چکیں ہم نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا: (کفن دینے سے پہلے) اسے اس میں لپیٹ دو، آپ نے اپنی صاحب زادی کو تین، پانچ یا سات، طاق مرتبہ غسل دینے کا فرمایا، اور ہم نے آپ کی صاحب زادی کے بالوں کے تین حصے کر دیے۔(۱۰۵۷)

۱۰۵۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۷۱، ۲۶۷۵۷، حدیث ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا

۱۰۵۷۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۶۶، ۲۰۲۷۸، ۲۶۷۵۲، ۲۶۷۵۴، ۲۶۷۶۱، حدیث ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

فتح مکہ (رمضان ۸ ہجری)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رمضان میں دو غزوے کئے، غزوۂ بدر اور غزوۂ فتح، ہم نے دونوں میں (دورانِ سفر) روزے نہیں رکھے۔ (۱۰۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال ۱۷ رمضان کو روانہ ہوئے، جب آپ مرالظہران میں پہنچے آپ نے روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر شروع فرمایا، آپ روزہ رکھتے رہے، جب عسفان میں پہنچے تو آپ نے پانی منگوا کر دن میں نوش فرمایا تا کہ لوگ دیکھ لیں، پھر آپ نے مکہ میں داخل ہونے تک روزہ نہیں رکھا، مکہ رمضان ہی میں فتح ہوا، رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر روزہ رکھا اور نہیں رکھا، اب (دورانِ سفر) جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ (۱۰۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ مکہ کے لئے رمضان میں کوچ فرمایا، رسول اللہ ﷺ قدید تک روزے رکھتے رہے، جب قدید میں پہنچے آپ نے دودھ کا پیالہ منگوایا اسے نوش فرمایا، پھر آپ کے صحابہ کرام نے روزہ توڑ دیا، یہاں تک کہ یہ حضرات مکہ پہنچے۔ (۱۰۶۱)

مجاہدین اسلام کی تعداد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان ۸ ھ میں دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مدینہ سے (مکہ کے لئے) روانہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ اور

۱۰۵۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۱، ۱۴۳، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۸۷۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۹۸۷، ۳۱۵۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۶۱۔ رقم الحدیث: ۳۱۶۶، ۳۱۹۹، مسند عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مسلمان روزے رکھتے رہے، یہاں تک کہ آپ عسفان اور قدید کے درمیان مقام کدید میں پہنچے، آپ نے روزہ توڑ دیا، مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا، پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ (۱۰۶۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کی طرف روانہ ہوئے، آپ نے ابورہم کلثوم بن حصین بن عتبہ بن خلف الغفاری کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا، یہ رمضان کی دس تاریخ تھی، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے روزہ رکھا، جب آپ عسفان اور ارج کے درمیان کدید کے چشمے پر پہنچے، آپ نے روزہ توڑ دیا، پھر آپ روانہ ہوئے اور دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ مرالظہران میں اترے۔ (۱۰۶۳)

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا اہل مکہ کو خط

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد کو بھیجا، ارشاد فرمایا تم ''روضۂ خاخ'' پہنچو وہاں تمہیں ایک ہودج نشین عورت ملے گی جس کے پاس خط ہوگا، اس سے خط لے آؤ، ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے روضۂ خاخ پہنچے، وہاں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے اس سے کہا: خط نکالو، وہ بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اسے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تجھے برہنہ کر دیں گے، (تیری مکمل تلاشی لیں گے) تو اس نے اپنے بالوں کی چوٹی سے ایک خط نکال دیا۔

ہم خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام تھا، جس میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے کسی معاملے (مکہ پر حملہ کی تیاری) کی خبر دی گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاطب! یہ کیا ہے؟

حاطب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میرے معاملے میں جلدی نہ فرمایئے، میں قریشی نہیں ہوں لیکن ان میں شامل ہو گیا ہوں، آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں ان کے وہاں رشتہ دار ہیں جو مکہ میں ان کے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہیں، میں نے چاہا میرا

۱۰۶۲۔ رقم الحدیث: ۳۰۷۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۶۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ان سے نسبی تعلق تو نہیں ہے، میں ان پر ایک احسان کر دوں تا کہ اس کے بدلے میں وہ میرے عزیز و اقارب کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام کافر یا مرتد ہو کر نہیں کیا، نہ ہی میں نے یہ کام اسلام کے بعد کفر پر راضی ہوتے ہوئے کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہیں سچ بتایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاطب غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہے اور تمہیں کیا خبر اللہ تعالیٰ نے بدر کے شرکا سے فرمایا ہے کہ تم جو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (۱۰۶۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور ابو مرثد کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے اور فرمایا: تم ''روضۂ خاخ'' پہنچو وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا مشرکوں کے نام خط ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، ہم اپنے گھوڑوں پر روانہ ہو کر وہاں پہنچے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک عورت کو اپنے اونٹ پر سفر کرتے ہوئے پایا، حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کے (مکہ کی طرف) کوچ کے بارے میں خط لکھا تھا، ہم نے اسے کہا: تمہارے پاس خط کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے سامان کی تلاشی لی، ہمیں اس میں کچھ نہ ملا تو میرے دونوں ساتھیوں نے کہا: ہمیں تو اس کے پاس کوئی خط نہیں ملا، میں نے کہا: میں جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے غلط بیانی نہیں فرمائی، پھر میں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا: اگر تو نے خط نکال کر نہ دیا تو میں تجھے برہنہ کر دوں گا، تو وہ جھکی اور اپنی چادر کے کمر بند سے خط نکال دیا، ہم خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاطب! تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (کفر نہیں اختیار کیا) لیکن میں نے چاہا مشرکوں پر احسان کروں جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے اہل و عیال اور مال کو

۱۰۶۴۔ رقم الحدیث: ۶۰۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ان سے محفوظ رکھے، آپ کے صحابہ میں سے ہر ایک کے وہاں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے سبب اللہ تعالیٰ ان کے اہل وعیال اور مال کو محفوظ رکھتا ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا، اس کے لئے خیر کے سوا کچھ نہ کہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن ماردوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہے؟ تمہیں کیا خبر کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا ہو کہ تم لوگ جو چاہو عمل کرو تمہارے لئے جنت ہے، یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔(۱۰۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ خط تو نے لکھا ہے؟ وہ بولے: جی ہاں، لیکن اللہ کی قسم یا رسول اللہ میرے دل سے ایمان نہیں گیا (میں نے کفر نہیں اختیار کیا) لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہاجرین قریش میں سے ہر شخص کے (مکہ میں) عزیز و اقارب ہیں جو ان کے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہیں (وہاں میرا کوئی رشتہ دار نہیں جو میرے اہل وعیال کو تحفظ فراہم کرے) میں نے اس امید پر انہیں خط لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح میرے اہل وعیال کو تحفظ عطا فرما دے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے حاطب کے بارے میں اجازت مرحمت فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے قتل کر دو گے؟ عرض کیا: جی ہاں، اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں، آپ نے فرمایا: تجھے کیا خبر کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا ہو: تمہارا جو جی چاہے عمل کرو۔(۱۰۶۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خط لکھ کر انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کا ارادہ فرما رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے متعلق بتایا جس کے پاس یہ خط تھا، اس عورت کی طرف صحابہ کو بھیجا گیا اور

۱۰۶۵۔ رقم الحدیث: ۸۲۹، ۱۰۹۳، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۱۰۶۶۔ رقم الحدیث: ۵۸۴۴، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

سے ہے (کہ جیسی) سے وہ خط حاصل کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاطب! یہ کام تو نے کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: نہیں بال، بیشک میں نے یہ کام اللہ کے رسول کو دھوکہ دینے اور ان کی خیانت کی وجہ سے نہیں کیا، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اپنے دین کو پورا کر کے رہے گا، حقیقت یہ ہے کہ میں قریش میں (بنی ہوں، میری والدہ کا) تعلق قریش سے ہے، میں ان پر احسان کرنا چاہتا تھا (تاکہ وہ میرے اہل و عیال کا خیال رکھیں)، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اس کا سر نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ اہل بدر میں سے ایک شخص ہے، تجھے کیا پتہ ہو سکتا ہے اللہ عزوجل نے اہل بدر پر متوجہ ہو کر فرمایا ہو: جو چاہے عمل کرو (میں نے تمہیں بخش دیا ہے)۔ (۱۰۶۷)

دورانِ سفر روزہ رکھنا اور نہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان میں فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے، آپ روزے رکھتے رہے، یہاں تک کہ جب آپ کدید پہنچے، آپ نے روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۶۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر (دورانِ سفر) رسول اللہ ﷺ نے روزے رکھے، یہاں تک کہ جب مقام قدید میں آئے آپ کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، آپ نے روزہ توڑ دیا اور لوگوں کو بھی روزہ توڑنے کا حکم فرمایا۔ (۱۰۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ کے ارادے سے روانہ ہوئے، آپ روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں آئے، آپ نے برتن طلب فرمایا، اسے ہاتھ پر رکھا جب لوگوں نے اسے دیکھ لیا، آپ نے روزہ توڑ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے (دورانِ سفر) جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ (۱۰۷۰)

۱۰۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۶۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۵، ۳۲۴۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۶، ۳۲۶۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں روانہ ہوئے، آپ نے دورانِ سفر رمضان کے روزے رکھے، مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ روزے رکھے، جب آپ کدید پہنچے آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا، آپ اونٹنی پر سوار تھے، آپ نے پانی نوش فرمالیا، لوگ دیکھ رہے تھے، آپ انہیں باخبر کر رہے تھے کہ آپ نے روزہ توڑ دیا ہے، سو مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے، آپ نے عسفان تک روزے رکھے، پھر آپ نے پانی منگوا کر اسے ہاتھ سے اوپر کیا تاکہ لوگ دیکھ لیں اور روزہ توڑ دیا، یہاں تک کہ آپ مکہ پہنچے، (آپ نے پھر روزہ نہیں رکھا) یہ رمضان کا مہینہ تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے (دورانِ سفر) رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہے اور نہیں بھی رکھا، سو جو چاہے (سفر کی حالت میں) روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ (۱۰۷۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں مکے کی طرف روانہ ہوئے آپ روزے سے رہے، لیکن جب آپ راستے میں پانی کے ایک تالاب سے گزرے اور یہ گرمی کا وقت تھا، لوگ پیاس کی وجہ سے اپنی گردنیں بلند کرنے لگے اور شدت سے پانی کی طلب محسوس کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا، اسے اپنے ہاتھ پر رکھا، یہاں تک کہ سب نے اسے دیکھ لیا پھر آپ نے اسے نوش فرمالیا، اور لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔ (۱۰۷۳)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ مرالظہران پہنچے تو آپ نے ہمیں دشمن کا سامنا ہونے کی اطلاع دی اور ہمیں روزہ توڑنے کا حکم دیا، چناں چہ ہم سب نے روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۷۴)

۱۰۷۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۷۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۷۳۔ رقم الحدیث: ۳۴۵۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۴۹، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے روزے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ کی جانب سفر کیا، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہوگا، یہ آپ کی طرف سے رخصت تھی، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے چھوڑ دیا، پھر جب ہم نے دوسری منزل پر پڑاؤ کیا تو آپ نے فرمایا: صبح تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا روزہ نہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہوگا سو تم روزہ ختم کردو، یہ لازمی حکم تھا، تو ہم نے روزہ توڑ دیا، بعد ازاں ہم نے خود کو سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۱۰۷۵)

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال رمضان کی دو راتیں گزرنے کے بعد ہمیں روانگی کی اطلاع دی، ہم روزہ رکھتے ہوئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام کدید میں پہنچے، آپ نے ہمیں روزہ ختم کرنے کا حکم فرمایا، پھر بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا، یہاں تک کہ جب ہم دشمن کے قریب والے پڑاؤ پر پہنچے تو آپ نے ہمیں روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تو ہم سب نے روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۷۶)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: دشمن کے مقابلے کے لئے قوت حاصل کرو، اور رسول اللہ ﷺ روزے سے تھے، میں نے مقام عرج میں دیکھا رسول اللہ ﷺ پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے، آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے روزے سے بعض لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے، پھر جب آپ مقام کدید میں پہنچے، آپ نے پیالہ منگوا کر پانی نوش فرمایا تو لوگوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ (۱۰۷۷)

۱۰۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۰۹۱۴، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۱۴۱۶، ۱۱۴۱۷، مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۷۳، ۱۶۱۶۵، ۱۶۱۶۶، ۲۶۶۷۹، ۲۲۶۸۰، حدیث بعض اصحاب النبی ﷺ

Marfat.com

والدہ ماجدہ کی قبر پر

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ فتح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ چند قبروں کی طرف تشریف لے گئے، قریبی قبر کے پاس پہنچ کر آپ بیٹھ گئے، ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے آپ کسی انسان سے باتیں کر رہے ہیں، آپ رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عز وجل سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی، مجھے اجازت دی گئی، پھر میں نے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو منع فرما دیا۔

میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قربانیوں کا گوشت تین دنوں کے بعد رکھنے سے، اب حسب خواہش (جب تک چاہو) اسے کھاؤ، تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا، اب جو چاہے قبروں کی زیارت کرے مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی ہے، جو چاہے دعا کرے۔ اور میں نے تمہیں دبّا، حنتم اور مزفت (شراب سازی میں استعمال ہونے والے برتن) کے استعمال سے منع کیا تھا اور بعض برتنوں کے استعمال کا حکم دیا تھا، برتن کسی چیز کو حلال اور حرام نہیں کرتے، تم ہر نشہ آور چیز سے بچو۔ (۱۰۷۸)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم ودّان میں تھے، آپ نے فرمایا: تم میرے آنے تک اپنی جگہ پر رہو، پھر آپ تشریف لے گئے اور ہمارے پاس نڈھال تشریف لائے، ارشاد فرمایا: میں اپنی والدہ کی قبر پر آیا، میں نے اپنے رب سے شفاعت کی درخواست کی تو مجھے منع فرما دیا۔ میں نے تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا، اب جایا کرو، میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب کھاؤ اور حسب خواہش رو کے رکھو، اور میں نے تمہیں (شراب کی تیاری میں استعمال ہونے والے) ان برتنوں میں پینے سے روکا تھا، اب ان میں حسب ضرورت پی سکتے ہو۔ (۱۰۷۹)

۱۰۷۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۲۹، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۰۸، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سورۃ الفتح کی تلاوت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو دورانِ سفر اپنی سواری پر سورۃ الفتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔(۱۰۸۰)

صبر سے کام لینے کی ترغیب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں چونسٹھ انصاری اور چھ مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا اگر ہم نے کسی دن مشرکوں پر غلبہ پایا تو ہم ان سے بدلہ لے کر رہیں گے، جب مکہ فتح ہوا ایک غیر معروف آدمی نے کہا: آج کے بعد قریش نہیں ہوں گے، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا: فلاں، فلاں کے سوا ہر کالے اور گورے کو امن حاصل ہے، آپ نے چند مجرموں کا نام لیا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ O (۱۰۸۱)

اور اگر تم انہیں سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی، اور اگر تم صبر سے کام لو تو بے شک صبر کرنے والوں کے لئے صبر بہت اچھا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم صبر کریں گے، بدلہ نہیں لیں گے۔(۱۰۸۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز چونسٹھ انصاری اور حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت چھ مہاجر شہید ہوئے، مشرکوں نے مسلمان شہدا کی لاشوں کا مثلہ کیا، انصار نے کہا: اگر ہم نے کبھی ان پر غلبہ پایا تو ان سے بھرپور بدلہ لیں گے، فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف شخص نے پکار کر کہا: آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

۱۰۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۰۱۹، ۲۰۰۳۵، ۲۰۰۴۲، حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۔ النحل: ۱۲۶

۱۰۸۲۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۳، حدیث ابی العالیۃ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ۝

اور اگر تم انہیں سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی، اور اگر تم صبر سے کام لو تو بے شک صبر کرنے والوں کے لئے صبر بہت اچھا ہے۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے قتل سے ہاتھ روک لو۔ (۱۰۸۳)

شہر میں داخلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ مکہ کے بالائی علاقے کداء سے شہر میں داخل ہوئے، اور عمرۃ القضاء کے موقع پر کدی (زیریں علاقے) سے داخل ہوئے۔ (۱۰۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ ثنیۃ الاذخر سے شہر میں داخل ہوئے۔ (۱۰۸۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ میں داخلے کے وقت نبی اکرم ﷺ کے سر پر خود تھا۔ (۱۰۸۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فتح کے روز مکے میں داخل ہوئے، آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔ (پہلے خود پہنا ہوا تھا پھر اسے اتار کر سیاہ عمامہ زیب سر فرمالیا)۔ (۱۰۸۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکے میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ (۱۰۸۸)

۱۰۸۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۴، حدیث ابی العالیۃ الریاحی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۹۰، ۲۵۱۲۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۸۵۔ رقم الحدیث: ۲۵۷۰۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۲۴۴۱، ۱۲۹۳۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۸۸، ۱۴۷۳۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۸۸۔ رقم الحدیث: ۵۲۰۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مدینے سے) تشریف لائے، مکے میں داخل ہوئے، آپ نے زبیر اور خالد رضی اللہ عنہما کو لشکر کے میمنہ اور میسرہ پر امیر مقرر فرما کر روانہ فرمایا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں پر امیر مقرر فرمایا جن کے پاس زرہیں اور خود نہ تھے وہ وادی کے نشیبی علاقے سے گزرے، رسول اللہ ﷺ اپنے فوجی دستے میں موجود تھے، قریش نے اپنے اوباشوں کو جمع کر لیا اور کہا انہیں آگے کر دیتے ہیں اگر انہیں کچھ (مال) ملا ہم ان کے ساتھ ہوں گے، اور اگر پکڑ لیا گیا تو ہم سے جو مانگا جائے گا ہم دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس بلاؤ، میرے پاس انصار کے علاوہ کوئی نہ آئے، میں نے انصار کو بلایا وہ آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا: تم قریش کے اوباشوں اور ان کے تابع لوگوں کو دیکھ رہے ہو، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: انہیں کاٹ دو اور مجھ سے کوہِ صفا پر ملو، ہم روانہ ہوئے ہم میں سے جو شخص قتل کرنا چاہتا قتل کر دیتا، اور ان اوباشوں میں سے کوئی ہمارے ساتھ مقابلہ نہ کر سکا۔

ابو سفیان نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش کی جماعت ختم ہو جائے گی، آج کے بعد قریش کا کوئی فرد باقی نہیں رہے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا وہ امن میں ہوگا، جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ محفوظ رہے گا، لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ نے کمان کی نوک پکڑی اور طواف کے دوران کونے میں موجود اس بت کی طرف تشریف لائے جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے، آپ نے اس کی آنکھ میں چوکا دیا اور یہ آیت پڑھی: حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ پھر آپ کوہِ صفا پر چڑھے جہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگا، آپ نے ہاتھ اٹھائے اور جب تک اللہ نے چاہا آپ دعا اور ذکر میں مشغول رہے، انصار پہاڑ کے نیچے تھے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آپ کو اپنے شہر کی محبت

Marfat.com

اور اپنے رشتہ داروں کی الفت نے گھیر لیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی آئی، وحی کی آمد ہم پر مخفی نہیں رہتی تھی، وحی کے اختتام تک کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا، جب وحی اختتام کو پہنچی تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نے کہا ہے اس شخص پر اپنے شہر اور اپنے قرابت داروں کی محبت غالب آ گئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے یہ کہا ہے، آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، میرا جینا اور میرا مرنا تمہارے ساتھ ہوگا، انصار روتے ہوئے آپ سے عرض کرنے لگے: بہ خدا ہم نے یہ بات اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت کے حرص میں کہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔(۱۰۸۹)

مکہ میں جائے قیام

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر عرض کیا: کل ان شاء اللہ (مکہ فتح ہونے پر) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارا کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (جہاں ہم قیام کریں) پھر آپ نے فرمایا: کافر، مؤمن کا اور مؤمن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔(۱۰۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتح یابی کی صورت میں ہم ان شاء اللہ خیف میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے باہم مل کر کفر پر (برقرار رہنے کی) قسمیں کھائی تھیں۔(۱۰۹۱)

فتح مکہ کی تاریخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ تیرہ رمضان کو فتح ہوا۔(۱۰۹۲)

۱۰۸۹۔ رقم الحدیث: ۷۸۶۲، ۱۰۵۶۵، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۵، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۰۹۱۔ رقم الحدیث: ۷۰۷۹، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کعبہ کے اردگرد بت اور تصاویر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (حرم میں) داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے، آپ انہیں اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی سے چوکا دیتے اور یہ آیات تلاوت کرتے جاتے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ و مَا يُعِيْدُO (۱۰۹۳)

حق آچکا، باطل نہ تو پہلے کچھ کرسکا ہے اور نہ کرسکے گا۔

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاO (۱۰۹۴)

حق آگیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل تھا ہی مٹنے کے لئے۔ (۱۰۹۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم کی تصاویر ملاحظہ فرمائیں، آپ نے فرمایا: حال آں کہ یہ لوگ سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، یہ ابراہیم (علیہ السلام) کی تصویر ہے ان کا کیا حال کر رکھا ہے کہ ان کے ہاتھ میں فال گیری کے تیر ہیں۔ (۱۰۹۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) جب مکہ میں تشریف لائے تو بتوں کی موجودگی میں کعبے کے اندر داخل ہونے سے احتراز فرمایا، پھر آپ کے حکم سے بتوں کو نکال دیا گیا اور تصویروں کو مٹا دیا گیا، ان میں حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں بھی تھیں ان کے ہاتھوں میں فال کے تیر تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان (مشرکوں) پر اللہ کی مار ہو، اللہ کی قسم! ان کو علم ہے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) نے کبھی تیروں سے فال گیری نہیں کی، پھر آپ ﷺ

۱۰۹۳۔ سبا:۴۹

۱۰۹۴۔ بنی اسرائیل:۸۱

۱۰۹۵۔ رقم الحدیث:۳۵۷۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۔ رقم الحدیث:۲۵۰۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس کے کونوں میں تکبیریں کہیں اور باہر آ گئے، کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی۔ (۱۰۹۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھر میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا، فتح مکہ کے موقع پر جب آپ مقام بطحاء میں تھے، آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ کعبے میں جا کر اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں، اور آپ اس وقت تک بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں موجود تمام تصاویر کو مٹا نہیں دیا گیا۔ (۱۰۹۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعبے میں تصاویر تھیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہیں مٹانے کا حکم دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑا گیلا کر کے ان تصاویر کو مٹا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کعبے میں داخل ہوئے، اس وقت کعبے کے اندر کوئی تصویر باقی نہ رہی تھی۔ (۱۰۹۹)

ابن خطل کے قتل کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے، آپ کے سر پر خود تھا، آپ نے خود اتارا، کسی شخص نے آ کر کہا: ابن خطل کعبے کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ (ابن خطل اپنے مسلمان غلام کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا)۔ (۱۱۰۰)

کعبے کی چابی طلب فرمائی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر سوار (حرم میں) داخل ہوئے، اسے کعبے کے سامنے بٹھایا اور

۱۰۹۷۔ رقم الحدیث: ۳۰۸۳، ۳۴۴۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۸۶، ۱۴۲۰۴، ۱۴۶۸۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۰۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۳۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۱۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۵۷، ۱۲۲۷۰، ۱۲۵۲۱، ۱۳۰۰۰، ۱۳۰۲۴، ۱۳۱۰۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عثمان بن طلحہ سے (کعبے کی) چابی طلب فرمائی، عثمان چابی لینے گیا تو اس کی ماں نے چابی دینے سے انکار کر دیا، عثمان نے کہا: چابی دے دیں ورنہ میری پیٹھ سے تلوار پار ہوگی (مجھے قتل کر دیا جائے گا) ماں نے عثمان کو چابی دے دی، اس نے کعبے کا دروازہ کھول دیا، رسول اللہ ﷺ کعبے میں داخل ہوئے، بلال، عثمان اور اسامہ بھی آپ کے ساتھ اندر چلے گئے اور کچھ دیر کے لئے دروازہ بند کر دیا گیا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں طاقت ور جوان آدمی تھا، (رسول اللہ ﷺ کے باہر تشریف لانے کے بعد) میں نے لوگوں سے سبقت کی اور بلال رضی اللہ عنہ کو کعبے کے دروازے پر پالیا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: اگلے دو ستونوں کے درمیان، میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ (۱۱۰۱)

کعبے کے اندر نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے کونوں میں دعا کی، پھر باہر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ (۱۱۰۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ اسامہ بن زید کی اونٹنی پر سوار داخل ہوئے، اسے کعبے کے صحن میں بٹھایا، عثمان بن طلحہ کو چابی لانے کا فرمایا، وہ چابی لائے اور دروازہ بند کر دیا گیا پھر اسے کھول دیا گیا، میں لوگوں سے پہلے آگے بڑھا، میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو کعبے کے دروازے پر کھڑا ہوا پایا، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا: اگلے دو ستونوں کے درمیان، میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں؟ (۱۱۰۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے اندر

۱۱۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۰۵، حدیث بلال رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۵۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۰۳۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۳، ۵۱۵۴، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

دو رکعت نماز پڑھی، عن قریب ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں اس سے منع کریں گے۔ (۱۱۰۴)

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ نے دروازے کے سامنے والے دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ (۱۱۰۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اپنے گھر جا کر جو راستے ہی میں تھا کپڑے پہنتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے ہیں، میں گھر سے چلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ اس وقت کعبے سے باہر آ چکے تھے اور آپ کے صحابہ کعبے کے دروازے سے حطیم تک بیت اللہ کو چوم رہے تھے، انہوں نے اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان میں تھے، میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کعبے میں داخل ہو کر کیا کیا؟ انہوں نے بتایا: آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں۔ (۱۱۰۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان اپنا چہرۂ انور بیت اللہ پر رکھا ہوا تھا، اور صحابہ کرام بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ سے چمٹے ہوئے تھے۔ (۱۱۰۷)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ نے اس کے تمام کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی، آپ باہر نکلے، باہر آ کر آپ نے کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: یہ قبلہ ہے (یہ عطاء کی روایت ہے)، ابو جعفر کی روایت میں ہے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبے کے اندر نماز پڑھی۔ (۱۱۰۸)

۱۱۰۴۔ رقم الحدیث: ۵۰۴۵، ۵۰۴۶، ۵۰۹۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۶۱، احادیث عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۲۵، حدیث عبدالرحمٰن بن صفوان عن النبی ﷺ

۱۱۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۲۲، ۱۵۱۲۴، حدیث عبدالرحمٰن بن صفوان عن النبی ﷺ

۱۱۰۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۷، ۲۱۲۹۰، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازہ بند کرنے کا حکم فرمایا، تب بیت اللہ کے اندر چھ ستون تھے، آپ ﷺ کعبے کے دروازے کے قریب والے دو ستونوں کے پاس آئے، وہاں بیٹھ کر اللہ کی حمد وثنا کی، دعا مانگی اور استغفار کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے کعبے کے پچھلے حصے کی طرف تشریف لائے، اپنا چہرۂ انور اور جسم کعبے پر رکھا اور اللہ کی حمد وثنا کی، دعا مانگی اور استغفار کیا، پھر آپ واپس پلٹے اور بیت اللہ کے ہر کونے میں اللہ عزوجل کی ثنا، تکبیر، تسبیح، تہلیل کہی، استغفار اور دعا میں مشغول رہے، پھر آپ کعبے سے باہر تشریف لائے، کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں، پھر واپس پلٹے اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔(۱۱۰۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عثمان بن طلحہ، اسامہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہم کعبہ میں داخل ہوئے، دروازہ بند کر دیا گیا، جب آپ باہر تشریف لائے، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے بتایا: آپ نے دو ستون اپنے دائیں طرف اور ایک ستون اپنے بائیں طرف رکھا، تین ستون آپ کی پشت کی جانب تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی، آپ کے اور قبلہ (کی دیوار) کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔(۱۱۱۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز لوگوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر لی، پھر نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، ابن عمر کو خبر نہ ہو سکی، جب انہیں نبی ﷺ کے کعبے میں داخلے کا بتایا گیا وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے نبی ﷺ کی پیروی میں اندر نماز پڑھنے کے لئے کعبے میں داخل ہونے کے لئے آئے، رسول اللہ ﷺ انہیں دروازے سے باہر ملے، انہوں نے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ نے کعبے کے اندر کیا کیا؟ بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ نے سامنے کا رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں پھر کچھ دیر دعا کر کے باہر آ گئے، آپ ﷺ اور کعبے کی دیوار کے

۱۱۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۳۱۵، ۲۱۳۱۶، ۲۱۳۲۳، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۱۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۷۷، حدیث بلال رضی اللہ عنہ

Marfat.com

درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا، مقام ابراہیم آپ کی پشت کی جانب تھا۔ (۱۱۱۱)

حضرت عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی، جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی، کعبے کے کونوں میں تکبیریں کہیں۔ (۱۱۱۲)

کعبے میں مینڈھے کے سینگ

بنو سلیم کی ایک خاتون رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ کا دروازہ کھلوایا، آپ کعبے میں داخل ہوئے پھر فارغ ہو کر باہر تشریف لائے، عثمان چلے گئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس بلوایا، وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں داخل ہو کر مینڈھے کے دو سینگ دیکھے ہیں، میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا کہ انہیں ڈھانپ دو، انہیں ڈھانپ دو، کیوں کہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازی کو (اپنی طرف) مشغول کر دے۔

اس حدیث کے ایک راوی سفیان کہتے ہیں یہ سینگ کعبے میں موجود رہے، یہاں تک کہ جب بیت اللہ کو آگ لگی تو یہ بھی اس میں جل گئے۔ (۱۱۱۳)

لوگوں سے خطاب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز کعبے کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی، یاد رکھو کوڑے یا لاٹھی سے عمداً قتل کی دیت سو اونٹ ہے، دیت مغلظ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی، دورِ جاہلیت کی ہر نخوت، ہر خون اور ہر دعویٰ میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے، (آج سے باطل ہے) البتہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی کلید برداری کے عہدے میں ان کو

۱۱۱۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۸۰، ۲۳۳۸۲، ۲۳۳۸۳، ۲۳۳۸۸، حدیث بلال رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۰۲، حدیث بلال رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۰۰، ۱۶۲۰۱، ۲۲۷۰۹، ۲۲۷۰۱۰، حدیث امرأۃ من بنی سلیم رضی اللہ عنہا

Marfat.com

برقرار رکھتا ہوں، وہ حسب سابق انہیں لوگوں کے پاس باقی رہیں گے۔(۱۱۱۴)

حضرت عقبہ بن اوس نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست دی، باخبر رہو دورِ جاہلیت کا ہر موروثی استحقاق، ہر خون (کا مطالبہ) اور دعویٰ میرے ان قدموں کے نیچے ہے، البتہ بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کا عہدہ برقرار ہیں، سنو! خطاءً مقتول کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے عمداً قتل کئے جانے والے کی طرح ہے، اس میں دیت مغلظہ سو اونٹ ہے، جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی، جس نے اس دیت میں ایک اونٹ کا بھی اضافہ کیا وہ زمانۂ جاہلیت کے لوگوں میں سے ہے۔

دوسری روایت میں ہے دیت کے سو اونٹوں میں سے تیس حقے (عمر کے چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنیاں) تیس جذعے (عمر کے پانچ سال میں داخل ہونے والے اونٹ) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں جو آئندہ سال بچہ دیں۔(۱۱۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال کعبے کی سیڑھی پر اللہ کی حمد وثنا کے بعد خطبے میں یہ بھی ارشاد فرمایا: لوگو! دورِ جاہلیت میں کئے گئے تمام معاہدوں کو اسلام مزید مضبوط کرتا ہے، اسلام میں معاہدہ نہیں اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، مسلمان آپس میں یک جان ہیں (کسی ایک کا معاہدہ سب پر لازم ہوگا) سب ایک ہاتھ ہیں، سب کا خون یک ساں (اہمیت کا حامل) ہے، مؤمن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے، اسلام میں شغار (کسی کے نکاح میں اپنی بہن یا بیٹی اس شرط پر دینا کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر کے اس کے نکاح میں دے گا) نہیں، زکوٰۃ کے جانوروں کو اپنے پاس منگوانے اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے جانوروں کو دور کر دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، زکوٰۃ لوگوں کے علاقوں میں ہی لی جائے گی، ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے جو ان کے آخری فرد تک لازم رہے گی،

۱۱۱۴۔ رقم الحدیث: ۴۵۶۹، ۴۹۰۷، ۵۷۷۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۶۲، ۱۴۹۶۳، ۱۴۹۶۴، احادیث عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پھر آپ نیچے اتر آئے۔(۱۱۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی پشت مبارک کعبے سے لگائے ہوئے تھے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہد کو دورانِ عہد قتل کیا جائے گا۔(۱۱۱۷)

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لئے عطیہ لینا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت کے لئے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ لینا جائز نہیں۔(۱۱۱۸)

عورت کا اس کی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا: عورت کا اپنی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے، (کوئی عورت اپنی پھوپھی اور خالہ پر بہ طور سوکن نہ لائی جائے)۔ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کی مسافت کا سفر نہ کرے۔(۱۱۱۹)

انگلیوں کی دیت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انگلی (کی دیت) میں دس اونٹ ہیں اور ہر دانت (کی دیت) میں پانچ اونٹ ہیں، سب انگلیاں اور دانت برابر ہیں۔(۱۱۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: انگلیوں (کی دیت) میں دس دس اور ہڈی ظاہر کرنے

۱۱۱۶۔ رقم الحدیث: ۶۶۵۳، ۶۷۵۸، ۶۸۷۸، ۶۹۷۳، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۱۷۔ رقم الحدیث: ۶۶۵۱، ۶۷۵۷، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۱۸۔ رقم الحدیث: ۶۶۸۸، ۶۶۸۹، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۱۹۔ رقم الحدیث: ۶۶۷۳، ۶۷۳۱، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۲۰۔ رقم الحدیث: ۶۶۷۲، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

والے زخموں میں (بہ طور دیت) پانچ پانچ اونٹ ہیں۔(۱۱۲۱)

نماز عصر اور فجر کے بعد نوافل کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے خطاب فرمایا، آپ کعبے سے اپنی پشت مبارک لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی (نفل) نماز نہیں ہے، تمام مسلمانوں کا خون برابر ہے، ان میں سے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے، اور وہ اپنے علاوہ پر سب ایک ہاتھ (کی طرح) ہیں، سنو! کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی معاہد (ذمی) کو عہد کی مدت میں قتل نہ کیا جائے۔(۱۱۲۲)

ایک خزاعی کے ہاتھوں بنو بکر کے ایک شخص کا قتل اور آپ کا خطبہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خزاعہ کے بنو بکر کے خلاف ہتھیاروں کے سوا سب لوگ ہتھیار رکھ دیں، آپ نے خزاعہ کو عصر کی نماز تک اجازت دی، پھر آپ نے ان سے بھی ہتھیار رکھ دینے کا ارشاد فرمایا، اگلے دن مزدلفہ میں خزاعہ کے ایک شخص کو بنو بکر کا آدمی ملا تو خزاعی نے اسے قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے دیکھا آپ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ حد سے تجاوز کرنے والا شخص وہ ہے جو حرم میں قتل کرے یا ایسے شخص کو قتل کرے جو قاتل نہ ہو یا دورِ جاہلیت کی دشمنی کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔

اسی اثنا میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: فلاں میرا بیٹا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ایسا دعویٰ نا قابل اعتبار ہے، بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

انگلیوں (کی دیت) میں دس دس اونٹ اور ہڈی کو ظاہر کرنے والے زخموں (کی دیت) میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا: نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک

۱۱۲۱۔ رقم الحدیث: ۶۷۳۳، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۲۲۔ رقم الحدیث: ۶۹۳۱، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کوئی (نفل) نماز نہیں ہے، کسی عورت کا اس کی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے، اور کسی عورت کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عطیہ لینا جائز نہیں۔ دورِ جاہلیت کے معاہدے پورے کرو، اسلام نے ان کو اور مضبوط کیا ہے، اسلام میں ایسا نیا معاہدہ نہ کرو۔ (۱۱۲۳)

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کا حرام ہونا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے سال مکے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے، ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں کیا حکم ہے، کیوں کہ اسے کشتیوں اور کھالوں پر ملا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ حرام ہے، پھر ارشاد فرمایا: یہود پر اللہ کی پھٹکار ہو، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرما دیا تو وہ اسے بہتر صورت میں لا کر بیچتے اور اس کی قیمت کھاتے رہے۔ (۱۱۲۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے شراب کو بہا (دینے کا حکم) دیا، شراب کے مٹکے توڑ دیے، اور شراب اور بتوں کی تجارت سے منع فرما دیا۔ (۱۱۲۵)

مکہ مکرمہ کی دائمی حرمت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: یہ شہر حرمت والا ہے، اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسے باحرمت بنایا ہے، یہ قیامت تک حرمت والا رہے گا، میرے سوا کسی کے لئے اس شہر میں قتل حلال نہیں کیا گیا، اور میرے بعد قیامت تک کسی کے لئے اس شہر میں قتل کرنا حلال

۱۱۲۳۔ رقم الحدیث: ۶۶۴۳، ۶۸۹۴، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۱۲۴۔ رقم الحدیث: ۶۹۵۸، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۱۴۰۶۳، ۱۴۰۸۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۱۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۴۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نہیں ہوگا، میرے لئے بھی صرف دن کے کچھ حصے میں اسے حلال کیا گیا، اب یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرمت والا رہے گا، نہ یہاں کا کانٹا توڑا جائے، نہ گھاس کاٹی جائے نہ یہاں کا شکار بھگایا جائے، نہ ہی یہاں کی گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے سوا کوئی اٹھائے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے، یہ ہمارے گھروں، قبروں اور سناروں کے کام آتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذخر گھاس کے سوا، اس کا کاٹنا حلال ہے۔ (۱۱۲۶)

حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک مکہ میں جنگ (جائز) نہیں ہوگی۔ (۱۱۲۷)

حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو مکے میں ان (مجرم) لوگوں کے قتل کا حکم دے کر یہ ارشاد فرماتے سنا: آج کے بعد کبھی بھی مکے میں جنگ (جائز) نہیں ہوگی اور نہ ہی قریش کے کسی فرد کو قید کی حالت میں قتل کیا جائے گا۔ (۱۱۲۸)

حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دوسرے روز خطبہ دینے کھڑے ہوئے، جسے میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے محفوظ رکھا اور میری آنکھوں نے آپ کو گفت گو کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: مکے کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے، لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا، جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے اس شہر میں خون بہانا اور درخت کاٹنا حلال نہیں ہے، اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے قتال کرنے پر یہاں خون بہانے کی رخصت کا کہے تو اس سے کہو: اللہ عزوجل نے اپنے رسول (ﷺ) کو اجازت دی تھی، تمہیں اجازت نہیں دی، میرے لئے بھی صرف دن کی ایک ساعت میں اسے حلال کیا گیا، پھر آج اس کی حرمت

۱۱۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۷۹، ۲۳۴۹، ۲۸۹۱، ۳۲۴۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۲۷۔ رقم الحدیث. ۱۴۹۷۸، ۱۴۹۷۹، ۱۸۵۴۰، ۱۸۵۴۱، حدیث حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۸۰ تا ۱۴۹۸۳، ۱۸۴۱۳، حدیث مطیع بن الاسود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کل کی طرح پلٹ آئی ہے، جو حاضر ہے اسے چاہئے یہ بات غائب تک پہنچا دے۔(۱۱۲۹)

ابوشاہ کے لئے خطبہ لکھ دینے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکے پر فتح عطا فرما دی، آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: اللہ نے مکہ سے ہاتھیوں کو (حملے سے) روک دیا اور اپنے رسول اور مؤمنوں کو اس شہر پر غلبہ عطا فرمایا، میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت کے لئے قتال کو حلال کیا گیا، اب یہ قیامت تک کے لئے محترم ہے (اس میں قتال جائز نہیں ہے) اس کا درخت نہ کاٹا جائے، اس کا شکار نہ بھگایا جائے، اعلان کرنے والے کے سوا کسی کے لئے اس کی گری پڑی چیز اٹھانا جائز نہیں، جس شخص کے کسی عزیز کو قتل کر دیا جائے اسے دو میں سے بہتر چیز کا اختیار ہے، فدیہ لے لے یا قاتل کو (قصاص میں) قتل کر دے۔

خطبہ کے بعد یمن کے ابوشاہ نامی ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔

اسی دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے کیوں کہ یہ ہماری قبروں اور گھروں کے کام آتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذخر کے سوا، (آپ نے اسے مستثنیٰ فرما دیا)۔(۱۱۳۰)

مقتول کی دیت ادا کرنا

حضرت ابوشریح الخزاعی الکعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فتح مکہ کے روز بنو بکر سے قتال کی اجازت دی یہاں تک کہ ہم نے ان سے اپنا بدلہ لے لیا آپ ابھی مکے ہی میں تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تلواریں رکھ دینے کا حکم دیا، اگلی صبح کو ہمارے چند لوگوں کو حرم میں بنو ہذیل کا ایک شخص ملا جو رسول اللہ ﷺ کو سلام کرنے جا رہا تھا، اس نے دورِ جاہلیت میں خزاعہ کو بہت نقصان پہنچایا تھا اور وہ اس کی تلاش

۱۱۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۳۸، ۲۶۶۲۳، حدیث ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۔ رقم الحدیث: ۷۲۰۱، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میں تھے، اس لئے انہوں نے اس شخص کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے اور امان حاصل کرنے سے پہلے قتل کر دیا۔

جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی آپ سخت ناراض ہوئے بہ خدا میں نے آپ کو اس سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا، ہم لوگ جلدی سے حضرت ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم کے پاس گئے تا کہ ان سے سفارش کی درخواست کریں اور ہمیں اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو رہا تھا۔

نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ عزوجل کے شایانِ شان اس کی ثنا کے بعد فرمایا: امابعد! اللہ عزوجل ہی نے مکے کو حرم قرار دیا ہے، اسے انسانوں نے حرم نہیں بنایا، کل میرے لئے بھی اسے دن کی ایک ساعت کے لئے حلال کیا گیا اور آج وہ اسی طرح قابل احترام (حرم) ہے جیسے ابتدا میں اللہ عزوجل نے اسے حرم قرار دیا تھا۔

اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ سرکش لوگ تین طرح کے ہیں، حرم میں قتل کرنے والا، اپنے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرنے والا اور دورِ جاہلیت کی کسی دشمنی کی وجہ سے قتل کرنے والا، اور میں بہ خدا اس شخص کی دیت ضرور دوں گا جسے تم نے قتل کیا ہے، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ (۱۱۳۱)

حضرت سعید بن ابی سعید المقبری بیان کرتے ہیں کہ جب عمرو بن سعید نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے کے لئے مکے کی طرف لشکر روانہ کیا، حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے اس سے اس معاملے میں گفت گو کی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان کیا، پھر اپنی قوم کی مجلس میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے، میں بھی آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا، انہوں نے عمرو بن سعید سے رسول اللہ ﷺ کا جو ارشاد بیان کیا تھا وہ انہیں بتایا اور عمرو بن سعید نے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کو جو جواب دیا تھا وہ بھی بتایا۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن سعید سے کہا: فتح مکہ کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، فتح مکہ کے دوسرے دن خزاعہ کے لوگوں نے ہذیل

۱۱۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۴۱، حدیث ابی شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے ایک مشرک کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ (یہ اطلاع ملنے پر) ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عز وجل نے جس دن سے زمین و آسمان پیدا کئے اس دن سے مکے کو حرم قرار دیا، سو یہ اللہ تعالیٰ کی حرمت سے قیامت تک حرم ہی رہے گا، لہٰذا کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یہ بات جائز نہیں کہ وہ مکہ میں کسی کا خون بہائے اور نہ اس میں کوئی درخت کاٹے، مجھ سے پہلے بھی کسی شخص کے لئے یہ حلال تھا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی صرف مختصر وقت کے لئے اس لئے حلال کیا گیا کہ اہل مکہ پر غضب کا اظہار مقصود تھا، سن لو! اب اس کی حرمت گزشتہ کل کی طرح لوٹ آئی ہے، یاد رکھو! تم میں حاضر لوگ غائب تک یہ بات پہنچا دیں، اور جو شخص تم سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں قتال کیا تھا تو کہہ دینا اللہ عز وجل نے اسے اپنے رسول کے لئے حلال کیا تھا تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا۔

اے بنو خزاعہ! اب قتل سے ہاتھ اٹھا لو، بہت قتل ہو چکا، تم نے جس آدمی کو قتل کیا ہے میں اس کی دیت دوں گا جس نے میرے اس مقام پر کھڑے ہونے کے، بعد کسی کو قتل کیا تو مقتول کے ورثا کو دو چیزوں میں اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں تو قاتل کو (قصاص میں) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کی دیت لے لیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی دیت ادا فرما دی جسے خزاعہ نے قتل کر دیا تھا۔

عمرو بن سعید نے حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے کہا: بزرگو! واپس جاؤ، ہم مکے کی حرمت کو آپ سے زیادہ جانتے ہیں، اس کی حرمت کسی خون بہانے والے (قاتل) (امیر کی) اطاعت چھوڑنے والے (باغی) اور جزیہ دینے والے سے مانع نہیں ہے۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہا: اس موقع پر میں وہاں موجود تھا تم موجود نہ تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دیں، سو میں نے پیغام پہنچا دیا ہے، اب تم جانو اور تمہارا کام۔ (۱۱۳۲)

۱۱۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۴۲، ۲۶۶۱۹، ۲۶۶۲۳، حدیث ابی شریح الخزاعی عن النبی ﷺ

Marfat.com

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت ہے، جب تمہیں جہاد کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔ (۱۱۳۳)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ نام کے ایک مہاجر صحابی جنہیں اسلام میں بڑی آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تھا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، فتح مکہ کے دن وہ اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: یارسول اللہ! انہیں ہجرت پر بیعت فرمالیں، آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: اب ہجرت (کا حکم) باقی نہیں ہے، (یہ سن کر) وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سقایہ (حاجیوں کو زمزم پلانے کی جگہ) میں گئے اور کہا: اے ابوالفضل! میں اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا تاکہ آپ ان کی ہجرت پر بیعت لیں لیکن آپ نے انکار فرمادیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ بغیر چادر لئے ان کے ساتھ چل پڑے اور جا کر کہا: یارسول اللہ! آپ کو میرے اور فلاں شخص کے درمیان تعلقات کا علم ہے، وہ آپ کے پاس اپنے والد کو لایا تاکہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں لیکن آپ نے انکار فرمادیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اسے بیعت کرلیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: آؤ، میں اپنے چچا کی قسم پوری کردوں، اب ہجرت باقی نہیں ہے۔ (۱۱۳۴)

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے، بھائی معبد اور مجالد بن مسعود کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا: آپ ان سے ہجرت پر بیعت لے لیں، آپ نے فرمایا: میں ان کی اسلام اطاعت اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں، کیوں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا، اور وہ (ان میں سے ہر ایک) نیکی کا

۱۱۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۹۹۲، ۲۳۹۲، ۳۳۲۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۳۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۱۲۳، حدیث عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ

Marfat.com

پیروکار رہوگا۔(۱۱۳۵)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن اپنے والد امیہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لے لیں، آپ نے فرمایا: بل کہ میں اس سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں، ہجرت ختم ہوگئی۔(۱۱۳۶)

حضرت اسود بن خلف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ قرن مصقلہ (مسقلہ) کے پاس لوگوں کو اسلام اور شہادت پر بیعت فرما رہے تھے، آپ ان سے اللہ پر ایمان اور لا الہ الا اللّٰہ و ان محمّدا عبدہ و رسولہ کی شہادت پر بیعت لے رہے تھے۔(۱۱۳۷)

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا اسلام

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (مقام) ذی طویٰ میں ٹھہرے، حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) نے اپنے چھوٹے بچوں میں سے ایک لڑکی سے کہا: اے بٹیا! ابوقبیس پہاڑ پر چڑھنے میں میری مدد کرو، اس وقت ان کی بینائی جاتی رہی تھی، لڑکی انہیں لے کر پہاڑ پر چڑھ گئی، ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بٹیا! تجھے کیا نظر آرہا ہے؟ اس نے کہا: ایک بڑا لشکر جمع نظر آرہا ہے، ابو قحافہ بولے یہ گھڑ سوار ہیں، اس نے کہا: میں ایک آدمی کو دیکھ رہی ہوں جو اس لشکر کے سامنے آگے پیچھے دوڑ رہا ہے، ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ وازع ہے جو سواروں کو حکم دیتا ہے اور ان کے آگے آگے رہتا ہے، پھر لڑکی نے کہا: اب لشکر پھیل گیا ہے، ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بہ خدا اب تو گھڑ سوار روانہ ہوگئے مجھے جلدی سے اپنے گھر لے چلو، وہ انہیں لے کر نیچے اتری لیکن گھر تک پہنچنے سے پہلے سواروں نے انہیں آلیا، لڑکی کے گلے میں چاندی

۱۱۳۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۲۰ تا ۱۵۴۲۴، ۲۰۱۶۱، حدیث مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۹۸، ۱۷۵۰۲، حدیث یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما

۱۱۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۰۵، ۱۷۰۸۰، حدیث الاسود بن خلف عن النبی ﷺ

Marfat.com

کا ہار تھا جسے ایک آدمی نے اس کی گردن سے اتار لیا۔

پھر جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو پکڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بوڑھے آدمی کو اپنے گھر میں کیوں نہ رہنے دیا میں خود اس سے ملنے چلا جاتا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے پاس آپ کو چل کر جانے سے زیادہ ان کا حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں، پھر آپ نے انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا، ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اسلام لے آؤ، اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے تو ان کا سر ثغامہ کی طرح (بالکل سفید) ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے بال رنگ دو، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی بہن کا ہاتھ پکڑا اور کہا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں میری بہن کا ہار واپس کر دو، کسی نے اس کا جواب نہ دیا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری پیاری بہن! اپنے ہار پر ثواب کی امید رکھو۔ (۱۱۳۸)

ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بال رنگنے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ کے تھوڑے سے بال سفید ہوئے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

فتح مکہ کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لائے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے اتار دیا، رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اعزاز کا خیال کرتے ہوئے فرمایا: بزرگ آدمی کو گھر میں رہنے دیتے ہم خود اس کے پاس چلے جاتے، ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا، ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ کی طرح سفید ہو چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں رنگ دو لیکن کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔ (۱۱۳۹)

۱۱۳۸۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۱۶، حدیث اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما

۱۱۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۲۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے دن نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، ان کا سر، داڑھی ثغامہ (پہاڑوں پر اگنے والا ایک درخت جس کے پھول اور پھل سفید ہوتے ہیں) جیسے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ان کے گھر کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ، ان کے بال رنگ دو، کالے رنگ سے بچانا۔ (۱۱۴۰)

ام ہانی رضی اللہ عنہا کی پناہ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے دو مشرک دیوروں کو پناہ دی ہے، میرا بھائی علی رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنا چاہتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی، جسے تو نے امن دیا اسے ہم نے امن دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا، انہوں نے آپ کے لئے پانی ڈالا، آپ نے غسل فرمایا، اور کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعات نماز پڑھی، یہ فتح مکہ کے دن چاشت کے وقت کی بات ہے۔ (۱۱۴۱)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن اپنے دیوروں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی، میں نے انہیں گھر میں داخل کر کے دروازہ بند کر لیا، میرا ماں جایا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) آیا اور ان پر تلوار سونت لی، میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئی، آپ مجھے نہ ملے، وہاں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تھیں وہ تو اپنے شوہر سے بھی سخت تھیں، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے، آپ پر غبار کا اثر تھا، میں نے آپ کو بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی اور جسے تو نے امن دیا اسے ہم نے امن دیا۔ (۱۱۴۲)

چاشت کی آٹھ رکعات پڑھنا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے

۱۱۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۹۳، ۱۴۰۴۶، ۱۴۲۳۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۱۴۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۵۲، ۲۶۳۵۷، حدیث ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا

۱۱۴۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۶۷، حدیث ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا

Marfat.com

مکے کے بالائی علاقے میں قیام فرمایا، میں آپ کے پاس آئی، ابوذر (رضی اللہ عنہ) پانی کا ٹب لائے، میں نے اس میں آٹے کا اثر دیکھا، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے پردہ کرلیا، آپ نے غسل فرمایا، بعدازاں نبی ﷺ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں، یہ چاشت کا وقت تھا۔ (۱۱۴۳)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز جمعہ کے دن دن چڑھے میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے کپڑے کا حکم دیا، کپڑے سے پردہ کرلیا گیا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر کھڑے ہوکر آٹھ رکعتیں پڑھیں جن کا قیام، رکوع اور سجود برابر تھے، میں نے آپ کی اس سے مختصر نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ رکوع اور سجود پوری طرح ادا کررہے تھے، میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کو یہ نفل پڑھتے نہیں دیکھا۔ (۱۱۴۴)

ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمانا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ایسا کام کیا ہے جو (پہلے) نہیں کیا کرتے تھے (کہ آپ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائی ہیں) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے دانستہ ایسا کیا ہے۔ (۱۱۴۵)

موزوں پر مسح فرمانا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو آج ایسا کرتے دیکھا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے دانستہ یہ کام کیا ہے۔ (۱۱۴۶)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو

۱۱۴۳۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۴۲، حدیث ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا

۱۱۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۵۹ تا ۲۲۳۶۲، ۲۶۳۶۵، حدیث ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا

۱۱۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۵۷، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۱۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۶۴، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرماتے تھے، فتح مکہ کے دن آپ نے وضو کیا، اپنے موزوں پر مسح فرمایا اور کئی نمازیں ایک وضو سے ادا کیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا ہے جو (قبل ازیں) نہیں کیا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر یہ کام کیا ہے۔ (۱۱۴۷)

نمازوں میں قصر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح فرمایا، وہاں سترہ دن قیام فرمایا، آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (نمازوں میں قصر فرماتے رہے)۔ (۱۱۴۸)

حضرت ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جوان نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سفر میں نبی ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا، آپ مجلس عوقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس جوان نے مجھ سے سفر میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا ہے، یہ بات مجھ سے خوب محفوظ کرلو کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کوئی سفر فرمایا ہے، اس میں واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھی ہیں، فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اٹھارہ راتیں مکے میں قیام فرمایا، لوگوں کو مغرب کے علاوہ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے، پھر (سلام کے بعد) ارشاد فرماتے: مکے والو! کھڑے ہوکر آخری دو رکعتیں پڑھ لو ہم مسافر ہیں۔

پھر آپ نے حنین اور طائف کے غزوے میں بھی دو دو رکعتیں پڑھیں، بعد میں آپ جعرانہ میں تشریف لائے وہاں سے ذی القعدہ میں عمرہ فرمایا۔

بعد ازاں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوات، حج اور عمرہ میں شرکت کی، انہوں نے بھی دو دو رکعتیں پڑھیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی مغرب کے علاوہ دو دو رکعتیں پڑھیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے ابتدائی دور میں مغرب کے علاوہ دو دو رکعتیں پڑھیں، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بعد میں (حج کے دوران) چار رکعتیں پڑھیں۔ (۱۱۴۹)

۱۱۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۲۰، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۱۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۷۵۳، ۲۸۷۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۶۴، ۱۹۳۷۷، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہماری مجلس کے پاس سے گزرے تو لوگوں میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر آپ سے غزوات، حج اور عمرے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا، حضرت عمران رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس جوان نے مجھ سے کچھ پوچھا ہے، میں چاہتا ہوں تم بھی سنو، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی، آپ نے مدینہ کی طرف واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھیں، میں نے آپ کے ساتھ حج کیا، آپ نے مدینہ کی طرف واپسی تک دو دو رکعتیں ادا کیں، میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر تھا، آپ نے مکے میں اٹھارہ راتیں قیام فرمایا، آپ دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے، آپ اہل مکہ سے فرماتے تم چار پوری کرلو، کیوں کہ ہم مسافر ہیں، میں نے حضور ﷺ کے ساتھ تین عمرے کئے، آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں، میں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہم راہ کئی حج کئے، انہوں نے بھی مدینہ طیبہ واپسی تک دو دو رکعتیں ہی پڑھیں۔ (۱۱۵۰)

متعہ کی ممانعت

حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمادی۔ (۱۱۵۱)

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ ایک مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: یہ تو لڑنے والی نہ تھی، پھر آپ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔ (۱۱۵۲)

کھانسی آنے پر نماز مختصر فرمانا

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن رسول

۱۱۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۷۰، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۱۵۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۱۳، ۱۴۹۱۹، ۱۴۹۲۵، مسند سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ

۱۱۵۲۔ رقم الحدیث: ۵۹۲۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے کعبے کے سامنے نماز فجر پڑھائی، اپنے جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ دیئے، آپ نے سورۃ المؤمنون کی تلاوت فرمائی، جب آپ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے تذکرے تک پہنچے، آپ کو کھانسی ہونے لگی تو آپ نے تلاوت مختصر کر کے رکوع کر لیا۔ (۱۱۵۳)

بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی منت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کو مکے پر فتح عطا فرما دی میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہیں نماز پڑھ لو، اس نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر ارشاد فرمایا: یہیں نماز پڑھ لو، اس نے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری مرضی۔ (۱۱۵۴)

نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ایک انصاری حاضر ہوا، نبی کریم ﷺ اس وقت مقامِ ابراہیم کے قریب تشریف فرما تھے، اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مؤمنوں کو مکے پر فتح عطا فرما دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گا، میں نے یہاں قریش میں ایک شامی کو پایا ہے جو میرے ساتھ بیت المقدس تک جائے گا اور آئے گا، نبی ﷺ نے فرمایا: یہیں نماز پڑھ لو، اس نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی اور نبی ﷺ ہر مرتبہ فرماتے: یہیں نماز پڑھ لو، جب اس نے چوتھی مرتبہ اپنی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: جاؤ، بیت المقدس میں نماز پڑھو، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد (ﷺ) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر تم یہیں نماز پڑھ لیتے تو بیت المقدس کی (منت کی) تمام نمازیں یہاں پوری ہو جاتیں۔ (۱۱۵۵)

۱۱۵۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۶۶ تا ۱۴۹۶۹، ۱۴۹۷۱، ۱۴۹۷۴، احادیث عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ

۱۱۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۰۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۱۵۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۵۸، ۲۲۶۵۹، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

Marfat.com

شریک تجارت دوست کی آمد

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز حضرت عثمان بن عفان اور زبیر رضی اللہ عنہما مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور آپ کے سامنے میری تعریف کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے اس کے متعلق مت بتاؤ، یہ دورِ جاہلیت میں میرے ساتھی تھے، سائب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بہترین ساتھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سائب! زمانۂ جاہلیت میں تم جن اخلاق پر کاربند تھے، اسلام میں بھی ان پر کاربند رہنا، مہمان نوازی کرنا، یتیم کی عزت کرنا اور پڑوسی کے ساتھ حُسن سلوک کرنا۔ (۱۱۵۶)

حضرت سائب رضی اللہ عنہ قبل از اسلام رسول اللہ ﷺ کے شریک تجارت تھے، فتح مکہ کے دن وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: میرے بھائی اور شریک تجارت کو خوش آمدید، جو بحث مباحثہ کرتا تھا نہ جھگڑتا تھا، سائب! تم دورِ جاہلیت میں کچھ اچھے کام کرتے تھے جو تم سے قبول نہیں ہوتے تھے (کہ اس وقت سائب مشرک تھے)، آج (اسلام قبول کرنے کے بعد) وہ تم سے قبول ہوں گے، سائب رضی اللہ عنہ (ضرورت مندوں کو) قرض فراہم کرتے تھے اور صلہ رحمی کیا کرتے تھے۔ (۱۱۵۷)

حضرت سائب العابدی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، وہ زمانۂ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ کے شریک تجارت رہے تھے، انہوں نے آپ سے کہا: آپ میرے شریک تجارت تھے، آپ بہترین پارٹنر تھے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ بحث مباحثہ اور جھگڑا نہیں کرتے تھے۔ (۱۱۵۸)

خوش بو کی وجہ سے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح

۱۱۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۴، حدیث السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۱۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۹، حدیث السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۱۵۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۷۶، ۱۵۰۷۷، حدیث السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کرلیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کے پاس لانے لگے، رسول اللہ ﷺ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے، مجھے بھی آپ کے پاس لایا گیا، میں نے خلوق (نامی خوش بو) لگا رکھی تھی، آپ نے میرے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا، اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میری امی نے مجھے خلوق لگا دی تھی اور آپ نے اسی لئے میرے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا۔ (۱۱۵۹)

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تحائف

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے موقع پر اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیوسی (کھیس) ہرن کا چھ ماہ کا بچہ اور کھیرے دے کر بھیجا، نبی ﷺ وادی کے بالائی حصہ میں قیام پذیر تھے، میں بغیر اجازت لئے اور سلام کئے (خیمے کے) اندر داخل ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ، اور سلام کر کے اجازت لو۔ (۱۱۶۰)

اہل کتاب مؤمن کے لئے دوگنا اجر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے نیچے موجود تھا، آپ نے بہت عمدہ عمدہ باتیں ارشاد فرمائیں، ان ہی میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ اہل کتاب کا جو شخص اسلام قبول کرلے گا اسے دوگنا اجر ملے گا، اور حقوق و فرائض میں وہ ہماری طرح ہو جائے گا، اور مشرکوں میں سے جو شخص اسلام قبول کرے گا، اسے بھی اس کا اجر ملے گا اور وہ حقوق و فرائض میں ہماری طرح ہو جائے گا۔ (۱۱۶۱)

حوضِ کوثر

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیں جسے میں کرتا رہوں، آپ نے فرمایا: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کریں

۱۱۵۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۴۴، حدیث الولید بن عقبۃ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ

۱۱۶۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۹۹، حدیث کلدہ بن الحنبل رضی اللہ عنہ

۱۱۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۳۱، حدیث ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا، اور رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: عبدالعزی بن خطل کے علاوہ تمام لوگوں کو امن حاصل ہے، میں نے عبدالعزیٰ بن خطل کو قتل کر دیا وہ غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میرا حوض ایلہ اور صنعاء کے درمیان جتنی مسافت کا ہوگا، اس کا طول وعرض برابر ہوگا، اس میں جنت کے دو پَرنالے جاری ہوں گے جن میں سے ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا ہوگا، یہ شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا، جو شخص اس سے پیئے گا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا، اس میں آسمان کے ستاروں جتنے کٹورے ہوں گے۔ (۱۱۶۲)

حضرت سعد اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا تنازعہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ زمعہ کی باندی کا بچہ میرا بیٹا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو دیکھا تو اسے (اپنے بھائی سے) مشابہت کی وجہ سے پہچان لیا اور اسے اپنی نگہ داشت میں لے لیا، اور کہا: رب کعبہ کی قسم! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، تو عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا: بل کہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی سے پیدا ہوا ہے، دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، سعد رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، اس کی (میرے بھائی) عتبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائیں، رسول اللہ ﷺ کو اس لڑکے میں عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔

عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے میرے والد کے بستر پر اس کی باندی سے پیدا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے (اور زانی کے لئے پتھر ہیں) سودہ! اس سے پردہ کرنا (امّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا زمعہ کی بیٹی تھیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اس

۱۱۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۰۳، حدیث ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔ (۱۱۶۳)

ہند رضی اللہ عنہا بارگاہِ رسالت میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (فتح مکہ کے موقع پر) ہند رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک وہ وقت تھا کہ روئے زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہ تھے جن کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے خیمے والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ محبوب ہوتا، اور آج روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ ایسے نہیں جن کا باعزت ہونا مجھے آپ کے خیمے والوں کے باعزت ہونے سے زیادہ محبوب ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میری بھی یہی حالت تھی۔ پھر حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ذرا بخیل آدمی ہیں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا، اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لے کر اس کے بچوں پر خرچ کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ان پر دستور کے مطابق خرچ کرو تو تمہیں گناہ نہ ہوگا۔ (۱۱۶۴)

لوگ فتح مکہ کے منتظر تھے

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہمارا پانی کے ایک چشمے پر مستقل قیام تھا، لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آتے ہوئے ہمارے ہاں سے گزرتے تھے، میں ان کے قریب جاتا ان کی باتیں سنتا، یہاں تک کہ میں نے بہت سا قرآن حفظ کر لیا، لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے، جب مکہ فتح ہو گیا تو کوئی آدمی آپ کے پاس آ کر کہتا: یا رسول اللہ! میں فلاں قبیلے کا نمائندہ ہوں، میں آپ کے پاس ان کے اسلام قبول کرنے کا پیغام لایا ہوں، میرے والد بھی اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دینے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ واپس آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے (امامت کے لئے) آگے کرنا، لوگوں نے غور کیا تو اتنی بڑی

۱۱۶۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۶۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۶۴۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۶۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

آبادی میں کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن یاد نہیں تھا، سوانہوں نے مجھے آگے کر دیا، میں نوعمر لڑکا تھا، میں انہیں نماز پڑھانے لگا، میرے جسم پر ایک چادر ہوتی تھی جب میں رکوع یا سجدہ کرتا وہ سمٹ جاتی اور میرا ستر کھل جاتا، یہ دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کہا: اپنے امام کا ستر تو ہم سے چھپاؤ، تو لوگوں نے میرے لئے قمیص تیار کر دی جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ (۱۱۶۵)

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے لگے (اسلام قبول کرنے کے بعد) وہ ہمارے یہاں سے گزرتے، میں نوعمر لڑکا تھا (ان سے) قرآن سن کر پڑھتا تھا، میرے والد بھی اپنی قوم کے اسلام کا پیغام لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو، وہی تمہاری امامت کرے، لوگوں نے غور کیا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ (میری چادر چوں کہ چھوٹی تھی سجدے میں میرا ستر کھل جاتا) ایک عورت نے (یہ دیکھ کر) کہا: اپنے امام کا ستر تو ڈھانپو، تو لوگوں نے میرے لئے بڑی چادر خریدی، اور مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ (۱۱۶۶)

حضرت عمرو بن سلمہ الجرمی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور ان کی قوم کے چند لوگ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد آپ سے دریافت کیا: ہمیں نماز کون پڑھائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کو تم میں سے زیادہ قرآن حفظ ہو، یہ لوگ اپنی قوم میں آئے اور قبیلے والوں سے پوچھا لیکن مجھ سے زیادہ کسی نے قرآن جمع نہیں کیا تھا، انہوں نے مجھے (امامت کے لئے) آگے کر دیا، میں نے انہیں نماز پڑھائی، میں نوعمر لڑکا تھا، مجھ پر ایک ہی چادر تھی، اس کے بعد آج تک میں بنو جرم کی جس مجلس میں موجود ہوتا ہوں، میں ہی ان کا امام ہوتا ہوں۔ (۱۱۶۷)

اہل مکہ کی مالی مدد

حضرت عمرو بن الفغواء الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۱۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۲۱، حدیث عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما

۱۱۶۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۶۳، حدیث عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما

۱۱۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۶۳، حدیث عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مجھے طلب فرمایا، آپ فتح مکہ کے بعد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس اہل مکہ میں کچھ مال تقسیم کرنے کے لئے بھیجنا چاہتے تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا: اپنے لئے ایک ساتھی تلاش کرلو، میرے پاس عمرو بن امیہ الضمری آئے اور کہنے لگے: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مکے جانا چاہتے ہیں اور کسی رفیق سفر کی تلاش میں ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا جب تمہیں ساتھی مل جائے تو مجھے اطلاع کرنا، آپ نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے بتایا: عمرو بن امیہ الضمری، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان کی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو تو اس سے بچ کر رہنا، کیوں کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے: اپنے بکری بھائی سے بے خوف ہو کر نہ رہنا۔

بہ ہر حال ہم وہاں سے روانہ ہوئے جب ابواء میں پہنچے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مجھے ودّان میں اپنی قوم کے پاس ایک ضرورت سے جانا ہے آپ میرا انتظار کریں، میں نے کہا: بہتر ہے، جب وہ چلے گئے مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد آ گیا، میں نے اپنے اونٹ پر سفر جاری رکھا اور اسے سبک رفتار رکھا، یہاں تک کہ جب میں اصافر میں پہنچا تو عمرو رضی اللہ عنہ اپنے ایک گروہ میں میرے سامنے آ گئے، میں تیز رفتاری سے اس سے آگے نکل گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس سے دور نکل گیا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے، اور عمرو رضی اللہ عنہ مجھ سے آ کر کہنے لگا مجھے اپنی قوم سے کوئی کام تھا، میں نے کہا: اچھا، پھر ہم روانہ ہو کر مکہ مکرمہ میں آئے اور میں نے وہ مال ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ (۱۱۶۸)

۱۱۶۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۹۸۶، حدیث عمرو بن الفغواء رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوۂ حنین (رمضان ۸ ہجری)

عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے قرض

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ المخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لئے تھے، پھر جب آپ غزوے سے واپس تشریف لائے آپ نے ان کا قرضہ ادا کر دیا، پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور مال میں برکت عطا فرمائے، قرض کا بدلہ اسے ادا کرنا اور شکریہ ہے۔ (۱۱۶۹)

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے عاریتاً زرہیں لینا

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر ان سے عاریتاً زرہیں طلب فرمائیں، میں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کیا یہ زبردستی سے لے رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: بل کہ عاریتاً لے رہا ہوں میں ان کا ضامن ہوں، ان میں سے بعض زرہیں ضائع ہوگئیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کے تاوان کی پیش کش کی، صفوان رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آج مجھے اسلام میں زیادہ رغبت ہے۔ (۱۱۷۰)

حنین کے لئے روانگی کی تاریخ

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سترہ یا اٹھارہ رمضان کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ حنین کے لئے روانہ ہوئے۔ روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا اور بعض دوسروں نے روزہ نہیں رکھا، روزہ داروں نے روزہ نہ رکھنے والوں کو ملامت کی، نہ ہی روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر عیب لگایا۔ (۱۱۷۱)

۱۱۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۹۷۵، حدیث عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۷۰۸۹، حدیث صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۰۷، ۱۱۰۲۱، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لشکر کی تعداد

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے موقع پر بنو ہوازن اور غطفان رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں بہت بڑی جمعیت لے کر آئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دس ہزار یا اس سے کچھ زائد لوگ تھے، ان میں طلقاء (جن کو فتح مکہ کے موقع پر معافی ملی تھی اور وہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) بھی شامل تھے، ہوازن اور غطفان کے لوگ اپنے مویشی اور بیوی بچے بھی ساتھ لائے ہوئے تھے۔ (۱۱۷۲)

ذات انواط کا قصہ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ مکے سے حنین کے لئے روانہ ہوئے، ایک بیری کا درخت تھا، کافر اس کے پاس ٹھہرتے اور اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے، جسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا، (حنین کی طرف سفر کے دوران) ہم بیری کے ایک عظیم سرسبز درخت کے پاس سے گزرے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے ہمارے لئے ذات انواط، قرار فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم نے بھی ویسی بات کہی جیسی بات موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ''ہمارے لئے بھی ایک ایسا معبود مقرر کر دیجئے جیسے ان کے معبود ہیں'' (الاعراف:۱۳۸) اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے، یہ طور طریقے ہیں تم بھی یقیناً پہلوں کے طور طریقوں کو اختیار کرو گے۔ (۱۱۷۳)

کافروں کا جاسوس

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن اور غطفان کے غزوے میں شرکت کی، ایک دن جب کہ ہم کھانا کھا رہے

۱۱۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۶۶، ۱۳۵۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۷۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۳۹۰، ۲۱۳۹۳، حدیث ابی واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تھے، ہمارے عام لوگ پیدل تھے (ان کے پاس سواریاں نہیں تھیں) اور (ساز وسامان کے لحاظ سے) کم زور بھی تھے کہ ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا، اسے بٹھایا، اس کی پیٹی سے ایک تسمہ نکال کر اپنے اونٹ کو باندھ دیا، پھر لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا، جب وہ مسلمانوں کی کم زوری اور سواریوں کی قلت دیکھ چکا، وہ دوڑتا ہوا نکلا، اپنے اونٹ کے پاس آیا، اس کا تسمہ کھولا، اسے بٹھایا پھر اس پر سوار ہو کر اسے تیزی سے دوڑایا، وہ کافروں کا جاسوس تھا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بنو اسلم کے ایک شخص نے اپنی خاکی رنگ کی تیز رفتار اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا، میں نے پیدل دوڑتے ہوئے اس کا پیچھا کیا، میں نے اسے جالیا، اس وقت اونٹنی کا سر اونٹ کی سرین کے پاس تھا اور میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا، پھر میں آگے بڑھا، اونٹ کی سرین تک پہنچ گیا، پھر میں اور آگے بڑھا اور اونٹ کی نکیل کو پکڑ لیا، اسے بٹھایا، جوں ہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا، میں نے تلوار کھینچی اور اس کے سر پر وار کیا، وہ گر پڑا (اور مر گیا) میں اس کے اونٹ کو ساز وسامان سمیت ہانکتا ہوا لا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ مجھے سامنے آتے ہوئے ملے، آپ نے دریافت فرمایا: اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابن الاکوع نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا سارا سامان اسی (سلمہ بن الاکوع) کا ہے۔ (۱۱۷۴)

معرکۂ کارزار

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ غزوۂ حنین کے موقع پر بچوں، عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو ساتھ لائے تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر اپنی کثرت ظاہر کرنے کے لئے ان کی بھی صفیں بنالیں، جب جنگ چھڑی، مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے جیسا کہ اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اے گروہِ انصار! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (یہاں موجود) ہوں، پھر اللہ نے مشرکوں کو ہزیمت سے دوچار کر دیا، حال آں کہ لوگوں نے تیر وتلوار نہیں چلائے تھے (غیبی امداد آ گئی تھی)۔

۱۱۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۸۴، ۱۶۰۸۸، ۱۶۱۰۱، حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس روز فرمایا: جس مجاہد نے کسی کافر کو قتل کیا اس کا ساز وسامان قتل کرنے والے کا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس روز بیس مشرکوں کو قتل کیا اور ان کا ساز و سامان حاصل کیا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کی گردن اور کندھے کی درمیانی رَگ پر تلوار سے وار کیا ہے، اس نے زرہ پہنی ہوئی تھی، پھر میں جلدی سے اس سے آگے بڑھ گیا، آپ معلوم فرمائیں اس کا سامان کس نے لیا ہے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: وہ ساز وسامان میں نے لیا ہے، آپ اسے راضی کر لیں اور وہ سامان مجھے عطا فرما دیں، رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ سے کوئی چیز مانگی جاتی آپ وہ چیز عطا فرما دیتے یا پھر خاموش رہتے، رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اپنے ایک شیر کو وہ سامان عطا فرمائے اور رسول اللہ ﷺ تجھے عطا فرما دیں، رسول اللہ نے ہنس کر فرمایا: عمر نے سچ کہا ہے۔

اسی معرکے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر تھا (ان کے شوہر) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے یہ خنجر اس لئے اپنے پاس رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ام سلیم کی بات سنی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طلقاء کو قتل کر دیں جو آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلیم! اللہ خود ہمیں کافی ہو گیا اور اس نے خوب معاملہ فرما دیا ہے۔ (۱۱۷۵)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھا، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ میرے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے سوا کوئی نہیں تھا، ہم برابر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ سے الگ نہ ہوئے، آپ شہباء نامی سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفتاً بھیجا تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کی مڈبھیڑ ہوئی، مسلمان (ابتدا میں) پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے،

۱۱۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۶۵، ۱۳۵۶۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا کر کفار کی طرف بڑھنے لگے، میں رسول اللہ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا اور اسے روک رہا تھا لیکن آپ تیزی سے مشرکوں کی طرف پیش قدمی فرما رہے تھے، ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ کی رکاب تھامی ہوئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس! اصحاب سمرہ (بیعت رضوان کے شرکا) کو پکارو، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بلند آواز آدمی تھا، میں نے اپنی بلند آواز سے پکارا، اصحابِ سمرہ کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! وہ میری آواز سنتے ہی ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں کہتے ہوئے ایسے پلٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے، اور کفار اور مسلمانوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہونے لگی، انصار نے آوازیں دیں: اے گروہِ انصار! پھر یہ پکار بنو الحارث بن خزرج تک محدود ہوگئی اور انہوں نے بنوالحارث بن خزرج کو پکارا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر گردن بلند فرماتے ہوئے لڑائی کا منظر دیکھ کر فرمایا: اب (جنگ کا) تنور گرم ہوگیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں لیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینک کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی، ربّ کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی۔

میں جائزہ لینے کے لئے بڑھا، میرے خیال میں لڑائی اسی طرح جاری تھی، بہ خدا جیسے ہی رسول اللہ ﷺ نے ان پر کنکریاں پھینکیں، ان کی تیزی سستی میں بدلنے لگی اور ان کا معاملہ پیٹھ کر بھاگنے والا ہوگیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کردیا۔

عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: گویا میں اس وقت بھی (چشم تصور میں) نبی ﷺ کو کفار کے پیچھے اپنے خچر کو ایڑ لگا کر جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ (۱۱۷۶)

حضرت ابوعبدالرحمٰن الفہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم سخت گرمی کے دن روانہ ہوئے، ہم نے درختوں کے سائے میں پڑاؤ کیا، سورج ڈھلنے کے بعد میں نے اپنے ہتھیار لگائے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر رسول اللہ ﷺ کے خیمے میں پہنچا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ، ہوائیں

۱۱۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، حدیث العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ٹھنڈی ہوگئی ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے، پھر بلال کو آواز دی، بلال آپ کی آواز سنتے ہی گویا پرندے کی طرح اُڑ کر لبیک سعدیک، میں آپ پر قربان کہتے ہوئے حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: گھوڑے پر زین کسو، انہوں نے زین نکالی جس کے دونوں پلّے کھجور کی چھال کے تھے جس میں فخر وغرور کی کوئی چیز نہ تھی، بلال نے زین کس دی، حضور ﷺ سوار ہوئے ہم بھی سوار ہوئے اور ہم نے صف بندی کر لی، شام اور رات اسی طرح گزری، پھر دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر فرمایا: اے مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (یہاں موجود) ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے گھوڑے سے اترے اور مٹی کی ایک مٹھی لی اور چہرے بگڑ جائیں فرماتے ہوئے کافروں کی طرف پھینکی اور اللہ عزوجل نے انہیں شکست دے دی، اس معرکے میں موجود مشرکوں کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے بڑے کہتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں اور منہ میں مٹی نہ بھری ہو، اور ہم نے اس وقت ایسی آواز سنی گویا زمین و آسمان کے درمیان لوہا کسی لوہے یا طشت پر بج رہا ہے۔ (۱۱۷۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وادی حنین کے سامنے آئے تو ہم نے تہامہ کی جانب جانے والی وادیوں میں سے ایک نشیبی، ڈھلان اور وسیع وادی میں اترنا شروع کر دیا، ہم اترتے ہی جا رہے تھے، ابھی صبح کی تاریکی ختم نہیں ہوئی تھی، دشمن ہمارے لئے ہر مخفی راستے، ہر گوشے اور ہر تنگ گھاٹی میں چھپے ہوئے تھے، وہ تیار تھے انہوں نے مل کر ہم پر حملہ کر دیا وہ پورے ساز وسامان سے آراستہ تھے، اللہ کی قسم! وادی میں اترتے وقت ہمیں کسی چیز نے خوف زدہ نہیں کیا، مگر دشمن کی فوج نے متحد ہو کر ہم پر اچانک ایسا حملہ کیا گویا وہ ایک آدمی کا ہو، اور لوگ پیچھے بھاگنے لگے اور کوئی ایک دوسرے کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتا تھا۔

۱۱۷۷۔ رقم الحدیث: ۲۱۹۶۱، ۲۱۹۶۲، حدیث ابی عبد الرحمٰن الفہری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ دائیں طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے اور آوازیں دیں لوگو! میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ، میں اللہ کا رسول ہوں، میں محمد بن عبداللہ ہوں، اونٹ سے اونٹ بھڑ رہا تھا (لوگ افراتفری میں اپنے اونٹ بھگا رہے تھے) لوگ چلے گئے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مہاجرین، انصار اور آپ کے اہل بیت کے چند افراد باقی رہ گئے، ان ثابت قدم رہنے والوں میں حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، آپ ﷺ کے اہل بیت میں حضرت علی بن ابی طالب، عباس بن عبدالمطلب، ان کے بیٹے فضل بن عباس، ابوسفیان بن حارث، ربیعہ بن الحارث، ام ایمن کے صاحبزادے ایمن بن عبید اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔ ہوازن کا ایک آدمی سرخ اونٹ پر ایک سیاہ جھنڈا لئے ہوئے تھا جو لمبے سے نیزے کے سرے پر لگا رکھا تھا، وہ لوگوں میں آگے آگے تھا اور ہوازن اس کے پیچھے تھے، یہ شخص جب کسی کو زد میں لیتا تو اسے نیزے سے مار دیتا اور جب لوگ پیچھے رہ جاتے تو جھنڈا بلند کر کے انہیں دکھاتا اور لوگ اس کے پیچھے چلنے لگتے۔

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہوازن کا جھنڈے والا شخص اپنے اونٹ پر کارروائی جاری رکھے ہوئے تھا کہ حضرت علی بن ابی طالب اور ایک انصاری اس پر بہ ارادۂ قتل ٹوٹ پڑے، علی رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے کی طرف آئے اور اونٹ کی پچھلی دونوں ٹانگوں کے ٹخنوں پر تلوار کی ضرب لگائی، اونٹ سرین کے بل گر پڑا، ادھر انصاری نے اس آدمی پر چھلانگ لگا کر ایسا وار کیا کہ اس کی ٹانگ نصف پنڈلی سے کٹ کر الگ جا پڑی، اور وہ اپنی سواری سے گر گیا اور لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، بہ خدا جو لوگ ہزیمت اٹھا کر واپس جاتے وہ واپس نہ آتے یہاں تک کہ انہیں قیدی بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ (۱۱۷۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، لوگ آپ سے پیٹھ پھیر کر بھاگے، آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار میں سے اَسّی آدمی ثابت قدم رہے، ہم تقریباً اَسّی قدم پیچھے ہٹے لیکن ہم نے پیٹھ نہیں پھیری، یہ وہی صحابہ کرام تھے جن پر اللہ عز وجل نے سکینہ (سکون و اطمینان) نازل

۱۱۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۰۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

فرمایا۔(۱۱۷۹) رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر آگے بڑھ رہے تھے، خچر کی رفتار تیز ہوئی تو آپ زین سے نیچے کو جھکے، میں نے عرض کی: سر اٹھایئے اللہ آپ کے سر کو بلند فرمائے، آپ نے فرمایا: مجھے مٹی کی مٹھی اٹھا کر دو، آپ نے وہ مٹی مشرکوں کی چہروں پر ماری جس سے ان کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں، پھر آپ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ یہ رہے، آپ نے فرمایا: انہیں آواز دو، میں نے انہیں زور سے آواز دی تو وہ ہاتھوں میں ستاروں کی طرح چمک دار تلواریں لئے حاضر ہو گئے اور مشرک پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔(۱۱۸۰)

انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے قبیلۂ قیس کے ایک شخص نے سوال کیا: کیا آپ لوگ حنین کے روز رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن بہ خدا رسول اللہ ﷺ نے پشت نہیں پھیری، دراصل ہوازن کے لوگ ماہر تیر انداز تھے، ہم نے ان پر حملہ کیا، وہ بھاگے ہم مالِ غنیمت جمع کرنے لگے تو انہوں نے ہمیں تیروں کی باڑھ پر رکھ لیا، اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، ابو سفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ نے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے:

انا النَبیّ لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔(۱۱۸۱)

امّ سلیم رضی اللہ عنہا میدان کارزار میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ حنین کے روز جب مسلمان پسپا ہوئے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پکار کر کہا: یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کو چھوڑ کر پسپا ہوئے ہیں انہیں قتل کرا دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! اللہ عزوجل ہمیں کافی ہو گیا اور اس نے خوب معاملہ فرمایا ہے۔

۱۱۷۹۔ رقم الحدیث: ۴۳۲۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۔ رقم الحدیث: ۴۳۲۴، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۰۰، ۱۸۰۰۷، ۱۸۰۶۹، ۱۸۲۳۱، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ امّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کے پاس خنجر دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ ام سلیم بولیں اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس کا پیٹ چاک کردوں گی، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! دیکھئے ام سلیم کیا کہہ رہی ہیں۔ (۱۱۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ حنین کے دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ام سلیم کے معاملے میں ہنسانے آئے، عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ام سلیم کو ملاحظہ فرمایا، اس کے پاس خنجر ہے، رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: ام سلیم! اس خنجر سے کیا کروگی؟ وہ بولیں: اگر کوئی کافر میرے قریب آیا میں اس خنجر سے اس کا پیٹ چاک کردوں گی۔ (۱۱۸۳)

مقتول کا سامان قاتل کے لئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے روز ارشاد فرمایا: جس (مجاہد) نے کسی کافر کو قتل کیا اس کا سلب (ساز وسامان) اسی (مجاہد) کا ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس روز بیس کافروں کو قتل کیا اور ان کا ساز وسامان حاصل کیا۔ (۱۱۸۴)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز میں نے ایک (کافر) شخص سے مقابلہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ساز وسامان مجھے عطا فرمادیا۔ (۱۱۸۵)

میرے ہر عمل کا مدار تیری ذات پر ہے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے دنوں میں نماز فجر کے بعد خلاف معمول اپنے ہونٹ ہلاتے رہتے تھے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کو ایسا کام کرتے دیکھتے ہیں جو آپ نہیں کرتے تھے، آپ کے ہونٹ کیوں ہلتے

۱۱۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۴۷، ۱۳۶۳۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۹۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۸۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۲۱، ۱۱۸۲۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۰۲۱، حدیث ابی قتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک پیغمبر تھے جنہیں اپنی امت کی کثرت سے خوشی ہوئی اور انہوں نے کہہ دیا: یہ لوگ ہرگز شکست نہیں کھا سکتے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اپنی امت کے لئے ان تین میں سے ایک چیز کو پسند کرلو یا ہم ان پر کسی دشمن کو مسلط کر دیں جو ان کا خون بہائے یا بھوک یا ان پر موت بھیج دوں؟ ان لوگوں سے مشورہ لے لو، لوگوں نے کہا: ہمیں دشمن سے مقابلے کی طاقت نہیں، بھوک پر ہمارا صبر ممکن نہیں، البتہ موت مناسب ہے تو ان پر موت بھیجی گئی اور تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اب (اپنی امت کے) لوگوں کی کثرت دیکھ کر کہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں، تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد ہی سے قتال کرتا ہوں۔(۱۱۸۶)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے آہستہ سے کچھ کہتے تھے جو ہماری سمجھ میں نہ آتا، نہ ہی آپ اس کے بارے میں بتاتے تھے، پھر فرمایا: تم نے مجھے اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: پہلے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر تھے جنہیں اپنی قوم کا ایک بڑا لشکر عطا کیا گیا، انہوں نے کہہ دیا: انہیں کوئی شکست دے سکتا ہے؟ اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کے لئے ان تین میں سے ایک پسند کرو، یا ہم ان پر اجنبی دشمن مسلط کر دیں یا بھوک یا موت؟ انہوں نے اپنی قوم سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں، یہ معاملہ آپ کے حوالے ہے، ہمارے لئے آپ جو چاہیں پسند فرما لیجئے، نبی علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہوئے، انبیاء کرام کا یہی معمول رہا ہے کہ جب ان پر کوئی پریشانی آتی تھی وہ نماز میں مصروف ہوتے تھے، اللہ نے جس قدر چاہا وہ نماز میں مشغول رہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہنے لگے: یارب! ان پر اجنبی دشمن یا بھوک مسلط نہ فرما، ان پر موت کو مسلط فرما دے، سو تین دن میں ان کے ستر ہزار لوگ مر گئے، میں آہستہ آہستہ یہ کہتا ہوں: اے اللہ! میں تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے

۱۱۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۵۴، ۱۸۴۶۱، حدیث صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی قوت اللہ ہی سے عطا ہوتی ہے۔(۱۱۸۷)

ابن درید بن الصمہ کا قتل اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے حنین میں ہوازن کو شکست سے دوچار فرما دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا تعاقب کرنے کے لئے ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے ایک دستہ روانہ فرمایا، میں بھی تعاقب کرنے والے دستے میں شامل تھا، ابو عامر رضی اللہ عنہ نے برق رفتاری سے اپنا گھوڑا دوڑایا اور ابن درید بن صمہ کو پالیا، اس نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور جھنڈا لے لیا، یہ دیکھ کر میں نے ابن درید پر سخت حملہ کر دیا اور اسے قتل کر کے جھنڈا لے لیا اور لوگوں کے ساتھ واپس آ گیا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھنڈا اٹھائے دیکھا تو دریافت فرمایا: کیا ابو عامر شہید ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ، میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا: اے اللہ! اپنے پیارے بندے ابو عامر عبید کو قیامت کے روز اکثرین میں شامل فرما۔(۱۱۸۸)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ٹھکانے کی تلاش

حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ حنین کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان سے گزر رہے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ٹھکانے کا معلوم فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو نشے کی حالت میں لایا گیا، آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم فرمایا کہ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے وہ اسی سے اس شخص کو ماریں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مٹی پھینکی۔(۱۱۸۹)

حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار دستے کے سالار تھے، وہ اس روز زخمی ہو گئے، جب اللہ نے کفار

۱۱۸۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۵۸، ۲۳۴۰۹، حدیث صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۷۳، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۶۷، ۱۸۶۰۰، ۱۸۶۱۰، حدیث عبد الرحمٰن بن الازہر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو شکست سے ہم کنار کر دیا اور مسلمان اپنے ٹھکانوں کی طرف پلٹ آئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ مسلمانوں کے درمیان چلتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ خالد بن ولید کے ٹھکانے کا کون بتائے گا؟ میں اس وقت بالغ لڑکا تھا میں آپ کے آگے یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگا کہ خالد کے ٹھکانے کا پتہ کون بتائے گا؟ یہاں تک کہ ہم خالد رضی اللہ عنہ کے ٹھکانے پر جا پہنچے، خالد بن ولید اپنے کجاوے کے پچھلے حصے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آ کر ان کا زخم ملاحظہ فرمایا اور لعاب دہن لگایا۔ (۱۱۹۰)

حنین کے بعد طائف کا محاصرہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مکہ فتح کیا پھر غزوۂ حنین کیا، مشرکوں نے بہترین صف بندی کی جو میں نے کبھی نہیں دیکھی، پہلے گھڑ سواروں نے صف باندھی، پھر پیدل لڑنے والوں نے، ان کے پیچھے عورتوں نے صف بندی کی، پھر بکریوں کی اور ان کے پیچھے اونٹوں کی صف بندی کی گئی، ہم بہت سے لوگ تھے ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ چکی تھی، ہمارے گھڑ سواروں کے میمنہ کے سالار خالد بن ولید تھے، (اچانک حملے میں) ہمارے گھڑ سوار ہمارے پس پشت پناہ لینے لگے، اور تھوڑی دیر میں ہمارے سوار چھٹ گئے، بدوی اور ہماری پہچان کے لوگ فرار ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: اے مہاجرین، اے مہاجرین! پھر فرمایا: اے انصار، اے انصار! ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، اللہ کی قسم! ہم ان لوگوں تک پہنچنے بھی نہ پائے کہ اللہ نے انہیں شکست دے دی، ہم نے اس مال پر قبضہ کر لیا، پھر ہم طائف کی طرف گئے اور طائف والوں کا چالیس روز محاصرہ کیا، پھر ہم مکہ کو لوٹ آئے اور وہاں اترے۔ (۱۱۹۱)

غلاموں کے لئے آزادی کا پروانہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مشرکوں کا) جو غلام ہمارے پاس آ جائے گا وہ آزاد ہے،

۱۱۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۶۹، ۱۸۶۰۲، حدیث عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۱۹۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چناں چہ کئی غلام جن میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔(۱۱۹۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے روز مشرکوں کے ان غلاموں کو آزاد کر دیا جو آپ کے پاس آ گئے تھے۔(۱۱۹۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا، دو غلام آپ کے پاس آ گئے جن میں ایک ابو بکرہ رضی اللہ عنہ تھے آپ نے انہیں آزاد کر دیا، رسول اللہ ﷺ اپنے پاس آنے والے ہر غلام کو آزاد فرما دیتے تھے۔(۱۱۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنے مالکوں سے پہلے جو غلام مسلمان ہو کر آ جاتا رسول اللہ ﷺ اسے آزاد فرما دیتے تھے، طائف کے دن بھی آپ نے دو شخصوں کو آزاد فرما دیا تھا۔(۱۱۹۵)

ایک ثقفی صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی لیکن آپ نے ہمیں ان کی اجازت نہیں دی، ہم نے عرض کیا ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے ہمیں وضو نہ کرنے کی رخصت دی جائے، آپ نے ہمیں اس کی اجازت نہ دی، ہم نے آپ سے کدو کے برتن (کے استعمال) کی اجازت طلب کی، (یہ برتن شراب کی تیاری میں استعمال ہوتے تھے) آپ نے ہمیں اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہمیں واپس کیا جائے یہ ہمارا غلام تھا اور اس نے ہم سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا، آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا: ابو بکرہ اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ ہے، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اس وقت (قلعے سے) نکل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے تھے اور اسلام قبول کر لیا تھا جب آپ نے طائف کا محاصرہ فرمایا ہوا تھا۔(۱۱۹۶)

۱۱۹۲۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۹۶۰، ۳۴۰۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۹۴۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۷، ۳۲۵۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۹۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۱۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۷۶، ۱۸۳۰۰، حدیث رجل من ثقیف عن النبی ﷺ

Marfat.com

راہِ خدا میں تیر اندازی اور غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو نجیح السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں ایک تیر ہدف تک پہنچایا اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے، میں نے اس روز سولہ تیر ہدف پر پھینکے، اور آپ نے فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں ایک تیر پھینکا یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں بوڑھا ہوا یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا اللہ عزوجل اس کی ہر ہڈی کو آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنائے گا، اسی طرح جس مسلمان خاتون نے کسی مسلمان خاتون کو آزاد کیا اللہ عزوجل اس کی ہر ہڈی کو آزاد کرنے والی خاتون کی ہڈی کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنائے گا۔ (۱۱۹۷)

طائف کا محاصرہ اٹھانے کا حکم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب طائف والوں کا محاصرہ فرمایا، محاصرے سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ہم ان شاء اللہ کل واپس چلے جائیں گے۔ گویا مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری، آپ نے فرمایا: اچھا تو کل جنگ کرنا، دوسرے دن جنگ ہوئی تو کافی لوگ زخمی ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل ان شاء اللہ ہم واپس ہوں گے، مسلمان یہ سن کر خوش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ (۱۱۹۸)

قیدی خواتین کے متعلق ہدایت

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اوطاس کی قیدی خواتین کے متعلق فرمایا: کوئی شخص حاملہ باندی سے وضع حمل سے پہلے مباشرت نہ

۱۱۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۵۷۴، ۱۸۹۳۵، ۱۸۹۳۶، حدیث ابی نجیح السلمی رضی اللہ عنہ

۱۱۹۸۔ رقم الحدیث: ۴۵۷۴، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کرے، نہ غیر حاملہ سے ایک حیض گزرنے سے پہلے مباشرت کرے۔(۱۱۹۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اوطاس کے قیدیوں میں عورتیں بھی ہماری قیدی بنیں، جن کے مشرک شوہر موجود تھے، رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ان سے قربت کو گناہ خیال کیا، ہم نے نبی ﷺ سے سوال کیا، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (۱۲۰۰)

اور (تم پر حرام کی گئی ہیں) وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہوں مگر (کافروں کی وہ عورتیں) جن کے تم مالک ہو جاؤ۔(۱۲۰۱)

جعرانہ میں حنین کے غنائم کی تقسیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ میں حنین کے اموالِ غنیمت تقسیم فرمائے، لوگوں نے آپ پر ہجوم کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں ایک بندے کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا، قوم کے لوگوں نے انہیں جھٹلایا اور ان کو زخمی کر دیا، وہ (پیغمبر گرامی علیہ السلام) اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے: پروردگار! میری قوم کو معاف فرما دے یہ مجھے نہیں جانتے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ منظر آب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس پیغمبر (علیہ السلام) کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے اپنی پیشانی کو صاف فرما رہے تھے۔(۱۲۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے

۱۱۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۰۸۴۴، ۱۱۲۰۲، ۱۱۴۱۴، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۔ النساء: ۲۴

۱۲۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۱۲۹۴، ۱۱۳۸۸، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۔ رقم الحدیث: ۴۰۴۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جعرانہ میں غزوۂ حنین کے غنائم تقسیم فرمائے، لوگوں نے آپ پر ہجوم کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا، لوگوں نے انہیں مارا اور زخمی کر دیا، وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور کہتے جاتے تھے: پروردگار! میری قوم کی مغفرت فرما یہ (میرے مرتبے اور پیغام کے متعلق) نہیں جانتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گویا میں اب بھی وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اس پیغمبر کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: پروردگار! میری قوم کو معاف فرما دے یہ نہیں جانتے۔ (۱۲۰۳)

صفوان بن امیہ کو عطا

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے موقع پر مجھے اتنا عطا فرماتے رہے کہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے، حال آں کہ اس سے قبل آپ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبغوض (قابل نفرت) تھے۔ (۱۲۰۴)

ذوالخویصرہ تمیمی کا اعتراض

مقسم ابی القاسم بیان کرتے ہیں کہ میں اور تلید بن کلاب لیثی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، وہ اپنا جوتا ہاتھ میں لٹکائے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، ہم نے ان سے کہا: کیا آپ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب جنگ حنین کے موقع پر ایک تمیمی نے رسول اللہ ﷺ سے گفت گو کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، بنو تمیم کا ایک شخص آیا جسے ذوالخویصرہ کہا جاتا تھا اور آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو گیا، آپ اس وقت لوگوں کو مالِ غنیمت عطا فرما رہے تھے، اس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) آج کے دن آپ نے جو کچھ کیا ہے میں نے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، پھر کیسا دیکھا؟

۱۲۰۳۔ رقم الحدیث: ۴۳۵۳، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۸۰، ۲۷۰۹۱، حدیث صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس نے کہا: میں نے آپ کو عدل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا، آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو جب میرے پاس عدل نہیں ہوگا تو کس کے پاس ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اسے چھوڑ دو، عن قریب اس کی ایک جماعت ہوگی جو دین میں تعمق کرے گی (دینی معاملات میں بال کی کھال نکالا کرے گی) یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کسی جسم سے نکل جاتا ہے، اس کے پھل میں دیکھا جائے تو کچھ نظر نہ آئے، خود تیر میں کوئی چیز نہ پائی جائے اور اس کے سوفار میں دیکھا جائے تو کوئی چیز باقی نہ پائی جائے، تیر گوبر اور خون سے صاف نکل گیا۔ (۱۲۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا جب رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں ہوازن کا مال غنیمت لوگوں میں تقسیم فرما رہے تھے، بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی، آپ اسے لوگوں میں تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے کہا: اے محمد! (ﷺ) عدل کریں، آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں تو خسارے میں رہوں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں کھڑے ہو کر اس خبیث منافق کو قتل نہ کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! لوگ یہ باتیں نہ کرنے لگیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرا دیتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی قرآن تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جسم سے نکل جاتا ہے۔ (۱۲۰۶)

اموال غنیمت کی تقسیم اور انصار کا حُزن واضطراب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہوازن اور غطفان غزوۂ

۱۲۰۵۔ رقم الحدیث: ۶۹۹۸، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۲۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۹۰، ۱۴۴۰۵، ۱۴۴۰۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حنین کے روز نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھاری جمعیت لے کر آئے تھے، نبی ﷺ کے ساتھ اس روز دس ہزار یا اس سے زیادہ لوگ تھے، ان میں طلقا بھی شامل تھے، کافر جانور اور بچے بھی ساتھ لائے ہوئے تھے، جنہیں ان لوگوں نے اپنی صفوں کے پیچھے کھڑا کر دیا تھا، جب جنگ چھڑی، مسلمان پسپا ہو گئے، نبی اکرم ﷺ اس روز سفید خچر پر سوار تھے، آپ نے سواری سے اتر کر آواز دی: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اور لگا تار دو بار آواز دی، داہنی جانب رخ کر کے فرمایا: اے گروہِ انصار! انہوں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ خوش ہوں ہم آپ کے ساتھ ہیں، پھر بائیں طرف رخ کر کے فرمایا: اے گروہِ انصار! انصار نے جواب دیا: لبیک یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، وہ سواریوں سے اتر گئے اور جنگ میں کود پڑے، کفار کو شکست ہو گئی اور مسلمانوں کو مالِ غنیمت حاصل ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے وہ مالِ غنیمت طلقا میں تقسیم فرما دیا، اس پر انصار کے کچھ لوگوں نے کہا: دشواری کے وقت ہمیں بلایا جاتا ہے اور مالِ غنیمت دوسروں میں تقسیم کیا جاتا ہے، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے انہیں ایک خیمے میں جمع کیا اور فرمایا: اے انصار کے لوگو! یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ انصار خاموش رہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انصار کے لوگو! اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا، پھر فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کے رسول (ﷺ) کو لے جاؤ، انصار نے کہا: یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ ہشام بن زید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ اس موقع پر موجود تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں کہاں غائب ہو سکتا تھا۔ (۱۲۰۷)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ حنین کے موقع پر) انصار کے بعض لوگوں نے جمع ہو کر کہا: (مالِ غنیمت میں) ہم پر دوسروں کو ترجیح دی گئی ہے، نبی اکرم ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے انصار کو جمع کر کے انہیں خطبہ دیا اور فرمایا:

۱۲۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۵۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اے انصار کے لوگو! کیا تم ذلت میں مبتلا نہ تھے کہ اللہ نے تمہیں عزت سے نوازا؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، پھر فرمایا: کیا تم گم راہی کا شکار نہ تھے کہ اللہ نے تمہیں ہدایت سے سرفراز فرمایا، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، پھر آپ نے فرمایا: کیا تم تنگ دست نہ تھے پھر اللہ نے تمہیں غنی فرما دیا؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے جواب نہیں دو گے؟ کیا تم یہ نہیں کہو گے کہ آپ ہمارے پاس بے یار و مددگار آئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، آپ ہمارے پاس خوف زدہ آئے ہم نے آپ کو امن فراہم کیا۔

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ گائے، بکریاں لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کے رسول کو لے جاؤ، اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور تم دوسری وادی میں چلو تو میں تمہاری وادی میں چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی ایک فرد ہوتا، اور تم لوگ میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، تو تم صبر کرنا تا آں کہ مجھ سے حوض کوثر پر آملو۔ (۱۲۰۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور قبائل عرب کو عطیے دیے اور انصار کو کچھ نہ دیا تو انصار نے اپنے دلوں میں دکھ محسوس کیا اور ان میں بہت چہ مے گوئی ہوئی، یہاں تک کہ ایک کہنے والے نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی قوم سے جا ملے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! آپ نے حاصل شدہ مالِ غنیمت میں جو کچھ کیا ہے اس پر انصار اپنے دلوں میں آپ کے متعلق کچھ خیال کر رہے ہیں، آپ نے اپنی قوم میں مالِ غنیمت تقسیم فرمایا ہے اور بڑے بڑے عطایا قبائل عرب کو عنایت فرمائے ہیں اور انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا۔

۱۲۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۱۵۳، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد! اس بارے میں تمہارا کیا موقف ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی تو اپنی قوم کا ایک آدمی ہوں، فرمایا: اچھا تو اپنی قوم کو اس احاطے میں جمع کرو، سعد نے باہر نکل کر لوگوں کو اس احاطے میں جمع کیا، کچھ مہاجر صحابہ بھی آ گئے، سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے دیا، پھر کچھ اور لوگ بھی آ گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس کر دیا، جب سب لوگ جمع ہو گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: انصار کے لوگ آپ کے حسب ارشاد جمع ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! یہ تمہاری چہ مے گوئیاں کیسی ہیں جو مجھ تک پہنچی ہیں اور تمہارے دلوں میں یہ رنج وغم کیسا ہے جو تم نے مجھ پر محسوس کیا ہے؟ کیا میں تمہارے پاس اس حالت میں نہیں آیا کہ تم گم راہ تھے پھر اللہ نے تمہیں ہدایت دی، تم محتاج تھے اللہ نے تمہیں غنی کر دیا؟ اور تم باہم دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی؟ انصار بولے: جی ہاں! اللہ اور اس کے رسول کا بڑا فضل وکرم ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: گروہِ انصار! کیا تم مجھے جواب نہیں دو گے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کو کیا جواب دیں؟ اللہ اور اس کے رسول ہی کا فضل واحسان ہے، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم چاہتے تو جواب دیتے اور تم اپنی اس بات میں بالکل سچے ہوتے اور تمہاری بات سچ مانی جاتی کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ کو جھٹلایا گیا تھا، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کو بے یار ومددگار چھوڑ دیا گیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی، آپ کو دھتکارا گیا تھا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، آپ مفلس تھے ہم نے آپ کو آسودگی دی۔

اے انصار کے لوگو! کیا تم دنیا کی حقیر شئے کے لئے غم گین اور رنجیدہ ہو، اس سے میں نے کچھ لوگوں کی دلجوئی کی تا کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور تمہیں میں نے تمہارے اسلام کے حوالے کر دیا، اے انصار! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اپنے ٹھکانوں میں اللہ کے رسول کو لوٹا کر لے جاؤ؟ اس ذات کی قسم! جس کے

Marfat.com

ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اگر سارے لوگ ایک راہ چلیں اور انصار دوسری راہ چلیں تو میں بھی انصار کی راہ چلوں گا، اے اللہ! انصار پر اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ خطاب سن کر انصار اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں، اور کہنے لگے ہم راضی ہیں کہ ہمارے حصے اور نصیب میں رسول اللہ ﷺ ہیں، اس کے بعد رسول اللہ واپس تشریف لے گئے اور ہم منتشر ہو گئے۔ (۱۲۰۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر جب اللہ تعالیٰ نے ہوازن کا مالِ غنیمت اپنے رسول کو عطا فرمایا، اور رسول اللہ ﷺ قریش کے بعض لوگوں کو سو سو اونٹ دینے لگے تو انصار کے چند لوگوں نے کہا: اللہ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں جب کہ ہماری تلواروں سے ان کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو انصار کی اس بات کی خبر ملی تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی اور کو آنے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ سب جمع ہو گئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ انصار نے کہا: ہمارے سمجھ دار لوگوں نے کچھ نہیں کہا، ہاں چند نو عمر (ناسمجھ) لڑکوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو (مال وغیرہ) دیتا ہوں جن کا کفر کا زمانہ قریب ہے اور ان کی دل جوئی کرتا ہوں، کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ٹھکانوں میں لوٹا کر لے جاؤ؟ اللہ کی قسم! جو چیز تم لے کر لوٹو گے وہ اس سے بہتر ہے جسے لے کر وہ لوگ واپس جائیں گے، انصار عرض گزار ہوئے: ہاں، یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: میرے بعد تم بہت

۱۲۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۳۲۲، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، ۱۱۶۱۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

زیادہ ترجیحات دیکھو گے تو تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو، میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے صبر نہیں کیا۔(۱۲۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حنین کے غنائم میں سے) بعض آدمیوں کو سو، سو اونٹ عطا فرمائے، انصار نے آپس میں کہا: آپ ﷺ ان ہی لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں جنہوں نے آپ سے جنگیں کی ہیں اور جنہوں نے آپ سے جنگ نہیں کی انہیں عطا نہیں فرما رہے، رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مہاجرین اور انصار کے سربرآوردہ لوگوں کو اپنے پاس جمع کرنے کا حکم دیا، پھر ارشاد فرمایا: میرے پاس انصار کے علاوہ کوئی اور نہ آئے، ہم خیمے میں داخل ہوئے خیمہ ہم لوگوں سے بھر گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار کے لوگو! کیا بات ہے جو مجھے پہنچی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تک کیا بات پہنچی ہے؟ دو مرتبہ یہ بات ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ مال و دولت لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو ساتھ لے کر اپنے گھروں میں جاؤ، انصار نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اسی پر خوش ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا، انصار عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں، آپ نے فرمایا: خوش رہو۔(۱۲۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حنین کے اموالِ غنیمت میں سے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کو سو، سو اونٹ عطا فرمائے، انصار کے بعض لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے اموالِ غنیمت ایسے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں جن کی تلواروں سے ہمارے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں یا کہا ہماری تلواروں سے جن کے خون کے قطرے گر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے انصار کو بلوا بھیجا،

۱۲۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۸۵، ۱۲۳۵۵، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۲۱۹۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

(انصار کے جمع ہونے کے بعد) آپ نے دریافت فرمایا! کیا تم میں تمہارا غیر تو نہیں ہے؟ وہ بولے: نہیں، صرف ہمارا بھانجا موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھانجا قوم ہی میں شمار ہوتا ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انصار کے لوگو! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد (ﷺ) کو اپنے گھروں کی طرف لے کر جاؤ؟ وہ بولے: ہاں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا، انصار میرا استر اور میرے راز دار ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔ (۱۲۱۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حنین میں فتح حاصل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے مختلف دستے روانہ فرمائے جو اونٹ اور بکریاں لے کر آئے، آپ نے انہیں قریش میں تقسیم فرما دیا، ہم انصار نے اس بات پر اپنے دلوں میں دکھ محسوس کیا، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے ہمیں جمع فرما کر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں اللہ کے رسول (ﷺ) عطا ہوں؟ اللہ کی قسم! اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور تم دوسری گھاٹی میں چلو تو میں تمہاری گھاٹی میں چلوں گا، یہ سن کر انصار بولے: یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ (۱۲۱۳)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ حنین کے روز اپنے رسول ﷺ کو جو مال غنیمت عطا فرمایا، آپ نے اسے ان لوگوں میں تقسیم فرمایا جو مؤلفۃ القلوب میں سے تھے، انصار کو اس میں سے کچھ بھی مرحمت نہ فرمایا، انصار نے اس چیز کو محسوس کیا کہ انہیں وہ کچھ نہیں ملا جو دوسرے لوگوں کو ملا ہے، آپ نے انصار کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے انصار کے لوگو! کیا میں نے تمہیں گم راہ نہیں پایا پھر اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ تم متفرق تھے تو اللہ نے میرے ذریعے تمہیں جمع فرما دیا، اور تم مفلس

۱۲۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۲۳۱۹، ۱۲۳۶۶، ۱۲۵۴۰، ۱۲۶۷۱، ۱۳۱۹۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۲۳، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں غنی کر دیا؟ انصار ہر بات کے جواب میں کہہ رہے تھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں کون سی چیز روکتی ہے کہ تم مجھے جواب دو؟ انہوں نے پھر یہی کہا: کہ اللہ اور اس کے رسول کا بہت بڑا احسان ہے، آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو تم بھی کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس اِس اِس حال میں آئے تھے، (ہم نے بھی آپ کے ساتھ احسان کیا تھا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ٹھکانوں میں لے کر جاؤ، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار میرا استر (جسم سے لگا ہوا کپڑا) ہیں اور باقی لوگ ابرا (استر کے اوپر والا کپڑا) ہیں، (انسان کا قرب استر ہی کو حاصل ہوتا ہے) تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات کرو۔ (۱۲۱۴)

خمس سے عطیے کا سوال

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے حنین کے خمس کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنو عبد المطلب اور بنو عبد مناف کو حصہ عطا فرمایا اور ہمیں کچھ نہیں دیا، حال آں کہ آپ سے ہماری اور ان کی قرابت داری یک ساں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہاشم اور مطلب کو ایک جیسا سمجھتا ہوں (یہ لوگ زمانۂ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں یک جان رہے ہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اس خمس سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو بھی عطا نہیں فرمایا۔ (قرابت داری میں وہ بھی ان حضرات کی طرح تھے)۔

۱۲۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۳۵، حدیث عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وفد ہوازن کی آمد اور قیدیوں کی رہائی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا، ہوازن کے وفد نے آ کر کہا: اے محمد! (ﷺ) ہم اصل نسل اور خاندانی لوگ ہیں، ہم پر احسان کیجئے، اللہ آپ پر احسان کرے گا، ہم پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں، بچوں اور مال میں سے کسی کو منتخب کر لو، انہوں نے کہا: آپ نے ہمیں اموال اور عورتوں بچوں میں انتخاب کا اختیار دیا ہے، ہم اپنے بچوں (کی رہائی) کو ترجیح دیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصے کا تعلق ہے وہ تمہارا ہوا، اور جب میں ظہر کی نماز پڑھ لوں تم کہنا کہ ہم اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں مسلمانوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرانا چاہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے مسلمانوں سے سفارش کرانے کے خواہاں ہیں۔

چناں چہ انہوں نے ایسا ہی کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرا اور عبدالمطلب کے حصے کا ہے وہ تمہارا ہوا، مہاجرین نے کہا: جو ہمارے حصے کا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے، انصار نے بھی اسی طرح کہا، عیینہ بن بدر فزاری نے کہا: جو میرا اور بنو فزارہ کا حصہ ہے، وہ نہیں، اقرع بن حابس نے کہا، اور جو بنو تمیم کا حصہ ہے وہ (ہم دینے کے لئے تیار) نہیں، عباس بن مرداس نے کہا: میرا اور بنو سلیم کا جو حصہ ہے وہ (بھی اس میں شامل) نہیں، اس پر قبیلے والوں نے کہا، تم نے غلط کہا بلکہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! ان کی عورتیں اور بچے انہیں واپس کر دو، جو شخص مالِ غنیمت کا کوئی قیدی رکھنا چاہتا ہے (وہ اسے چھوڑ دے) اللہ تعالیٰ ہمیں جو پہلا مالِ غنیمت عطا فرمائے گا، اس میں سے ہم اسے چھ حصے دیں گے۔

پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے، کچھ لوگ آپ سے چمٹ گئے وہ کہہ

Marfat.com

رہے تھے کہ آپ ہمارا مالِ غنیمت ہمارے درمیان تقسیم فرما دیں، یہاں تک کہ وہ آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف مجبور کر کے لے گئے، جس نے آپ کی چادر اچک لی، آپ نے فرمایا: لوگو! میری چادر واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور ہوتے تب بھی میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، تم مجھے بخیل پاتے نہ بزدل اور جھوٹا۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کی کوہان سے ایک بال لے کر اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی میں لیا اور اسے بلند کر کے فرمایا: لوگو! خمس کے علاوہ اس مالِ غنیمت میں اس بال کے برابر میرا کوئی حصہ نہیں ہے، اور خمس بھی تم پر لوٹا دیا جاتا ہے، سو (مالِ غنیمت میں سے لیا ہوا) سوئی اور دھاگہ بھی واپس کر دو، کیوں کہ مالِ غنیمت میں خیانت قیامت کے روز خائن کے لئے شرمندگی، جہنم اور عیب و رسوائی ہوگی۔

ایک آدمی کھڑا ہوا جس کے پاس بالوں کا گولا تھا، عرض کیا: میں نے یہ اس لئے لیا، تاکہ اپنے اونٹ کا پالان درست کر لوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں جو میرا اور بنو عبد المطلب کا حصہ ہے وہ تمہارا ہوا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! جب بات یہاں تک پہنچی ہوئی ہے تو اب مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس نے اسے (مال غنیمت میں) پھینک دیا۔ (۱۲۱۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جعرانہ میں ہوازن کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اصل بھی ہیں اور نسل بھی (قبائل کی اصل بھی ہم سے ہے اور جو شاخیں پھوٹ کر خاندان بنے ہیں وہ بھی ہم سے ہیں) ہم پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ سے مخفی نہیں ہے، ہم پر احسان کیجئے اللہ آپ پر احسان فرمائے گا، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں اپنے بچے اور عورتیں زیادہ پیارے ہیں یا اپنے اموال؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں اپنے عورتوں، بچوں اور اموال میں انتخاب کا اختیار دیا ہے، ہمیں اپنی

۱۲۱۵۔ رقم الحدیث: ۶۶۹۰، مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

عورتیں اور بچے واپس فرما دیں، وہ ہمیں زیادہ پیارے ہیں، آپ نے ان سے فرمایا: جو میرے اور عبدالمطلب کے حصے کا ہے وہ تمہارا ہے۔ جب میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا لوں تم کھڑے ہو جانا اور کہنا: ہم اپنے بچوں اور عورتوں کے سلسلے میں مسلمانوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرانا چاہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے مسلمانوں سے سفارش کے خواہاں ہیں، میں اس وقت تمہیں (اپنے حصے کے قیدی) دوں گا اور تمہارے (قیدیوں کی رہائی کے) لئے سوال کروں گا۔

چناں چہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر وہی کہا جس کا آپ نے انہیں حکم دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصے کا ہے وہ تمہارا ہے، مہاجرین نے (یہ سن کر) کہا: جو ہمارے حصے کا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے، انصار بولے جو ہمارے حصے میں آئے وہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ہے، اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنو تمیم اس میں شامل نہیں، عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر نے کہا: میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں، عباس بن مرداس نے کہا: میرا اور بنو سلیم کا حصہ بھی اس میں شامل نہیں ہے، یہ سن کر بنو سلیم کے لوگوں نے کہا: نہیں ہمارا حصہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس پر عباس نے کہا: بنو سلیم کے لوگو! تم نے میری توہین کر دی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی اپنے حصے کا قیدی روکنا ہی چاہتا ہو (بلا معاوضہ نہ چھوڑنا چاہتا ہو) ہم اسے آئندہ حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں ہر انسان کے بدلے چھ اونٹ دیں گے۔ سو لوگوں نے ہوازن کے بچے اور عورتیں واپس کر دیں۔ (۱۲۱۶)

مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا، اور انہوں نے اپنے قیدی اور مال واپس کرنے کی

۱۲۱۶۔ رقم الحدیث: ۶۹۹۷، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

درخواست کی، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کو تم دیکھ رہے ہو (مال اور قیدی ان کی ملکیت میں جا چکے ہیں) اور مجھے سچ بات زیادہ پسند ہے، دو میں سے ایک کو منتخب کر لو قیدی یا مال، میں تمہارا انتظار کرتا رہا، رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپس آنے کے بعد دس سے زیادہ راتیں ان کا انتظار فرمایا تھا (مگر انہوں نے آنے میں دیر کر دی تھی) جب انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے کہا: ہم اپنے قیدی واپس لینا چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ عزوجل کی اس کی شان کے لائق تعریف کرنے کے بعد فرمایا: امابعد! تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر (اسلام قبول کر کے) تمہارے پاس آئے ہیں، میری رائے ہے کہ میں ان کے قیدی واپس کر دوں، سو جو شخص خوشی سے اپنا قیدی چھوڑ دے وہ ایسا کرے، اور جو شخص اس مال فَے میں سے جو سب سے پہلے اللہ ہمیں عطا فرمائے اس کا بدلہ لینا چاہے وہ اس شرط پر اپنا قیدی چھوڑ دے، لوگوں نے کہا: ہم بہ خوشی رسول اللہ ﷺ کے لئے قیدی چھوڑنے پر تیار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، لہٰذا تم لوگ واپس جاؤ اور پھر تمہارے سردار مجھے تمہاری مرضی سے مطلع کریں، لوگ چلے گئے، ان کے سرداروں نے ان سے بات کی، اور سرداروں نے واپس آ کر بتایا کہ سب بہ خوشی اپنے قیدی چھوڑنے پر رضامند ہیں۔ (۱۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہوازن کے قیدیوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک لڑکی عطا فرمائی، عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے ہبہ کر دی، میں نے اسے بنو جمح میں اپنے ننھیال میں بھیج دیا، تاکہ وہ اسے میرے لئے تیار کریں، اور میں بیت اللہ کا طواف کر آؤں، میرا واپسی پر اس سے خلوت کا ارادہ تھا، طواف سے فارغ ہو کر جب میں مسجد سے نکلا میں نے لوگوں کو بھاگتے دوڑتے دیکھا، میں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہمارے بچے اور عورتیں واپس

۱۲۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۳۵، حدیث المسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کردی ہیں، میں نے کہا: تمہاری ایک لڑکی بنو جمح میں بھی ہے، جاؤ اسے لے لو، وہ لوگ گئے اور اسے وہاں سے لے آئے۔ (۱۲۱۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ حنین سے واپس لوٹے، عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے زمانۂ جاہلیت کی اس منت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے ایک دن کے اعتکاف کے لئے مانی تھی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں وہ منت پوری کرنے کا حکم دیا، عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے، اور انہوں نے میرے ساتھ اس لڑکی (باندی) کو بھیج دیا جو انہیں غزوۂ حنین میں ملی تھی، میں نے اسے ایک بدوی کے گھر میں ٹھہرایا، اچانک میں نے حنین کے قیدیوں کو نکل کر دوڑتے ہوئے دیکھا جو یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد فرما دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اس باندی کو آزاد کر دو، چناں چہ میں نے جا کر اسے آزاد کر دیا۔ (۱۲۱۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جعرانہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، ان کے پاس ہوازن کا ایک قیدی لڑکا بھی تھا، رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ، اعتکاف کرو، وہ اعتکاف میں چلے گئے، اسی دوران کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہوازن کے قیدیوں کو رہا فرما دیا ہے، چناں چہ عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو بلا کر اسے آزاد کر دیا۔ (۱۲۲۰)

جعرانہ سے رسول اللہ ﷺ کا عمرہ

حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کے وقت عمرے کے لئے جعرانہ سے روانہ ہوئے، مکے میں عمرہ کیا پھر اسی رات ہی میں واپس آ گئے، صبح ہوئی تو ایسا لگتا تھا جیسے آپ نے رات یہیں گزاری ہے، میں نے آپ کی پشت کو دیکھا وہ

۱۲۱۸۔ رقم الحدیث: ۵۳۵۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۹۔ رقم الحدیث: ۴۹۰۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۲۰۔ رقم الحدیث: ۶۳۸۲، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

چاندی میں ڈھلی ہوئی لگتی تھی، جب سورج ڈھل گیا آپ جعرانہ سے نکل کر بطن سرف میں آئے اور مدینے کے راستے پر ہو لئے، اسی لئے آپ کے عمرے کا حال بہت سے لوگوں پر مخفی رہا۔ (۱۲۲۱)

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے (حج کی فرضیت کے بعد) کتنے حج کئے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ اور چار مرتبہ عمرہ کیا، ایک عمرہ حدیبیہ کے زمانے میں، دوسرا ذی القعدہ کے مہینے میں مدینہ طیبہ سے، تیسرا عمرہ ذی قعدہ میں جعرانہ سے، جب آپ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرما چکے تھے، اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ فرمایا تھا۔ (۱۲۲۲)

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا: چار، ذی قعدہ کے مہینے میں وہ عمرہ جب مشرکوں نے آپ کو (حدیبیہ میں) روک دیا تھا، آئندہ سال ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ، حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کرنے کے بعد ذی قعدہ ہی کے مہینے میں جعرانہ سے عمرہ اور اپنے حج کے ساتھ عمرہ۔ (۱۲۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ سے عمرہ کیا، طواف کے پہلے تین چکروں میں رَمل کیا اور چار میں (معمول کے مطابق) چلے، اور اپنی چادریں بغلوں کے نیچے سے نکال کر اضطباع کیا اور انہیں اپنے بائیں کندھوں پر ڈالا۔ (۱۲۲۴)

بارش کی وجہ سے اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر بارش

۱۲۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۸۶، ۱۵۰۸۷، ۱۵۰۹۳، ۱۶۲۰۴، ۲۲۷۱۴، حدیث محرش الکعبی الخزاعی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۵۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۷۸۳، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۳۵۰۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

والے دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے منادی کو حکم فرمایا اس نے اعلان کیا: اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ (۱۲۲۵)

حضرت اسامہ الھذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، بارش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آپ کے حکم سے یہ اعلان کیا کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو۔ (۱۲۲۶)

۱۲۲۵۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۸۸، ۱۹۶۴۰، ۱۹۷۴۷، حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۷۷ تا ۲۰۱۸۰، ۲۰۱۸۸، ۲۰۱۹۰، ۲۰۱۹۶، حدیث اسامۃ الھذلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

متفرقات

مالِ غنیمت کے حصول کے لئے بدویوں کا ہجوم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین سے واپس آرہے تھے کہ بدویوں نے آپ کو گھیر لیا وہ آپ سے کچھ مانگنے لگے، یہاں تک کہ وہ آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف مجبور کر کے لے گئے، جس نے آپ کی چادر اچک لی، آپ اپنی سواری پر تھے، رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دے دو، اگر ان درختوں کی تعداد کے برابر چوپائے میرے پاس ہوتے تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، تم مجھے بخیل پاتے نہ جھوٹا نہ بزدل۔ (۱۲۲۷)

کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

حضرت سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر اللہ کے نبی ﷺ ایک مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی طلب فرمایا، وہاں ایک خاتون موجود تھی، اس نے عرض کیا یہ مردہ جانور کی کھال کا ہے، آپ نے فرمایا: اس سے پوچھو: کیا اسے رنگا نہیں گیا؟ وہ بولی: اسے رنگا گیا ہے، پھر اس مشکیزے سے آپ کی ضرورت پوری کی گئی، آپ نے ارشاد فرمایا: کھال کی دباغت (رنگنا) اس کی پاکیزگی ہوتی ہے۔ (۱۲۲۸)

جنت میں صرف مؤمن جائے گا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حنین میں تھے نبی اکرم ﷺ نے سُحیم کو حکم دیا لوگوں میں اعلان کر دو کہ سنو! جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا۔ (۱۲۲۹)

۱۲۲۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۳۱۵، ۱۶۳۳۴، ۱۶۳۳۶، ۱۶۳۳۷، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۶۳، حدیث سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ

۱۲۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۵۰، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

پیغمبر کے لئے خفیہ اشارہ کرنا مناسب نہیں

علاء بن زیاد العدوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، غزوۂ حنین میں میں آپ کے ساتھ موجود تھا، مشرک کثرت سے نکلے اور ہم پر حملہ آور ہوئے، یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھڑ سواروں کو اپنے پس پشت دیکھا، مشرکوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ہم پر حملہ آور ہوا وہ ہمیں رگڑ رہا تھا اور کھدیڑ رہا تھا، جب اللہ کے نبی ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا آپ اتر پڑے، اللہ عزوجل نے مشرکوں کو شکست دے دی وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، نبی کریم ﷺ فتح حاصل ہوتے دیکھ کر کھڑے ہو گئے (فتح کے بعد) ایک ایک کر کے قیدی لائے جانے لگے آپ سے اسلام پر بیعت کرنے لگے۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: میری نذر ہے اگر اس شخص کو بہ طور قیدی لایا گیا جو اس روز ہمیں کھدیڑ رہا تھا میں ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا، نبی ﷺ خاموش رہے، اس آدمی کو لایا گیا، اس نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھ کر کہا: اللہ کے نبی! میں نے اللہ سے توبہ کر لی، میں نے اللہ سے توبہ کر لی، آپ نے بیعت میں توقف فرمایا تا کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری کر لے، اور وہ صحابی اس انتظار میں رہے کہ نبی ﷺ اسے اس شخص کے قتل کا حکم فرمائیں گے اور وہ بغیر اجازت اس کے قتل سے ڈر رہا تھا، جب نبی ﷺ نے دیکھا وہ صحابی کچھ نہیں کر رہے تو آپ نے اسے بیعت فرما لیا، اس صحابی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میری نذر کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میں اسے بیعت کرنے سے اس وقت تک جو رکا رہا تا کہ تم اپنی منت پوری کر لو، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ نے مجھے خفیہ اشارہ کیوں نہیں فرمایا، آپ نے ارشاد فرمایا: پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ وہ خفیہ اشارہ کرے۔ (۱۲۳۰)

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان کی تعلیم

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند نوجوانوں کے ساتھ نکلا ہم لوگ حنین کے راستے میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے واپس آ رہے تھے، راستے ہی

۱۲۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۱۲۰، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

میں ہمیں رسول اللہ ﷺ ملے، رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے آپ کے پاس نماز کے لئے اذان دی، ہم نے مؤذن کی آواز سنی تو ہم بھی بہ طور مذاق اونچی آواز سے اس کی نقل اتارنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے ہماری آواز سن لی اور فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں آپ کے سامنے کھڑا کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے اونچی آواز کس کی تھی؟ سب نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ سچ کہہ رہے تھے، آپ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور فرمایا: اٹھو، نماز کے لئے اذان کہو، میں کھڑا ہوا، اور اس وقت رسول اللہ ﷺ اور آپ کا کچھ بھی عطا فرمانا مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھا، میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا، پھر رسول اللہ ﷺ نے خود بہ نفس نفیس مجھے اذان سکھائی، آپ نے فرمایا: کہو اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ا ن لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، پھر مجھ سے فرمایا: بلند آواز سے پھر کہو: اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ

اذان کہنے کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی عطا فرمائی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھ کر دو مرتبہ اسے میرے چہرے پر پھیرا، پھر دو مرتبہ میرے ہاتھوں اور جگر پر ہاتھ پھیرا، یہاں تک کہ آپ کا دست مبارک میری ناف تک پہنچا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھے برکت عطا فرمائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مکہ میں مؤذن مقرر فرما دیں، آپ نے فرمایا: میں نے تجھے مقرر کر دیا ہے، میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے لئے جتنی نفرت تھی سب ختم ہو گئی، اور اس کی جگہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نے لے لی۔ میں مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کے عامل عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے ساتھ نماز کے لئے اذان دی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح کے لئے اذان کہو تو دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من

Marfat.com

النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم کہو اور جب تم اقامت کہو تو دو مرتبہ قدقامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ کہو۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ (اس کے بعد) اپنی پیشانی کے بال نہیں کاٹتے تھے، نہ ان میں مانگ نکالتے تھے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابومحذورہ کو اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات تعلیم فرمائے تھے۔ (۱۲۳۱)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت اور وصیت میں اعتدال کی تلقین

حضرت عمرو بن القاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (مکہ میں) بیمار چھوڑ گئے، جب آپ (غزوۂ حنین کے بعد) جعرانہ سے عمرے کے لئے تشریف لائے، سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ تکلیف سے نڈھال تھے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے، میرا وارث کلالہ ہے (والدین اور اولاد میں سے کوئی نہیں ہے) کیا میں اپنے سارے مال کے لئے وصیت کردوں یا اسے صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، سعد رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: دو تہائی؟ فرمایا: نہیں، انہوں نے پوچھا: آدھے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، انہوں نے کہا: ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور یہ بھی بہت ہے۔

پھر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سرزمین میں مروں گا جس سے میں ہجرت کر گیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رفعت عطا فرمائے گا، تمہاری وجہ سے بہت سوں کو سرنگوں فرمائے گا اور بہت سوں کو فائدہ پہنچائے گا۔

پھر فرمایا: اے عمرو بن قاری! اگر میرے بعد سعد کا انتقال ہو جائے تو انہیں وہاں دفن کرنا اور آپ نے مدینہ طیبہ کے راستے کی طرف اشارہ فرمایا۔ (۱۲۳۲)

۱۲۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۵۱ تا ۱۴۹۵۶، ۲۶۷۰۸، احادیث ابی محذورہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۴۸، حدیث عمرو بن القاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات

حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت انہیں غسل دینے والیوں میں شامل تھی، رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہمیں ازار (چادر) عطا فرمائی پھر قمیص پھر دوپٹہ پھر لفافہ (عورت کے اوڑھنے کی چادر) عطا فرمایا، پھر اس کے بعد انہیں ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا، رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تھے، کفن آپ کے پاس تھا جسے آپ ایک ایک کپڑا کر کے ہمیں دے رہے تھے۔ (۱۲۳۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں رکھا گیا، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (۱۲۳۴)

ہم نے تمہیں زمین ہی سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

مجھے یہ یاد نہیں کہ آپ نے بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله فرمایا تھا یا نہیں، پھر جب لحد بنا دی گئی تو آپ نے ان (لحد بنانے والوں) کی طرف ڈھیلے پھینکے اور فرمایا ان سے اینٹوں کے درمیان خالی جگہیں پُر کر دو، پھر ارشاد فرمایا: یہ کوئی شئے نہیں ہے لیکن اس سے زندہ (وارث) کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (۱۲۳۵)

مجاہدین کو ہدایات

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو کسی سریئے یا لشکر کا امیر مقرر فرما کر روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اپنے متعلق اللہ سے ڈرنے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی بھلائی کی وصیت فرماتے، اور فرماتے اللہ کا

۱۲۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۹۴، حدیث لیلیٰ بنت قانف الثقفیۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۳۴۔ طٰہٰ: ۵۵

۱۲۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۸۳، حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نام لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے لڑو، جب تمہارا مشرک دشمنوں سے آمنا سامنا ہو تو انہیں تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو، وہ ان میں سے جس بات کو قبول کر لیں، اسے تسلیم کرو اور ان پر حملہ نہ کرو، انہیں (سب سے پہلے) اسلام کی دعوت دو، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم قبول کر لو، پھر انہیں ان کے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی ذمے داریاں عائد ہوں گی جو مہاجرین پر عائد ہیں، اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے میں رہنا پسند کریں تو انہیں بتاؤ کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح شمار ہوں گے، ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو تمام اہل ایمان پر جاری ہوتے ہیں، اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد کئے بغیر ان کے لئے مال فے اور غنیمت میں حصہ نہیں ہوگا۔

اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ کا سوال کرو، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تو ان سے قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک لو اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہو اور ان لوگوں سے جنگ کرو۔ (۱۲۳۶)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر بناتے تو اسے بالخصوص اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور اس کے ساتھی مسلمانوں کو نیکی کی وصیت کرتے، پھر آپ فرماتے اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ کے ساتھ کفر کرے اس کے ساتھ جنگ کرو، خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی (لاش کی) شکل نہ بگاڑو، اور کسی بچے کو قتل نہ کرو، جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہو تو ان کو تین چیزوں کی دعوت دینا وہ ان میں سے جس کو بھی مان لیں اس کو قبول کر لینا اور جنگ سے رک جانا، پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کا اسلام قبول کر لو اور ان سے جنگ نہ کرو، اور ان سے کہو کہ وہ اپنا علاقہ چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں منتقل ہو جائیں اور ان کو یہ بتاؤ کہ اگر

۱۲۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۲۴۶۹، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی ذمے داریاں عائد ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں، اگر وہ مہاجرین کے علاقہ میں منتقل ہونے سے انکار کریں تو ان کو بتا دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا، ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مسلمانوں پر جاری ہوتے ہیں لیکن ان کو جہاد میں شمولیت کے بغیر مالِ غنیمت اور مال فے سے کوئی حصہ نہیں ملے گا، پھر اگر وہ لوگ اس دعوت کو قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ کا سوال کرو، اگر وہ اس کو تسلیم کرلیں تو تم بھی اس کو قبول کرلو اور ان سے رک جاؤ (جنگ نہ کرو) اور اگر وہ اس کا انکار کردیں تو پھر اللہ سے مدد مانگو اور ان سے جنگ کرو۔

اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور اس کے نبی (ﷺ) کو (کسی عہد پر) ضامن بنانا چاہیں تو تم اللہ اور اس کے نبی کو ضامن نہ بنانا، بل کہ اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو ضامن بنانا کیوں کہ تمہارے لئے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد سے پھر جانا اس سے آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دو۔ اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرلو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم کے مطابق قلعے سے نکالو تو تم ان کو اللہ کے حکم کے بہ موجب نہ نکالو بل کہ ان کو اپنے حکم کے مطابق نکالو، کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری رائے اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ (۱۲۳۷)

مجاہدین کے گھروں کی دیکھ بھال

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی بیان کرتی ہیں کہ خباب رضی اللہ عنہ ایک لشکر میں چلے گئے، رسول اللہ ﷺ ہماری دیکھ بھال فرماتے رہے، یہاں تک کہ ہماری بکری کا دودھ بھی دوہ دیتے تھے، آپ ایک بڑے پیالے میں اس کا دودھ دوہتے تھے، پیالہ بھر کر چھلکنے لگتا تھا، پھر جب خباب رضی اللہ عنہ واپس آئے انہوں نے اسے دوہا تو حسب معمول دودھ نکلا، تو ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ اسے دوہتے تھے تو ہمارا پیالہ بھر جاتا تھا جب آپ نے دوہا تو اس کا دودھ کم ہوگیا۔ (۱۲۳۸)

۱۲۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۲۱، حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۲۳۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۶۶، ۲۶۵۵۷، حدیث ابنۃ لخباب رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت، ذی الحجہ ۸ھ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، میں نے اپنے والد (جدامجد) کے نام پر اس کا نام ابراہیم رکھا ہے، پھر آپ نے اسے مدینے کے ابوسیف نامی ایک لوہار کی اہلیہ ام سیف کے سپرد کر دیا (جو انہیں دودھ پلایا کرتی تھیں) رسول اللہ ﷺ (بچے کو دیکھنے کے لئے) وہاں تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، میں ابوسیف کے پاس پہنچا وہ اپنی بھٹی دھونک رہے تھے اور گھر دھویں سے بھرا ہوا تھا، میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ابوسیف سے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، انہوں نے بھٹی دھونکنا بند کر دی، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ نے بچے کو منگوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ (۱۲۳۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو اپنے اہل وعیال پر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مہربان نہیں دیکھا، (آپ کے صاحب زادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ عوالیٔ مدینہ میں دودھ پیتے تھے، آپ وہاں تشریف لے جاتے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر میں داخل ہوتے جس میں دھواں بھرا ہوتا، کیوں کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی انا کا شوہر لوہار تھا، آپ بچے کو لے کر اسے چومتے پھر واپس تشریف لے آتے۔ (۱۲۴۰)

۱۲۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۰۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۶۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غزوۂ تبوک (۹ ہجری)

باضابطہ اعلان

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو توریہ فرماتے (اعلان نہ کرتے بل کہ دوسری طرف روانہ ہو جاتے اور اصل منزل کو مخفی رکھتے) یہاں تک کہ غزوۂ تبوک ہوا، رسول اللہ ﷺ نے شدید گرمی، دور دراز صحرائی سفر اور دشمن کی کثیر تعداد سے مقابلے کے پیش نظر مسلمانوں میں اس کا اعلان فرما دیا، تا کہ وہ دشمن کے مقابلے کے لئے خوب تیاری کر لیں۔ (۱۲۴۱)

مالی تعاون کی ترغیب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیاضانہ انفاق

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ نے خطبہ دیا اور جیش عسرت کے لئے (غزوۂ تبوک کے موقع پر) مالی تعاون کی ترغیب دی، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: سو اونٹ اپنے پالانوں اور ان کے لوازمات سمیت میرے ذمے رہے، آپ نے پھر ترغیب دی تو عثمان رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے (مزید) سو اونٹ پالانوں اور لوازمات سمیت میرے ذمے رہے، آپ ﷺ نے پھر تعاون کی ترغیب دی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: سو اونٹ پالانوں اور پائے تابوں سمیت میرے ذمے رہے۔

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: اس کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (۱۲۴۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کپڑے میں ایک ہزار دینار لائے،

۱۲۴۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۵۵، حدیث کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

۱۲۴۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۵۵، ۱۶۲۵۶، حدیث عبدالرحمٰن بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اورانہیں نبی ﷺ کی گود میں ڈال دیا، نبی ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اسے نقصان نہیں پہنچائے گا، آپ نے کئی مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ (۱۲۴۳)

اشعریوں کی سواریوں کے لئے درخواست

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ سواری طلب کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: بہ خدا میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ تمہیں دینے کے لئے میرے پاس سواری ہے، پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے، پھر آپ نے ہمیں سفید کوہان والے تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا، جب ہم جانے لگے ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے آئے تھے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے جانور نہیں دیں گے، واپس چلو تا کہ ہم آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں۔

چناں چہ ہم آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس سواریاں مانگنے کے لئے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری کے جانور نہیں دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری کے جانور عطا فرما دیے؟ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سوار نہیں کیا بل کہ اللہ عزوجل نے تمہیں سوار کیا ہے، اللہ کی قسم! میں اگر کسی کام کے بارے میں قسم کھالوں پھر اس کے علاوہ کسی چیز میں خیر دیکھوں تو میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس بہتر کام کو کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔ (۱۲۴۴)

زہدم جرمی بیان کرتے ہیں، ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت لایا گیا، لوگوں میں بنی تیم اللہ سے سرخ رنگ کا ایک آدمی آیا جو غلاموں جیسا تھا، وہ کھانے کے قریب نہ ہوا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے قریب آنے کو کہا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے، اس

۱۲۴۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۰۷، حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۶۴، ۱۹۲۵۰، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شخص نے کہا: میں نے مرغی کو کچھ (گندگی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے مجھے اس سے گھن آئی تو میں نے قسم کھالی کہ میں مرغی کبھی نہیں کھاؤں گا۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب آجاؤ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں، میں چند اشعریوں کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس سواریاں مانگنے گیا، آپ اس وقت صدقے کے اونٹ تقسیم فرمارہے تھے، آپ ناراض معلوم ہوتے تھے، آپ نے فرمایا: بہ خدا! میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا، نہ ہی میرے پاس تمہارے لئے سواری کے جانور ہیں، سو ہم چلے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت کے اونٹ لائے گئے، آپ نے دریافت فرمایا: وہ اشعری کہاں ہیں؟ ہم حاضر ہوئے، آپ نے ہمیں سفید کوہان والے اونٹ دینے کا حکم فرمایا، ہم واپس جانے لگے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ سے سواریاں مانگنے آئے تھے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سوار نہیں کریں گے، اب آپ نے ہمیں بلوا کر سواری کے جانور دے دیئے ہیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں، اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم یاد نہ دلائی تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے، رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس چلو، ہم آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چناں چہ ہم آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس سواریاں مانگنے آئے تھے، آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے، پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں، ہمارا خیال ہے کہ آپ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جاؤ، تمہیں اللہ عزوجل نے سوار کیا ہے اور میں بخدا اگر کسی کام کی قسم کھالوں پھر اس کے غیر میں خیر دیکھوں تو میں خیر والے کام کو کرلوں گا اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔ (۱۲۴۵)

غزوۂ تبوک کے لئے روانگی

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے، ایسا بہت کم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعرات

۱۲۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۹۴، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے سوا کسی دن سفر کا ارادہ فرمایا ہو۔(۱۲۴۶)

تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ تبوک کے موقع پر) علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ثنیۃ الوداع میں پہنچے تو علی رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے: (یارسول اللہ!) آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے ہارون (علیہ السلام) تھے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔(۱۲۴۷)

سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے سوال کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے آپ غصے والے ہیں، انہوں نے فرمایا: بھتیجے! ایسا نہ کرو، جب تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ایک بات کا علم ہے تو تم مجھ سے پوچھو اور ڈرو نہیں، میں نے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ کو (اپنے نائب کے طور پر) مدینے میں چھوڑا تو ان سے کیا فرمایا تھا؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا وہی مقام ہو جو موسیٰ (علیہ السلام) سے ہارون (علیہ السلام) کو تھا، وہ دو مرتبہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! میں راضی ہوں، پھر علی رضی اللہ عنہ جلدی سے واپس ہوئے گویا میں ان کے قدموں سے اڑتا ہوا غبار دیکھ رہا ہوں۔(۱۲۴۸)

سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے

۱۲۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۵۲، ۱۵۳۵۴، حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۲۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۶، ۱۵۸۷، ۱۶۰۳، ۱۶۱۱، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۲۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۳، ۱۵۱۲، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پاس آیا اور کہا: مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث معلوم ہوئی ہے جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا، سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے انہیں یہ بتانا مناسب نہ سمجھا کہ آپ کے بیٹے نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کہیں وہ اپنے بیٹے پر ناراض نہ ہوں، پھر فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ کو مدینے پر اپنا نائب مقرر فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری خواہش تو یہی ہے کہ آپ جہاں تشریف لے جائیں میں آپ کے ساتھ رہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے اس مقام پر رہو جس مقام پر ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے تھے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (۱۲۴۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ تبوک کے موقع پر) علی رضی اللہ عنہ کو (بہ طور نائب) پیچھے چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: جب آپ مجھے پیچھے چھوڑ جائیں گے لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے ہارون (علیہ السلام) تھے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (۱۲۵۰)

مقامِ حجر سے گزر اور صحابہ کو ہدایت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر (دیار ثمود) سے گزرتے ہوئے فرمایا: ان عذاب سے ہلاک کردہ لوگوں کی جائے سکونت میں روتے ہوئے ہی داخل ہوں، اگر رونا نہ آئے تو داخل نہ ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر وہ مصیبت آ جائے جو ان پر آئی تھی، اور آپ نے سواری پر اپنی چادر سے اپنا سر

۱۲۴۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۵، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۲۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۲۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ڈھانک لیا۔(۱۲۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے سال رسول اللہ ﷺ نے حجر میں قوم ثمود کے گھروں کے پاس پڑاؤ کیا، لوگوں نے ان کنوؤں سے پانی لے لیا جن سے ثمود پانی پیتے تھے، اس پانی سے آٹا گوندھا اور گوشت کی ہانڈیاں چڑھا لیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انہوں نے ہانڈیاں انڈیل دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیا، رسول اللہ ﷺ آگے روانہ ہوئے اور اس کنوئیں پر اترے جہاں سے اونٹنی پانی پیا کرتی تھی اور آپ نے انہیں عذاب سے ہلاک کردہ قوم کے گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تمہیں وہ مصیبت نہ پالے جو ان پر آئی تھی، سو تم ان کے ٹھکانوں میں نہ جاؤ۔(۱۲۵۲)

حضرت ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگ تیزی سے قوم ثمود کی رہائش گاہوں میں جانے لگے، رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز تیار ہے (سب لوگ جمع ہوں) ابو کبشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے اپنے اونٹ کو پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: ایسی قوم کی رہائش گاہوں میں کیوں داخل ہوتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! ہم حیرت اور تعجب کے طور پر ایسا کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب خیز بات سے خبردار نہ کروں؟ تم ہی میں کا ایک آدمی تمہیں ماضی اور مستقبل کی خبریں بتاتا ہے، سو استقامت اپناؤ اور سیدھا راستہ اختیار کرو، کیوں کہ اللہ عزوجل کو تمہارے عذاب میں مبتلا ہونے کی پروا نہیں ہے اور عن قریب ایسی قوم آئے گی جو کسی چیز کے ذریعے اپنا دفاع نہیں کر سکے گی۔(۱۲۵۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام حجر سے

۱۲۵۱۔ رقم الحدیث: ۵۲۰۳، ۵۳۲۰، ۵۳۸۱، ۵۴۱۸، ۶۱۷۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۵۲۔ رقم الحدیث: ۵۹۴۸، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۵۳۔ رقم الحدیث: ۱۷۵۶۸، ۱۷۵۶۹، حدیث ابی کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

گزرے آپ نے ارشاد فرمایا: معجزات کا سوال نہ کرو، صالح (علیہ السلام) کی قوم نے بھی اس کا مطالبہ کیا تھا (تو بہ طور معجزہ اونٹنی بھیجی گئی) وہ اس راستے سے آتی اور جاتی تھی، قوم ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی کونچیں کاٹ دیں، ایک دن اونٹنی ان کا پانی پیتی تھی اور ایک دن وہ اس کا دودھ پیتے تھے، انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں تو انہیں ہول ناک چیخ نے اپنی گرفت میں لے لیا، اللہ عزوجل نے آسمان کے نیچے ان میں سے سوائے ایک شخص کے کسی کو زندہ نہ چھوڑا، (زندہ بچنے والا) وہ شخص اللہ کے حرم میں تھا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون تھا؟ فرمایا: ابورغال، جب وہ حرم سے نکلا اسے بھی اس عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا جس نے اس کی قوم کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔ (۱۲۵۴)

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔ (۱۲۵۵)

موزوں پر مسح کرنے کا حکم

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔ (۱۲۵۶)

دورانِ سفر جمع بین الصلاتین

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر سفر پر روانہ ہوئے تو آپ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا، راوی نے اس کی وجہ پوچھی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ اپنی امت کو تنگی سے بچانا

۱۲۵۴۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۴۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۲۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۲، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۲۵۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۷۵، حدیث عرف بن مالک الاشجعی الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چاہتے تھے (ان کے لئے سہولت چاہتے تھے)۔(۱۲۵۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک میں ٹھنڈے وقت میں روانہ ہوتے تھے، آپ ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے تھے۔(۱۲۵۸)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک میں اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے، عصر کے وقت میں ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھتے اور اگر سورج ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرتے تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھ کر سفر کرتے تھے (جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں فرمایا کرتے تھے) اور جب مغرب سے پہلے سفر فرماتے تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے تھے اور اگر مغرب کے بعد سفر شروع فرماتے تو عشاء کو جلدی مغرب کے ساتھ پڑھتے تھے۔(۱۲۵۹)

زادِ راہ کا خاتمہ اور برکت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ (غزوۂ تبوک) میں تشریف لے گئے، مسلمان بھوک پیاس کا شکار ہوئے، انہیں کھانے کی حاجت نے آگھیرا، تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی وہ آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ان کے اونٹ ہی تو انہیں اٹھاتے اور ان کے دشمن تک پہنچاتے ہیں لوگ انہیں ذبح کر دیں گے؟ یا رسول اللہ! باقی ماندہ زادِ راہ منگوا کر اس میں اللہ عزوجل سے برکت کی دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: اچھا، پھر آپ نے باقی ماندہ زادِ راہ منگوایا، لوگ اپنا بچا کھچا زادِ راہ لے آئے، آپ نے اسے جمع فرما کر اللہ عزوجل سے اس میں برکت کی دعا کی، اور ان کے برتن منگوائے، سب کے برتن بھر گئے اور بہت سی مقدار بچ گئی۔

۱۲۵۷۔ رقم الحدیث: ۲۱۴۹۲، ۲۱۵۰۷، ۲۱۵۵۷، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۲۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۳۱، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۲۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۶۵، ۲۱۵۸۹، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، جو شخص بغیر کسی شک ان دونوں گواہیوں کے ساتھ اللہ سے ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۱۲۶۰)

حضرت ابوسعید یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے پانی لانے والے اونٹ ذبح کر کے کھالیں اور چربی کا تیل بنالیں، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر انہوں نے ایسا کیا تو سواریاں کم پڑ جائیں گی، البتہ آپ ان سے باقی ماندہ زادِ راہ منگوالیں اور ان کے لئے اس میں برکت کی دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ برکت عطا فرمائے گا، رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھا دیا اور لوگوں سے بچا کچھا زادِ راہ منگوایا، کوئی شخص مٹھی بھر جوار، کوئی مٹھی بھر کھجوریں، اور کوئی روٹی کے چند ٹکڑے لے کر آیا، یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا زادِ راہ جمع ہو گیا، آپ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے اپنے برتن بھر لو، انہوں نے اپنے اپنے برتن بھر لئے، حتی کہ لشکر کے پورے برتن بھر گئے، پھر سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کھانا پھر بھی باقی بچ گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص بھی بغیر شک کے اس کلمہ کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا۔ (۱۲۶۱)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز

عمرو بن وہب الثقفی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان سے سوال کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس امت کے کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ایک مرتبہ سفر میں ہم

۱۲۶۰۔ رقم الحدیث: ۹۱۷۰، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۹۶، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نبی ﷺ کے ساتھ تھے، سحر کے وقت آپ نے میری سواری کی گردن پر ہاتھ مارا، میں سمجھ گیا آپ قضائے حاجت کے لئے جانا چاہتے ہیں، میں آپ کے ساتھ چل پڑا، ہم چلتے چلتے لوگوں سے دور چلے گئے، آپ اپنی سواری سے اتر کر چل دیئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، خاصی دیر گزرنے کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا: مغیرہ! تم اپنی حاجت پوری کرلو، میں نے کہا: مجھے حاجت نہیں ہے، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، میں اٹھ کر کجاوے کی پچھلی طرف لٹکا ہوا پانی کا مشکیزہ لایا، میں نے پانی ڈالا، آپ نے خوب اچھی طرح دونوں ہاتھ دھوئے، راوی کو شک ہے کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مٹی پر ہاتھ مَلنے کا کہا تھا یا نہیں، پھر آپ نے چہرہ دھویا، پھر آپ آستینین چڑھانے لگے، آپ نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا، چوں کہ آستینین تنگ تھیں آپ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکال کر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، حدیث کے راوی کہتے ہیں حدیث میں دوبار چہرہ دھونے کا ذکر ہے، مجھے نہیں معلوم کہ اس طرح ہوا یا نہیں؟ پھر آپ نے اپنی پیشانی، عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا، ہم سوار ہوئے، جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو نماز کھڑی ہو چکی تھی، لوگوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک رکعت ادا کر لی تھی، اب وہ دوسری رکعت میں تھے، میں نے عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دینا چاہی تو آپ نے مجھے منع فرما دیا، ہم نے جو رکعت پائی وہ پڑھ لی اور جو رکعت رہ گئی تھی (سلام پھرنے کے بعد) اسے پڑھ لیا۔ (۱۲۶۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں آپ کے ساتھ پانی لے کر گیا، رسول اللہ ﷺ (قضائے حاجت کے بعد) تشریف لائے، میں نے پانی ڈالا، آپ نے اپنا چہرہ دھویا، پھر آپ نے جبے کی آستینوں سے ہاتھ نکالنا چاہے، لیکن جبے کی تنگ آستینوں کی وجہ سے نہ نکال سکے تو جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے، پھر آپ نے ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا اور موزوں پر مسح کیا، نبی ﷺ تشریف لائے، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ امامت کر رہے

۱۲۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۶۸، ۱۷۶۹۹، ۱۷۷۱۷، حدیث المغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ باقی ماندہ رکعت ادا کی، جب رسول اللہ ﷺ نماز پوری کر کے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ (۱۲۶۳)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو گیا، آپ قضائے حاجت کے لئے گئے، پھر میرے پاس واپس تشریف لائے، میرے پاس پانی کا برتن تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، آپ نے کلی کی اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر آپ نے اپنے بازو دھونے کا ارادہ فرمایا لیکن جبے کی تنگ آستینوں کی وجہ سے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے، پھر آپ نے تین بار دایاں بازو اور تین بار بایاں بازو دھویا اور موزے اتارے بغیر مسح فرمالیا، پھر آپ لوگوں کی طرف آئے، وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی، جب عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، رسول اللہ ﷺ اپنی باقی ماندہ نماز پورا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، مسلمان گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا، آپ ان کے وقت پر نماز پڑھنے پر خوشی کا اظہار فرما رہے تھے۔ (۱۲۶۴)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی، رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لئے گئے، میں نے پانی کا برتن لے لیا، جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس واپس آئے، میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے تین مرتبہ ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنا چہرہ دھویا، پھر جبے سے اپنے بازو نکالنے لگے، جبے کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے جبے کو اپنے شانے تک اٹھایا اور اسی کے نیچے سے اپنے بازو نکال لئے اور کہنیوں تک بازو دھوئے، پھر موزوں پر مسح کیا اور روانہ ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، ہم نے دیکھا لوگوں نے

۱۲۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۹۵، حدیث المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۷۷۱۰، حدیث المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے امام بنالیا تھا اور وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے، میں نے عبدالرحمٰن کو آپ کی آمد کی اطلاع دینا چاہی تو آپ نے مجھے منع فرمادیا، آپ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی، عبدالرحمٰن کے سلام پھیرنے پر رسول اللہ ﷺ اپنی باقی ماندہ نماز کو پورا کرنے کے لئے اٹھے، مسلمان یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اور کثرت سے تسبیح میں مشغول ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے باقی ماندہ نماز پوری کر لی، اب ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا، ان کے وقت پر نماز ادا کرنے پر آپ خوشی کا اظہار فرمارہے تھے۔(۱۲۶۵)

تبوک کے چشمے کا پانی استعمال نہ کرنے کا حکم

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ روانہ ہوئے رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے رہے، ایک دن آپ نے نمازوں میں تاخیر کر دی پھر آپ (خیمہ سے) باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا، پھر (خیمہ کے) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے، لیکن تم دن چڑھنے سے پہلے وہاں نہیں پہنچو گے، تم میں سے جو شخص بھی اس چشمہ پر آئے وہ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، ہم چشمے پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے پہنچ چکے تھے، چشمے میں پانی جوتی کے تسمے کے برابر تھا اور آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا: کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا آپ نے ان سے فرمایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی لے کر اس کو کسی برتن میں جمع کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا چہرۂ مبارک اور ہاتھ دھوئے اور وہ پانی اس چشمے میں ڈال دیا، تو چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، لوگوں نے اس سے (اپنے جانوروں اور ساتھیوں کو) پانی پلایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم

۱۲۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۷۲۸ تا ۱۷۷۳۰، حدیث المغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دیکھو گے کہ اس (چشمے) کا پانی باغات کو سیراب کرے گا۔(۱۲۶۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، آپ کو اگلے پڑاؤ پر پانی کی قلت کا پتہ چلا تو آپ نے منادی کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ مجھ سے پہلے پانی پر کوئی نہ پہنچے، جب آپ چشمے پر تشریف لائے کچھ لوگ آپ سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے، آپ نے انہیں سخت سست کہا۔(۱۲۶۷)

رات کو سخت آندھی آنے کی خبر اور احتیاطی تدابیر کا حکم

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تبوک کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے، وہاں ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اس باغ کے پھل کا اندازہ لگاؤ، لوگوں نے اندازہ لگایا، رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، رسول اللہ ﷺ نے عورت سے فرمایا: باغ کے پھل کا حساب رکھنا، ہم ان شاء اللہ تمہاری طرف واپس لوٹیں گے، واپسی پر جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس عورت سے باغ کے پھل کے متعلق دریافت فرمایا، اس نے بتایا: دس وسق پھل ہوا، یعنی رسول اللہ ﷺ کے اندازے کے مطابق۔

پھر جب ہم تبوک میں پہنچے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات کو تم پر سخت آندھی آئے گی، لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس آندھی میں کھڑا نہ ہو، جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسے رسی سے باندھ دے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے اونٹوں کو رسیوں سے باندھ دیا، رات کو ہم پر سخت آندھی آئی، ایک شخص آندھی میں کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے طے کے پہاڑ پر جا پھینکا۔(۱۲۶۸)

تبوک میں قیام کی مدت اور نمازوں میں قصر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک میں

۱۲۶۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۶۵، ۲۱۵۶۶، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۲۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۸۶، حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

۱۲۶۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۹۳، حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بیس دن ٹھہرے، آپ نمازوں میں قصر کیا کرتے تھے۔(۱۲۶۹)

فارس وروم کے خزانے

قبیلۂ خثعم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک رات آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا: اللہ نے آج رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں، فارس اور روم کے خزانے۔ اور میری حمیر کے شاہان احمر سے مدد فرمائی ہے، سلطنت اللہ ہی کی ہے، وہ آئیں گے اللہ کے مال میں سے لیں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔(۱۲۷۰)

پانچ فضیلتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے سال رات کو آپ ﷺ نماز (تہجد) کے لئے اٹھے، آپ کی حفاظت کی خاطر بہت سے صحابہ بھی آپ کے پیچھے جمع ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ نے آج رات مجھے ایسی پانچ فضیلتوں سے نوازا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، مجھ سے پہلے پیغمبر صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے، دشمن پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اگرچہ میرے اور دشمنوں کے درمیان ایک مہینے کی مسافت ہو، دشمن میرے رعب سے مرعوب ہوتا ہے، میرے لئے مالِ غنیمت کا کھانا حلال کیا گیا ہے، مجھ سے پہلے اس کا کھانا بڑا سمجھا جاتا ہے اور وہ اسے جلا دیتے تھے۔

اور میرے لئے پوری زمین کو سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے، جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے میں تیمّم کر کے نماز پڑھ لوں گا، مجھ سے پہلے اسے بڑی بات سمجھا جاتا تھا اور وہ صرف اپنے گرجا گھروں اور عبادت گاہوں ہی میں نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۶۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۲۶، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۲۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۳۰، حدیث رجل من خثعم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اور پانچویں بڑی فضیلت یہ عطا فرمائی ہے کہ مجھ سے فرمایا گیا سوال کریں ، کیوں کہ ہر نبی (علیہ السلام) نے سوال کیا ہے، تو میں نے اپنا سوال قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے، جس کا فائدہ تمہیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والے ہر شخص کو ہوگا۔(۱۲۷۱)

تبوک میں خطبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن تبوک میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اس شخص کی مثال نہیں ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اور لوگوں کے شر فساد سے بچتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو جنگل میں اپنی بکریوں میں زندگی بسر کرتا ہو، مہمان نوازی کرتا ہو اور ان کا حق ادا کرتا ہو۔(۱۲۷۲)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سال کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا میں بہترین شخص اور بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر یا پیدل موت آنے تک اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہے۔ اور بدترین شخص وہ فاجر انسان ہے جو گناہوں پر جری ہو وہ اللہ کی کتاب پڑھتا ہو اور اس سے کوئی اثر قبول نہ کرتا ہو (گناہوں سے باز نہ آتا ہو)۔(۱۲۷۳)

طاعون کے متعلق ہدایت

عکرمہ بن خالد المخزومی اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا، اگر کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو، اور اگر کسی ایسے علاقے میں یہ وبا پھیل جائے جہاں تم نہیں

۱۲۷۱۔ رقم الحدیث: ۷۰۲۸، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۲۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۸، ۲۸۳۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۰۹۲۶، ۱۰۹۸۱، ۱۱۱۵۵، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوتو تم اس علاقے میں مت جاؤ۔ (۱۲۷۴)

ایک مقدمے کا فیصلہ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، میرے خیال میں یہ میرا بہترین عمل تھا، میرے مزدور کا ایک مسلمان سے جھگڑا ہو گیا، اس نے اُس کا ہاتھ اپنے منہ میں لے کر کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکل گیا، وہ شخص دیت کا تقاضا کرنے رسول اللہ کی خدمت میں آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے سانڈ کی طرح چباتے رہو، تمہارے لئے کوئی دیت نہیں ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کی دیت کے مطالبے کو باطل قرار دے دیا۔ (۱۲۷۵)

شاہ ایلہ کی آمد اور ہدیہ

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک میں ایلہ کا شاہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کی خدمت میں ایک سفید خچر بہ طور ہدیہ پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے بہ طور تحفہ چادر پہنائی، اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے سمندر پر اس کا قبضہ برقرار رہنے کی دستاویز تحریر فرما دی۔ (۱۲۷۶)

ہرقل کے نام رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ اور اس کا جواب

سعید بن ابی راشد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری حمص میں تنوخی سے ملاقات ہوئی جس کو ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا تھا، وہ میرا پڑوسی تھا اور بہت بوڑھا تھا، میں نے کہا: کیا آپ مجھے اس خط کے بارے میں بتاؤ گے جو ہرقل نے نبی ﷺ کو بھیجا تھا اور رسول اللہ نے جو گرامی نامہ ہرقل کو بھیجا تھا؟ اس نے کہا: ہاں بتاتا ہوں، رسول

۱۲۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۰۹، ۱۵۰۱۰، ۱۷۱۴۲، ۱۷۲۰۹، ۲۲۶۵۵، حدیث عکرمہ بن خالد المخزومی رضی اللہ عنہ

۱۲۷۵۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۸۹، ۱۷۴۹۳، ۱۷۵۰۵، حدیث یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۹۳، حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ ﷺ تبوک میں تشریف لائے تو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ہرقل کے پاس بھیجا، جب ہرقل کو رسول اللہ ﷺ کا خط ملا تو اس نے روم کے پادریوں اور جنگی کمانڈروں کو بلوایا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے ان سے کہا: جیسا کہ تم نے دیکھا ہے یہ شخص (رسول اللہ ﷺ) یہاں تک پہنچ گیا ہے، اس نے مجھے خط لکھا ہے اور تین میں سے ایک بات کے قبول کرنے کی دعوت دی ہے یا تو میں اس کے دین کی پیروی کروں، یا زمین ہماری ہوگی، ہمیں ان کو جزیہ دینا ہوگا، یا پھر ہم ان سے جنگ کریں۔ اللہ کی قسم! آپ لوگ جو کتابیں پڑھتے ہو ان کی روشنی میں جانتے ہو کہ وہ میرے قدموں کے نیچے کی جگہ بھی حاصل کر لیں گے، تو کیوں نہ ان کے دین کی اتباع کر لیں یا اپنی زمین کا مال کی صورت میں جزیہ دے دیا کریں۔

یہ سن کر ان کے نتھنوں سے ایک جیسی آواز نکلنے لگی، انہوں نے اپنی ٹوپیاں اتار دیں اور کہنے لگے: کیا آپ ہمیں نصرانیت چھوڑنے کا حکم دے رہے ہیں یا حجاز سے آنے والے ایک اعرابی (رسول اللہ ﷺ) کے غلام بن جانے کا کہہ رہے ہیں؟

ہرقل نے دیکھا کہ اگر یہ لوگ اس کے ہاں سے ایسے ہی چلے گئے تو پورے روم کو اس کے خلاف کر دیں گے، تو اس نے پینترا بدل کر کہا: میں نے تو یہ بات اس لئے کی تھی کہ میں اپنے دین پر تمہاری پختگی اور مضبوطی دیکھنا چاہتا تھا۔

پھر اس نے تجیب کے ایک عرب کو بلوایا جو نصرانی عربوں کا سردار تھا اور کہا: میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جو عربی بولتا ہو اور اس کا حافظہ قوی ہو تا کہ میں اسے اس شخص کے خط کے جواب کے ساتھ بھیجوں، وہ مجھے لے آیا، ہرقل نے خط میرے حوالے کیا اور کہا: میرا خط اس شخص کے پاس لے جاؤ اور اس کی باتیں اچھی طرح ذہن نشین کرنا، خصوصاً یہ تین چیزیں ضرور یاد رکھنا، کیا وہ میری طرف بھیجے گئے اپنے خط کا کوئی تذکرہ کرتے ہیں، اور یہ دیکھنا کہ وہ میرا خط پڑھ کر رات کا ذکر کرتے ہیں، اور ان کی پشت پر دیکھنا تمہیں کوئی عجیب چیز نظر آتی ہے۔

تنوخی نے بتایا میں ہرقل کا خط لے کر تبوک پہنچا، آپ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں پانی کے کنارے پر اپنی ٹانگوں کو بازوؤں کے حلقے میں لے کر تشریف فرما تھے، میں نے پوچھا:

Marfat.com

تمہارے سردار کہاں ہیں؟ انہوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا، میں چلتا ہوا آپ کے سامنے جا بیٹھا اور خط آپ کے حوالے کیا، آپ نے اسے گود میں رکھ لیا اور مجھ سے پوچھا: تمہارا تعلق کن سے ہے؟ میں نے کہا: میرا تعلق تنوخ سے ہے، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اپنے والد ابراہیم کی ملت حنیفیہ اسلام سے کوئی رغبت ہے؟ میں نے کہا: میں اپنی قوم کا قاصد ہوں اور اپنی قوم کے دین پر ہوں، میں جب تک واپس نہ جاؤں ان کے دین سے برگشتہ نہیں ہوں گا، اس پر آپ نے مسکرا کر یہ آیت پڑھی:

اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ O (۱۲۷۷)

بے شک آپ (اُسے) ہدایت یافتہ نہیں کرتے جس کا ہدایت یافتہ ہونا آپ کو پسند ہو لیکن اللہ ہدایت یافتہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

اے تنوخ کے بھائی! میں نے ایک خط کسریٰ کو لکھا تھا اس نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اللہ نے اسے اور اس کی حکومت کو پرزے پرزے کر دیے، میں نے نجاشی کی طرف خط بھیجا اس نے اسے پھاڑ دیا، اللہ اسے اس کی حکومت کو توڑ پھوڑ دیا اور میں نے تیرے بادشاہ کو بھی خط بھیجا، اس نے اسے محفوظ کر لیا سو جب تک زندگی میں خیر رہے گی لوگوں پر اس کا رعب اور دبدبہ رہے گا، میں نے (اپنے دل میں) کہا: یہ ان تین باتوں میں سے پہلی بات ہے جس کی مجھے بادشاہ نے تاکید کی تھی، چناں چہ میں نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر اسے اپنی تلوار کی میان پر لکھ لیا۔

پھر آپ نے وہ خط اپنی بائیں بیٹھے ہوئے ایک شخص کے حوالے کر دیا، میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ خط پڑھنے والے صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: معاویہ (رضی اللہ عنہ)، میرے بادشاہ کے خط میں لکھا تھا: آپ مجھے اس جنت کی طرف بلاتے ہیں جس کی چوڑائی زمین و آسمانوں کے برابر ہے اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے تو پھر جہنم کہاں ہو

۱۲۷۷۔ القصص: ۵۶

Marfat.com

گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟ میں نے اپنے ترکش سے تیر لے کر اپنی تلوار کی میان پر اسے بھی لکھ لیا۔

جب آپ میرا خط پڑھ کر فارغ ہوئے آپ نے فرمایا: تمہارا حق بنتا ہے تم قاصد ہو، اگر ہمارے پاس انعام ہوتا ہم تجھے انعام سے نوازتے، ہم سفر میں رہیں اور ہماری حالت خستہ ہے، اتنے میں لوگوں میں سے ایک صاحب نے آواز دے کر کہا میں اسے انعام دیتا ہوں، پھر اس نے اپنا کجاوہ کھولا اور ایک صفوری حلہ لا کر میری گود میں ڈال دیا، میں نے پوچھا: یہ انعام دینے والے صاحب کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا: عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون اسے اپنا مہمان بنائے گا، ایک انصاری جوان نے کہا: میں، پھر انصاری جوان اور میں کھڑے ہوئے، جب میں مجلس سے نکل گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی: اے تنوخ کے بھائی! ادھر آؤ، میں تیزی سے لپک کر آپ کے سامنے اس جگہ جا کھڑا ہوا جہاں میں پہلے بیٹھا تھا، آپ نے اپنی پشت سے چادر ہٹائی اور فرمایا: یہاں سے دیکھو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، چنانچہ میں گھوم کر آپ کی پشت کی طرف آیا تو میں نے آپ کے کندھے کی گدا زہڈی کے پاس پھولی ہوئی مہر نبوت دیکھی۔ (۱۲۷۸)

آل معاویہ کے مولیٰ سعید بن ابی راشد بیان کرتے ہیں مجھے بتایا گیا اس گرجا گھر میں وہ شخص رہتا ہے جسے قیصر نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بہ طور قاصد بھیجا تھا، ہم گرجا میں گئے، وہاں ایک بہت بوڑھا شخص تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا آپ قیصر کی طرف ایلچی بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھے، وہ بولا: جی ہاں، میں نے کہا: مجھے اس کے بارے میں بتائیں، اس نے کہا: غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ (ﷺ) نے دحیہ بن خلیفہ (رضی اللہ عنہ) کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا، قیصر نے آپ کا مکتوب پڑھ کر اسے اپنے پلنگ پر رکھ دیا اور اپنے پادریوں اور سرداروں کو بلوا کر کہا: اس شخص (رسول اللہ ﷺ) نے تمہارے پاس قاصد بھیجا ہے اور یہ خط لکھا ہے کہ تم تین میں سے کوئی ایک شرط قبول کر لو، اس کے دین کو قبول کر لو یا اس کا مقرر کردہ خراج دو اور وہ تمہیں تمہارے علاقوں پر حسب سابق برقرار

۱۲۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۲۸، حدیث التنوخی عن النبی ﷺ

Marfat.com

رکھے گا یا اس سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

یہ سن کر ان کے نتھنوں سے غصیلی آوازیں آنے لگیں یہاں تک کہ بعض نے اپنی ٹوپیاں اتار پھینکیں اور کہنے لگے کہ ہم اس کے دین کو قبول نہیں کریں گے، اپنے اور اپنے آباو اجداد کا دین نہیں چھوڑیں گے، نہ ہی اس کا مقررہ خراج دیں گے، ہم اس سے جنگ کریں گے، قیصر نے کہا: یہی بات ہے لیکن میں نے اس بارے میں تم سے مشورہ لینا ضروری سمجھا۔

حدیث کے ایک راوی عبادہ کہتے ہیں میں نے (اپنے استاد) ابن خثیم سے کہا: ہمیں پہنچنے والی خبر کے مطابق تو قیصر اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، اگر وہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو اسلام پر آمادہ پاتا۔

پھر قیصر نے کہا: کسی عرب کو تلاش کرو جسے میں خط کا جواب دے کر بھیجوں، مجھے قیصر کے پاس لایا گیا میں ان دنوں جوان تھا، قیصر نے جواب لکھا اور مجھے کہا: ان کی باتیں اچھی طرح یاد رکھنا خصوصاً ان تین باتوں کا خاص خیال رکھنا، جب وہ میرا خط پڑھ چکیں تو کیا انہوں نے رات اور دن کا کہیں تذکرہ کیا ہے؟ کیا انہوں نے میری طرف لکھے ہوئے خط کا تذکرہ کیا؟ اور کیا اس کی پشت پر کوئی نشانی ہے؟

میں روانہ ہو کر آپ (ﷺ) کے پاس تبوک میں پہنچا، آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے پوچھا تو مجھے آپ کے بارے میں بتایا گیا، میں نے آپ کو قیصر کا مکتوب دیا، آپ نے معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو بلا کر خط پڑھوایا، جب وہ قیصر کے اس جملے پر آئے، آپ نے مجھے ایسی جنت کی طرف بلایا ہے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے تو جہنم کہاں ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات آتی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے؟

پھر آپ نے فرمایا: میں نے نجاشی کی طرف خط بھیجا، اس نے اسے پھاڑ دیا تو اللہ نے اس کی بادشاہی کے پرزے اڑا دیے۔ حدیث کے راوی عباد کہتے ہیں، میں نے ابن خثیم سے پوچھا: کیا نجاشی نے اسلام نہیں قبول کر لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں اپنے صحابہ کو اس کی موت کی خبر دی تھی اور اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھائی تھی؟ ابن خثیم نے

Marfat.com

کہا: ہاں، وہ فلاں بن فلاں تھا اور یہ فلاں بن فلاں کا ذکر ہے، ابن خثیم نے دونوں کا نام بھی بتایا تھا میں بھول گیا ہوں۔

(آپ ﷺ نے مزید فرمایا) میں نے کسریٰ کو خط بھیجا، اس نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، اللہ نے اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، میں نے قیصر کو مکتوب بھیجا، اس نے مجھے اس خط کا جواب دیا، لوگ اس کے رعب میں رہیں گے جب تک اس کی زندگی میں خیر رہے گی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ (کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟) میں نے کہا: تنوخ سے، آپ نے فرمایا: اے تنوخ کے بھائی! کیا تجھے اسلام سے دلچسپی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، میں ایک قوم کی طرف سے آیا ہوں میں انہی کے دین پر کاربند ہوں، اور ان کے پاس واپسی تک اپنا دین نہیں بدلوں گا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس دیے یا مسکرائے۔

جب میں اپنا کام پورا کر کے اٹھا اور پیٹھ پھیر کر چل دیا، آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے تنوخ کے بھائی! آؤ وہ کام کر لو جس کا تجھے کہا گیا تھا، حالانکہ میں بھول چکا تھا، میں صحابہ کے حلقے کے پیچھے سے گھوما اور آپ نے پشت مبارک سے اپنی چادر ہٹا لی تو میں نے آپ کے کندھے کی گداز ہڈی کے پاس ابھری ہوئی مہر نبوت دیکھی۔ (۱۲۷۹)

کیا میں پورا خیمے میں آ جاؤں؟

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک میں سحر کے آخری وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت خیمے میں یا چمڑے کے چھوٹے سے قبے میں تشریف فرما تھے، میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: اندر آ جاؤ، (چھوٹا سا خیمہ دیکھتے ہوئے) میں نے عرض کیا: پورا اندر آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا: پورے اندر آ جاؤ، میں نے خیمے میں داخل ہو کر دیکھا کہ آپ پورے اطمینان سے وضو فرما رہے تھے۔ (۱۲۸۰)

۱۲۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۵۲، ۱۶۲۵۳، حدیث رسول قیصر الی رسول اللہ ﷺ

۱۲۸۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۵۹، حدیث عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، میرا اونٹ تھک چکا تھا، آپ نے فرمایا: جابر! کیا ہوا؟ میں نے بتایا کہ میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہے، آپ اونٹ کی پچھلی طرف آئے، دعا کی اور اسے جھڑکا، اب وہ اونٹ دوسرے اونٹوں سے آگے نکل رہا تھا، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اونٹ کے بارے میں بتاؤ، میں نے عرض کیا: وہ برابر آگے جا رہا ہے، آپ نے پوچھا: اسے کتنے میں خریدا ہے؟ میں نے بتایا: تیرہ دینار میں، آپ نے فرمایا: اسے اسی قیمت پر میرے ہاتھ فروخت کر دو، مدینے تک تمہیں اس پر سوار ہونے کی اجازت ہے، میں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر مدینے پہنچ کر میں اسے مہار ڈال کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت عطا فرما دی اور اونٹ بھی مرحمت فرما دیا۔ (۱۲۸۱)

معاذ رضی اللہ عنہ کا سوال

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے، میں نے آپ کو تنہا دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے وہ عمل بتائیں جو مجھے جنت میں پہنچا دے، آپ نے فرمایا: بہت خوب، تم نے عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے، اللہ اسے جس پر آسان فرما دے وہ اس پر آسان ہوتی ہے، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ عزوجل سے اس حال میں ملو کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہو۔ کیا میں تجھے دین کی چوٹی، اس کے ستون اور اس کی کوہان کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں، دین کی چوٹی اسلام ہے، جس نے اسلام قبول کر لیا سلامت رہا، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے، صدقہ ہے، اور بندے کا آدھی رات میں (نماز کے لئے) قیام گناہوں کا کفارہ بنتا ہے، اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

۱۲۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۸۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی سواریاں ایک دوسری سے مل گئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے، معاذ نے عرض کی: اے اللہ نبی! لوگ اونگھ رہے ہیں اور ان کی سواریاں مست ہو کر چرتی ہوئی چل رہی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی اونگھ آ گئی تھی، جب معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر بشاشت اور تنہائی کا موقع دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسا سوال پوچھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں جس نے مجھے بیمار اور غم زدہ کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے، میں اس کے علاوہ آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: بہت خوب، بہت خوب، بہت خوب، تم نے بہت بڑی بات پوچھی، تم نے بہت بڑی بات پوچھی، تم نے بہت بڑی بات پوچھی، یہ اس کے لئے آسان ہے جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمائے، آپ نے تین مرتبہ یہ کلمہ دہرایا، پھر آپ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ ارشاد فرمایا اسے تین مرتبہ دہرایا، تا کہ وہ انہیں پختہ ہو جائے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان رکھو، نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، یہاں تک کہ اسی حالت پر تمہیں موت آ جائے۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے گزارش کی: اے اللہ کے نبی! یہ بات دہرا دیجئے، آپ ﷺ نے تین بار اس بات کو دہرایا، پھر اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: معاذ! اگر تم چاہو تو میں تجھے اس دین کی بنیاد، مدار اور سربلندی کے بارے میں بتاؤں، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ اس پر قربان، ضرور ارشاد فرمائیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس دین کی بنیاد یہ ہے کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اس دین کا مدار نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے، اور اس دین کی سربلندی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے، مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اس

Marfat.com

بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے پناہ حاصل کر لی اور اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا سوائے کسی (شرعی) حق کے، اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے سوائے فرض نماز کے کسی ایسے عمل میں جنت کے درجات کی خواہش میں چہرے کا رنگ پھیکا اور قدم غبار آلود نہیں ہوتے جو راہِ خدا میں جہاد جیسا ہو، اور میزان عمل میں اس جانور سے بھاری کوئی چیز نہ ہوگی جسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے یا اللہ کی راہ میں اس پر کسی کو سوار کیا جائے۔ (۱۲۸۴)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت کہنے کا اجر عظیم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے باتیں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص دن چڑھے کھڑا ہوا اور اس نے خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، گویا اسے ابھی اس کی ماں نے جنم دیا ہے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سننے کی توفیق عطا فرمائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: تمہیں اس چیز پر تعجب ہو رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تمہارے آنے سے پہلے اس سے بھی عجیب تر بات ارشاد فرمائی ہے، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ کیا بات تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہے: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله، اس کے لئے

۱۲۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۱۷، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (۱۲۸۵)

منافقوں کی دسیسہ کاری

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے، آپ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھاٹی کا راستہ اختیار کیا ہے، کوئی اس راستے پر نہ جائے، حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی نکیل تھامے ہوئے تھے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اسے پیچھے سے ہانک رہے تھے کہ اچانک سواریوں پر ڈھاٹا باندھے ہوئے لوگوں کا گروپ آ گیا، جنہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کو ہانک رہے تھے، انہوں نے ان لوگوں کی سواریوں کے چہروں پر مارنا شروع کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بس، بس، یہاں تک کہ رسول اللہ نیچے (وادی میں) آ گئے، وہاں پہنچ کر آپ سواری سے اترے اور عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس پہنچ گئے، آپ نے عمار سے پوچھا: یہ کون لوگ تھے تو نے پہچانا؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے عام سواریوں کو تو پہچان لیا ہے لیکن ان لوگوں نے اپنے چہروں پر ڈھاٹے باندھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ان کا کیا ارادہ تھا؟ عمار بولے: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے رسول کی سواری کو بھڑکا کر آپ کو نیچے گرانا چاہتے تھے۔

پھر عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کو سخت سست کہا، اس نے عمار کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے گھاٹی میں کتنے (حملہ آور) لوگ تھے؟ انہوں نے کہا: چودہ، اگر تم بھی ان شامل میں تھے تو پندرہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے تین شخصوں کے نام گنوائے، انہوں نے کہا: واللہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی ندا سنی، نہ ہمیں ان لوگوں کے ارادے کا علم تھا۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ باقی بارہ آدمی دنیاوی

۱۲۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۲، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

زندگی اور قیامت میں بھی اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں۔(۱۲۸۶)

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی، سواریوں کے معاملے میں شدید مشکلات پیش آ رہی تھیں، صحابہ نے نبی ﷺ سے سواریوں میں درپیش مشکلات کی شکایت کی، آپ ان کے لئے ایک تنگ گھاٹی مقرر فرما کر اس میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر یہاں سے گزرو، لوگ اپنی سواریوں کے ساتھ آپ کے سامنے سے گزرنے لگے، آپ ان کی سواریوں پر یہ دعا دم کرنے لگے: اے اللہ! ان پر اپنی راہ میں نکلنے والوں کو سوار فرما، بے شک تو طاقت ور اور کم زور پر بحر و بر میں خشکی اور تری میں سوار فرماتا ہے۔

فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مدینے تک نہیں پہنچے تھے کہ (آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے) سواری کے جانور ہمارے ہاتھوں سے اپنی مہاریں چھڑانے لگے۔

یہ تو نبی کریم ﷺ کی طاقت ور اور کم زور کے متعلق دعا تھی (جو پوری ہوگئی) جہاں تک خشک اور تر کا تعلق ہے تو جب ہم شام میں پہنچے، ہم نے سمندر میں جزیرۂ قبرص کی جنگ میں شرکت کی، میں نے جہازوں کو اور اس میں داخل ہونے والوں کو ڈوبنے سے محفوظ دیکھا تو میں نبی ﷺ کی دعا کا مطلب سمجھ گیا۔(۱۲۸۷)

خلوص نیت کا اجر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر جب رسول اللہ ﷺ مدینے کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: مدینے میں ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جو سفر کیا اور جس وادی کو پار کیا، وہ اس (کے اجر و ثواب) میں تمہارے ساتھ رہے، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینہ میں رہتے ہوئے بھی؟ آپ نے فرمایا: مدینے میں

۱۲۸۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۸۰، حدیث ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۳۶، مسند فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

انہیں کسی عذر یا بیماری نے روک لیا تھا۔ (۱۲۸۸)

انصار کے خاندانوں کی فضیلت

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے وادی القریٰ سے گزرنے کے بعد فرمایا: میں تیزی سے سفر کر رہا ہوں، تم میں سے جو سبک رفتاری اختیار کرنا چاہے کرے، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب آپ کو مدینہ نظر آیا آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور جب اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ اُحد ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندانوں کے بارے میں نہ بتاؤں، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیں، آپ نے فرمایا: انصار کے بہترین خاندان بنونجار، پھر بنوعبد الاشہل اور پھر بنوساعدہ ہیں، اور انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔ (۱۲۸۹)

بچوں کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دوسرے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع کی طرف نکلا، ہم غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے گئے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے مجھے نبی کریم ﷺ کا غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لانا یاد ہے۔ (۱۲۹۰)

سفر سے واپسی کا معمول

حضرت کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے چاشت کے وقت تشریف لائے اور مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں، سفر سے واپسی پر آپ کا

۱۲۸۸۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۹۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۱۴۲۶۵، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۲۸۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۹۳، حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۹۴، حدیث السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یہی معمول تھا۔(۱۲۹۱)

متخلفین کی معذرتیں اور کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کا معاملہ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بصارت زائل ہوگئی ان کے بیٹوں میں سے میرے والد عبداللہ انہیں لے کر چلا کرتے تھے، انہوں نے بتایا میں نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہونے کا قصہ خود سنا، انہوں نے بتایا میں غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، البتہ میں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا، لیکن اس غیر حاضری میں کسی پر عتاب نہیں کیا گیا، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ قریش کے قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کی بغیر کسی ارادہ کے مڈبھیڑ کرادی تھی، میں بیعت عقبہ کی رات بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، جہاں ہم نے اسلام کے عہد کو پختہ کیا تھا، ہر چند کہ مسلمانوں میں بدر کے شرکا کی وقعت اور شہرت بہت زیادہ ہے لیکن میں شبِ عقبہ کی حاضری کے بدلے اور کوئی فضیلت پسند نہیں کرتا۔

میرا واقعہ یہ ہے کہ جب میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا، اس وقت میں جس قدر قوی اور خوش حال تھا، اس سے پہلے کبھی اس قدر قوی اور خوش حال نہیں تھا، اس وقت میرے پاس دو سواریاں تھیں جو اس سے پہلے کسی غزوے میں میرے پاس نہیں تھیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی طرف غزوے کا ارادہ فرماتے تو اسے مخفی رکھتے تھے (اصل منزل کا اعلان نہ فرماتے) لیکن اس غزوے کے لئے رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں دور دراز سفر کے لئے صحرا میں کثیر دشمنوں سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے، سو آپ نے مسلمانوں پر پورا معاملہ واضح فرما دیا تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے مقابلے کے لیے پوری طرح تیاری کرلیں، آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادے سے باخبر کر دیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور کسی رجسٹر میں ان کی تعداد کا اندراج نہ تھا، حضرت کعب رضی

۱۲۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۴۶، ۱۵۳۴۷، حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ عنہ نے کہا: بہت کم کوئی ایسا شخص ہوگا جو اس غزوے سے غائب ہونے کا ارادہ کرے اور اس کا یہ گمان نہ ہو کہ جب تک میرے متعلق وحی نازل نہ ہوگی میری حالت چھپی رہے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس غزوے کا ارادہ اس وقت کیا جب درختوں پر پھل آ گئے تھے اور ان کے سایے گھنے ہو گئے تھے، رسول اللہ ﷺ اور مسلمان جہاد کی تیاری میں تھے، میں بھی یہی سوچتا اور صبح سے شام ہو جاتی میں تیاری نہ کر پاتا اور اپنے دل میں کہتا: میں جس وقت جانے کا ارادہ کروں گا جا سکوں گا، میں یہی سوچتا رہا یہاں تک کہ مسلمانوں نے سامانِ سفر باندھ لیا اور ایک صبح رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو لے کر روانہ ہو گئے، میں نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی تھی، لیکن میں نے دل میں خیال کیا کہ ایک دو روز میں سامان درست کر کے مسلمانوں سے جا ملوں گا، میں صبح کو پھر گیا اور لوٹ آیا اور کسی طرح کی تیاری نہ کر سکا، میں یوں ہی سوچ بچار میں رہا اور مسلمان جلدی سے آگے بڑھ گئے اور میں یہی سوچتا رہا کہ میں روانہ ہو کر ان سے جا ملوں گا، کاش میں ایسا کر لیتا لیکن یہ چیز میرے مقدر میں نہ تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا کہ میں جن لوگوں کے درمیان چلتا تھا یہ صرف وہی لوگ تھے جو نفاق سے متہم تھے یا وہ ضعیف لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہاد سے معذور رکھا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچنے سے پہلے میرا ذکر نہیں کیا، تبوک میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آپ نے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اسے دو چادروں اور اپنے پہلوؤں کے دیکھنے نے روک لیا، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بری بات کہی، بہ خدا! یا رسول اللہ ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے، رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے یہ خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے ہیں تو میری پریشانی پھر تازہ ہو گئی، میں جھوٹی باتیں بنانے کے بارے میں سوچنے لگا، اور یہ سوچنے لگا کہ میں کل آپ کی ناراضی سے کیسے بچوں گا اور گھر کے تمام صاحب رائے لوگوں سے مشورہ لینے لگا، پھر جب مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ عن قریب

Marfat.com

تشریف لایا چاہتے ہیں تو میرے ذہن سے وہ سب جھوٹے بہانے نکل گئے اور میں نے یہ جان لیا کہ میں کسی (جھوٹی) بات سے کبھی نجات نہیں پا سکوں گا، سو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا، صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں جاتے تھے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے، جب آپ ایسا کر چکے تو جو لوگ غزوۂ تبوک میں نہیں گئے تھے وہ آ آ کر عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے، یہ اسّی سے زیادہ لوگ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ظاہری اعتبار سے ان کے عذر کو قبول کر لیا، ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطنی معاملے کو اللہ کے سپرد فرما دیا۔

یہاں تک کہ میں آیا میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے، آپ نے فرمایا: آؤ، میں آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، فرمایا: تمہارے پیچھے رہ جانے کی کیا وجہ تھی، کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار کے پاس بیٹھا ہوتا تو مجھے معلوم ہے کہ کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضی سے بچ جاتا، کیوں کہ مجھے بات کرنے کا ڈھنگ آتا ہے، لیکن بہ خدا مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے آج آپ سے کوئی جھوٹی بات کہہ دی اور آپ مجھ سے راضی بھی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ عن قریب آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا، اور اگر میں آج آپ سے سچی بات بیان کر دوں اور آپ مجھ سے ناراض ہو گئے تو بے شک مجھے سچ بولنے پر اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر کی امید ہے، واللہ مجھے کوئی عذر نہیں تھا اور جس وقت میں آپ کے پیچھے رہ گیا تھا تو مجھ سے زیادہ فارغ البال اور خوش حال کوئی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہ ہر حال اس شخص نے سچ کہہ دیا ہے، تم یہاں سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دے۔ میں اٹھا اور بنو سلمہ کے لوگ بھی جلدی سے اٹھ کر میرے پیچھے آ گئے اور مجھ سے کہنے لگے اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں ہے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو، کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرتے جس طرح دوسرے نہ جانے والوں نے عذر پیش کیے، تمہارے گناہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کا

Marfat.com

تمہارے لئے استغفار کرنا ہی کافی تھا۔

بہ خدا وہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے، حتی کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ میں دوبارہ واپس جاؤں اور اپنے پہلے قول کی تکذیب کردوں، لیکن میں نے ان پوچھا کیا کسی اور کو بھی ایسا معاملہ پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، دو اور شخصوں نے تمہاری طرح کہا ہے اور ان سے بھی وہی کہا گیا ہے جو مجھ سے کہا گیا ہے، میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا وہ مرارہ بن ربیع عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں، انہوں نے مجھ سے ان دو نیک شخصوں کا ذکر کیا جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، وہ میرے لئے نمونہ اور مثالی شخصیت تھے، جب انہوں نے میرے سامنے ان دو حضرات کا تذکرہ کیا تو میں اپنے (پہلے) قول پر قائم رہا۔

رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفت گو کرنے سے روک دیا، پھر لوگوں نے ہم سے اجتناب کرلیا اور ہمارے لئے اجنبی بن گئے، یہاں تک کہ زمین بھی میرے لئے اجنبی ہوگئی، یہ وہ زمین نہیں تھی جسے میں پہچانتا تھا، اسی حالت پر ہمیں پچاس راتیں گزر گئیں، میرے دو ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے، وہ اپنے گھروں میں بیٹھے روتے رہتے تھے، میں جوان اور طاقت ور تھا، میں مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں گھومتا تھا، مجھ سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا، جب آپ نماز کے بعد اپنی نشست پر تشریف فرما ہوتے میں آپ کو سلام کرتا، میں اپنے دل میں سوچتا کہ حضور نے سلام کے جواب میں اپنے لب ہلائے ہیں یا نہیں، پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھتا اور کن انکھیوں سے آپ کو دیکھتا، سو جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔

جب لوگوں کی بے رخی بہت بڑھ گئی تو ایک روز میں اپنے چچا زاد اور سب سے پیارے شخص ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، میں نے اسے سلام کیا، بہ خدا انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے اس سے کہا: ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا

Marfat.com

تم کو معلوم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ خاموش رہے، میں نے دوبارہ قسم دے کر سوال کیا، وہ پھر خاموش رہے، میں نے پھر ان کو قسم دی تو انہوں نے اتنا کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، میں نے دیوار پھاندی اور واپس چل دیا۔

ایک دن میں مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ ایک شامی غلہ فروش پوچھتا پھر رہا تھا: مجھے کعب بن مالک کے بارے میں کون بتائے گا؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا خط دیا، میں چوں کہ پڑھا لکھا تھا، اس میں لکھا تھا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) نے تم پر ظلم کیا ہے، اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی کی جگہ میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا، تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری دل جوئی کریں گے، خط پڑھ کر میں نے کہا: یہ بھی میرے لئے ایک آزمائش اور امتحان ہے، میں نے اس خط کو تنور میں پھینک کر جلا دیا۔

اسی طرح جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے، میرے پاس رسول اللہ ﷺ کے قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ، میں نے پوچھا: کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں، اس نے کہا: بل کہ اس سے الگ ہو جاؤ اس کے قریب نہ جاؤ، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے میرے دو ساتھیوں کو بھی حکم بھیجا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ فرما دے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہا کہ ہلال بن امیہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ہلال بہت بوڑھے آدمی ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے، کیا آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں کہ میں اس کی خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ تیرے قریب نہ جائے (مقاربت نہ کرے) اس نے عرض کیا: بہ خدا وہ کسی چیز کی طرف حرکت بھی نہیں کر سکتے اور جب سے یہ معاملہ ہوا ہے اللہ کی قسم وہ برابر روتے ہی رہتے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے بھی مجھ سے کہا تم بھی اپنی بیوی کے

Marfat.com

بارے میں رسول اللہ سے اجازت لے لو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو ان کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا، معلوم نہیں میرے اجازت طلب کرنے پر رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں کیوں کہ میں جوان آدمی ہوں۔

اسی طرح دس روز اور گزر گئے اور پورے پچاس دن ہو گئے جب سے ہم سے گفت گو کی ممانعت کی گئی تھی، پچاس روز کے بعد میں نے اپنے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز پڑھی، میری وہی حالت تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری جان میرے لئے وبال تھی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک میں نے جبل سلع کی چوٹی سے ایک چلانے والے کو بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے سنا: کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو، میں فوراً سجدے میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب کشادگی ہو گئی، اور رسول اللہ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان فرما دیا، لوگ مجھے اور میرے ساتھیوں کے پاس خوش خبری دینے آئے، ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا میری طرف روانہ ہوا اور قبیلۂ اسلم کے ایک شخص نے دوڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر مجھے آواز دی، جس کی آواز گھڑ سوار سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی، میں نے جس شخص کی آواز سنی تھی جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر خوش خبری کی خوشی میں اسے پہنا دیئے، بہ خدا اس وقت ان کپڑوں کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کپڑا نہ تھا، میں نے دو کپڑے مانگ کر پہن لئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے چل دیا، میری توبہ قبول ہونے پر لوگ جوق در جوق مجھے مبارک باد دینے کے لئے ملتے رہے اور کہتے تھے: تمہیں اللہ تعالیٰ کا توبہ قبول فرمانا مبارک ہو، یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا۔

رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے اردگرد صحابہ کرام موجود تھے، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے میرے پاس آئے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی، بہ خدا طلحہ کے علاوہ مہاجرین میں سے اور کوئی میری طرف نہیں اٹھا، کعب رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات نہیں بھولتے تھے۔

Marfat.com

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرۂ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا، آپ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو جب سے تمہیں تمہاری ماں نے جنم دیا ہے اس سے زیادہ بہتر دن تمہارے لئے نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (قبولیت توبہ کی) یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: بل کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اور جب رسول اللہ خوش ہوتے تھے آپ کا چہرۂ انور اس طرح روشن ہو جاتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو، اس سے آپ کی مسرت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: میں اپنے خیبر والے حصے کو اپنے پاس رکھ لیتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کہنے کی وجہ سے نجات مرحمت فرمائی ہے اور اب میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی باقی زندگی میں ہمیشہ سچ بولوں گا، کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بہ خدا! میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے ایسی آزمائش میں ڈالا ہو اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، اس روز سے آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور آئندہ کے لئے بھی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ O (۱۲۹۲)

بے شک اللہ رجوع برحمت ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو نبی کے

۱۲۹۲۔ التوبہ: ۱۱۷ تا ۱۱۹

Marfat.com

ساتھ رہے سختی کی گھڑی میں اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں پھر وہ اُن پر رجوع برحمت ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ اور (اللہ رجوع برحمت ہوا) اُن تین پر (بھی) جو مؤخر رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اپنی فراخی کے باوجود اُن پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں (بھی) اُن پر تنگ ہوگئیں اور انہوں نے یقین کرلیا کوئی پناہ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اُن پر رجوع برحمت ہوا تاکہ وہ تائب (ہی) رہیں، بے شک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی ہے مجھے اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں ملی کہ میں نے اس روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا، اگر میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان جھوٹوں کی بذریعہ وحی جتنی مذمت فرمائی اتنی مذمت کسی کی نہیں فرمائی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ O يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ O (۱۲۹۳)

اب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم اُن کی طرف پلٹ کر جاؤ گے تاکہ ان (کی بداعمالیوں) سے تم اپنی توجہ ہٹائے رکھو تو (اے مسلمانو!) تم ان کی طرف التفات نہ کرو بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا

۱۲۹۳۔ التوبہ: ۹۵، ۹۶

Marfat.com

ٹھکانہ جہنم ہے یہ سزا ہے اس کی جو وہ کرتے تھے۔ وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بے شک اللہ راضی نہ ہوگا نافرمانی کرنے والے لوگوں سے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تین لوگوں کا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کیا گیا جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی تھیں اور رسول اللہ نے ان کی معذرت قبول فرما کر ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے استغفار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرما دیا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ط إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O (۱۲۹۴)

اور (اللہ رجوع برحمت ہوا) اُن تین پر (بھی) جو مؤخر رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اپنی فراخی کے باوجود اُن پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں (بھی) اُن پر تنگ ہوگئیں اور انہوں نے یقین کر لیا کوئی پناہ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اُن پر رجوع برحمت ہوا تاکہ وہ تائب (ہی) رہیں، بے شک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غزوۂ تبوک میں جو پیچھے رہ گئے تھے اس کا ذکر ہے، بل کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھانے والوں کی بہ نسبت ہمارے معاملے کو مؤخر کیا گیا تھا، جنہوں نے قسمیں کھائیں معذرتیں کیں، آپ نے ان کے عذر قبول فرما لئے تھے۔ (۱۲۹۵)

نفقے میں اضافے کا مطالبہ، واقعہ ایلا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں

۱۲۹۴۔ التوبہ: ۱۱۸

۱۲۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۴۳، ۱۵۳۴۴، ۱۵۳۵۵، ۱۵۳۶۲، ۱۵۳۶۳، ۲۶۶۳۴، حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ کے دروازے پر بہت سے لوگ جمع تھے، جن کو اندر آنے کی اجازت نہ ملی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آکر اجازت طلب کی ان کو بھی اندر آنے کی اجازت نہ ملی، پھر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت مل گئی، انہوں نے اندر جا کر دیکھا نبی ﷺ خاموش بیٹھے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی ازواج موجود ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا میں آپ سے کوئی ایسی بات کہوں جس سے آپ ہنس پڑیں، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اگر آپ زید کی بیٹی میری بیوی کو مجھ سے نفقے کا سوال کرتے دیکھیں تو میں اس کی گردن دبا دوں، یہ سن کر نبی ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے۔

پھر آپ نے فرمایا: یہ خواتین جنہیں میرے گرد دیکھ رہے ہو مجھ سے نفقہ (میں اضافے) ہی کا سوال کر رہی ہیں، یہ سنتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مارنے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے، دونوں کہہ رہے تھے تم رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو روکا، اور آپ کی ازواج مطہرات کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اس مجلس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ سے ایسی کسی چیز کا سوال نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے کے لئے اپنی ازواج سے ترک تعلق فرمالیا، آپ اوپر (بالا خانے میں) رہتے تھے اور ازواج مطہرات نچلی منزل میں، انتیس راتیں گزرنے کے بعد نبی ﷺ نیچے ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے، کسی شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ تو انتیس راتیں ٹھہرے (حال آں کہ آپ نے ایک ماہ کے لئے ترک تعلق فرمایا تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبھی مہینہ اتنے اتنے دنوں کا بھی ہوتا ہے، دو مرتبہ آپ نے ہاتھ کی ساری انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرمالیا۔ (۱۲۹۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیر میں موچ آگئی، آپ اپنے بالا خانے میں فروکش ہو گئے جس کی سیڑھی کھجور کے تنے کی تھیں اور آپ نے اپنی

۱۲۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۰۶، ۱۴۱۱۸، ۱۴۱۷۵، ۱۴۲۶۰، ۱۴۲۸۲، ۲۶۱۴۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ازواج سے ایک ماہ کے لئے ایلا کرلیا، آپ کے اصحاب آپ کی عیادت کے لئے آئے، آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ صحابہ کھڑے ہوئے تھے، جب دوسری نماز کا وقت ہوا آپ نے ان سے فرمایا: اپنے ائمہ کی اتباع کیا کرو، اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم اس کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھو، اور آپ انتیس دن گزرنے پر نیچے تشریف لائے، لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کے لئے ایلا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا ہے۔ (۱۲۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن سے ترک تعلق کی قسم کھالی، جب انتیس دن گزر گئے، آپ کے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور بتایا کہ آپ کی قسم پوری ہوگئی، مہینہ مکمل ہوگیا۔ (۱۲۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھالی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لائیں گے، انتیس دن گزرنے کے بعد آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کیا: آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی، میری گنتی کے مطابق تو انتیس روز ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس کا ہے۔ (۱۲۹۹)

آیت خیار کا نزول اور ازواج مطہرات کا جواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب آیت خیار نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں، تم کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا، میں نے پوچھا: وہ کیا بات ہے؟ آپ نے آیت خیار پڑھی، تو میں نے عرض کیا: میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کرتی ہوں، رسول اللہ ﷺ میرے اس جواب سے خوش ہوگئے۔ (۱۳۰۰)

۱۲۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۵۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۰۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۳۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۰۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۰۰، ۲۴۶۶۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آیت کریمہ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ! میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے والا ہوں تم جواب میں جلدی نہ کرنا اپنے ماں باپ سے مشورہ کر کے جواب دینا، بہ خدا یہ تو آپ جانتے ہی تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے، آپ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی:

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحاً جَمِیْلاًO وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْکُنَّ اَجْراً عَظِیْماًO (۱۳۰۱)

اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرمادیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آ و میں تمہیں مالی فائدہ دوں اور حسن سلوک کے ساتھ تمہیں چھوڑ دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت والے گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا میں اس بارے میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں گی، مجھے اللہ تعالی، اس کے رسول (ﷺ) اور آخرت کا گھر پسند ہے، میرے جواب سے آپ خوش ہوئے، آپ کو یہ جواب پسند آیا اور آپ نے فرمایا: میں نے تم سے جو کہا ہے تمہاری دوسری ساتھیوں (دیگر ازواج مطہرات) کے سامنے بھی یہ بات رکھوں گا، میں نے کہا: انہیں میری پسند کردہ چیز کے بارے میں نہ بتایئے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیوی مجھ سے پوچھے گی میں اسے ضرور بتاؤں گا کیوں کہ اللہ نے مجھے آسانی کرنے والا اور معلم بنا کر بھیجا ہے، تنگی اور سختی میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا اور آپ نے اپنی سب ازواج کو میرے جواب سے مطلع فرمادیا، سب ازواج مطہرات نے بھی اللہ اور اس کے رسول اور آخرت

۱۳۰۱۔ الاحزاب: ۲۸، ۲۹

Marfat.com

کے گھر کو پسند کیا۔ (۱۳۰۲)

نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج حبش میں اللہ کے ایک نیک بندے اصحمہ (شاہ حبشہ نجاشی رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوگئی ہے، اٹھو، اس پر نماز (جنازہ) پڑھو، آپ نے ہماری امامت کی اور ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنا کر اس پر نماز پڑھی۔ (۱۳۰۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔ (۱۳۰۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو نجاشی کی موت کی خبر ملی آپ نے فرمایا: اپنے اس بھائی کی نماز جنازہ پڑھو، جو دوسرے ملک میں فوت ہوا ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: اصحمہ نجاشی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی، میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔ (۱۳۰۵)

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اپنے بھائی پر نماز پڑھو جو تمہارے ملک میں فوت نہیں ہوا، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اصحمہ نجاشی، لوگوں نے کھڑے ہو کر اس کی نماز (جنازہ) پڑھی۔ (۱۳۰۶)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۳۰۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۰۶، ۲۴۷۷۱، ۲۴۷۷۳، ۲۴۹۹۰، ۲۵۲۴۲، ۲۵۵۷۷، ۲۵۷۳۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۰۶، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۳۷، ۱۳۷۳۸، ۱۴۰۲۴، ۱۴۴۱۳، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۷۳، ۱۴۴۹۴، مسجد جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۴۵، ۱۴۸۶۸، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۱۲ تا ۱۵۷۱۴، حدیث حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے، اس کے لئے استغفار کرو۔ (۱۳۰۷)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے، اس کی نماز جنازہ پڑھو، آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے ایسے صفیں بنالیں جیسے ہم میت پر صفیں بناتے ہیں اور ہم نے اس پر میت کی طرح نماز پڑھی، میں دوسری صف میں تھا، ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس کا جنازہ سامنے رکھا ہے۔ (۱۳۰۸)

۱۳۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۰۴، حدیث جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۳۶۶، ۱۹۴۴۰، ۱۹۵۰۳، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حج کی فرضیت (۹ ہجری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے، اقرع بن حابس (رضی اللہ عنہ) نے کھڑے ہو کر پوچھا: کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا، اگر ہر سال حج فرض ہو جاتا تم اس پر عمل نہ کر سکتے، حج ایک مرتبہ فرض ہے، ایک سے زائد مرتبہ حج (فرض نہیں) نفل ہے۔ (۱۳۰۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیشہ، آپ نے فرمایا: بل کہ ایک مرتبہ (حج کرنا) فرض ہے، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔ (۱۳۱۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج اور اعلان برأت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں (امیر حج بنا کر) اہل مکہ سے اس براءت کے اعلان کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا، جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہو گا اور جس شخص کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی خاص مدت تک معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک باقی رہے گا، اور یہ کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ پیغام لے کر تین دن کی مسافت طے کر چکے تو نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ابوبکر سے جا ملو اور اسے میرے پاس بھیجو اور یہ پیغام تم (اہل مکہ تک) پہنچاؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا: جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی

۱۳۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۴، ۲۶۳۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۷۳۶، ۳۲۹۳، ۳۵۰۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

خدمت میں آئے تو رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نئی بات پیش آئی ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے بارے میں خیر ہی پیش آسکتی ہے، لیکن مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ پیغام خود میں پہنچاؤں یا میرے خاندان کا کوئی فرد۔ (۱۳۱۱)

زید بن اثیع ہمدانی بیان کرتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ نے حج میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو کون سا پیغام دے کر بھیجا تھا؟ انہوں نے بتایا: مجھے چار باتوں کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا، جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہو گا، کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف نہ کرے، جس شخص کا نبی ﷺ سے معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک برقرار رہے گا، اور اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک (اکٹھے) حج نہیں کریں گے۔ (۱۳۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے برأت کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں فصیح اللسان اور خطیب آدمی نہیں ہوں، آپ نے فرمایا: اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ میں براءت کا اعلان کرنے جاؤں یا تم جاؤ، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر یہی ضروری ہے تو میں جاؤں گا، آپ نے فرمایا: تم جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت مرحمت فرمائے گا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ ان کے منہ پر رکھا۔ (۱۳۱۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ پر سورۃ البراءۃ کی (ابتدائی) دس آیات نازل ہوئیں، نبی ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں یہ آیات اہل مکہ کو پڑھ کر سنانے کے لئے بھیجا، پھر نبی ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا: ابوبکر کے پاس جاؤ، انہیں جہاں پاؤ ان سے وہ خط لے کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ۔ میں مقام جحفہ میں ان سے جا ملا اور ان سے خط لے لیا، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ آپ نے

۱۳۱۱۔ رقم الحدیث: ۴، مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۔ رقم الحدیث: ۵۹۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۳۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۹، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرمایا: نہیں، لیکن میرے پاس جبریل نے آ کر کہا: یہ پیغام آپ خود پہنچائیں یا آپ کے خاندان کا کوئی فرد۔ (۱۳۱۴)

رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے دیکھا ان کی سانس اکھڑ چکی تھی، رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آپ نے فرمایا: آنکھ رو رہی ہے اور دل غم گین ہے، لیکن ہم سوائے اس بات کے جس سے اللہ عزوجل راضی ہو کوئی بات نہیں کہیں گے، اللہ کی قسم! اے ابراہیم ہم تیرے لئے غم گین ہیں۔ (۱۳۱۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (آپ ﷺ کے صاحب زادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا، لوگوں نے کہا: ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گرہن میں دیکھو تو اللہ سے دعا مانگو اور نماز میں مشغول ہو جاؤ یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔ (۱۳۱۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں انتقال ہوا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں بقیع میں دفن کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کے لے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر کی گئی ہے۔ (۱۳۱۷)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے

۱۳۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۹۹، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۳۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۰۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۶۷۶، ۱۷۷۱۳، ۱۷۷۵۳، حدیث المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۰۷۹، ۱۸۰۸۰، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا، لوگوں نے کہا: ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، سنو! انہیں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گہن میں دیکھو تو مساجد کی طرف لپکو، پھر آپ نے نماز پڑھائی۔ (۱۳۱۸)

۱۳۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۱۱۸، حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حجۃ الوداع (۱۰ ہجری)

حج کے لئے روانگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بغیر خوف کے حالتِ امن میں ہمیں مسجد نبوی میں ظہر کی چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھائیں۔(۱۳۱۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھیں، آپ نے رات ذوالحلیفہ میں گزاری، صبح کو جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ کھڑی ہوگئی تو آپ نے تہلیل کہی (تلبیہ کہا)۔(۱۳۲۰)

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ان کے ہاں بیداء میں محمد بن ابی بکر پیدا ہوا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا (کہ اب اسماء کے لئے کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو غسل کر کے احرام باندھ لے (تلبیہ کہے)۔(۱۳۲۱)

احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوش بو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے احرام کے وقت احرام سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس موجود مشک ملی عمدہ خوش بو لگائی، پھر آپ نے احرام باندھ

۱۳۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۵۲۳، ۱۳۰۷۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۶۲۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۴۴، حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

Marfat.com

لیا۔ اور میں نے قربانی کے دن منیٰ میں احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کے طواف سے پہلے آپ کو خوش بو لگائی۔ (۱۳۲۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گویا میں اب بھی کئی دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں حالت احرام میں خوش بو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ (۱۳۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو دست یاب عمدہ خوش بو لگاتی تھی، یہاں تک کہ میں حالت احرام میں کئی دنوں کے بعد آپ کے سر اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی تھی۔ (۱۳۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے جمرہ کی رمی کے بعد طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں نبی ﷺ کو خوش بو لگائی تھی۔ (۱۳۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے حجۃ الوداع میں احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ذریرہ خوش بو لگائی۔ (۱۳۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں احرام سے پہلے، احرام کے وقت اور قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد طواف بیت اللہ سے قبل اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو ذریرہ خوش بو لگائی۔ (۱۳۲۷)

ذوالحلیفہ سے حج کا احرام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں ادا کی، پھر اپنا قربانی کا اونٹ منگوایا، آپ نے اس کی کوہان کی داہنی جانب اشعار کیا (اس کو زخم لگایا)، پھر اس کا خون صاف کر کے اس کے گلے میں (قربانی کے جانور کی

۱۳۲۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۵۱، ۲۴۷۵۹، ۲۴۹۹۶ تا ۲۴۹۹۹، ۲۵۰۷۴، ۲۵۱۹۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۹۵، ۲۵۰۰۰، ۲۵۰۰۱، ۲۵۱۹۵، ۲۵۵۴۹، ۲۵۵۵۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۵۲۲۴، ۲۵۲۴۷، ۲۵۵۴۸، ۲۵۶۳۰، ۲۵۶۳۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۲۹، ۲۴۲۴۰، ۲۵۲۶۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۶۔ رقم الحدیث: ۲۵۱۱۳، ۲۵۱۹۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۵۵۴۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

علامت کے طور پر) دو جوتیاں لٹکا دیں، پھر آپ اپنی سواری کے پاس آئے، جب آپ اس پر سوار ہو گئے، اور بیداء میں پہنچے، آپ نے حج کا تلبیہ کہا۔ (۱۳۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ذوالحلیفہ میں آئے آپ نے حج کا احرام باندھا، اور اپنے قربانی کے جانور (ہدی) کی کوہان کے داہنی جانب اشعار کیا (زخم لگایا) اس کا خون صاف کیا اور اسی کے گلے میں (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر) دو جوتیاں لٹکا دیں۔ (۱۳۲۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز پڑھی، پھر سواری پر سوار ہوئے، جب جبل بیداء کے اوپر چڑھے آپ نے حج کا تلبیہ کہا۔ (۱۳۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بیداء میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے کا کہنے والے جھوٹ بولتے ہیں، اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے مسجد (ذوالحلیفہ) کے پاس احرام باندھا تھا۔ (۱۳۳۱)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: مجھے رسول اللہ کے حج کی نیت کرنے میں صحابہ کرام کے اختلاف پر تعجب ہے (کہ آپ نے کس مقام سے حج کا احرام باندھا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بات کو میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے (حج کی فرضیت کے بعد) صرف ایک حج کیا، اسی وجہ سے لوگوں میں اختلاف ہو گیا، رسول اللہ ﷺ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب آپ نے مسجد ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھ لیں تو اسی جگہ حج کا احرام باندھ لیا (نیت کر لی، تلبیہ کہا) تو لوگوں نے اسے سن کر محفوظ کر لیا۔ پھر جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی، تو آپ نے تہلیل کہی، کچھ لوگوں نے اسے سن کر کہا کہ

۱۳۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۶، ۲۵۲۴، ۳۱۳۹، ۳۲۳۴، ۳۵۱۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۹۔ رقم الحدیث: ۳۱۹۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۴۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۳۱۔ رقم الحدیث: ۴۵۵۶، ۴۸۰۵، ۴۸۲۷، ۵۸۷۲، ۶۳۹۲، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آپ نے اپنی سواری کے کھڑا ہونے پر حج کی نیت کی، کیوں کہ لوگ مختلف ٹولیوں کی شکل میں آ رہے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے جب بیداء کی چوٹی پر پہنچے، آپ نے تلبیہ کہا، کچھ لوگوں نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے بیداء کی بلندی پر چڑھ کر تلبیہ کہا (حج کی نیت کی) اللہ کی قسم! آپ نے حج کی نیت تو اپنی جائے نماز پر (مسجد ذی الحلیفہ میں) کر لی تھی، البتہ تلبیہ کا اعادہ اس وقت کیا جب آپ کی سواری کھڑی ہو گئی، اور اس وقت بھی جب آپ بیداء کی بلندی پر پہنچے تھے۔ (۱۳۳۲)

تلبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لبیک اللھم لبیک، لا شریک لک لبیک، ان الحمد و النعمة لک و الملک، لا شریک لک (۱۳۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد و النعمة لک و الملک، لا شریک لک (۱۳۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیے کے بارے میں مجھے علم ہے:

لبیک اللھمّ لبیک، لا شریک لک لبیک، ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک (۱۳۳۵)

حضرت سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اصحاب کو

۱۳۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۰، ۲۷۴۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۴۔ رقم الحدیث: ۴۴۴۳، ۴۸۰۶، ۴۸۷۷، ۴۹۷۷، ۵۰۰۴، ۵۴۸۴، ۵۹۸۵، ۶۱۱۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۲۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم کریں کہ یہ حج کے شعائر میں سے ہے۔(۱۳۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل نے حکم دیا کہ میں تلبیہ بلند آواز سے کہوں، کیوں کہ یہ حج کے شعائر میں سے ہے۔(۱۳۳۷)

حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کو مشروط احرام کا حکم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی آپ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئیں، میں بھاری بھر کم عورت ہوں، میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں، کس طرح احرام باندھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا لو کہ میں حلال ہو جاؤں گی جہاں (اے اللہ!) تو نے مجھے روک دیا، تمہیں اس کی اجازت ہے، اور انہوں نے حج پالیا۔(۱۳۳۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، میں (بیماری کی وجہ سے) شرط لگا لوں، آپ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے کہا میں نیت میں کیا کہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: لبیک اللھم لبیک، میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں (اے اللہ) تو مجھے روک دے گا۔(۱۳۳۹)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں، آپ حجۃ الوداع کا ارادہ رکھتے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس سفر میں ہمارے ساتھ نہیں چلو گی، انہوں نے کہا میں بیمار ہوں ڈرتی ہوں کہ میری بیماری مجھے (دورانِ سفر) روک نہ لے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم

۱۳۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۳۱، ۱۶۱۳۲، حدیث السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ۔ ۲۱۱۷۰ حدیث زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۳۳۷۔ رقم الحدیث: ۸۱۱۵، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۸۔ رقم الحدیث: ۳۱۰۷، ۳۳۹۲، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۹۰، حدیث ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حج کا احرام باندھ لو اور یہ کہو: اے اللہ! وہ جگہ میرے احرام کھولنے کی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے گا۔ (۱۳۴۰)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: پھوپھی! آپ حج پر کیوں نہیں جا رہی ہیں؟ وہ بولیں: میں بیمار عورت ہوں، رکاوٹ سے ڈرتی ہوں، (بیماری کی وجہ سے کہیں روک نہ دی جاؤں) آپ نے فرمایا: احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہاں احرام سے نکل جاؤں گی جہاں میں (بیماری کی وجہ سے) روک دی جاؤں گی۔ (۱۳۴۱)

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں (بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہے کیا کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کا احرام باندھ لو اور نیت میں کہو: اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں آپ مجھے روک دیں گے، اللہ سے اپنی اس شرط کی وجہ سے تم جہاں روک دی جاؤ گی یا بیمار ہو جاؤ گی، تم حلال ہو جاؤ گی (احرام سے باہر ہو جاؤ گی، اور تم پر قربانی واجب نہیں ہوگی)۔ (۱۳۴۲)

صرف حج کا احرام باندھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہم میں سے بعض لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا، جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے (احرام سے باہر آ گئے) لیکن جنہوں نے حج کا یا حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک حلال نہ ہوئے۔ (۱۳۴۳)

۱۳۴۰۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۵۰، حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

۱۳۴۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۱۳، حدیث اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

۱۳۴۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۸۱۲، ۲۶۸۱۳، حدیث ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ عنہا

۱۳۴۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۵۶، ۲۳۵۵۷، ۲۳۵۷۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

محرم کا لباس کیسا ہو؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! محرم کون سا لباس پہنے، یا پوچھا: کون سا لباس نہ پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، شلوار، عمامہ اور موزے نہ پہنے، ہاں اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے کاٹ کر پہن لے، نہ ٹوپی پہنے، نہ ہی ایسا کپڑے جس پر ورس (نامی گھاس کا رنگ ہو) اور زعفران لگا ہو مگر یہ کہ اسے دھولیا گیا ہو۔ (۱۳۴۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر محرم تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے۔ (۱۳۴۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس منبر پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ لوگوں کو حالت احرام میں مکروہات سے منع فرما رہے تھے کہ وہ عمامے، قمیص، شلواریں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، بہ حالت مجبوری موزوں کو ٹخنوں کو نیچے سے کاٹ لیں، نہ ایسا کپڑا پہنیں جس پر ورس یا زعفران لگے ہوں، اور خواتین کو حالت احرام میں دستانے اور نقاب پہننے سے منع فرمایا۔ (۱۳۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ! محرم کون سے کپڑوں سے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شلوار، قمیص، ٹوپی اور عمامہ نہ پہنے، نہ ایسا کپڑا پہنے جس پر ورس اور زعفران لگی ہو، تم تہہ بند اور چادر میں احرام باندھو، اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لو۔ (۱۳۴۷)

۱۳۴۴۔ رقم الحدیث: ۳۴۴۰، ۴۴۴۲، ۴۴۶۸، ۴۵۲۴، ۴۸۲۰، ۴۹۸۳، ۵۱۷۱، ۵۴۴۹، ۵۸۷۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۱، ۲۵۲۲، ۲۵۷۸، ۳۱۰۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۴۶۔ رقم الحدیث: ۴۸۵۳، ۵۹۶۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۴۷۔ رقم الحدیث: ۴۸۸۱، ۵۶۶۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے اونٹ مرحمت فرمانا

حضرت ابولاس الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حج (کے سفر) کے لئے صدقہ کے اونٹوں میں ایک کمزور اونٹ مرحمت فرمایا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اندیشہ ہے یہ اونٹ کم زوری کی وجہ سے ہمیں نہیں اٹھا سکے گا؟ آپ نے فرمایا: ہر اونٹ کے کوہان میں ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہو اس پر اللہ کا نام لو جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے، پھر اسے اپنے قابو میں کرلو تو اللہ عزوجل اسے سواری کے قابل بنادے گا۔ (۱۳۴۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کی منت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا، میری بہن نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی منت مانی ہے اور اب وہ کم زور ہوگئی ہے (اس کے لئے کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری بہن کی منت سے بے نیاز ہے، اسے کہو سوار ہو جائے اور اونٹ بہ طور ہدی لے جائے۔ (۱۳۴۹)

عبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی، عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: اسے کہو سوار ہو جائے، ان کو خیال ہوا شاید نبی ﷺ نے ان کا سوال نہیں سمجھا، جب لوگ آپ سے دور ہٹے، انہوں نے پھر اپنا سوال دہرایا، آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو سوار ہوئے، کیوں کہ اللہ عزوجل تیری بہن کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ (۱۳۵۰)

پیدل حج کی نیت کرنے والے کو سوار ہونے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ

۱۳۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۷۴۷۹، ۱۷۴۸۰، حدیث لابی لاس الخزاعی رضی اللہ عنہ

۱۳۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۳۵، ۲۱۴۰، ۲۴۷۸، ۲۸۲۴، ۲۸۳۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۶۸۴۰، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا ہے، آپ نے پوچھا: کیا قصہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یا رسول اللہ! اس نے پیدل حج کرنے کی منت مانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کی اپنے آپ کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے، اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا، اور وہ سوار ہو گیا۔ (۱۳۵۱)

رسی کاٹنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے بندھے ہوئے بیت اللہ کی طرف رواں دیکھ کر دریافت فرمایا: باہم بندھے کیوں چل رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسی طرح ایک دوسرے سے بندھ کر بیت اللہ کی طرف جانے کی منت مانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ منت نہیں ہے اور دونوں کی رسی کاٹ دی۔

ایک روایت میں ہے: منت تو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ (۱۳۵۲)

قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کے اونٹ کو ہانکتے دیکھ کر فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا: سوار ہو لو، اس نے کہا: یہ بُدنہ (قربانی کا جانور) ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ ڈانٹ کر فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ (۱۳۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو قربانی کا جانور (بدنہ) ہانک رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، اس نے

۱۳۵۱۔ رقم الحدیث: ۸۶۱۲، ۱۱۶۲۷، ۱۱۶۲۸، ۱۱۷۱۷، ۱۲۴۷۸، ۱۳۰۵۶، ۱۳۴۵۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۵۲۔ رقم الحدیث: ۶۶۷۵، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۲۰۰۶۶، حدیث رجل من اہل البادیۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۵۳۔ رقم الحدیث: ۷۳۰۳، ۷۴۰۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ورقم الحدیث: ۱۲۳۰۰، ۱۲۳۶۳، ۱۲۴۸۱، ۱۲۶۷۷، ۱۳۰۰۲، ۱۳۲۲۰، ۱۳۴۳۹، ۱۳۴۹۷، ۱۳۶۸۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عرض کیا یہ بدنہ ہے، آپ نے فرمایا: سوار ہولو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے نبی ﷺ کے ساتھ سفر کرتے دیکھا اور اونٹ کی گردن میں (قربانی کے جانور کی علامت کے طور پر) جوتی پڑی ہوئی تھی۔ (۱۳۵۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سواری کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب اس کی ضرورت ہو تو سواری ملنے تک اس پر اچھے طریقے سے سوار ہو جاؤ۔ (۱۳۵۵)

بچے کا حج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مقام روحا میں تھے کہ سواروں کی ایک جماعت ملی، آپ نے ان کو سلام کیا، اور پوچھا تم کون ہو؟ وہ عرض گذار ہوئے ہم مسلمان ہیں، انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، یہ سن ایک خاتون جلدی سے گئی، اپنے بچے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی پالکی سے نکال کر اٹھایا اور پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور تمہارے لئے اجر ہے۔ (۱۳۵۶)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا، میں اس وقت سات سالہ لڑکا تھا۔ (۱۳۵۷)

وادیٔ عسفان میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر جب وادیٔ عسفان سے گزرے، آپ نے ابو بکر رضی اللہ سے پوچھا: یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وادیٔ عسفان، آپ نے فرمایا: یہاں سے حضرت ہود اور صالح (علیہما

۱۳۵۴۔ رقم الحدیث: ۷۶۷۹، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۵۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۶۴، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۱، ۲۱۸۸، ۲۶۰۵، ۳۱۸۵، ۳۱۹۲، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۹۱، حدیث السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

Marfat.com

السلام) ایسی سرخ اونٹنیوں پر گزرے جن کی نکیلیں کھجور کی چھال کی تھیں، ان کے تہبند، عبا اور ان کی چادریں دھاری دار تھیں، وہ تلبیہ کہتے ہوئے بیت اللہ کے حج کو جارہے تھے۔(۱۳۵۸)

مقام عرج میں زادِراہ والے اونٹ کا گم ہونا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام عرج میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں اپنے والد کے پاس بیٹھ گئی، رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زادِراہ کا اونٹ ایک تھا، جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے اس کے آنے کا انتظار کررہے تھے، وہ بغیر اونٹ کے آگیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ رات کو مجھ سے گم ہوگیا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک اونٹ تھا وہ بھی تو نے گم کردیا، اور اسے مارنے لگے، رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے: اس مُحرم کو دیکھو یہ کیا کررہا ہے۔(۱۳۵۹)

مکہ مکرمہ میں پہنچنے کی تاریخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، آپ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے ہمیں بطحا میں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ارشاد فرمایا: جو چاہے اسے عمرے کا احرام بنالے۔(۱۳۶۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا طواف

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ جب مکہ مکرمہ پہنچیں، بیمار تھیں، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے پیچھے رہتے ہوئے سوار ہوکر طواف کرلو، آپ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو کعبہ کے پاس نماز میں سورۂ

۱۳۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۰۶۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۷۶، مسند اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما

۱۳۶۰۔ رقم الحدیث: ۳۴۹۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

الطّور کی قرأت کرتے ہوئے سنا۔(۱۳۶۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار ذی الحجہ کو (مکہ مکرمہ) تشریف لائے، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لی، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اسے عمرہ کا احرام کر لے، پھر یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ان صحابہ نے حج کا احرام باندھا، یوم نحر کو (قربانی کے دن) انہوں نے بیت اللہ کا طواف (زیارت) کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی۔(۱۳۶۲)

طواف میں رَمل سنت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے تین چکروں میں رَمل فرمایا، جب آپ رکن یمانی تک پہنچتے تو حجر اسود تک عام رفتار سے چلتے پھر رمل کرتے اور آپ نے چار چکر عام رفتار سے لگائے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ سنت ہے۔(۱۳۶۳)

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمَل کیا، اور چار چکر معمول کی رفتار سے چلے، اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھی، پھر بتایا کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا۔(۱۳۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے میں طواف کے پہلے تین چکروں میں سعی کی (رمل فرمایا) اور باقی تین چکروں میں معمول کی رفتار سے چلے۔(۱۳۶۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود

۱۳۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۵۹۴۶، ۲۶۱۷۴، حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

۱۳۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۸۴۔ مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۶۳۔ رقم الحدیث: ۲۲۲۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۶۴۔ رقم الحدیث: ۵۲۱۶، ۵۳۷۸، ۵۹۰۷، ۶۰۱۱، ۶۳۹۷، ۶۴۲۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۶۵۔ رقم الحدیث: ۶۰۴۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

تک رمَل فرمایا۔(۱۳۶۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود سے طواف کے تین چکروں تک رمَل کرتے ہوئے دیکھا۔(۱۳۶۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رَمل فرمایا اور (طواف کے بعد) دو رکعت نماز (تحیۃ الطّواف) پڑھی، پھر آپ حجر اسود کی طرف تشریف لائے، پھر زمزم کی طرف گئے، زمزم نوش فرمایا اور سر انور پر ڈالا، پھر واپس آئے رکن اسود کا استلام کیا، اور صفا کی طرف گئے اور فرمایا: وہاں سے (صفا و مروہ کی سعی) شروع کرو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے (یعنی صفا سے)۔(۱۳۶۸)

طواف کے دوان رسی کا ٹنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کعبہ کے طواف کے دوران ایک ایسے انسان کے پاس سے گزرے، جو دوسرے شخص کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ہاتھ سے رسی کو کاٹ دیا اور اسے اس کا ہاتھ پکڑ کر طواف کرانے کا حکم فرمایا۔(۱۳۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا طوافِ کعبہ کے دوران ایسے شخص پر گزر ہوا جس نے تسمے یا دھاگے وغیرہ سے دوسرے کا ہاتھ باندھا ہوا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: اسے ہاتھ پکڑ کر طواف کراؤ۔(۱۳۷۰)

۱۳۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۸۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۷۴۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۲۳۲۹۰، ۲۳۲۹۴، حدیث ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۸۲۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۶۹۔ رقم الحدیث: ۳۴۳۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

قربانی کا جانور نہ لانے والوں کو عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی، بال نہ کتروائے اور ہدی کی وجہ سے احرام سے باہر نہ آئے، اور جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے انہیں حکم دیا کہ وہ طواف اور سعی کے بعد بال کتروالیں یا منڈوالیں پھر احرام کھول دیں۔ (۱۳۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھالیا، سو جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ مکمل حلال ہو جائے (وہ احرام کی سب پابندیوں سے نکل جائے) اب عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا۔ (۱۳۷۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے پھر آپ کے حکم سے صحابہ نے اسے عمرے کا احرام کرلیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات بعد میں میرے سامنے آئی، اگر پہلے سامنے آجاتی تو میں بھی ان لوگوں کی طرح کرتا، عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا ہے، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا، تمام لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے ان کے جن کے پاس ہدی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے کس نیت سے احرام باندھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے آپ کے احرام کی نیت سے احرام باندھا تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہے؟ کہا: نہیں، ارشاد فرمایا: جس حالت پر ہو اسی میں رہو (احرام نہ کھولو) میری ہدی کے تہائی جانور تمہارے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ہدی کے سو اونٹ تھے۔ (۱۳۷۳)

۱۳۷۱۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۳، ۳۱۱۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۱۶، ۳۱۶۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۳۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۷، ۲۳۴۴، ۲۵۱۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب حج کے احرام میں چار ذی الحجہ کی صبح کو پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہیں وہ اسے عمرہ بنا لیں، چناں چہ (عمرہ کے بعد) قمیصیں پہن لی گئیں، انگیٹھیاں خوش بو بکھیرنے لگیں اور عورتوں سے نکاح ہونے لگے۔ (احرام کی پابندیاں اٹھ گئیں)۔ (۱۳۷۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے حج کا احرام باندھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ اسے عمرہ کا احرام بنا لے، نبی ﷺ کے ساتھ ہدی تھی سو آپ حلال نہ ہوئے۔ (آپ نے احرام نہیں کھولا)۔ (۱۳۷۵)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، بہ آواز بلند حج کا تلبیہ پڑھتے گئے، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، آپ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ اسے عمرہ بنا لے، چناں چہ ہم نے اسے عمرہ بنا لیا اور احرام کھول دیا، پھر آٹھ ذی الحجہ (یوم ترویہ) کو ہم نے حج کا تلبیہ پڑھا اور منٰی کی طرف روانہ ہوئے۔ (۱۳۷۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کی نیت سے بہ آواز بلند تلبیہ پڑھتے گئے، جب ہم مکہ میں آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہم اسے عمرہ بنا لیں اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بات بعد میں میرے سامنے آئی، اگر پہلے پیش نظر ہوتی تو میں اسے عمرہ بنا لیتا، لیکن میں ہدی لایا ہوں اور میں نے حج اور عمرے کو ملا لیا ہے۔ (۱۳۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک بالحج کہتے ہوئے روانہ ہوئے، آپ نے ہمیں اسے عمرہ بنا لینے کا حکم دیا۔ (۱۳۷۸)

۱۳۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۵۔ رقم الحدیث: ۴۹۷۶، ۵۴۸۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۳۱، ۱۱۲۸۰، ۱۱۳۱۲، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۳۷۷۔ رقم الحدیث: ۱۳۴۰۱، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۷۸۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۱۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب حج اور عمرہ کے لئے تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ میں پہنچے، بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسے عمرہ بنانے اور حلال ہونے کا حکم دیا، لوگوں نے اسے بڑی بات سمجھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو میں حلال ہو جاتا (احرام کھول دیتا)، چناں چہ لوگوں نے احرام کھول دیے اور (حج) تمتع کیا۔ (۱۳۷۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر لی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: جس کے پاس ہدی نہیں وہ حلال ہوئے (احرام کھول دے)، ہم نے عرض کیا: کتنا حلال ہو؟ آپ نے فرمایا: پورا حلال ہو (احرام سے ممنوعہ ہر چیز اس پر حلال ہے) سو ہم عورتوں کے پاس گئے، (سلے ہوئے) کپڑے پہنے اور خوش بو لگائی۔

پھر یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا، اور ہمیں صفا و مروہ کے درمیان پہلی سعی کافی ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ایک اونٹ اور گائے (کی قربانی) میں ہم سات آدمی شریک ہو جائیں، سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے لئے واضح فرما دیں گویا کہ ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں، کیا عمرے کا یہ حکم صرف اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔ (۱۳۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چار ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ مکرمہ) آئے، آپ نے ہمیں اسے عمرے کا احرام بنانے کا حکم دیا، یہ چیز ہمیں بڑی محسوس ہوئی اور ہمارے دل تنگ ہوئے، رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: لوگو! (احرام کھول کر) حلال ہو جاؤ، اگر میرے ساتھ ہدی نہ

۱۳۷۹۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۳۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۰۲، ۱۴۷۴۳، ۱۴۸۲۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو تم کرتے، چناں چہ ہم نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ ہم نے غیر مُحرم کی طرح اپنی عورتوں سے قربت کی، پھر آٹھ ذی الحجہ کی شام کو یا دن کو ہم نے مکہ مکرمہ کو پشت پر رکھا اور حج کے لئے تلبیہ کہا۔ (۱۳۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار ذی الحجہ کو (مکہ مکرمہ میں) آئے، آپ میرے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے، اللہ اسے آگ میں ڈالے، آپ نے فرمایا: تمہیں خبر نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا ہے جس میں مَیں انہیں تردّد کا شکار دیکھ رہا ہوں، اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ لاتا، یہاں خرید لیتا اور لوگوں کی طرح احرام کھول لیتا۔ (۱۳۸۲)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا بات ہے لوگ تو احرام کھول چکے ہیں، لیکن آپ اپنے عمرے (کے احرام) سے باہر نہ ہوئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اور اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے، میں حج سے فارغ ہونے (قربانی کرنے) سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔ (۱۳۸۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، آپ نے ہمیں (عمرہ ادا کرنے کے بعد) ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ ہدی ہو وہ اپنے احرام میں رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے)۔ (۱۳۸۴)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تمتع کا حکم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بطحا میں رسول اللہ ﷺ

۱۳۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۲۶، ۱۳۸۲۷، ۱۴۴۸۴، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۳۸۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۹۷، ۲۵۵۶۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۸۳۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۸۵، ۲۵۸۹۳، ۲۵۸۹۷، ۲۵۸۹۸، حدیث حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۱۳۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۲۱، حدیث اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کے پاس حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: تم نے کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: میں نے نبی ﷺ کے احرام جیسے احرام کی نیت کی تھی، آپ نے فرمایا: کیا تم ہدی (قربانی کا جانور) لائے ہو، میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) چناں چہ میں بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا اس نے میرے بالوں کی کنگھی کی اور میرا سر دھویا۔ (۱۳۸۵)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی قوم کے علاقے میں (یمن) بھیجا، جب حج کا زمانہ آیا رسول اللہ ﷺ نے حج کیا، میں نے بھی حج کی سعادت حاصل کی، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مقام ابطح میں پڑاؤ فرمائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے پوچھا: اے عبداللہ بن قیس! تو نے احرام میں کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے حج کی طرح نیت کر کے احرام باندھا تھا، آپ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا، پھر دریافت فرمایا: کیا اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لائے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو)۔

میں گیا، رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے حُلمی (ایک بوٹی جس کے خشک پتوں کو کوٹ کر اس سے سر دھویا جاتا ہے) سے میرا سر دھویا اور جوئیں نکالیں، پھر میں نے آٹھ ذی الحج (یوم الترویہ) کو حج کا احرام باندھا۔ (۱۳۸۶)

یوم الترویہ کو منیٰ روانگی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اس صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے آٹھ ذی الحجہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو منیٰ کی طرف جاتے دیکھا، آپ ﷺ کی ایک جانب بلال

۱۳۸۵۔ رقم الحدیث: ۲۷۵، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۱۱، ۱۹۰۴۰، ۱۹۰۵۴، ۱۹۱۷۲، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ تھے، جن کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس پر کپڑا ڈال کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ (۱۳۸۷)

آٹھ ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو نماز ظہر کی منیٰ میں ادائیگی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کو ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔ (۱۳۸۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کیں۔ (۱۳۸۹)

نافع بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بس میں ہوتا تو آٹھ ذی الحجہ کو ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا پسند کرتے تھے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی تھی۔ (۱۳۹۰)

خباب داؤد بن ابی عاصم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز کی دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھتے تھے۔ (۱۳۹۱)

عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آٹھ ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: منیٰ میں، میں نے پوچھا: آپ نے کوچ والے دن (یوم النفر) میں عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ابطح میں، پھر کہا: تم اسی طرح کرو جیسے تمہارے امیر کرتے ہیں۔ (۱۳۹۲)

منیٰ سے عرفات کو روانگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوم عرفہ (نو ذی الحج)

۱۳۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۰۲، مسند ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۶، ۲۶۹۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۸۹۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۹۰۔ رقم الحدیث: ۴۷۴۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۹۱۔ رقم الحدیث: ۴۷۴۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۱۵۶۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو فجر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے اور میدانِ عرفات میں نمرہ میں پڑاؤ کیا، یہ وہ جگہ ہے جہاں اب امام عرفہ میں پڑاؤ کرتے ہیں، جب ظہر کا وقت ہوا رسول اللہ ﷺ اول وقت میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر لوگوں کو خطبہ دیا، اور میدانِ عرفات میں وقوف کی جگہ تشریف لائے۔ (۱۳۹۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض تہلیل، نہ مکبر کی تکبیر پر کوئی اعتراض کرتا تھا نہ ہی مہلل کے تہلیل کہنے پر کسی نے اعتراض کیا۔ (۱۳۹۴)

محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ لوگ یوم عرفہ میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم میں سے بعض تہلیل کرتے تھے اور بعض تکبیر کہتے تھے، کوئی کسی پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔ (۱۳۹۵)

میدانِ عرفات میں

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے میدانِ عرفات میں رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (۱۳۹۶)

اللہ، فرشتوں اور علم والوں نے انصاف کے ساتھ گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زبردست حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا: اے رب میں بھی اس کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ (۱۳۹۷)

۱۳۹۳۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۹۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۰۸۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۵۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۳۹۶۔ آل عمران: ۱۸

۱۳۹۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۴، مسند الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میدانِ عرفات میں نبی ﷺ کے سامنے (بہ طور سترہ) ایک نیزہ گاڑا گیا، آپ نے اسے سامنے رکھ کر نماز پڑھائی، گدھے اس نیزے کے پیچھے سے گزر رہے تھے۔(۱۳۹۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور (میرا بھائی) فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، رسول اللہ ﷺ میدانِ عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر کر اس سے اتر گئے اور اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔(۱۳۹۹)

نو ذی الحج کو آپ ﷺ کا روزہ نہ رکھنا

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، آپ انار کھا رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفے میں روزہ نہیں رکھا، (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی طرف دودھ بھیجا، جسے آپ نے نوش فرمایا۔(۱۴۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو عرفے کے دن نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف دودھ بھیجا جسے آپ نے نوش فرما لیا۔(۱۴۰۱)

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام کو یوم عرفہ میں نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے آپ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ نے اسے نوش فرما لیا، آپ اس وقت میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر لوگوں سے خطاب

۱۳۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۹۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۰۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۳، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۳۳۶۶، ۳۳۸۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۰۱۔ رقم الحدیث: ۳۲۰۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۲۶۳۲۱، ۲۶۳۲۸، ۲۶۳۴۳، ۲۶۳۴۵، حدیث ام الفضل رضی اللہ عنہا

Marfat.com

فرمارہے تھے۔(۱۴۰۲)

میدان عرفات میں یوم عرفہ کے روزے کی ممانعت

عکرمہ، مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں گیا اور ان سے میدان عرفات میں یوم عرفہ (نو ذی الحج) کے روزے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا ہے۔(۱۴۰۳)

ابو نجیح کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا، میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے اس دن روزہ نہیں رکھا، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے روزہ نہیں رکھا، اور میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، میں اس دن روزہ نہیں رکھتا، نہ اس کا حکم دیتا ہوں نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔(۱۴۰۴)

لوگوں کو خاموش کرانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں ان سے فرمایا: اے جریر! لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر آپ نے اپنے خطبے میں فرمایا: میرے (وصال کے) بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔(۱۴۰۵)

خطبۂ حجۃ الوداع

حضرت قیس بن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

۱۴۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۴۱، ۲۶۳۴۳، حدیث ام الفضل رضی اللہ عنہا

۱۴۰۳۔ رقم الحدیث: ۷۹۷۱، ۹۴۶۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۴۔ رقم الحدیث: ۵۰۶۰، ۵۰۹۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۴۰۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۸۶، ۱۸۷۳۲، ۱۸۷۷۴، حدیث جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

چھدے کان والی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا، حبشی غلام نے اس کی مہار تھامی ہوئی تھی۔(۱۴۰۶)

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کو اپنے سرخ رنگ کے اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا۔(۱۴۰۷)

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں اپنے والد سے کہا: ابو! مجھے نبی اکرم ﷺ دکھائیں، انہوں نے کہا: کھڑے ہو کر کجاوے کو پکڑ لو، میں کجاوے کو پکڑ کر کھڑا ہو گیا، میرے والد نے کہا: اس سرخ اونٹ والے کو دیکھو جو ہاتھ سے اشارہ فرما رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں چھڑی ہے۔(۱۴۰۸)

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مَیں اپنے والد کے پیچھے سواری پر تھا، جب نبی ﷺ نے خطبہ شروع فرمایا، میں سواری کے پچھلے حصہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنے ہاتھ والد کے کندھے پر رکھ لئے، میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا دن کون سا ہے؟ صحابہ نے کہا: یہی دن، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ حرمت والا شہر کون سا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یہی شہر (مکہ مکرمہ)، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ بولے: یہی مہینہ، آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح قابل حرمت ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا، صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ، اے اللہ! تو گواہ رہ۔(۱۴۰۹)

حضرت خریم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھے، آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن، تمہارے اس مہینے اور

۱۴۰۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۷۴، ۱۷۱۴۹، حدیث قیس بن عائذ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۶، ۱۸۲۴۸، حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

۱۴۰۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۹، حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

۱۴۰۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۴۷، حدیث نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔(۱۴۱۰)

حضرت سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: یہ چار ہی چیزیں ہیں (جن سے بچنا ضروری ہے) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، کسی شخص کو ناحق قتل نہ کرو جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو۔(۱۴۱۱)

حضرت عداء بن خالد الکلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے اونٹ کی دونوں رکابوں پر کھڑے ہوئے دیکھا، آپ بلند آواز سے فرما رہے تھے: لوگو! آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ تمہارا کون سا مہینہ ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ وہ بولے: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ تمہارا حرمت والا دن، حرمت والا مہینہ اور حرمت والا شہر ہے، پھر فرمایا: یاد رکھو تمہاری جانیں اور مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، یہاں تک کہ تم اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے ملو، وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال فرمائے، پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کئی مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو ان پر گواہ رہ۔(۱۴۱۲)

حضرت جابر بن سمرہ السوائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یہ دین برابر اپنے مخالفین پر غالب رہے گا، اسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اس پر بارہ خلیفے گزر جائیں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ آخری جملہ میرے والد نے مجھے بتایا ان کی سواری میری سواری سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھی۔(۱۴۱۳)

۱۴۱۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۸۷، حدیث خریم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہ

۱۴۱۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۱۰، ۱۸۵۱۱، حدیث سلمہ بن قیس الاشجعی رضی اللہ عنہ

۱۴۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۲۳، ۱۹۸۲۴، حدیث العداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ

۱۴۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۳۰۷، ۲۰۳۳۰، ۲۰۳۹۹، ۲۰۴۰۰، ۲۰۴۱۶ تا ۲۰۴۲۰، حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت سفیان بن وھب الخولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے دن میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے سایے تلے تھا، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم سمجھ گئے کہ آپ ہم سے جواب مانگ رہے ہیں، ہم نے کہا: جی ہاں، آپ نے تین بار اس جملے کو دہرایا، آپ نے خطبے میں یہ بھی فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک شام نکلنا دنیا اور اس پر موجود ہر چیز سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں ایک صبح کو نکلنا دنیا اور اس پر موجود ہر چیز سے بہتر ہے، اور ہر مؤمن پر دوسرے مؤمن کی عزت، مال اور جان اسی طرح قابل احترام ہے جس طرح یہ دن قابل احترام ہے۔ (۱۴۱۴)

حضرت ابو امامہ الباھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا، آپ جدعا اونٹنی پر سوار تھے، اپنا قدم اس کی رکابوں پر رکھے ہوئے تھے جس سے آپ نمایاں ہو گئے تھے، آپ نے بلند آواز سے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا: آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، اپنی پنج وقتہ نماز پڑھو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیروں کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا، میں لوگوں کے رش میں آگے بڑھ رہا تھا۔ (۱۴۱۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے، ہم نے عرض کیا: ہمارا آج کا دن، آپ نے پوچھا: کون سا مہینہ سب سے بڑھ کر حرمت والا ہے، ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ مہینہ، آپ نے دریافت فرمایا: کون سا شہر سب سے زیادہ عزت و حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ شہر (مکہ)، آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور مال اس دن کی اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح قابل احترام ہیں، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ

۱۴۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۸۱، حدیث سفیان بن وھب الخولانی عن النبی ﷺ

۱۴۱۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۶۵۷، ۲۱۷۵۵، حدیث ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ۔ (۱۴۱۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا ہے، آپ نے اللہ کی حمد وثنا کرنے کے بعد تین مرتبہ ارشاد فرمایا: شاید کہ تم مجھے اس سال کے بعد نہ دیکھ سکو، (یہ سن کر) ایک لمبے قد کے آدمی نے جو قبیلہ شنوَہ کے افراد جیسا معلوم ہوتا تھا، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو، (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور خوش دل سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے رب عزوجل کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۱۴۱۷)

حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے، لہٰذا وارث کے لئے وصیت (کی ضرورت) نہیں، بچہ بستر والے (شوہر) کا ہوگا اور زنا کار کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جس کسی نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ سے کی (اپنے کو کسی دوسرے کا بیٹا قرار دیا) یا (جس غلام نے) اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور سے خود کو منسوب کیا، اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ تو ہمارا بہترین مال ہے، پھر آپ نے فرمایا: عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن ذمے دار ہوگا۔ (۱۴۱۸)

یحییٰ بن حصین کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے میدان عرفات میں حجۃ الوداع کے خطبے میں نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: لوگو! اللہ سے ڈرو، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی نکٹے حبشی غلام کو امیر مقرر کر دیا جائے، جب تک وہ تمہیں اللہ عزوجل کی

۱۴۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۵۶، ۱۴۵۷۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۴۱۷۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۵۷، حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

۱۴۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۷۹۱، حدیث ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کتاب کے مطابق چلائے۔(۱۴۱۹)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: کیا میں تمہیں مؤمن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مؤمن وہ ہے لوگوں کے مال اور جانیں جس سے محفوظ رہیں، مسلمان وہ ہے لوگ جس کی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں، مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔(۱۴۲۰)

یوم عرفہ کی دعا

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں کھڑے اس طرح دعا کر رہے تھے کہ آپ نے اپنے ہاتھ اپنے پستانوں کے بالمقابل کندھوں سے نیچے بلند کئے ہوئے تھے اور اپنی ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی جانب کر رکھا تھا۔(۱۴۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یوم عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کی بہ کثرت دعا یہ تھی:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر (۱۴۲۲)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری پر آپ ﷺ کا پیچھے سوار) تھا، آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے آپ کی اونٹنی ایک طرف جھکی تو اس کی مہار کر گئی، چناں چہ آپ نے ایک ہاتھ سے مہار کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔(۱۴۲۳)

۱۴۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۲۷۲۳، ۲۶۷۱۸، ۲۶۷۱۹، ۲۶۷۲۲ تا ۲۶۷۲۶، حدیث یحییٰ بن حصین عن امہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۴۲۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۴۸، مسند فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۴۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۰۹، ۱۰۷۱۹، ۱۱۳۹۴، ۱۱۳۹۷، ۱۱۵۰۴، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۴۲۲۔ رقم الحدیث: ۶۹۲۲، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۴۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۳۱۴، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا

حضرت عباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے بہ کثرت مغفرت اور رحمت کی دعا کی، اللہ عز وجل نے جواب میں فرمایا: میں نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور آپ کی امت کو بخش دیا لیکن ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے پروردگار! آپ اس بات پر قادر ہیں کہ ظالم کو بخش دیں اور مظلوم کو اس ظلم کا بہترین بدلہ عطا فرمادیں، اس شام کو یہی ہوا۔ اگلے دن صبح کے وقت آپ نے مزدلفہ میں اپنی امت کے لئے یہی دعا کی، کچھ ہی دیر بعد نبی ﷺ مسکرا دیے، آپ کے صحابہ میں سے کسی صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ ایسے وقت ہنسے ہیں جس وقت نہیں ہنسا کرتے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس کی وجہ سے ہنسا ہوں جب اسے معلوم ہوا کہ اللہ عز وجل نے امت کے بارے میں میری دعا قبول فرمالی اور ظالم کو بخشنے کا وعدہ فرمایا وہ ظالم کے لئے ہلاکت اور بربادی کی بددعا کرتا ہوا اور اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا گرا، میں اس کی پریشان حالی پر مسکرایا۔ (۱۴۲۴)

تکمیل دین کی بشارت

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: اللہ عز وجل کا ارشاد:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (۱۴۲۵)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔

۱۴۲۴۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۷۴، حدیث عباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ

۱۴۲۵۔ المائدہ: ۳

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہ خدا مجھے وہ دن اور وہ وقت معلوم ہے جب یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت جمعہ کی شام کو میدانِ عرفات میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ (۱۴۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: اللہ عز وجل عرفہ کی شام کو اہل عرفہ کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے، اور ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس پراگندہ حال، غبار آلود ہو کر حاضر ہوئے ہیں۔ (۱۴۲۷)

پورا میدان عرفات وقوف کی جگہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف فرمایا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے ردیف تھے اور ارشاد فرمایا: یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا میدانِ عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔ (۱۴۲۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میدانِ عرفات پورا کا پورا موقف ہے اور مزدلفہ پورا کا پورا موقف ہے۔ (۱۴۲۹)

حالتِ احرام میں موت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھا، اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے بیری کے پتے ملے ہوئے پانی کے ساتھ غسل دو اور اسے احرام کے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوش بو نہ لگاؤ نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، کیوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ (۱۴۳۰)

۱۴۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۹، ۲۷۴، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۴۲۷۔ رقم الحدیث: ۷۰۴۹، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، و ۷۹۸۶، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۲۸۔ رقم الحدیث: ۵۲۶، ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۲۹۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۸۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۴۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۳، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۵۸۶، ۲۵۹۵، ۳۰۲۲، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۲۲۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت مغیرہ بن سعد کے والد یا چچا کا سوال

حضرت مغیرہ بن سعد اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی، مجھے اس سے ہٹایا جانے لگا تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اسے کوئی ضرورت لائی ہے، میں نے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور کردے، آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: اگر چہ تمہارے الفاظ مختصر ہیں لیکن تم نے بڑی بات پوچھی ہے، اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے لئے روزے رکھو، لوگوں کے پاس اس طرح جاؤ جس طرح تمہیں ان کا تمہارے پاس آنا پسند ہو، جس چیز کو تم اپنے حق میں ناپسند کرتے ہو لوگوں کو بھی اس سے بچاؤ، اونٹنی کی مہار چھوڑ دو۔ (۱۴۳۱)

حج یوم عرفہ ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آپ سے ایک شخص نے سوال کیا: حج یوم عرفہ ہے؟ آپ نے فرمایا: حج تو ہوتا ہی یوم عرفہ کا دن ہے جس نے مزدلفہ کی رات نماز فجر سے پہلے میدانِ عرفات کو پالیا اس کا حج پورا ہو گیا اور منیٰ کے تین دن ہیں، سو جو شخص دو دن میں واپس آجائے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو بعد میں آئے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ (۱۴۳۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے وقوف کے وقت حاضر تھا، نجد کے کچھ لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: حج عرفات (کا وقوف) ہے، جو شخص مزدلفہ کی شب نماز فجر سے قبل یہاں آگیا اس کا حج مکمل ہوا۔ منیٰ کے دن تین ہیں، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ، پھر آپ نے ایک آدمی کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا

۱۴۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۶۴، حدیث ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ

۱۴۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۹۶، ۱۸۲۹۸، حدیث عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لیا جوان باتوں کا اعلان کرنے لگا۔ (۱۴۳۳)

عرفات سے واپسی اور لوگوں کو سکون واطمینان سے چلنے کی تلقین

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے میں سواری پر آپ کا ردیف تھا، آپ کی سواری نے دوڑنے کے لئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ (۱۴۳۴)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد میدان عرفات سے واپس لوٹے، اسامہ رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادی، دائیں بائیں لوگ تیز تیز چلنے لگے، آپ ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے: لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔ (۱۴۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب میدانِ عرفات سے واپس ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنا ردیف بنایا، لوگوں نے عجلت سے کام لیا، رسول اللہ ﷺ نے منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں، پھر میں نے کسی سواری کو دوڑتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو اپنا ردیف بنایا اور یہی فرماتے رہے۔ (۱۴۳۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس لوٹے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمارہے تھے: اللہ کے بندو! سکون واطمینان سے چلو۔ (۱۴۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سواریوں کو دوڑانے کی ابتدا بدویوں سے ہوئی، یہ لوگ لوگوں کے کناروں پر وقوف کررہے تھے، انہوں نے اپنی لاٹھیاں، ترکش وغیرہ لٹکائے ہوئے تھے، جب وہ نکلے تو ان سے گونج دار آواز پیدا ہوئی، اس وقت

۱۴۳۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۹۷، ۱۸۴۷۵، حدیث عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ

۱۴۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۸۶، حدیث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۳۵۔ رقم الحدیث: ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴، ۱۳۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۳۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۰۰، ۲۲۶۴، ۲۴۲۳، ۳۲۹۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۴۴۱۲، ۱۴۷۸۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی سواری کا سر اس کی پیٹھ کو چھو رہا تھا اور آپ ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: لوگو! پرسکون رہو، لوگو! سکون واطمینان اختیار کرو۔ (۱۴۳۸)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ عرفات سے واپس روانہ ہوئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، آپ اپنی سواری کی مہار کھینچنے لگے یہاں تک کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے کو چھونے والا تھا اور آپ فرما رہے تھے: لوگو! سکون اور وقار اپناؤ، اونٹوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ (۱۴۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے ردیف تھے، اونٹنی آپ کو لے کر گھومی، آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے جو آپ کے سر انور سے بلند تر تھے، مزدلفہ تک آپ اسی حالت میں رہے، صبح کو آپ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو ردیف بنا کر واپس پلٹے اور جمرہ عقبہ تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔ (۱۴۴۰)

نماز مغرب اور عشا مزدلفہ میں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی شام کو (واپسی کے سفر میں) میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ واپس روانہ ہوئے، جب آپ نے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی آواز سنی، ارشاد فرمایا: لوگو! آہستہ، سکون واطمینان سے چلو، سواریوں کو تیز دوڑانا نیکی نہیں، جہاں لوگوں کا رش ہوتا آپ سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، جب راستہ کھلا ملتا آپ سواری کی رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ آپ اس گھاٹی سے گزرے، جس کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی، آپ وہاں سواری سے اترے، آپ نے پیشاب کیا، پھر میں آپ کے لئے برتن لایا

۱۴۳۸۔ رقم الحدیث: ۲۱۹۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۲۱۳۰۵، حدیث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۹، ۲۱۲۹۶، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آپ نے وضو کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، وہاں اترے اور مغرب اور عشا کی دونمازیں اکٹھے پڑھیں، ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ (۱۴۴۱)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفات سے انہیں سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا تھا، جب آپ گھاٹی میں آئے آپ نے اتر کر پیشاب کیا، میں نے پانی ڈالا، آپ نے ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا: نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر آپ مزدلفہ میں تشریف لائے، نماز مغرب پڑھی، لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانے پر سواریوں کو بٹھایا، پھر آپ نے عشا کی نماز پڑھی۔ (۱۴۴۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے وقت ہی میں نماز پڑھتے دیکھا، مگر آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھیں اور اس روز فجر کی نماز کو اپنے وقت سے پہلے پڑھا۔ (۱۴۴۳)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفات سے واپسی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، آپ مزدلفہ آئے تو ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر کہا نماز اور ہمیں (عشاء کی) دو رکعتیں پڑھائیں اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا (دونمازیں اکٹھے ایک ہی وقت پڑھائیں) جیسے میں نے کیا ہے۔ (۱۴۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، آپ نے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں، ان کے درمیان یا آخر میں نوافل نہیں پڑھے۔ (۱۴۴۵)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں

۱۴۴۱۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۵۳، ۲۱۲۵۴، ۲۱۳۰۷، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۴۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۲، ۲۱۲۸۳، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۴۳۔ رقم الحدیث: ۳۶۳۰، ۴۰۳۶، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۴۴۔ رقم الحدیث: ۴۴۳۸، ۴۴۴۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۴۴۵۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۶، ۵۱۶۴، ۵۲۶۵، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مغرب اور عشا کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔(۱۴۴۶)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں مغرب اور عشا کی نمازیں مزدلفہ میں اکٹھے پڑھیں۔(۱۴۴۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (واپسی کے وقت) رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، آپ گھاٹی میں داخل ہوئے تو (سواری سے) اترے، پیشاب کیا، پھر وضو کر کے سوار ہوئے اور نماز (مغرب) نہیں پڑھی۔(۱۴۴۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عرفات سے واپسی میں) ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ نماز مغرب کے لئے اونٹوں کو بٹھایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا، اترے پیشاب کیا، پانی استعمال کیا، پھر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور ہلکا وضو فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز، فرمایا: نماز آگے، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے، نماز مغرب ادا کی، لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانوں پر سواریاں بٹھائیں، سامان نہیں کھولا کہ عشاء کی اقامت ہوئی اور آپ نے عشا کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے آرام کیا، صبح کو آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنا ردیف بنایا اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں میں پیدل گیا۔(۱۴۴۹)

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کا سوال

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت مزدلفہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بنو طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے خود کو تھکایا ہے اور اپنی سواری کو مشقت میں ڈالا ہے، اللہ کی قسم! میں ہر پہاڑ پر ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۴۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۵۸، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۴۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۰۳۷، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۵۴، ۲۳۰۶۰، حدیث ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۴۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۲۶۵، ۲۴۶۰، ۲۵۵۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۳۵، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

جس نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں فجر کی نماز میں شرکت کر لی اور ہمارے ساتھ وقوف کر کے منیٰ کی طرف گیا اور اس سے پہلے رات یا دن میں عرفات میں وقوف کر آیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی محنت وصول ہو گئی۔ (۱۴۵۰)

کم زوروں کو مزدلفہ سے پہلے بھیجنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو ہاشم کے بچوں اور کم زور لوگوں کو مزدلفہ سے رات کو روانہ ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ (۱۴۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں نبی ﷺ نے اپنے گھر کے کم زور افراد میں مزدلفہ کی رات پہلے بھیج دیا تھا۔ (۱۴۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں یا کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور میں بھی ان کے ساتھ تھا مزدلفہ سے جمرہ عقبہ (منیٰ) کی طرف جلدی بھیج دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم طلوع آفتاب کے بعد جمرہ کی رمی کریں، چناں چہ ہم نے فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی اور جمرہ کی رمی کی۔ (۱۴۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی رات فرمایا: اے میرے بھتیجو! اے بنو ہاشم! لوگوں کے رش سے پہلے روانہ ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی سورج نکلنے سے پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی نہ کرے۔ (۱۴۵۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کم زور لوگوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت جانے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ (۱۴۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی

۱۴۵۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۷۷۵، ۱۵۷۷۶، ۱۷۸۳۶ تا ۱۷۸۴۰، حدیث عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ

۱۴۵۱۔ رقم الحدیث: ۳۱۴۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۳، ۱۹۴۰، ۲۲۰۵، ۲۳۱۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۳۲۹۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۵۴۔ رقم الحدیث: ۳۵۰۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۵۵۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۴، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللہ عنہا کو فجر سے پہلے مزدلفہ سے واپس پلٹنے کی (منیٰ روانہ ہونے کی) اس لئے اجازت دی تھی کہ وہ بھاری جسم کی کم زور خاتون تھیں۔(۱۴۵۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ام المؤمنین) سودہ رضی اللہ عنہا بھاری جسم کی کم زور خاتون تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپس (منیٰ) جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی تو آپ مجھے بھی اجازت مرحمت فرمادیتے، میں منیٰ میں فجر کی نماز پڑھتی اور لوگوں سے پہلے جمرے کی رمی کرلیتی۔(۱۴۵۷)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے رات کے وقت بھیج دیا تھا۔(۱۴۵۸)

مزدلفہ سے واپسی کا سفر

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک مزدلفہ سے واپس نہیں جاتے تھے، یہاں تک کہ کوہ ثبیر پر سورج کی کرنیں پڑنے لگتیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا اور طلوعِ آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے۔(۱۴۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے جب ہر شئے روشن ہوگئی آپ وہاں سے واپس ہوئے۔(۱۴۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی صبح کو جبل قزح پر وقوف کیا اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ پورا موقف ہے، پھر آپ وادی محسر تک پہنچے، اس پر رکے، پھر اپنی اونٹنی کو دوڑا کر وادی کو پار کیا، پھر اسے روک کر فضل بن عباس

۱۴۵۶۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۹۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۵۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۱۴، ۲۴۱۵۳، ۲۴۴۹۶، ۲۴۷۸۶، ۲۵۲۶۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۳۶، ۲۶۸۵۹، من حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۱۴۵۹۔ رقم الحدیث: ۸۵، ۲۰۰، ۲۷۷، ۳۸۷، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۲، ۳۰۱۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

(رضی اللہ عنہما) کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور جمرۂ عقبہ تک پہنچ کر اس کی رمی کی۔ (۱۴۶۱)

جمرہ تک تلبیہ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ سے منی تک سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے، آپ جمرہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔ (۱۴۶۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مزدلفہ سے واپسی پر فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو اپنا ردیف بنایا اور آپ جمرۂ عقبہ تک تلبیہ کہتے رہے۔ (۱۴۶۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے، کبھی تکبیر اور تہلیل شامل کر لیتے تھے۔ (۱۴۶۴)

وادی محسّر میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز دوڑایا۔ (اسی وادی میں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا)۔ (۱۴۶۵)

حج بدل کا حکم

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (حجۃ الوداع میں) نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھا، ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! میرے والد نے بڑھاپے میں اسلام قبول کیا ہے، وہ اپنی سواری پر نہیں بیٹھ سکتا (دوسری روایت میں والدین کا ذکر ہے) کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر اس پر قرضہ ہوتا تم ادا کر دیتے تو کیا اس کی طرف سے ادا نہ ہو جاتا؟ اس نے کہا: جی ہاں، ادا ہو جاتا، فرمایا: تم

۱۴۶۱۔ رقم الحدیث: ۵۶۳، ۵۶۵، ۶۱۴، ۱۳۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۶۲۔ رقم الحدیث: ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۸۰۱، ۱۸۰۵، ۱۸۰۹ تا ۱۸۱۳، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۳، ۱۸۲۸، ۱۸۳۰، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۶۳۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۳، ۱۹۸۷، ۲۵۶۰، ۳۱۸۹، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۶۴۔ رقم الحدیث: ۳۷۳۱، ۳۹۵۱، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۰۶، ۱۴۷۸۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔ (۱۴۶۶)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے آ کر سوال کیا: یا رسول اللہ! میرے والد پر اللہ عزوجل کا حج فرض ہے، وہ بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپ کی طرف حج کرلو۔ (۱۴۶۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے مزدلفہ کی صبح رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اس وقت فضل بن عباس سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے کہ میرے والد پر اللہ کا حج اس حالت میں فرض ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے، آپ کیا فرماتے ہیں میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ خوب صورت عورت تھی، فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فضل کا رخ دوسری طرف پھیر دیا۔ (۱۴۶۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی، اس کا انتقال ہوگیا (اب کیا کیا جائے؟) نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتے؟ وہ بولا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ایفائے عہد کا زیادہ حق دار ہے۔ (۱۴۶۹)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: میرے والد نے بڑھاپے کی حالت میں اسلام قبول کیا ہے وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہوسکتے اور ان پر حج ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ نے پوچھا: کیا تم ان کے سب سے بڑے بیٹے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر تمہارے والد پر کسی کا قرض ہوتا اور تم اسے ادا کردیتے تو کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہو جاتا، وہ بولا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کی

۱۴۶۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۲۱، ۱۸۲۵، حدیث الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۹۳، ۲۲۶۶، ۳۰۴۱، ۳۳۶۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۱۴۱، ۳۲۱۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

طرف سے حج بھی کرلو۔(۱۴۷۰)

رمی کی کنکریاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی صبح رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر مجھ سے فرمایا: محسر کی وادی سے میرے لئے کنکریاں لاؤ، میں آپ کے لئے چھوٹی کنکریاں چن لایا، آپ نے انہیں جب اپنے دست مبارک میں رکھا تو دو بار فرمایا: ہاں ان جیسی ہوں، اور دین میں غلو سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔(۱۴۷۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مناسک حج سیکھ لے، اور ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو، نبی ﷺ نے ٹھیکری جیسی کنکریوں سے رمی فرمائی۔(۱۴۷۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اطمینان سے واپس لوٹے، وادی محسّر میں آپ نے سواری کی رفتار تیز کر دی، صحابہ کو ٹھیکری جیسی کنکریاں دکھائیں اور انہیں پرسکون ہونے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا: میری امت مناسک حج حاصل کرلے، کیوں کہ میں نہیں سمجھتا کہ میں ان سے اس سال کے بعد مل سکوں۔(۱۴۷۳)

جمرۂ عقبہ کی رمی اور رمی جمار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو سواری پر جمرۂ عقبہ کی رمی کی (جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں)۔(۱۴۷۴)

حضرت ام الحصین الاحمسیۃ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع

۱۴۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۷۰، ۱۵۶۹۳، حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

۱۴۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۵۴، ۱۸۹۹، ۳۲۳۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۰۷، ۱۳۹۵۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۴۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۴۳، ۱۴۷۸۵، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۴۷۴۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

میں شرکت کی، میں نے اسامہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہم کو دیکھا، ایک نے آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے گرمی سے بچانے کے لئے آپ پر کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا، تا آں کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔ (۱۴۷۵)

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی صہبا پر بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، ڈانٹ ڈپٹ کی آوازیں تھیں نہ ہٹو بچو کی پکار۔ (۱۴۷۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج ڈھلنے کے وقت یا ڈھلنے کے بعد جمرات کی رمی کی۔ (۱۴۷۷)

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کو سات کنکریاں ماریں، بیت اللہ کو اپنے بائیں ہاتھ اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف رکھا، اور فرمایا: یہ وہ جگہ جہاں ہے جہاں سے اس ذات نے رمی کی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔ (۱۴۷۸)

عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب آپ جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچے، مجھ سے فرمایا: مجھے کنکر دو، میں نے آپ کو سات کنکر دیے، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اونٹنی کی مہار پکڑ لو، اور آپ جمرہ کی طرف لوٹے اور سواری کی حالت میں بطن وادی سے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے اور یہ دعا کی: اے اللہ! اسے حج مبرور اور گناہوں کی مغفرت والا بنا، پھر فرمایا: وہ ذات (رسول اللہ ﷺ) یہیں کھڑی تھی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔ (۱۴۷۹)

۱۴۷۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۱۵، حدیث ام الحصین الاحمسیہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۹۸۴ تا ۱۴۹۸۹، حدیث قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ

۱۴۷۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۲، ۲۶۳۰، ۳۰۳۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۴۷۸۔ رقم الحدیث: ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۔ رقم الحدیث: ۴۰۵۱، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کو بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، آپ فرما رہے تھے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو، جب جمرہ یا جمرات کی رمی کرو تو اسے ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو، پھر آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ٹھہرے نہیں، آپ کے پیچھے ایک آدمی تھا، جو آپ کے لئے آڑ کا کام دے رہا تھا (تا کہ آپ کو کوئی کنکر نہ لگے) میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) ہے۔ (۱۴۸۰)

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا، آپ کے پیچھے ایک آدمی تھا جو آپ کو لوگوں کے کنکر لگنے کی تکلیف سے بچا رہا تھا، آپ فرما رہے تھے: لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرو جب تم رمی کرو تو ٹھیکری کی کنکریوں جیسی کنکریوں سے رمی کرو۔

پھر آپ آگے بڑھے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کی عقل چلی گئی ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کریں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ، وہ پتھر کے ایک برتن میں پانی لے آئی، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس میں چہرۂ انور دھویا، پھر دعا کی اور فرمایا: جاؤ، اس پانی سے اسے نہلاؤ اور اللہ عزوجل سے شفا کی درخواست کرو۔

ام سلیمان کہتی ہیں کہ میں نے اس خاتون سے کہا: مجھے بھی اپنے اس بیٹے کے لئے تھوڑا سا پانی عطا کر دو، چناں چہ میں نے اپنی انگلیوں سے تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے اپنے بیٹے کے پہلو کو مَل دیا تو وہ سب سے اچھا انسان ہو گیا، بعد میں میں نے اس خاتون سے پوچھا: تمہارے بیٹے کا کیا ہوا؟ اس نے بتایا وہ بالکل تن درست ہو گیا۔ (۱۴۸۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بطن وادی سے جمرہ کو اپنی داہنی جانب رکھتے ہوئے قبلہ رو ہو کر سات کنکریاں ماریں، ہر

۱۴۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۵۷ تا ۱۵۶۵۹، ۲۶۵۹۱، حدیث ام سلیمان بن عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہا

۱۴۸۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۹۰، حدیث ام سلیمان بن عمرو الاحوص رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کنکری پھینکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے، پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں سے اس ذات نے رمی کی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے۔ (۱۴۸۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دس ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل رمی کرتے تھے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔ (۱۴۸۳)

امام زہری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد کے قریب والے جمرۂ اولیٰ کی رمی فرماتے، اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر اس کے سامنے قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند فرما کر دعا مانگتے اور طویل وقوف فرماتے، پھر جمرۂ ثانیہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر بائیں جانب بطن وادی میں جا کر وقوف فرماتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے، پھر آخری جمرہ پر تشریف لاتے، اللہ اکبر کہتے ہوئے اسے سات کنکریاں مارتے، اس کے بعد وقوف نہ فرماتے، واپس لوٹ جاتے۔

ایک روایت میں جمرۂ ثانیہ کے پاس جمرۂ اولیٰ سے زیادہ دیر وقوف کا ذکر ہے۔ (۱۴۸۴)

رمی کا وقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو چاشت کے وقت جمرۂ اولیٰ کی رمی اور باقی ایام تشریق میں زوال آفتاب کے وقت رمی فرمائی۔ (۱۴۸۵)

عورتوں اور بچوں کی طرف سے رمی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا،

۱۴۸۲۔ رقم الحدیث: ۴۰۷۸، ۴۱۰۶، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۳۔ رقم الحدیث: ۵۹۰۸، ۶۱۸۷، ۶۴۲۱، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۔ رقم الحدیث: ۶۳۶۸، ۶۶۳۱، ۶۷۴۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۴۸۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۴۴، ۱۴۰۲۶، ۱۴۲۶۱، ۱۴۸۶۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے تھے، ہم نے ان کی طرف سے رمی کی۔(۱۴۸۶)

دو دن کی اکٹھے رمی کرنے کی رخصت

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ دس ذی الحجہ (یوم النحر) کو رمی کر لیں، پھر گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو دو دن کی رمی اکٹھے کر لیں۔(۱۴۸۷)

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

عمرو بن سلیم کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ہم منیٰ میں تھے کہ ہم نے ایام تشریق میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ پر لوگوں میں یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: یہ دن (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں، کوئی شخص ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔(۱۴۸۸)

مسعود بن الحکم انصاری کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ گویا میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر حجۃ الوداع میں انصار کی وادی پر یہ اعلان کرتے دیکھ رہی ہوں کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: یہ (ایام تشریق) روزے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے ایام ہیں۔(۱۴۸۹)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منیٰ کے دنوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، ان میں روزہ نہیں ہے۔(۱۴۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن

۱۴۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۳۹۶۱، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۴۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۲۶۲ تا ۲۳۲۶۵، حدیث عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ

۱۴۸۸۔ رقم الحدیث: ۵۶۸، ۸۲۳، ۸۲۶، ۹۹۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۔ رقم الحدیث: ۷۱۰، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۹۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۹، ۱۵۰۳، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منیٰ میں گھوم کر یہ اعلان کریں کہ ان ایام میں روزہ نہ رکھو، کیوں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ عزوجل کے ذکر کے ایام ہیں۔(۱۴۹۱)

حضرت کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور اوس بن الحدثان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائے گا اور ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔(۱۴۹۲)

حضرت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی کو اونٹ پر سوار لوگوں میں یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا کہ ان ایام (تشریق) میں روزہ نہ رکھو، کیوں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، راوی حدیث قتادہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا یہ اعلان کرنے والے بلال رضی اللہ عنہ تھے۔(۱۴۹۳)

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ، قربانی کا دن اور تشریق کے (باقی) دن ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔(۱۴۹۴)

حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کا فرمایا کہ جنت میں صرف مؤمن ہی جائے گا اور یہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔(۱۴۹۵)

حضرت نبشیۃ الہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر اللہ عزوجل کے دن ہیں۔(۱۴۹۶)

۱۴۹۱۔ رقم الحدیث: ۱۰۲۸۶، ۱۰۵۳۴، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، و ۱۵۳۰۸، ۲۱۴۴۳، حدیث عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۳۶۶، حدیث کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۴۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۰۸، حدیث حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۔ رقم الحدیث: ۱۶۹۲۸، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ

۱۴۹۵۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۷۶، ۱۸۴۷۷، ۱۵۰۰۳، حدیث بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ

۱۴۹۶۔ رقم الحدیث: ۲۰۱۹۸، حدیث نبشیۃ الہذلی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

منیٰ پورا قربان گاہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ کی قربان گاہ میں تشریف لائے اور فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ پورا کا پورا قربان گاہ ہے۔ (۱۴۹۷)

رسول اللہ ﷺ کی قربانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تیس اونٹ نحر (ذبح) فرمائے اور مجھے حکم فرمایا میں نے (باقی ماندہ) تمام اونٹ ذبح کئے، اور فرمایا: ان کا گوشت، ان کی کھالیں اور ان کی جھولیں لوگوں میں تقسیم کر دو، اور ان میں سے قصاب کو (بہ طور مزدوری) کوئی چیز نہ دو۔ (۱۴۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی دی، ان میں سے تیس اونٹ آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے، پھر علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے باقی ماندوں کو ذبح کیا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کا گوشت، جھولیں اور کھالیں لوگوں میں تقسیم کر دیں، قصاب کو (بطور اجرت) اس میں سے کچھ نہ دیں، اور فرمایا: ہمارے لئے ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لو اور ان کو ایک ہنڈیا میں پکا لو تا کہ ہم ان کا گوشت کھائیں اور شوربہ پئیں، علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (۱۴۹۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سو اونٹوں کی قربانی دی، آپ نے اپنے ہاتھ سے ان میں سے ساٹھ اونٹ قربان کئے اور باقی کو آپ کے حکم سے ذبح کیا گیا، ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کا شوربہ نوش فرمایا۔ (۱۵۰۰)

۱۴۹۷۔ رقم الحدیث: ۵۶۳، ۵۶۴، ۶۱۴، ۷۷۰، ۱۳۵۱، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۹۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۴۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۰۰۔ رقم الحدیث: ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹ قربان کئے، ان میں سے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے، باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے، اور نبی ﷺ نے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم فرمایا، انہیں ایک ہنڈیا میں پکایا گیا اور دونوں حضرات نے اس کا شوربہ پیا۔ (۱۵۰۱)

ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم منیٰ میں تھے، میرے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔ (۱۵۰۲)

قربانی کے جانوروں کا گوشت، کھال اور جھول صدقہ کرنے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی قربانی کے اونٹوں کا گوشت، کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دوں، اور قصاب کو اس میں سے (بہ طور اجرت) کوئی چیز نہ دوں، وہ (اجرت) ہم اپنے پاس سے دیتے ہیں۔ (۱۵۰۳)

قربانی کے بعد سر منڈوانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوادع میں اپنا سر منڈوایا تھا۔ (۱۵۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کر لی اور اپنی قربانی ذبح کر لی، آپ نے حجام کے سامنے سر کا دایاں حصہ کیا، اس نے موئے مبارک مونڈ دیے، آپ نے وہ بال ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے، پھر سر کی بائیں جانب

۱۵۰۱۔ رقم الحدیث: ۱۴۱۳۹، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۸۹، ۲۵۸۱۲، ۲۵۸۱۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۳۔ رقم الحدیث: ۵۹۴، ۸۹۹، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۲۱۳، ۱۳۲۷، ۱۳۷۸، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۔ رقم الحدیث: ۴۸۷۲، ۵۵۸۲، ۵۵۹۱، ۶۰۸۰، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کے موئے مبارک مونڈ وائے تو وہ دیگر لوگوں کو عطا فرمائے۔(۱۵۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حجام رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مونڈ رہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کے اردگرد چکر لگا رہے تھے، ان کی خواہش تھی کہ آپ کا جو بال بھی گرے وہ کسی آدمی کے ہاتھ پر گرے۔(۱۵۰۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کی رمی کے بعد قربانی کی، حجام بیٹھا ہوا تھا پھر آپ نے حجام کو اشارہ فرمایا اور اپنا ہاتھ اپنی زلفوں پر رکھا، اس نے آپ کی داہنی جانب کے بال مونڈے، آپ نے انہیں لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور دوسری جانب کے بال مونڈے تو آپ نے وہ بال ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیے، وہ انہیں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لائے، ام سلیم رضی اللہ عنہا ان موئے مبارک کو اپنی خوش بو میں ملایا کرتی تھیں۔(۱۵۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب منیٰ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا داہنا حصہ منڈوالیا آپ نے وہ موئے مبارک ہاتھ میں لے کر فرمایا: انس! انہیں ام سلیم کے پاس لے جاؤ، جب صحابہ نے دیکھا آپ نے اپنے موئے مبارک سے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خاص فرمایا ہے تو وہ دوسری جانب کے بال حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے، کسی کے حصے میں کچھ موئے مبارک آئے اور کسی کے حصے میں کچھ۔(۱۵۰۸)

حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کا حجام

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ منیٰ میں قربانی کر چکے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کا حلق کروں، میں استرا پکڑ کر آپ کے سر

۱۵۰۵۔ رقم الحدیث:۱۱۶۸۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۔ رقم الحدیث:۱۱۹۵۵، ۱۱۹۹۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۔ رقم الحدیث:۱۲۷۵۲، ۱۲۸۳۰، ۱۳۰۹۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۔ رقم الحدیث:۱۳۲۷۳، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے پاس کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: معمر! رسول اللہ نے اپنے کان کی لَو پر تمہیں اختیار دیا ہے اور تمہارے ہاتھ میں استرا ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہ خدا یہ اللہ کا میرے اوپر احسان ہے اور اس کے رسول کا، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم اس ذمے داری پر مامور ہو، پھر میں نے آپ کے سر کے بال مونڈے۔ (۱۵۰۹)

سر منڈوانے والوں کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سر کے بال منڈوانے والوں کی بخشش فرما، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا: اے اللہ! محلقین کی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مقصرین (بال چھوٹے کرانے والوں) کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں، آپ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما، انہوں نے پھر عرض کیا: اور قصر کرانے والوں کی بھی، چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اور قصر کرنے والوں کی بھی (مغفرت فرما)۔ (۱۵۱۰)

حضرت ام الحصین الاحمسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے میدانِ عرفات میں خطبے کے دوران آپ ﷺ کو تین بار یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ محلقین کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا: اور مقصرین کی بھی مغفرت فرمائے، چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اور مقصرین کی بھی مغفرت فرما۔ (۱۵۱۱)

منیٰ میں خطبہ

نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: لوگوں کو اپنی جگہوں پر اتارا اور فرمایا: مہاجرین یہاں اتریں، اور قبلے کی داہنی جانب اشارہ فرمایا اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا: انصار یہاں اتریں، اور لوگ ان کے

۱۵۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۰۵، حدیث معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۔ رقم الحدیث: ۷۱۱۸، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ورقم الحدیث: ۲۶۶۶۱، حدیث قارب رضی اللہ عنہ

۱۵۱۱۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۱۷، ۲۶۷۲۰، ۲۶۷۲۳، حدیث ام الحصین الاحمسیۃ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

اردگرد اتریں، اور آپ نے انہیں مناسک حج کی تعلیم دی جس نے اہل منیٰ کے کان کھول دیئے، یہاں تک کہ سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں پر آپ کے ارشادات سنے، میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جمرہ کو ٹھیکری جیسی کنکریاں مارو۔ (۱۵۱۲)

حضرت ابو غادیہ الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یوم عقبہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! اپنے رب سے ملاقات تک تمہارے خون اور مال تم پر ایسے حرام ہیں جیسے تمہارے لئے یہ دن، اس شہر اور اس مہینے میں باحرمت ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ، پھر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (۱۵۱۳)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں قربانی کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تمہارا سب سے محترم دن آج کا دن ہے اور تمہارا سب سے محترم مہینہ یہ مہینہ ہے اور تمہارا سب سے محترم شہر یہ شہر (مکہ) ہے، خبردار رہو، تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر، اس مہینہ میں قابل احترام ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ۔ (۱۵۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا دن کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ دن، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ مہینہ، آپ نے پوچھا: سب سے زیادہ عزت و حرمت والا شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا یہ شہر (مکہ)، آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اسی طرح حرام (حرمت والے) ہیں، جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس مہینہ اور

۱۵۱۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۱۵۲، ۱۶۱۵۳، ۲۲۶۶۶، ۲۲۶۶۷، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ

۱۵۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۵۸، ۱۶۲۵۹، ۲۰۱۴۳، حدیث ابی غادیہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ

۱۵۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۳۵۳، ۱۱۳۵۴، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ (۱۵۱۵)

حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یوم تشریق میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا، اور یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں۔ (۱۵۱۶)

حضرت عمرو بن یثربی الضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبے کے وقت حاضر تھا، آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ اپنے دل کی خوشی سے اس کی اجازت نہ دے، میں نے جب یہ بات سنی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچا زاد کی بکریاں ملیں اور میں ان میں سے ایک لے کر چلا جاؤں تو کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا، آپ نے فرمایا: اگر تمہیں ایسی دنبی ملے تو چھری اور چقماق کے قابل ہو تو اسے بھی ہاتھ نہ لگانا۔ (۱۵۱۷)

حضرت مرہ الطیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اسی کمرے میں نبی ﷺ کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس ذی الحجہ (یوم النحر) کو اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے، یہ حج اکبر کا دن ہے۔ (۱۵۱۸)

حضرت عامر المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے خچر پر سوار خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی، آپ کے سامنے ایک بدری صحابی (علی رضی اللہ عنہ) تھے جو آپ کے ارشادات آگے پہنچا رہے تھے، میں آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے قدم اور آپ کے جوتے کے تسمے کے درمیان داخل کیا تو

۱۵۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۴۵۷۲، ۱۴۵۷۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۱۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۰۲، ۱۵۰۰۴، حدیث بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۰۶۲، ۲۰۵۷۷، ۲۰۵۷۸، حدیث عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۵۶، حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ

Marfat.com

مجھے اس کی ٹھنڈک سے حیرت ہوئی۔(۱۵۱۹)

حضرت الھرماس بن زیاد الباھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یوم الاضحیٰ (قربانی کے دن) اپنے والد کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میں چھوٹا بچہ تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔(۱۵۲۰)

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں خطبہ دیا، میں اس وقت آپ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا، وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا میراث میں حصہ مقرر فرما دیا تھا، سو وارث کے لئے وصیت جائز نہیں، بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں، جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف نسبت کی یا اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف خود کو منسوب کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی، اس سے کوئی فرض اور نفل نیکی قبول نہ ہوگی۔(۱۵۲۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں خیف کے مقام پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر اچھی طرح محفوظ رکھا اور اسے ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے اسے (بہ راہِ راست) نہیں سنا بہت سے فقہ کے حامل فقیہ نہیں ہوئے اور بہت سے فقہ کے حامل اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل میں اخلاص، حکم راں کے لئے خیر خواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت سے لازمی تعلق، ان کی دعا اس کے پیچھے پیچھے رہتی ہے۔(۱۵۲۲)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منیٰ میں اپنی اونٹنی پر

۱۵۱۹۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۹۰، ۱۵۴۹۱، حدیث عامر المزنی عن النبی ﷺ

۱۵۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۳۸، ۱۵۵۳۹، ۱۹۵۷۰، ۱۹۵۷۱، حدیث الھرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۷۲۱۱، ۱۷۲۱۲، ۱۷۲۱۳، ۱۷۲۱۵، ۱۷۲۱۶، ۱۷۲۱۷، ۱۷۶۱۵ تا ۱۷۶۲۰، ۱۷۶۲۱، حدیث عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

۱۵۲۲۔ رقم الحدیث: ۱۶۲۹۶، ۱۶۳۱۲، حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لوگوں کو خطبے دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو آپ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا دوسرا نام بتائیں گے، پھر آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: جی ہاں، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے کہ شاید آپ اس کا دوسرا نام رکھیں گے، پھر آپ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے، ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟، ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ البلدہ (مکہ) نہیں ہے، ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس مہینہ میں، اس شہر میں محترم ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے کہا: اے اللہ! گواہ رہ، سنو! حاضر غائب تک پہنچا دے، شاید جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو اور فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (۱۵۲۳)

ایام تشریق کے درمیانی دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سماعت کرنے والے صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، سنو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر سوائے تقویٰ کے کوئی فضیلت حاصل نہیں، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ، پھر دریافت فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے خونوں اور مالوں کو اسی طرح حرمت والا بنایا ہے جس طرح یہ دن، اس مہینے اور اس شہر میں حرمت والا ہے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول نے پیغام پہنچا دیا ہے، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک یہ پیغام پہنچا

۱۵۲۳۔ رقم الحدیث: ۱۹۸۹۴، ۱۹۹۰۵، ۱۹۹۰۶، ۱۹۹۸۵، حدیث ابی بکرۃ نقیع بن الحارث رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دے۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے تمہاری عزتوں کا لفظ فرمایا تھا یا نہیں؟۔(۱۵۲۴)

حضرت مرّہ کہتے ہیں مجھ سے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سرخ رنگ کی کان کٹی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے ہمیں فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: یوم النحر (قربانی کا دن)، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اللہ کا اصم مہینہ (گونگا مہینہ کہ عرب اس حرمت والے مہینہ میں جنگ کا نعرہ نہیں لگاتے تھے) کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: مشعر حرام، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو یہ تمہارا کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: ذوالحجہ، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح یہ دن، اس مہینہ، اور اس شہر میں حرمت والا ہے، یا فرمایا: جس طرح اس دن کی اس مہینے اور اس شہر میں حرمت ہے، باخبر رہو، میں حوض کوثر پر پہلے جا کر تمہارا انتظار کروں گا، اور میں تمہارے ذریعے امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، میرے چہرے کو بدزیب نہ کرنا، خبردار! تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، عنقریب تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، سو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میری طرف جھوٹی بات منسوب کی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے، باخبر رہو میں کچھ مردوں اور عورتوں کو چھڑا لوں گا، اور باقی مجھ سے چھڑا لئے جائیں گے، تو میں کہوں گا: یارب! یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا: تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔(۱۵۲۵)

لاحرج (اب کرلو کوئی حرج نہیں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے قربانی سے پہلے سر منڈوانے یا مناسک حج کی ترتیب میں کسی چیز کو دوسری چیز سے آگے پیچھے کر دینے کے متعلق سوال کیا تو آپ فرماتے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔(۱۵۲۶)

۱۵۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۷۸، حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ

۱۵۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۲۹۸۶، حدیث رجل رضی اللہ عنہ

۱۵۲۶۔ رقم الحدیث: ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے قربانی، رمی اور حلق کی تقدیم اور تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ (۱۵۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں یوم النحر (دس ذی الحجہ کو) کسی شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے حلق کرلیا ہے، آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: کوئی حرج نہیں، ایک اور آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے، نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اس دن (مناسک حج کی) تقدیم وتاخیر کے بارے میں جوسوال بھی پوچھا گیا آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمادیا: کوئی حرج نہیں۔ (۱۵۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دس ذی الحجہ (یوم النحر) میں اپنی سواری پر کھڑے ہوئے دیکھا، ایک آدمی نے آکر کہا: یارسول اللہ! میرا خیال تھا کہ حلق، قربانی سے پہلے ہے، اس لئے میں نے قربانی سے پہلے حلق کرلیا، آپ نے فرمایا: قربانی کرلو کوئی حرج نہیں، ایک اور آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا قربانی رمی سے پہلے ہے، سو میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی، آپ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کی تقدیم اور تاخیر کے بارے میں جو بھی سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔ (۱۵۲۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی پھر سر منڈایا اور لوگوں کے لئے بیٹھ گئے، آپ سے کسی چیز کے بارے میں جوسوال بھی پوچھا گیا آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے آکر کہا: میں نے قربانی سے پہلے حلق کرلیا ہے، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، دوسرے نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے حلق کرالیا ہے، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، رسول اللہ

۱۵۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۳۴، ۲۴۱۷، ۲۷۲۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۶۴۳، ۲۸۲۸، ۳۰۲۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۲۹۔ رقم الحدیث: ۶۴۴۸، ۶۴۵۳، ۶۷۶۱، ۶۸۴۸، ۶۹۱۸، ۶۹۹۳، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: میدانِ عرفات پورا موقف ہے، مزدلفہ پورا موقف ہے، منیٰ پورا قربان گاہ ہے، اس کی ہر کشادہ راہ قربان گاہ اور راستہ ہے۔(۱۵۳۰)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف کیا، ہم میں سے بعض نے طواف کے سات چکر لگائے، بعض نے آٹھ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔(۱۵۳۱)

مجھ سے مناسک حج سیکھ لو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر میں اپنے اونٹ پر ٹھیکری جیسی کنکریوں سے جمرے کی رمی کی اور فرما رہے تھے: مجھ سے حج کے مناسک حاصل کرلو، کیوں کہ میں نہیں جانتا، میں شاید اپنے اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔(۱۵۳۲)

رمی جمرہ کے بعد عورتوں سے قربت کے علاوہ سب کچھ حلال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے جمرے (عقبہ) کی رمی کرلی تم پر عورتوں سے قربت کے علاوہ (احرام کی حالت میں ممنوع) ہر چیز حلال ہے، ایک صاحب نے پوچھا: اور خوش بو؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر انور پر خوب مشک لگایا ہوا تھا، کیا یہ خوش بو ہے یا نہیں؟۔(۱۵۳۳)

حضرت عباس کو ایام منیٰ میں مکے میں رات گزارنے کی اجازت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ حاجیوں کو زمزم پلانے کی خاطر منیٰ کے ایام مکہ

۱۵۳۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۸۹، ۱۴۷۱۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۳۱۔ رقم الحدیث: ۱۶۰۶، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۔ رقم الحدیث: ۱۴۲۰۸، ۱۴۶۲۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۰۹۱، ۳۱۹۴، ۳۴۸۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

میں گزاریں، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔(۱۵۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے طوافِ اضافہ رات میں آکر کیا

حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو منیٰ سے رات میں آکر طواف اضافہ (زیارت) کیا۔(۱۵۳۵)

سواری پر طواف اور صفا و مروہ کی سعی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اپنی سواری پر کی، تاکہ لوگ آپ کا دیدار کر سکیں اور آپ سے مسائل پوچھ سکیں، کیوں کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔(۱۵۳۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا اور حجر اسود کا اپنی چھڑی سے استلام کیا، پھر آپ زمزم کے کنوئیں پر تشریف لائے، آپ کے چچازاد پانی نکال رہے تھے، فرمایا: مجھے پانی پلاؤ، لوگوں نے عرض کیا: اس میں تو لوگ گھستے ہیں، ہم آپ کے لئے گھر سے زمزم لاتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے وہیں سے پلاؤ جہاں سے لوگ پیتے ہیں۔(۱۵۳۷)

حجر اسود پر رش نہ کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: عمر! تم طاقت ور آدمی ہو حجر اسود پر مزاحمت نہ کرنا کہ کم زور کو تکلیف ہو، اگر خالی جگہ پاؤ تو اس کا استلام کر لو

۱۵۳۴۔ رقم الحدیث: ۴۶۷۷، ۴۷۱۷، ۴۸۱۲، ۵۵۸۱، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، ورقم الحدیث: ۲۵۱۹۱، ۲۵۲۷۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۰۶، ۱۴۱۶۹، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۳۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۴، ۲۱۱۹، ۲۲۲۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

(بوسہ دے دو) ورنہ اس کی طرف منہ کرو اور تہلیل وتکبیر کہہ لو۔ (۱۵۳۸)

حجر اسود جنتی پتھر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنتی پتھر ہے، یہ برف سے زیادہ سفید تھا اسے مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔ (۱۵۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رکن (حجر اسود) اور مقام (ابراہیم) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ عزوجل نے ان کی نورانیت ختم کر دی، اگر اللہ نے ان کی روشنی ختم نہ فرمائی ہوتی تو یہ مشرق ومغرب کو منور کر دیتے۔ (۱۵۴۰)

قیامت میں حجر اسود کی گواہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے یہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان اور ہونٹ ہوں گے جس سے یہ بولے گا، قیامت کے دن اس شخص کی گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا۔ (۱۵۴۱)

کھڑے ہو کر زمزم نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چاہ زمزم کے پاس میرے قریب سے گزرے، آپ نے نوش فرمانے کے لئے پانی (زمزم) طلب فرمایا، میں آپ کی خدمت میں زمزم کا ڈول لایا تو آپ نے کھڑے ہو کر اسے نوش فرمایا۔ (۱۵۴۲)

۱۵۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۹۱، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۔ رقم الحدیث: ۲۷۹۲، ۳۰۳۸، ۳۵۲۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ورقم الحدیث: ۱۳۵۳۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۵۴۰۔ رقم الحدیث: ۶۹۶۱، ۶۹۶۹، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

۱۵۴۱۔ رقم الحدیث: ۲۲۱۶، ۲۳۹۴، ۲۶۳۸، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۳۵۰۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۲۔ رقم الحدیث: ۲۱۸۴، ۲۲۴۴، ۲۵۱۹، ۲۶۰۳، ۳۱۷۶، ۳۴۸۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

آبِ زمزم رسول اللہ ﷺ کا جھوٹا پانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ زمزم کے کنوئیں پر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لئے آب زمزم کا ڈول کھینچا، آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر اس (ڈول) میں کلی کی، ہم نے (ڈول کا) وہ پانی چاہ زمزم میں ڈال دیا، پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہارے مغلوب ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچ کر پانی نکالتا۔ (۱۵۴۳)

ایام منیٰ میں بچیوں کا دَف بجانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایام منیٰ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے، ان کے پاس دو بچیاں دَف بجا رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ اپنے چہرۂ انور پر کپڑا ڈالے ہوئے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بچیوں کو ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ابوبکر! انہیں چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) یہ ہمارے عید کے دن ہیں۔ (۱۵۴۴)

حج کے بعد عمرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حج کے بعد عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) مجھے اپنے بھائی کے ساتھ بھیجا، میں نے حرم سے باہر جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا۔ (۱۵۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تنعیم سے عمرہ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اونٹنی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور اسے تنعیم سے احرام بندھوا کر عمرہ ادا کرواؤں، یہ مقبول عمرہ ہوگا، یہ لیلۃ الصدر (طوافِ وداع کی

۱۵۴۳۔ رقم الحدیث: ۳۵۱۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۲۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۴۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۰۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

رات) تھی۔(۱۵۴۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الحصبۃ (طواف وداع) کے موقع پر (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) صرف اس لئے عمرہ کروایا تھا، تاکہ مشرکوں کے اس عقیدے کی قطعی نفی فرمادیں، وہ کہا کرتے تھے: جب اونٹ کی کمر صحیح ہو جائے (اس کے زخم مندمل ہو جائیں) اور (حجاج کے) نشانات قدم محو ہو جائیں اور صفر کا مہینہ داخل ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کرنا حلال ہو جاتا ہے۔(۱۵۴۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے وہ رو رہی تھیں، آپ نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ وہ بولیں: میں اس لئے رو رہی ہوں لوگ (عمرہ کر کے) حلال ہو گئے، میں حلال نہیں ہوئی، لوگوں نے طواف کر لیا میں نے (ماہانہ ایام کی وجہ سے) طواف نہیں کیا اور حج کے ایام قریب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے تم غسل کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور حج کر لو، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، جب میں پاک ہو گئی (میرے ایام گزر گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر لو، تم اپنے حج اور عمرے کے احرام سے فارغ ہو جاؤ گی، میں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میرے دل میں یہ خلش ہے کہ میں نے حج سے پہلے عمرے کا طواف نہیں کیا، لوگ حج اور عمرہ کر کے جائیں اور میں صرف حج؟ آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اسے تنعیم سے عمرہ کرادو۔ یہ الحصبۃ کی رات تھی۔(۱۵۴۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہا نہیں مکے میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں ماہانہ ایام شروع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم بیت اللہ کے طواف کے علاوہ وہی کام کرو جو حاجی کرتے ہیں (طواف کے علاوہ حج کے سارے

۱۵۴۶۔ رقم الحدیث: ۱۷۰۷، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۷۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۸۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۶۷، ۱۳۹۱۱، ۱۴۸۲۲، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مناسک ادا کرو)۔(۱۵۴۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ دو عبادتیں (حج وعمرہ) لے کر جائیں گے اور میں ایک عبادت (صرف حج) لے کر جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا: تم انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم جا کر وہاں سے احرام باندھ لینا، پھر عمرہ کر کے فلاں فلاں پہاڑ پر ہم سے آملنا۔(۱۵۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو عمرہ کرایا اور مجھے (ماہانہ ایام کی وجہ سے) عمرہ نہ کرایا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی ازواج کو عمرہ کرایا اور مجھے چھوڑ دیا، آپ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی بہن کو لے جاؤ اسے عمرہ کراؤ، اسے بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کراؤ، جب اس کا عمرہ مکمل ہو جائے تو اسے حصبہ کی رات کو کوچ کرنے سے پہلے میرے پاس لے آنا، رسول اللہ ﷺ نے میری خاطر مقام حصبہ (بطحا) میں قیام فرمایا تھا۔(۱۵۵۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (حجۃ الوداع میں) عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی، مجھے (مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے) ایام آ گئے، شب عرفہ کو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا، اب میں حج میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو، عمرے کو چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، پھر جب میں نے اپنا حج پورا کر لیا رسول اللہ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم فرمایا اس نے مجھے پہلے عمرے کے بدلے تنعیم سے عمرہ کرایا، اس میں کوئی قربانی، روزہ اور صدقہ نہیں تھا۔(۱۵۵۲)

۱۵۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۸۹، ۲۴۰۴۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۳۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۹۶۹، ۲۴۷۸۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۵۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۷۹، ۲۴۹۱۳، ۲۵۰۵۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ایام آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ام المؤمنین) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کے بعد ماہانہ ایام آ گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ روک دے گی؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ان ایام سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے کوچ کرنا چاہئے۔ (۱۵۵۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ منیٰ میں طواف افاضہ کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کو ایام آ گئے، کوچ کے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ بتایا گیا، آپ نے فرمایا: شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ یوم نحر کو بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا: پھر وہ کوچ کرے۔ (۱۵۵۴)

حجۃ الوداع سے واپسی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے حج سے واپس روانہ ہوئے آپ نے بطحا میں نماز پڑھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تو مسجد نبوی کے دروازے پر سواری کو بٹھایا، اس میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (۱۵۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی حجۃ الوداع کا تذکرہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے بعد) نو برس مدینہ میں رہے، حج نہیں کیا، پھر (ہجرت کے دسویں سال) لوگوں میں اعلان

۱۵۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۰۴، ۲۴۱۵۳، ۲۱۴۷۸۱، ۲۴۷۸۵، ۲۴۹۰۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۵۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۹۱، ۲۵۰۷۵، ۲۵۱۲۴، ۲۵۱۹۳، ۲۵۲۴۹، ۲۵۳۴۷، ۲۵۴۱۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۵۵۔ رقم الحدیث: ۶۰۹۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

کرادیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کرنے والے ہیں تو مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے، سب کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کریں اور آپ کے افعال کی پیروی کریں، رسول اللہ ﷺ بیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہم ذوالحلیفہ میں پہنچے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: غسل کرلو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، جب آپ کی اونٹنی مقام بیداء پر کھڑی ہوئی آپ نے کلمۂ توحید پڑھا، تلبیہ کہا: لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک اور لوگوں نے بھی تلبیہ کہا، اور لوگوں نے ذی المعارج جیسے الفاظ کا بھی اضافہ کیا، نبی ﷺ یہ الفاظ سنتے تھے اور آپ نے انہیں کچھ نہیں کہا، میں نے حد نگاہ تک رسول اللہ ﷺ کے سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں پیدل اور سوار دیکھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ہی اس کا مطلب جانتے تھے اور آپ جو عمل کرتے ہم بھی اسی طرح کرتے تھے، ہماری نیت صرف حج کی تھی یہاں تک کہ جب ہم کعبے میں آئے، نبی ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر (طواف کے) تین چکروں میں رَمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق چلے، جب آپ طواف سے فارغ ہو گئے، مقام ابراہیم کی طرف آئے اور اس کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ آیت تلاوت کی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ان رکعتوں میں آپ نے قل ھو اللہ اور قل یایھا الکافرون سورتیں پڑھیں، پھر آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور صفا کی طرف روانہ ہوئے، یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اور فرمایا ہم اس سے (سعی کی) ابتدا کریں گے جس کے ذکر سے اللہ نے ابتداء فرمائی ہے، آپ صفا پر چڑھے جب آپ کی بیت اللہ پر نظر پڑی آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شئ قدیر، لا الہ الا اللہ انجز وعدہ و صدق عبدہ و غلب الاحزاب وحدہ، پھر دعا مانگی اور یہی کلمات

Marfat.com

دہرائے، پھر آپ صفا سے نیچے اترے جب آپ وادی کے نشیب میں پہنچے، آپ نے رمل کیا، جب اوپر (مروہ کی طرف) چڑھنے لگے تو معمول کے مطابق چلے اور مروہ پر پہنچے، اس پر چڑھ کر بیت اللہ پر نظر پڑی تو وہی کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے، جب ساتویں چکر میں مروہ پر پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی (قربانی کے جانور) نہ لاتا تو اس (احرام) کو عمرہ کر لیتا، تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ کر لے، سب لوگ حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) مروہ کے نشیب سے سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حکم اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر تین مرتبہ فرمایا: ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے ہدی ساتھ لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینے سے ہدی ساتھ لائے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق) احرام کھول چکی تھیں اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں اور سرمہ لگا چکی تھیں، علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے، علی رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر نبی ﷺ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی باتوں کے بارے میں دریافت کرنے گئے کہ فاطمہ نے رنگین کپڑے پہن لئے ہیں اور سرمہ لگا لیا ہے اور کہا ہے مجھے والد محترم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے، رسول اللہ نے تین مرتبہ فرمایا: اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا، میں نے اسے یہ کہا ہے، اور علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا تیرے رسول (ﷺ) نے احرام باندھا ہے اور میں ہدی (قربانی کے جانور) بھی ساتھ لایا ہوں، آپ نے فرمایا: تم احرام نہ کھولو، علی رضی اللہ عنہ یمن سے جو قربانی کے جانور لائے تھے اور نبی ﷺ کے لائے ہوئے جانوروں کی تعداد ایک سو تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ قربان کئے، پھر علی رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ اونٹ نحر کئے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا، پھر آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا

Marfat.com

ٹکڑا لے کر اسے ہنڈیا میں ڈالنے کا حکم فرمایا (وہ پک کر تیار ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ پورا قربان گاہ ہے، اور عرفات میں وقوف کر کے فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور پورا میدانِ عرفات وقوف کی جگہ ہے، مزدلفہ میں وقوف کر کے فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ پورا وقوف کی جگہ ہے۔ (۱۵۵۶)

ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حج

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج حجۃ الوداع کیا۔ (۱۵۵۷)

حج کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا (اور احرام کے دوران) عورتوں سے جماع کی باتوں اور گناہوں سے کنارہ کش رہا وہ (حج کے بعد) اپنے گھر ایسے دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، (اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پاک آیا تھا)۔ (۱۵۵۸)

حج میں تاخیر نہ کرنے حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، وہ جلد اسے پورا کر لے، کیوں کہ بعض اوقات سواری گم ہو جاتی ہے، کوئی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آجاتی ہے۔ (۱۵۵۹)

۱۵۵۶۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۳۱، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۵۷۔ رقم الحدیث: ۱۸۸۱۱، حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۱۵۵۸۔ رقم الحدیث: ۷۰۹۶، ۹۰۵۸، ۹۹۰۴، ۱۰۰۳۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۹۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۲۹۶۶، ۳۳۳۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حطیم میں نماز کعبے کے اندر نماز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بیت اللہ میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا: جب بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو، کیوں کہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہے، لیکن تمہاری قوم (قریش) کے پاس تعمیر کعبہ کے وقت (حلال) سرمایہ کم پڑ گیا سو انہوں نے اسے (حطیم والے حصے کو) بیت اللہ سے باہر کر دیا۔ (۱۵۶۰)

حج سے پہلے عمرہ

عکرمہ بن خالد مخزومی بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، ہم مدینہ طیبہ سے عمرہ کرنا چاہتے تھے، میری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی، میں نے عرض کیا: ہم مکہ مکرمہ کے کچھ افراد مدینہ طیبہ میں آئے ہیں، ہم نے حج نہیں کیا، کیا ہم یہاں سے عمرے کا احرام باندھ سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس میں کون سی ممانعت ہے، (تم حج سے پہلے عمرہ کر سکتے ہو)، رسول اللہ ﷺ نے سارے عمرے اپنے حج سے پہلے کئے ہیں اور ہم نے بھی (قبل از حج) عمرے کئے ہیں۔ (۱۵۶۱)

حاجی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے ملو، اسے سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو، اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤ، کیوں کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔ (۱۵۶۲)

محرم کے لئے مباح کام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: محرم کون

۱۵۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۹۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۱۔ رقم الحدیث: ۵۰۴۹، ۶۴۳۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۶۲۔ رقم الحدیث: ۵۳۴۸، ۶۰۷۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

سے جانور مار سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوے، بھیڑیئے اور باؤلے کتے کو مار سکتا ہے۔(۱۵۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالتِ احرام میں زیتون کا غیر خوش بودار تیل استعمال فرمایا۔(۱۵۶۴)

بار بار حج اور عمرہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو، کیوں کہ ان کا تسلسل فقر و فاقہ اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔(۱۵۶۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے، چاندی کے میل کچیل اور کھوٹ کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔(۱۵۶۶)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بار بار حج اور عمرہ کرو، حج اور عمرے میں تسلسل عمر اور رزق میں اضافہ کرتا ہے، یہ گناہوں اور فقر و فاقے کو ایسے محو کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔(۱۵۶۷)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوتا ہے، اور حج مبرور کی

۱۵۶۳۔ رقم الحدیث: ۴۴۴۷، ۴۸۳۶، ۴۹۱۸، ۵۰۷۲، ۵۱۳۸، ۵۳۰۲، ۵۴۵۲، ۶۱۹۳، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۶۴۔ رقم الحدیث: ۵۲۲۰، ۵۳۸۶، ۶۰۵۳، ۶۲۸۶، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۶۵۔ رقم الحدیث: ۱۶۸، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۵۶۶۔ رقم الحدیث: ۳۶۶۰، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۶۷، ۱۵۲۷۰، حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جزا جنت کے سوا کوئی نہیں۔(۱۵۶۸)

رمضان میں عمرے کا ثواب

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو معقل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کر کے واپس آئے تو میں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ مجھ پر حج فرض ہے اور تمہارے پاس جوان اُونٹ ہے مجھے دے دو، تا کہ میں اس پر سوار ہو کر حج کروں، ابو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم جانتی ہو اسے میں نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، ام معقل رضی اللہ عنہا نے کہا: تو آپ مجھے اپنی کھجوروں کا پھل دے دیں، انہوں نے جواب دیا: تم جانتی ہو یہ میرے گھر والوں کی روزی ہے، ام معقل رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کروں گی اور آپ کو ساری بات بتاؤں گی۔

ام معقل رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ پھر ہم دونوں سے چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ پر حج فرض ہے اور ابو معقل کے پاس جوان اونٹ ہے (مگر یہ مجھے نہیں دے رہے) ابو معقل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ سچ کہہ رہی ہیں، لیکن میں نے اسے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ حج کرنے کے لئے دے دو یہ بھی اللہ کی راہ میں ہے، جب ابو معقل نے اونٹ مجھے دے دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی، بیمار عورت ہوں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جو مجھ سے میرے حج کے بدلے کافی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ تمہارے حج کی طرف سے کافی ہوگا۔(۱۵۶۹)

رمضان میں عمرہ حج کے برابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔(۱۵۷۰)

۱۵۶۸۔ رقم الحدیث: ۱۵۲۷۴، حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۹۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۶۶، حدیث ام معقل الاسدیہ رضی اللہ عنہا

۱۵۷۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۳۸۱، ۱۴۴۶۸، ۱۴۸۴۷، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

حضرت وہب بن خنیش الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک خاتون نے آکر پوچھا: یارسول اللہ! میں کس مہینے میں عمرہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرو، کیوں کہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہے۔(۱۵۷۱)

۱۵۷۱۔ رقم الحدیث: ۱۷۱۴۶ تا ۱۷۱۴۸، ۱۷۲۰۸، حدیث وھب بن خنیش الطائی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وصال (۱۱ ہجری)

وصال سے کچھ عرصے پہلے خطبہ

حضرت ابوالمعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب تک چاہے دنیا میں رہے اور دنیا سے جو کھانا چاہے کھائے یا اپنے رب عزوجل کی ملاقات کو پسند کرلے، تو اس نے اپنے رب سے ملاقات کو ترجیح دی اور پسند کرلیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) رو پڑے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا: اس بزرگ وار کو دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے نیک آدمی کا تذکرہ کیا، جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا اور اپنی ملاقات میں سے کسی ایک کے درمیان اختیار دیا اور اس نے اپنے رب عزوجل سے ملاقات کو ترجیح دی (اور یہ محترم اس پر رو رہے ہیں)، ابوبکر رضی اللہ عنہ (اس ارشاد کی حقیقت کو) سب صحابہ سے زیادہ جاننے والے تھے کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد کیا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، بل کہ ہم اپنے مال و دولت، بیٹوں اور آباؤ اجداد قربان کرنے کو تیار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں جس نے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنی زیر تصرف چیزوں کی مدد سے مجھ پر احسان کیا ہو، اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، لیکن دوستی اور ایمانی اخوت کافی ہے، یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ دہرایا، اور تمہارا دوست (رسول اللہ ﷺ) اللہ عزوجل کا خلیل ہے۔ (۱۵۷۲)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس موجود نعمتوں کے درمیان اختیار دیا اور اس بندے نے اللہ کے پاس موجود نعمتوں کو ترجیح دی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے، ہمیں ان کے رونے پر حیرت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ایک

۱۵۷۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۴۹۲، ۱۷۳۹۶، حدیث ابی المعلیٰ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ایسے آدمی کے متعلق بتایا ہے جسے دنیا میں رہنے یا اللہ کے ہاں جانے کا اختیار ملا ہے، (اس میں رونے کی کیا بات ہے؟) لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ اس خبر کی حقیقت کو ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رفاقت اور مالی تعاون کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے، اگر میں اپنے رب کے علاوہ لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن ان سے اسلامی اخوت اور مودت کا رشتہ ہے، ابوبکر کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ (۱۵۷۳)

میرا اسی سال میں انتقال ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ اذا جاء نصر الله و الفتح نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس سورت میں) مجھے میرے انتقال کی خبر دی گئی ہے، اب اسی سال میں میرا انتقال ہوگا۔ (۱۵۷۴)

وصال سے پہلے رمضان میں دو مرتبہ قرآن کا دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام سے قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے، جس رات کو رسول اللہ ﷺ قرآن کا دور کرتے اس کی صبح کو آپ تیز رفتار ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے، آپ سے جو چیز مانگی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے، جس رمضان کے بعد آپ کا وصال ہوا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا تھا (جبریل علیہ السلام سے دو بار قرآن کریم سنا اور سنایا تھا)۔ (۱۵۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ہر سال ایک بار قرآن سنایا جاتا تھا جس سال آپ کا وصال ہوا آپ کو دو مرتبہ قرآن سنایا گیا۔ (۱۵۷۶)

۱۵۷۳۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۵۰ تا ۱۰۷۵۲، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۔ رقم الحدیث: ۱۸۷۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۷۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۵۰، ۳۰۰۳، ۳۴۱۲، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۷۶۔ رقم الحدیث: ۸۹۳۷، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وصال کے قریب تسبیح، تحمید اور استغفار کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اپنے وصال سے پہلے رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کثرت سے کہتے تھے سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ دعا بکثرت کرتے ہیں پہلے آپ ایسا نہیں کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے خبر دی تھی کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا اور جب میں وہ علامت دیکھ لوں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کروں اور استغفار کروں، میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا○ (۱۵۷۷)

جب اللہ کی مدد اور فتح آ چکی۔ اور آپ نے لوگوں کو دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیا۔ تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ (۱۵۷۸)

آخری اعتکاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان کا آخری یا درمیانی عشرہ اعتکاف کرتے تھے جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (۱۵۷۹)

وصال سے ایک ماہ پہلے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینے پہلے فرمایا: تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو (کہ کب آئے گی؟)

۱۵۷۷۔ النصر: ۱۔۳

۱۵۷۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۴۵، ۲۴۹۸۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۷۹۔ رقم الحدیث: ۸۴۴۸، ۸۹۵۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اس کا علم اللہ کے پاس ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج جو شخص زندہ ہے اس پر سو سال نہیں گزریں گے (وہ اس سے پہلے مرجائے گا)۔(۱۵۸۰)

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جہینہ کے علاقے میں رہتے تھے میں نوجوان لڑکا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینے پہلے ہمیں خط تحریر فرمایا کہ ہم مردار جانور کی کھال اور پٹھوں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ کریں۔(۱۵۸۱)

مرضِ وصال کی ابتدا

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابومویہبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اہل بقیع کے لئے دعا کرنے کا حکم ہوا، رسول اللہ ﷺ نے سلام کے لئے ایک رات میں تین مرتبہ دعا کی، دوسری رات آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے سواری پر زین کسوں اور آپ کے ساتھ چلوں، آپ سوار ہوئے اور میں پیدل چلا یہاں تک ہم بقیع میں پہنچ گئے، آپ اپنی سواری سے اترے اور میں نے آپ کی سواری کو پکڑ لیا، آپ نے وہاں (قبرستان میں) کھڑے ہو کر فرمایا: ''السلام علیکم یا اہل المقابر'' لوگ جس حالت میں ہیں (اس سے نکل کر) تم جن نعمتوں میں ہو تمہیں مبارک ہوں، کاش تم جانتے اللہ نے تمہیں کن آزمائشوں سے نجات دی ہے، فتنے اندھیری رات کے مختلف حصوں کی طرح یکے بعد دیگرے آرہے ہیں، بعد میں آنے والا ہر فتنہ پہلے سے زیادہ برا ہے۔

پھر آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابومویہبہ! مجھے جنت اور ان خزائن دنیا کی چابیاں جن کو میری امت میرے بعد فتح کرے گی اور ہمیشہ کی زندگی اور اپنے رب عزوجل سے ملاقات میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا ہے، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ دنیا میں عرصہ دراز تک رہنے اور جنت کی چابیاں لے لیں، آپ نے فرمایا: نہیں، ابومویہبہ! اللہ کی قسم میں نے اپنے رب سے ملاقات اور جنت کو ترجیح دی ہے، پھر آپ نے اہل بقیع کے لئے استغفار کیا اور واپس روانہ ہوئے، اور صبح کو رسول

۱۵۸۰۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۴۲، ۱۴۳۰۷، ۱۴۷۰۸، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۱۵۸۱۔ رقم الحدیث: ۱۸۳۰۳، ۱۸۳۰۵ تا ۱۸۳۰۸، حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اللہ ﷺ کو وہ تکلیف شروع ہوئی جس کے سات آٹھ دن بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ (۱۵۸۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال کی ابتدا ہوئی، اس دن رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک جنازے میں شرکت فرما کر میرے ہاں تشریف لائے، میرے سر میں درد ہو رہا تھا، میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ازراہِ تفنن) فرمایا: بل کہ ہائے میرا سر، میری خواہش ہے کہ جو کچھ ہونا ہے میری زندگی میں ہو جائے، اگر تم مجھ سے پہلے مر جاتیں میں تمہیں غسل دیتا، کفن پہناتا، جنازہ پڑھتا اور تمہیں دفن کرتا، میں نے (مزاحاً) کہا اور اللہ کی قسم جب آپ یہ کام کر کے لوٹ کر میرے گھر تشریف لاتے، اس گھر میں اپنی کسی زوجہ کو لاتے اور اس سے شب باشی فرماتے، رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا: ہائے میرے سر کا درد، تم اپنے والد اور بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی کہنے والا کہے اور خواہش مند خواہش کرے کہ میں بہتر ہوں، اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان ابوبکر کے سوا کسی اور کو اس مقام (خلافت) پر قبول نہیں کریں گے۔ (۱۵۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیماری کے ایام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا آغاز میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے بیماری کے ایام میرے گھر میں گزارنے کی اجازت طلب کی، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے آپ کو اجازت دے دی، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے آدمی کے سہارے وہاں سے نکلے، اس وقت آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے آئے۔ (۱۵۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے ہاں باری باری تشریف لے جاتے تھے، بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے عائشہ کے گھر میں

۱۵۸۲۔ رقم الحدیث: ۱۵۵۶۶، ۱۵۵۶۷، حدیث ابی مویہبۃ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

۱۵۸۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۸۹، ۲۵۳۸۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۴۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۳۷، ۲۵۳۸۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

دن گزارنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے اجازت دے دی، رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حالت میں میرے گھر میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ کر نشان بنا رہے تھے۔ ان میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ (۱۵۸۵)

انصار سے حسنِ سلوک کی وصیت

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک دن سر پر پٹی باندھ کر تشریف لائے اور اپنے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شہداء احد کے لئے دعائے مغفرت کے بعد فرمایا: اے گروہ مہاجرین! تمہاری تعداد بڑھ رہی ہے اور انصار آج جس حالت میں ہیں اس سے آگے نہیں بڑھیں گے، انصار میرے راز دار ہیں جن کے ہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا ہے، ان کے معززین کا اکرام کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا کیوں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے ہیں اور ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔ (۱۵۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کپڑا لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! لوگ بڑھتے رہیں گے اور انصار کم ہوں گے، تم میں سے جو شخص کسی ایسے کام کا والی بنے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو وہ انصار کی خوبیوں کو قبول کرے اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرے۔ (۱۵۸۷)

بیماری کی حالت میں گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بیماری کے ایام میں بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو، وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر

۱۵۸۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۸۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۶۔ رقم الحدیث: ۱۵۶۴۵، ۲۱۴۴۴، حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ

۱۵۸۷۔ رقم الحدیث: ۲۶۲۴، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ (۱۵۸۸)

مسجد میں کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قطری چادر لپیٹے ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ (۱۵۸۹)

بیماری کی شدت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی انسان پر تکلیف کی شدت نہیں دیکھی۔ (۱۵۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان وصال ہوا، رسول اللہ ﷺ (پر بیماری کی شدت) کو دیکھنے کے بعد میں کسی پر موت کی شدت کو ناپسند نہیں کروں گی۔ (۱۵۹۱)

وصال سے تین دن پہلے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے وصال سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: سنو! تم میں سے جس شخص کو موت آئے وہ اس وقت اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن رکھتا ہو۔ (۱۵۹۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض

۱۵۸۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۲۹، ۲۳۷۸۲، ۲۳۸۷۵، ۲۴۶۲۵، ۲۵۰۹۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۹۔ رقم الحدیث: ۱۳۳۵۰ تا ۱۳۳۵۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۵۹۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۸۷۰، ۲۴۹۵۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۹۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۳۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۹۲۔ رقم الحدیث: ۱۳۷۱۱، ۱۳۹۷۷، ۱۴۰۷۲، ۱۴۱۲۳، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

(وصال) میں فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے انہوں نے تکبیر کہی اور نبی ﷺ نے کچھ آرام محسوس کیا، تو آپ دو آدمیوں کے سہارے باہر آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور اسی جگہ سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ قرأت کر چکے تھے۔ (۱۵۹۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا لیں، آپ نے فرمایا: بلاؤ، حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! عمر کو بھی بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: بلاؤ، جب سب جمع ہو گئے آپ نے سر اٹھا کر دیکھا، علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے، آپ خاموش رہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ جاؤ، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے آئے حضور ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھا دیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، لوگ جب آپ کو نہیں دیکھیں گے رونے لگیں گے (ابوبکر رضی اللہ عنہ برداشت نہیں کر پائیں گے) آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، بہ ہر حال ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، اسی دوران نبی ﷺ نے اپنی طبیعت میں قدرے سکون پایا تو دو آدمیوں کے سہارے سے زمین پر اپنے قدم مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر آئے، جب لوگوں نے آپ کو دیکھا (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لئے) تسبیح کہی، ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا، نبی ﷺ آ کر بیٹھ گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں جانب کھڑے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی اقتدا کر رہے تھے اور نبی ﷺ نے وہیں سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکر

۱۵۹۳۔ رقم الحدیث: ۱۷۸۸، حدیث العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۰۵۶، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

رضی اللہ عنہ قرأت کر چکے تھے۔ اسی بیماری میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ (۱۵۹۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں گرانی پیدا ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے لئے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے ٹب میں پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ جانے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر قدرے افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے لئے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا آپ نے پھر غسل فرمایا، فارغ ہو کر جانے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے اور لوگ مسجد میں نماز عشا کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، ابوبکر رضی اللہ رقیق القلب آدمی تھے، انہوں نے کہا عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں، سو ان دنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں قدرے تخفیف محسوس کی تو دو آدمیوں کے سہارے جن میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے نماز ظہر کے لئے باہر آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا، اور ساتھ لانے والوں کو حکم فرمایا کہ آپ ﷺ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیں، چناں چہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرے علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (۱۵۹۵)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری نے زور پکڑا تو آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ

۱۵۹۴۔ رقم الحدیث: ۳۳۴۵، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۵۔ رقم الحدیث: ۵۱۱۹، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۲۵۶۰۶، ۲۵۶۰۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کھڑے ہوں گے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، آپ نے پھر فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف (علیہ السلام) والیاں ہو، چناں چہ قاصد آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (۱۵۹۶)

حضرت بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرے والد رقیق القلب آدمی ہیں، آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف والیاں ہو، تو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کی۔ (۱۵۹۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابتداءً بیمار ہوئے، تمام ازواج مطہرات سے میرے گھر میں ایام علالت گزارنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی، رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ اور ایک شخص کے سہارے چل کر اس حالت میں آئے کہ آپ کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے، راوی حدیث عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو وہ دوسرے شخص کون تھے؟ وہ دوسرے شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں کو کہو، نماز پڑھ لیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں کہا: عمر! لوگوں کو نماز پڑھا دو، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سن کر پہچان لیا، کیوں کہ وہ بلند آواز والے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ عمر کی آواز نہیں ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اہل ایمان اس سے انکار کرتے ہیں، ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکیں گے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بھی تلاوت کرتے تھے رونے لگتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے یہ بات اس لئے

۱۵۹۶۔ رقم الحدیث: ۱۹۲۰۱، ۱۹۲۰۲، حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۵۹۷۔ رقم الحدیث: ۲۲۵۵۱، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہی تھی کہ لوگ یہ کہہ کر گنہ گار نہ ہوں کہ ابو بکر پہلا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوا تھا، پھر آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، جب میں نے پھر یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف (کے زمانے) والوں کی طرح ہو۔ (۱۵۹۸)

دینار صدقہ کرنے کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا: عائشہ! اس سونے کا کیا ہوا؟ وہ پانچ سے نو کے درمیان اشرفیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے پلٹنے لگے اور فرمانے لگے: محمد (ﷺ) اللہ عزوجل سے کس گمان کے ساتھ ملے گا اگر اس کے پاس یہ اشرفیاں موجود رہیں، ان کو (محتاجوں پر) خرچ کر دو۔ (۱۵۹۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے مرض وصال میں مجھے وہ اشرفیاں صدقہ کرنے کا حکم دیا جو ہمارے پاس موجود تھیں، افاقہ ہونے کے بعد آپ نے پوچھا: ان کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہیں، آپ کی بیماری نے مجھے مشغول رکھا، آپ نے فرمایا: انہیں لے آؤ، میں آپ کے پاس سات یا نو اشرفیاں لائیں، (ابو حازم راوی کو شک ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محمد (ﷺ) اللہ عزوجل سے کس گمان کے ساتھ ملے گا اگر اس کے پاس یہ اشرفیاں موجود ہوں، یہ باقی نہ رہیں۔ (۱۶۰۰)

بیماری میں معوذات سے دَم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دَم فرماتے تھے، جب آپ کا مرض وصال بڑھ گیا، میں آپ پر معوذات پڑھ کر دَم کرتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی، تاکہ آپ کے ہاتھوں کی

۱۸۹۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۴۱، ۲۵۴۱۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۹۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۰۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۳۹، ۲۴۲۱۲، ۲۴۹۶۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

برکت شامل ہو جائے۔(۱۶۰۱)۔

سات مشکیزوں کے پانی سے غسل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پیانی ڈالو جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید مجھے آرام ملے تو میں لوگوں کو وصیت کروں، ہم نے آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کی تانبے کی لگن میں بٹھایا اور ان مشکیزوں کا پانی آپ پر ڈالنے لگے، یہاں تک کہ آپ ہمیں اشارہ فرمانے لگے کہ بس کرو، پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔(۱۶۰۲)

مسجد نبوی میں صحابہ کے ساتھ آخری نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ آخری نماز جو لوگوں کے ساتھ پڑھی وہ ایک چادر لپیٹ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔(۱۶۰۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے، اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا، ان سے سرگوشی میں بات کی تو وہ رونے لگیں، پھر ان سے دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنس دیں، میں نے ان سے آپ کی سرگوشی کے بارے میں پوچھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ پہلی مرتبہ سرگوشی میں آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی، پھر آپ نے دوسری سرگوشی میں مجھے بتایا کہ آپ کے اہل خانہ میں سے میں سب سے پہلے آپ ﷺ سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس دی۔(۱۶۰۴)

۱۶۰۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۰۷، ۲۴۳۱۰، ۲۴۴۰۶، ۲۴۸۰۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۶۵۳، ۲۵۳۸۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۰۶، ۱۲۸۴۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۹۶۲، ۲۵۵۰۱، ۲۵۸۷۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تخلیے میں گفت گو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ، میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو، فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: آپ کے چچازاد علی رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: ہاں، جب عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، رسول اللہ ﷺ تخلیے میں ان سے سرگوشی فرمانے لگے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

جب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کرلیا گیا، ہم نے کہا: امیر المومنین! آپ ان سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم رہوں گا۔ (۱۶۰۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رازدارانہ باتیں

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ (آخری وقت میں) سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب رہے، ہم روزانہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کو حاضر ہوتیں، آپ بار بار پوچھتے علی آئے، میرا خیال ہے کہ آپ نے انہیں کسی کام سے بھیجا تھا، کچھ دیر کے بعد علی رضی اللہ عنہ آ گئے، میں نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی کام ہے، سو ہم گھر سے باہر آ گئے، میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب تھی، علی رضی اللہ عنہ آپ پر جھک گئے، رسول اللہ ﷺ ان سے سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے، پھر اسی روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا، سو علی رضی اللہ عنہ (آخری وقت میں) رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب رہے۔ (۱۶۰۶)

۱۶۰۵۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۳۲، ۲۵۲۶۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۶۔ رقم الحدیث: ۲۶۰۲۵، حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

نماز، زکوٰۃ اور غلاموں سے حُسنِ سلوک کی وصیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے طبق (ہڈی) لانے کا حکم دیا تاکہ آپ ﷺ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں کہ آپ کے بعد آپ کی امت گمراہ نہ ہو، مجھے آپ کی روح انور کے (عالم بالا میں) جانے کا اندیشہ ہوا، میں نے عرض کیا: ارشاد فرمائیں میں اسے یاد رکھوں گا، آپ نے فرمایا: میں نماز، زکوٰۃ اور غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ (۱۶۰۷)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھنے کا ارادہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی، آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ میں ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں جس کی وجہ سے ان کے معاملے میں اختلاف نہ کیا جائے، جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے لگے آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ اور مؤمنین اس بات کو ناپسند کریں گے کہ تم پر اختلاف کیا جائے۔ (۱۶۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وصال میں فرمایا: ابوبکر اور اس کے بیٹے کو میرے پاس لاؤ، وہ لکھ دے تاکہ ابوبکر کے معاملے میں کوئی طمع رکھنے والا طمع اور تمنا نہ کرے، پھر آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اور مسلمان اس (طمع وتمنا) کا انکار کریں گے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کے۔ (۱۶۰۹)

میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ میں ایسا گرجا گھر دیکھا جس

۱۶۰۷۔ رقم الحدیث: ۶۹۵، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۷۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۳۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو وہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے اور یہ تصویریں بنا لیتے تھے، قیامت کے دن یہ لوگ اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔ (۱۶۱۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری مرض وصال میں فرمایا: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا لیا جائے، آپ کی قبر انور کو کھلا نہیں رکھا گیا۔ (۱۶۱۱)

بہ وقتِ وصال زہر کا اثر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی بیماری کا سبب کیا سمجھتے ہیں؟ میں تو اس بیماری کا سبب اس کھانے کو سمجھتی ہوں جو میرے بیٹے نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھایا تھا، ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، رسول اللہ نے فرمایا: میں اس کھانے (میں ملے ہوئے زہر) کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں سمجھتا، اس وقت اس سے میری رگ حیات کٹ رہی ہے۔ (۱۶۱۲)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض وصال شدت اختیار کر گیا تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ طیبہ آ گئے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت خاموش تھے، بات نہیں کر رہے تھے، آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر مجھ پر پھیرنے لگے، میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ (۱۶۱۳)

۱۶۱۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۷۳۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۱۔ رقم الحدیث: ۲۳۹۹۲، ۲۴۳۷۴، ۲۵۶۴۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۲۔ رقم الحدیث: ۲۳۴۱۵، حدیث امرأۃ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما

۱۶۱۳۔ رقم الحدیث: ۲۱۲۴۸، حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

صحابہ کرام کو نماز ادا کرتے ملاحظہ فرمانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے (حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کا) پردہ ہٹایا، لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا گویا وہ قرآن کا ورق تھا، لوگوں نے اپنی جگہ سے ہٹنا چاہا، آپ نے انہیں اپنی جگہ برقرار رہنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ گرا دیا، اسی دن کے آخر میں آپ کا وصال ہوگیا۔ (۱۶۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ بیمار تھے، اور آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اسی دوران رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا لوگوں کی طرف دیکھا، میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا گویا وہ مصحف کا ورق تھا، ہم آپ کے دیدار کی خواہش میں نماز توڑنے کے قریب تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ (یہ دیکھ کر) پیچھے ہٹنے لگے کہ صف میں شامل ہو جائیں، وہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں کی صفیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور انہیں اپنی جگہ پر رہنے اور نماز مکمل کرنے کے لئے اشارہ فرمایا اور پردہ گرا دیا، اور اسی روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ (۱۶۱۵)

رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام اور آخری وصیت

. حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام تھا: نماز، نماز، اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (۱۶۱۶)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آخری گفت گو یہ فرمائی کہ حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران (نصاریٰ) کو جزیرۂ عرب سے نکال دو، اور جان لو کہ

۱۶۱۴۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۶۲، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۔ رقم الحدیث: ۱۲۲۵۵، ۱۲۶۱۶، ۱۲۶۱۷، ۱۲۶۱۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۔ رقم الحدیث: ۵۸۶، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیا کی قبور کو سجدہ گاہیں بنالیا ہے۔(۱۶۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ جزیرۂ عرب میں دو دین نہ رہنے دیے جائیں۔(صرف دین اسلام ہو)۔(۱۶۱۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ پر سیاہ چادر تھی، جب آپ کی بیماری شدید ہوگئی، آپ کبھی یہ چادر چہرہ انور پر ڈال لیتے اور کبھی اسے ہٹا دیتے اور فرماتے: اللہ اس قوم کو نیست و نابود فرمادے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، اس طرح آپ اپنی امت پر اس عمل کو حرام قرار دے رہے تھے۔(۱۶۱۹)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ پر وصال کا وقت قریب ہوا آپ اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈالتے تھے، جب آپ پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہم اسے ہٹا دیتے، آپ فرمارہے تھے: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر لوگوں کو ایسا کرنے سے متنبہ فرمارہے تھے۔(۱۶۲۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمومی وصیت نماز اور غلاموں کے متعلق تھی یہاں تک کہ آپ پر غرغرۂ موت کی کیفیت طاری ہوگئی اور زبان اقدس نے ساتھ دیا۔(۱۶۲۱)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر موت کی کرب

۱۶۱۷۔ رقم الحدیث: ۱۶۹۳، ۱۶۹۶، ۱۷۰۱، حدیث ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۲۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۹۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۱۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۰۔ رقم الحدیث: ۱۸۸۷، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۲۳۵۴۰، ۲۵۸۲۱، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۱۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۵۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۵۹۴۴، ۲۶۱۱۷، ۲۶۱۴۴، ۲۶۱۸۷، حدیث ام سلمہ زوج النبی ﷺ

Marfat.com

طاری ہوا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے آپ کی تکلیف، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بٹیا! تمہارے باپ پر جو موت کا کرب طاری ہے، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے کسی کو معاف فرمانے والا نہیں۔ (۱۶۲۲)

مسواک کرنے کی خواہش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں اور میری باری کے دن رسول اللہ ﷺ کا میرے سینے اور حلق کے درمیان وصال ہوا، (میرا بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما تازہ مسواک لے کر گھر میں آیا، آپ نے مسواک کو دیکھا میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے مسواک لے کر اسے چبا کر نرم کیا اور صاف کر کے آپ کو پیش کی، آپ نے عمدگی کے ساتھ مسواک فرمائی کہ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح مسواک کرتے نہیں دیکھا، پھر آپ وہ مسواک اوپر کر کے مجھے دینے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گر گئی، پھر آپ ﷺ اللہ عزوجل سے وہ دعا کرنے لگے جو آپ کے مرض کی حالت میں جبریل علیہ السلام آپ کے لئے کرتے تھے، لیکن اس موقع پر انہوں نے یہ دعا نہیں کی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: الرفیق الاعلیٰ، الرفیق الاعلیٰ اور آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی، اللہ کی حمد ہے جس نے دنیاوی زندگی کے آخری دن میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کو جمع فرما دیا۔ (۱۶۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال کے دن مسجد سے آ کر میری گود میں لیٹ گئے، اسی دوران میرے گھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) میرے پاس آیا، اس کے ہاتھ میں سبز مسواک تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کو ان نظروں سے دیکھا کہ میں سمجھ گئی آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو یہ مسواک دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تو میں نے وہ مسواک لی اسے چبا کر نرم کیا اور آپ کو پیش کی اور

۱۶۲۲۔ رقم الحدیث. ۱۲۰۲۶، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۹۶، ۲۵۱۱۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

آپ نے پہلے سے زیادہ عمدگی سے مسواک فرمائی پھر اسے رکھ دیا، اور میں نے اپنی گود میں رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کو بوجھل محسوس کیا، میں آپ کے چہرۂ انور کو دیکھنے لگی، آپ کی نگاہ چڑھ چکی تھی اور آپ فرما رہے تھے: بل کہ جنت میں رفیق اعلیٰ سے ملاقات، میں نے کہا: آپ کو اختیار دیا گیا تھا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ نے اسے اختیار فرمالیا، اور رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ (۱۶۲۴)

ہر نبی کو دنیا اور آخرت میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار ملتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے، ہر نبی (علیہ السلام) کو روح قبض ہونے کے وقت جنت میں ان کا مقام دکھایا جاتا ہے پھر زندگی عطا کی جاتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کے وصال کا وقت ہوا آپ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا، آپ پر غشی طاری ہوئی، جب اس میں افاقہ ہوا، آپ کی نگاہ گھر کی چھت کی طرف چڑھ گئی، پھر فرمایا: اے اللہ! رفیق اعلیٰ (ہی مطلوب ہے) میں سمجھ گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ تن درستی کی حالت میں بیان فرماتے تھے (آپ نے دنیا کے بدلے رفیق اعلیٰ کو پسند فرمالیا ہے)۔ (۱۶۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کو وصال سے پہلے اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا پسند کرتا ہے یا آخرت کو پسند کرتا ہے، میں نے مرضِ وصال میں رسول اللہ ﷺ کو آخری وقت میں یہ فرماتے سنا:

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا O (۱۶۲۶)

وہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا (وہ) انبیاء

۱۶۲۴۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۱۵، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۵۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۶۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۶۔ النساء: ۶۹

Marfat.com

صدیقین، شہدا اور نیک لوگ ہیں، اور یہ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔
میں سمجھ گئی آپ کو اس وقت (دنیا اور آخرت میں سے) کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔(۱۶۲۷)

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نزع کے وقت آپ ﷺ کے پاس پیالے میں پانی رکھا ہوا تھا، آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے پھر چہرۂ انور پر پانی ملتے تھے اور دعا فرما رہے تھے: ''اے اللہ! موت کی سکرات میں میری مدد فرما''۔(۱۶۲۸)

اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں تھے، میں نے آپ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر دعا کی ''اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور فرما، تو ہی طبیب اور تو ہی شفا بخشنے والا ہے، اور رسول اللہ ﷺ یہ فرما رہے تھے: الحقنی بالرفیق الاعلیٰ، الحقنی بالرفیق الاعلیٰ ''مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے، مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے''۔(۱۶۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر کے کسی فرد پر دَم کرتے یا کسی مریض کی عیادت فرماتے، اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر ان کلمات سے اللہ کی حفاظت کے خواہاں ہوتے تھے (اپنی ذات پر اور مریضوں پر ان کلمات سے دَم کرتے تھے) اذھب الباس رب الناس اشف و انت الشافی لا شفا الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما ''اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری نہ رہے'' جب رسول اللہ ﷺ مرض وصال میں تھے، میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے جسم اطہر پر پھیر رہی تھی اور یہ کلمات کہہ رہی

۱۶۲۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۹۰۵، ۲۵۱۷۳، ۲۵۷۸۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۶۲۸۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۳۵، ۲۳۹۶۰، ۲۴۶۵۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۶۲۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۵۳، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

تھی کہ آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور کہنے لگے ''اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے''۔(۱۶۳۰)

حضرت عائشہ کی گود میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کا میرے گھر میں اور میری باری کے دن وصال ہوا۔(۱۶۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میری باری کے دن میرے سینے اور حلق کے درمیان وصال ہوا، اس میں میں نے کسی (ام المؤمنین) پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا، میری نادانی اور نوعمری کہ میری گود میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، میں نے سر مبارک تکیے پر رکھ دیا اور عورتوں کے ساتھ مل کر سینے اور چہرے پر ہاتھ مارنے لگی۔(۱۶۳۲)

روح اقدس کی بے مثال خوش بو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا، جب آپ کی روح مبارک نکلی ایسی خوش بو آئی کہ میں نے ایسی پاکیزہ خوش بو کبھی نہیں پائی۔(۱۶۳۳)

وصال کے وقت لباس

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا آپ نے ہمیں پیوند لگی چادر جسے ملبدہ کہتے ہیں اور گاڑھے کا تہبند جو یمن میں بنائے جاتے ہیں نکال کر دکھایا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان ہی دو کپڑوں میں وصال فرمایا۔(۱۶۳۴)

۱۶۳۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۶۵۵، ۲۳۶۶۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۳۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۲۔ رقم الحدیث: ۲۵۸۱۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۳۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۸۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۴۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۱۷، ۲۴۴۷۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

وصال کے وقت عمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں قرآن نازل کیا گیا، مبعوث ہونے کے بعد آپ تیرہ سال مکے میں اور دس سال مدینے میں رہے اور آپ کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ (۱۶۳۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (۱۶۳۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ (۱۶۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ (۱۶۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے، آپ نے دس سال مکے میں اور دس سال مدینے میں قیام فرمایا اور آپ کا ساٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (۱۶۳۹)

بہ وقتِ وصال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گریہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے وصال پر رو کر کہنے لگیں: ابا! اپنے پروردگار کے کتنے قریب ہو گئے، اے ابا! میں جبریل کو آپ کے وصال کی خبر سناتی ہوں، اے ابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہو گیا۔ (۱۶۴۰)

۱۶۳۵۔ رقم الحدیث: ۲۱۱۱، ۲۲۴۲، ۳۴۱۹، ۳۴۹۳، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۔ رقم الحدیث: ۱۶۴۳۱، ۱۶۴۴۰، ۱۶۴۴۷، حدیث معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

۱۶۳۷۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۹۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۸۔ رقم الحدیث: ۱۸۴۹، ۱۹۴۶، ۳۳۷۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۔ رقم الحدیث: ۱۱۹۱۷، ۱۳۱۰۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۴۰۔ رقم الحدیث: ۱۲۶۱۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اظہار غم

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کے قریبی علاقے (سنح) میں تھے (رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر سن کر) وہ آئے، آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا (حبرہ کی چادر کو) ہٹایا، آپ کا چہرہ انور دیکھا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ (دنیوی) زندگی میں اور بعد از وصال کس قدر پاکیزہ ہیں۔(۱۶۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اپنا منہ حضور ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دیا اور اپنے ہاتھ آپ کی کنپٹیوں پر رکھ کر بوسہ دیا اور کہنے لگے: ہائے میرے نبی، ہائے میرے خلیل، ہائے میرے دوست۔(۱۶۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے حجرے میں آئے، آپ ﷺ کا چہرۂ انور حبرہ کی چادر میں ڈھکا ہوا تھا، انہوں نے آپ کے چہرۂ انور سے چادر ہٹائی، جھک کر بوسہ دیا اور رونے لگے، پھر کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ عزوجل آپ پر کبھی بھی دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا، جو موت آپ کے لئے لکھی گئی تھی وہ آپ کو آ چکی۔(۱۶۴۳)

رسول اللہ ﷺ کے وصال کا دن اور صحابہ کا حزن و ملال

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہوگئی، اور جس دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا مدینہ طیبہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی اور ہم نے آپ ﷺ کی تدفین نہیں کی تھی کہ ہم نے اپنے

۱۶۴۱۔ رقم الحدیث:۱۹، مسند ابی بکر الصدیق، رقم الحدیث: ۲۰۲۷، ۳۴۶۰، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۔ رقم الحدیث:۲۳۵۰۹، ۲۳۷۵۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۳۔ رقم الحدیث:۲۴۳۴۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

دلوں کی حالت کو بدلا ہوا پایا۔ (۱۶۴۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے میں نے کبھی بھی اس دن سے زیادہ روشن اور حسین ترین دن نہیں دیکھا اور آپ کے وصال کے دن سے زیادہ قبیح اور تاریک دن نہیں دیکھا۔ (۱۶۴۵)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ بہت مغموم تھے، بعض حضرات وسوسوں میں پڑنے لگے، میری بھی ایسی حالت ہوگئی، اسی دوران میں کسی قلعے کے سایے میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرے، انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں سے گزرنے اور سلام کرنے کا پتہ ہی نہ چلا، عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا: حیرت کی بات ہے میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب ہی نہیں دیا۔

پھر حضرت عمر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے انہوں نے مجھے سلام کیا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائی عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آکر بتایا ہے کہ وہ تمہارے پاس سے گزرے اور انہوں نے تمہیں سلام کیا لیکن آپ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور سلام کرنے کی خبر ہی نہیں ہوئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عثمان (رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے، یہ کسی سوچ میں تھے۔ (۱۶۴۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال پر ام ایمن رضی اللہ عنہا روئیں، ان سے کہا گیا: آپ رو رہی ہیں؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بہ خدا مجھے علم تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا عن قریب وصال ہو جائے گا، میں اس آسمانی وحی پر رو رہی ہوں جس کا (آپ ﷺ کے وصال کی وجہ سے) ہم سے سلسلہ منقطع

۱۶۴۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۹۹، ۱۳۴۱۸، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۴۵۔ رقم الحدیث: ۱۳۱۱۰، ۱۳۶۴۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۴۶۔ رقم الحدیث: ۲۱، مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہوگیا۔(۱۶۴۷)

غسل

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو اس میں ان کا اختلاف ہوا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ (غسل دیتے وقت) رسول اللہ ﷺ کے بھی کپڑے اتاریں جیسے ہم اپنے مردوں کے کپڑے اتار دیتے ہیں، یا آپ کو آپ کے کپڑوں میں غسل دیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اونگھ طاری کر دی، یہاں تک کہ ان میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا کہ نیند کے (غلبے کے) سبب اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ ہو، پھر گھر کے کونے سے کسی آدمی نے انہیں کہا جسے وہ نہیں جانتے تھے کہ نبی ﷺ کو آپ کے کپڑوں ہی میں غسل دو، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ کے بدن پر رہی، قمیص کے اوپر سے بیری کے پتوں والا پانی ڈالتے تھے اور قمیص کے اوپر سے آپ کا بدن ملتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ بات سمجھ آجاتی جو بعد میں آئی تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن غسل دیتیں۔(۱۶۴۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے پر لوگوں کا اتفاق ہوگیا، اس وقت گھر میں صرف آپ ﷺ کے گھر والے تھے، آپ کے چچا عباس بن عبد المطلب، علی بن ابی طالب، فضل بن عباس، قثم بن عباس، اسامہ بن زید اور آپ کے غلام صالح رضی اللہ عنہم، جب ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کا ارادہ کر لیا، دروازے کے پیچھے سے بدری صحابی اوس بن خولی انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر کہا: اے علی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ (کے غسل کے شرف) میں ہمارا حصہ بھی رکھنا، علی رضی اللہ عنہ نے ان

۱۶۴۷۔ رقم الحدیث: ۱۲۸۰۳، ۱۳۱۷۹، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۶۴۸۔ رقم الحدیث: ۲۵۷۷۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

سے فرمایا: اندر آ جاؤ، چناں چہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے غسل کے موقع پر موجود تھے، لیکن انہوں نے غسل میں شرکت نہیں کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے کا سہارا دیا، آپ کے جسم اطہر پر قمیص تھی، حضرت عباس، فضل اور قثم رضی اللہ عنہم، علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے پہلو بدل رہے تھے اور اسامہ بن زید اور صالح رضی اللہ عنہما پانی ڈالتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ سے ایسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی جو عموماً میت سے دیکھی جاتی ہے، علی رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں اور بعد از وصال کتنے پاکیزہ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا گیا، جب یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کے غسل سے فارغ ہو گئے، انہوں نے آپ کے جسم مبارک کو خشک کیا، پھر وہی کیا جو میت کے ساتھ کیا جاتا ہے اور آپ کو تین کپڑوں میں لپیٹ دیا، جن میں دو سفید کپڑے تھے اور ایک حبرہ کی چادر۔(۱۶۴۹)

تجہیز و تکفین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کو حبرہ کے بنے ہوئے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔(۱۶۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دھاری دار یمنی چادر (ثوب حبرہ) میں لپیٹا گیا تھا، پھر اسے آپ سے ہٹا دیا گیا، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے) قاسم نے کہا: اس کپڑے کا کچھ بقایا بعد میں ہمارے پاس موجود رہا۔(۱۶۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، وہ قمیص جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اور نجرانی حُلہ، حلّے میں دو کپڑے

۱۶۴۹۔ رقم الحدیث: ۲۳۵۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۰۔ رقم الحدیث: ۲۴۰۶۰، ۲۴۶۷۳، ۲۵۷۸۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۷۵۲، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

ہوتے ہیں۔(۱۶۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دو سفید اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا۔(۱۶۵۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین یمنی چادروں میں کفنایا گیا۔(۱۶۵۴)

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ

(رسول اللہ ﷺ کے غلام) حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں موجود تھے، لوگوں نے کہا: ہم آپ پر نماز کیسے پڑھیں؟ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک ایک گروہ کی شکل میں اندر جاؤ، چناں چہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہو کر آپ پر درود بھیجتے اور پھر دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے۔(۱۶۵۵)

لحد کی تیاری اور تدفین کی رات

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا (رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد) آپ ﷺ کے صحابہ کو معلوم نہ تھا کہ قبر انور کہاں بنائی جائے؟ تا آں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ہر نبی (علیہ السلام) کی قبر وہاں بنائی گئی جہاں اس کا وصال ہوا، چناں چہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کا بستر اٹھایا اور آپ کے بستر کے نیچے قبر کھودی۔(۱۶۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے جب رسول اللہ ﷺ کی

۱۶۵۲۔ رقم الحدیث: ۱۹۴۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۔ رقم الحدیث: ۲۲۸۴، ۲۸۵۸، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۴۔ رقم الحدیث: ۲۵۷۴۴، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۵۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۴۲، حدیث ابی عسیب رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۔ رقم الحدیث: ۲۸، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

قبر کی کھدائی کا ارادہ کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا، ان میں سے ایک کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا اور دعا کی: اے اللہ! اپنے رسول (ﷺ) کے لئے جو بہتر ہو اسے پسند فرمالے، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے لئے صندوقی قبر بناتے تھے اور حضرت ابو طلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر (لحد) بناتے تھے، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نہ ملے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف جانے والے آدمی کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے، وہ انہیں لے آیا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی۔ (۱۶۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں دو حضرات قبریں کھودتے تھے، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے لئے (صندوقی) قبریں کھودتے تھے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار کے لئے لحد (بغلی قبر) بناتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلانے کے لئے دو آدمی بھیجے اور اللہ سے دعا کی: اے اللہ! اپنے نبی کے لئے جو بہتر ہو اسے پسند فرمالے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نہ ملے، چناں چہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے لحد بنائی۔ (۱۶۵۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ کے لئے لحد (بغلی قبر) بنائی گئی۔ (۱۶۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تدفین کا علم اس وقت ہوا جب میں نے منگل کی رات کے آخری پہر پھاوڑوں کی آواز سنی۔ (۱۶۶۰)

وصال کا دن اور تدفین کی رات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پیر کے دن وصال ہوا

۱۶۵۷۔ رقم الحدیث: ۴۰، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۳۵۳، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۵۸۔ رقم الحدیث: ۲۶۵۶، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۱۲۰۰۷، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۶۵۹۔ رقم الحدیث: ۲۴۵۲۰، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۶۶۰۔ رقم الحدیث: ۲۳۸۱۲، ۲۵۵۱۸، ۲۵۸۱۷، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

اور آپ کی تدفین منگل کی رات ہوئی۔(۱۶۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بٹیا! رسول اللہ ﷺ کا وصال کس دن میں ہوا، میں نے کہا: پیر کے دن، انہوں نے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: ابو! ہم نے آپ کو تین نئے سفید سحولی کپڑوں میں کفنایا تھا، جن میں قمیص تھی نہ عمامہ، انہیں چادروں میں آپ کو لپیٹ دیا گیا تھا۔(۱۶۶۲)

قبر انور میں قطیفۂ حمراء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر انور میں سرخ رنگ کی چادر بچھائی گئی۔(۱۶۶۳)

رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا سوال

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تدفین سے فارغ ہو کر واپس آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے انس! کیا تمہارے دلوں نے اسے گوارا کر لیا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو مٹی میں دفن کر دیا اور واپس آ گئے۔(۱۶۶۴)

رسول اللہ ﷺ کے مرض اور وصال کا تذکرہ، حضرت عائشہؓ کی زبانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال کا آغاز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے مرض کے ایام میرے گھر میں گزارنے کی اجازت مانگی، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی، تو آپ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے سہارے

۱۶۶۱۔ رقم الحدیث: ۲۴۲۶۹، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۶۲۔ رقم الحدیث: ۲۴۳۴۸، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۶۳۔ رقم الحدیث: ۸۰۲۲، ۳۳۳۱، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۴۔ رقم الحدیث: ۱۲۷۰۴، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے وہاں سے نکلے، آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جا رہے تھے، آپ نے اسی مرض میں فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کا منہ نہ کھولا گیا ہو، شاید مجھ سکون ملے اور میں لوگوں کو وصیت کروں، چناں چہ ہم آپ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے ٹب میں بٹھا کر ان مشکیزوں سے پانی ڈالنے لگے، یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارے سے بس کرنے کا فرمایا، پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔

آپ اپنے مرض وصال میں بار بار اپنے رخ انور پر چادر ڈال لیتے، جب گھبراہٹ ہوتی اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیتے اور فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، اس ارشاد سے آپ لوگوں کو ایسا عمل کرنے سے متنبہ کر رہے تھے (کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو سجدہ گاہ نہ بنائیں)

جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں، جب قرآن پڑھیں گے اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکیں گے، آپ کسی اور کو حکم فرما دیں، میں نے یہ بات صرف اس لئے کہی تھی کہ لوگ یہ بدفالی نہ کر لیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ پہلا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کے مقام پر کھڑا ہوا، میں نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو یوسف والیاں ہو۔

میں رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری میں مصروف رہی، حال آں کہ اس سے پہلے میں نے کسی کی تیمارداری نہیں کی تھی، ایک دن آپ کا سر مبارک میرے کندھے پر تھا کہ آپ کا سر مبارک میرے سر کی جانب جھک گیا، میں سمجھی کہ آپ میرے سر سے کوئی حاجت پوری کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اسی دوران آپ کے منہ سے لعاب کا ایک ٹھنڈا قطرہ نکلا جو میرے سینے پر گرا جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، میں سمجھی کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی ہے تو میں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔

اسی دوران حضرت عمر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما آ گئے، انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے انہیں اجازت دی اور اپنی طرف پردہ کھینچ لیا، عمر رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: ہائے غشی، رسول اللہ ﷺ پر کتنی سخت غشی طاری ہے، پھر کچھ دیر بعد وہ اٹھ کھڑے ہوئے جب دروازے کے قریب پہنچے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے غلط کیا، بلکہ تم فتنہ پرور آدمی ہو، رسول اللہ ﷺ کا اس وقت تک وصال نہیں ہو سکتا، جب تک اللہ عزوجل منافقوں کو نیست و نابود نہ کر دے۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا دیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے، پھر وہ آپ ﷺ کے سر مبارک کی طرف آئے اور جھک کر آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا: ہائے میرے نبی! پھر اپنا سر اٹھایا اور جھک کر دوبارہ بوسہ دیا اور کہا: ہائے میرے صفی پھر سر اٹھایا اور تیسری بار جھک کر آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور پکارے: ہائے میرے خلیل (دوست)۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے، عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے تقریر میں کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کا اس وقت تک وصال نہیں ہوگا جب اللہ عزوجل منافقوں کو نیست و نابود نہیں کر دے گا۔

بعد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفت گو شروع کی اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ O (۱۶۶۵)

یقیناً آپ کو بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

اور یہ آیت تلاوت کی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ ط وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا ط وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ O (۱۶۶۶)

۱۶۶۵۔ الزمر: ۳۰

۱۶۶۶۔ آل عمران: ۱۴۴

Marfat.com

اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، پھر اگر ان کو موت آجائے یا وہ شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکے گا، اور عن قریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے اللہ زندہ ہے اور جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو محمد ﷺ کا وصال ہو چکا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیات کتاب اللہ میں ہیں؟ میرا خیال اس طرف نہیں گیا کہ یہ آیات بھی اللہ کی کتاب میں ہیں۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، مسلمانوں کے بزرگ فرد ہیں، ان کی بیعت کرلو اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی۔ (۱۶۶۷)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

۱۶۶۷۔ رقم الحدیث: ۲۵۳۱۳، ۲۵۳۸۶، حدیث السیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com